علیہ الصلوات حضرت واہب العطیات
بلطف وکرم بے نہایت درحق ایں جماعت
بدیں طریق مناجات کرد کہ ای الٰہا بارخدایا
تو میدانی کہ ازیں جماعت چیزی نگرفتم
کہ دنبال ما گرفتہ درعقب ما می آیند
مگر خوشنودی تو می خواہند فرمان حق تعالیٰ
دررسید کہ ای سید محمد ایں جملہ صغیر وکبیر
را ابدالآباد آمرزیدہ ایم وخوشنود شدہ ایم
بشارت ایمان قطعی دوم بار بوقت وصال
امام الابرار شدہ است سندکرفی
محلہا انشاء اللہ تعالیٰ حاصل الغرض چونکہ
حضرت امام الاحرار بشہر المشہور قندھار
قدم سعادت فرمودند دراں زمان حاکم
شہر مذکور میرزا شہ بیگ ابن میر ذوالنون
ارغون بود نقلست کہ چوں آنحضرت
بفرمان پروردگار در انجا آمدند در شہر
بر صغار وکبار خبر مہدویت آں امیر الابرار
انتشار یافت کہ سیدی آمدہ است
میگوید من مہدی موعود ہستم تصدیق من
بر جمیع خلایق فرض است
بنابر مرزا شہ بیگ مردمان
خود را بزور و جبر برای طلبیدن
آنحضرت فرستادہ کہ امروز نہ
جمعہ است اینجا بیائید وانجانب
ہم علما ہستند ایں امر مہدویت را

کے شوق میں بھاگتے ہوئے آنحضرت علیہ السلام کے
پیچھے چلے آرہے تھے بنابریں اُس ذات پیغمبر
صفات علیہ السلام والصلوات نے خداوند واہب
العطیات کی بارگاہ میں بے اندازہ لطف وکرم سے
اس جماعت کے حق میں اس طرح سے مناجات
فرمائی اے خداوند حقیقی اے بارخدا تو جانتا ہے کہ
اس جماعت سے میں نے کوئی چیز نہیں لی ہے
جس کی خاطر میرا پیچھا انہوں نے کیا اور میرے
پیچھے چلے آرہے ہیں مگر یہی ہے کہ یہ تیری خوشنودی
چاہتے ہیں حق تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد
ان تمام چھوٹوں اور بڑوں کو ہم نے ہمیشہ کے لئے
قبول کیا ہے اور ان سے خوشنود ہوئے ہیں یہ
دوسرے بار ایمان کی بشارت قطعی تھی جو حضرت
امام الابرار علیہ السلام کے وصال کے قریب زمانے میں
واقع ہوئی اس کا بیان برمحل آگے بھی آئے گا
انشاء اللہ تعالیٰ، حاصل کلام جب حضرت امام الاحرار
نے شہر مشہور قندھار میں قدم سعادت رکھا تو اس
زمانہ میں شہر مذکور کا حاکم مرزا شہ بیگ ابن میر ذوالنون
ارغون تھا۔ نقل ہے کہ جب آنحضرتؑ بفرمانِ
پروردگار اُس جگہ آئے تو شہر کے سب چھوٹوں بڑوں
میں اس امیر الابرار علیہ السلام کی مہدیت کی خبر پھیل گئی کہ
ایک سید آئے ہوئے ہیں جو کہتے ہیں کہ میں مہدی
موعود ہوں میری تصدیق سب خلائق پر فرض ہے
یہ سنکر مرزا شہ بیگ نے اپنے نوکروں کو زور و
تشدد کے ساتھ آنحضرتؑ کو بلانے کے لئے بھیجا

تحقیق کنند حضرت امام الابرار انتظار فرمانِ کردگار کردند که مردمان دیگر بار از نزدیک حاکم قندھار بنہایت زجر و اضطرار طلبیدند حضرت ولایت پناہؑ خاموش بودند دریں میاں آیندگان دست بر شمشیر برادران کردند که بدہید برادران رضای کارزار طلبیدند و نداوند فرمودند که بندہ تابع شما یا تابع فکر خود نیستم سوم بار مردماں از نزد حاکم با اضطراری طلبیدند حضرت میرانؑ بفرمان رحماں رواں شدند بدروازۂ قلعہ رسیدند که ایشاں قفل کردہ بودند از جہت که یکی از علامات مہدیؑ اینست که حصارہا فتح میکند وقفل بغیر از کلید بکشاید ایشاں بدیں موجب قلعہ را قفل کردہ بودند که اگر مہدی موعودؑ باشد بغیر از کلید قفل کشادہ شود آخر الامر چوں آنحضرتؑ نزدیک دروازہ رسیدند بقدرۃ اللہ تعالیٰ قفل بغیر از کلید کشادہ شد چونکه در مسجد جامع نماز جمعہ کردہ جمیع علمار وشہ بیگ بلاقات آنحضرتؑ مشرف شد یک ساعت آں خاتم ولایتؑ به بیان قرآن مشغول شدند چنانچہ روش و عادت مبارک بود و بعد از استماع بیانِ آنحضرتؑ حاکم

اور کہلایا کہ آج جمعہ کا دن ہے اسی جامع مسجد میں آؤ یہاں بھی علماء ہیں جو مہدیت کے معاملہ کی تحقیق کرینگے یہ خبر پاکر حضرت امام الابرار علیہ السلام فرمانِ پروردگار کے انتظار میں تھے اتنے میں دوبارہ حاکم قندھار کے لوگ آئے نہایت سختی اور بے چینی سے انھوں نے آنحضرتؑ کو طلب کیا حضرت ولایت پناہ علیہ السلام یہ حال دیکھکر بھی خاموش تھے اس اثناء میں اُن آنیوالوں نے برادران دائرہ کی تلواریں طلب کیں برادروں نے ان سے جنگ کرنے کی اجازت چاہی آنحضرتؑ نے انکو جنگ کی اجازت نہیں دی فرمایا کہ یہ بندہ تابع تمہارا یا اپنی فکر کا نہیں ہے اتنے عرصہ میں تیسری بار حاکم قندھار کے لوگ بڑی ہی بے قراری کے ساتھ آنحضرتؑ کو طلب کئے تب حضرت میرانؑ بفرمانِ رحمان اٹھکر چلنے لگے جب قلعہ کے دروازہ پر پہنچے تو ان لوگوں نے اس کو مقفل کردیا تھا اس قرارداد سے کہ مہدیؑ کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ قلعے فتح کریں گے اور قفل بغیر کنجی کے کھول ڈالینگے انھوں نے یہی قرارداد کرکے قلعہ کو قفل لگایا تھا کہ اگر یہ مہدی موعودؑ ہوں تو بغیر کنجی کے قفل کھل جائے گا آخرکار وہی ہوا جب آنحضرتؑ دروازہ کے نزدیک پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے قفل بغیر کنجی کے کھل گیا جب جامع مسجد میں نمازِ جمعہ پڑھکر تمام علماء اور شہ بیگ آنحضرتؑ کی ملاقات سے مشرف ہوئے تو ایک ساعت تک حضرت خاتم ولایت علیہ السلام بیانِ قرآن فرمانے میں مشغول

مذکور با تفاع رسید ہمدراں مجلس تصدیق
امامؑ تحقیق کردہ از روی اخلاص منقاد شدہ
است کہ قصہ در اینجا دراز است مختصر
کردیم وصحیح کردہ نوشتیم انچہ در کتب
منقولات دیدیم واز بزرگان شنیدیم
الغرض مرزا شہ بیگ این تمام خبر امام
علیہ السلام بمیر ذوالنون رسانید کہ
سیدے آمدہ است وانچہ واقع شدہ
بود واضح کردہ بگویانید چونکہ بقصبۂ
دلارام حضرت امام علیہ السلام رسیدند
این بیت خواندند۔

ع

ہر کہ دلارام دید از دلش آرام رفت
باز نیامد پدید ہر کہ دریں دام رفت

القصہ چونکہ امامؑ بقصبۂ بجوہ قدم
سعادت فرمودند دراں زمان قصبۂ مذکور
پر و معمور بود و علماء و مفتیاں بجوہ
کہ بحر اخاں بجوہ معروف اند اکثر
و اغلب تصدیق کردند سبب دراز
شدن کیفیت مختصر کردہ شدہ تا کہ
حضرت امامؑ بہ شہر المبارک المسمیٰ
فرہ کہ معدن الراحت والفرح رسیدند
سنذکر قصۃ الفرح انشاء
اللہ تعالیٰ ان فی ذلک لآیات
بینات وشہادات

ہوئے چنانچہ یہی آنحضرتؑ کا دستور مبارک تھا
آنحضرتؑ کا بیانِ مبارک سنکر حاکم مذکور بہت
محظوظ ہوا اور اسی مجلس میں اس نے امام علیہ السلام
کی تصدیق بہ تحقیق کی اور کمالِ اخلاص کے ساتھ آنحضرتؑ
کا مطیع ہوگیا، اس جگہ کا قصہ دراز ہے لیکن ہم نے
پوری تحقیق کے ساتھ مختصر کیفیت لکھی ہے جو
کتب نقلیات کے مطالعہ سے اور بزرگوں سے
سننے سے ہم کو معلوم ہوئی الغرض مرزا شہ بیگ نے
یہ تمام احوال امام علیہ السلام کا میر ذوالنون کو پہنچایا کہ
ایک سید یہاں آئے ہوئے ہیں اس اطلاع کے
ساتھ جو کچھ واقعات پیش آئے تھے سب واضح
طور پر لکھ بھیجا حضرت امام علیہ السلام قندھار سے
نکل کر جب قصبۂ دلارام میں پہنچے تو وہاں آنحضرتؑ
نے یہ بیت پڑھا ؎

(ترجمۂ بیت)

دیکھا جو دلآرام تو پایا نہ پھر آرام
واپس نہوا جس سے کوئی ہے یہ وہی دام

حاصل کلام جب حضرت امام علیہ السلام قصبۂ بجوہ میں
تشریف فرما ہوئے تو اس زمانہ میں قصبۂ مذکور بہت
آباد اور بارونق تھا قصبۂ بجوہ کے علماء اور مفتیان
جو حرا خانِ بجوہ کے لقب سے مشہور رہیں ان میں
سے اکثر و بیشتر نے آنحضرتؑ کی تصدیق کی، اس خیال
سے کہ عبارت دراز ہو مختصر کیفیت لکھی گئی ہے جو حضرت
امام علیہ السلام کے شہر مبارک مسمّی بہ فرہ معدنِ راحت
فرح کو پہنچنے تک کے واقعات پر مشتمل ہے

قاطعات علیٰ صدق
المہدی بالعیان فبای
آیۃ بیّنۃ وشہادۃ
قاطعۃ تومنون فبای
آلاءِ ربکما تکذبان

باب بست و دوم

دربیان آمدن حضرت امام علیہ السلام بفرمان
ملک العلام در شہر عالی مقام شہر المبارک
فرح نام و قصۂ منقاد شدن میر ذوالنون
ارغون حضرت امام الاولین والآخرین
و ذکر ایمان آوردن شیخ الاسلام
و علماء خراسان و تصدیق کردن مرزا
حسین بادشاہ علیہ الرحمۃ والرضوان
و معاملۂ ملا شہ بیگ مع شاگردان
شان و نہج و اون علم حضرت امام
آخر زمان و بعضے قصہاء ملایم آن فاعلم
ایہا المصدق بحکم احادیث نبوی
و بقول مصطفوی ملک خراسان
را چند خصوصیت است کہ ہیچ ملک
را نیست اولا آنکہ زمین ملک خراسان
داخل اقلیم مکہ مبارک است فہو
لا یخفیٰ علی العلماء والحکماء
ثانی آنکہ ہر آدمی را در میانِ آدمیان

عنقریب فرح کے واقعات بھی ہم بیان کرینگے
انشاء اللہ تعالیٰ بیشک ان بیانات میں کھلی نشانیاں
اور قطعی شہادتیں ہیں حضرت مہدی کے صدق پہ
علانیہ پس اور کس کھلی نشانی اور شہادتِ قطعی
پر ایمان لاؤ گے دیکھو فرمانِ خدا پس تم اپنے
رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۔

بائیسواں باب

حضرت امام علیہ السلام کے بفرمانِ خدا شہر مبارک
فرح میں تشریف لانے کے بیان میں اور قصہ
میر ذوالنون ارغون کے مطیع ہونے کا حضرت
امام الاولین والآخرین کے آگے اور ذکر ایمان لانے
کا شیخ الاسلام کے مع علماءِ خراسان اور تصدیق
کرنا مرزا حسین بادشاہ خراسان علیہ الرحمۃ والرضوان
کا اور معاملہ ملا شہ بیگ کا اپنے شاگردوں
کے ساتھ امرِ مہدیت کے تفحص میں اور حضرت امام
آخر الزمان علیہ السلام کی شانِ علمی کا اعتراف
اور اسی کے بعضے ضمنی واقعات اس باب میں مذکور
ہیں پس جان اے مصدق کہ مطابق حکم احادیث
نبویہ اور فرمان مصطفویؐ ملکِ خراسان کی چند
خصوصیتیں ہیں جو کسی اور ملک کے لئے نہیں ہیں
پہلی خصوصیت یہ کہ ملک خراسان کی زمین مکہ مبارکہ
کی اقلیم میں داخل ہے اور یہ بات علماء اور حکماء
پر پوشیدہ نہیں ہے دوسری خصوصیت یہ کہ
جس طرح سے کسی آدمی کو آدمیوں کے زمرہ میں

از جہت علم و عمل فضیلت است کما ورد فی الآیة والذین اوتو العلم درجات وفی الحدیث فضل العالم علی العابد کفضلی علیٰ سائر الخلق فکذا ہر ملک را درمیان ہمہ ملکہا بسبب افزونی علم فضیلت باشد پس لابد ملک خراسان را از جہت زیادتی علم بر اکثر و اغلب ملکہا خدا تعالیٰ فضل دادہ است زیرا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم در حق وی چنیں فرمودہ است لما خلق اللہ تعالیٰ آدم خلق الاشیاء عشرة خلق اللہ الرحمة عشرة ففی مکة تسعة وفی غیرہ واحدة وخلق السخاوة عشرة ففی العرب تسعة وفی غیرہ واحدة خلق اللہ المروة عشرة ففی الخراسان تسعة وفی غیرہ واحدة وخلق اللہ العقل عشرة ففی الرجال تسعة وفی غیرھم واحدة وخلق اللہ الحیاء عشرة ففی النساء تسعة وفی غیرھا واحدة وخلق اللہ الحسد عشرة ففی العلماء تسعة وفی غیرھم واحدة وخلق اللہ السقم عشرة ففی الرجال الصالحین تسعة وفی غیرھم واحدة وخلق اللہ البرکة عشرة ففی الغنم

علم و عمل کی جہت سے فضیلت حاصل ہوتی ہے چنانچہ آیت کریمہ میں ہے اور جو لوگ علم دیئے گئے ہیں، ان کے لئے درجات ہیں اور حدیث شریف میں ہے عالم کو عابد پر فضل ایسا ہے جیسا کہ مجھے فضل تمام خلق اہل زمانہ پر ہے پس اسی طرح تمام ملکوں میں بھی کسی ملک کو فضیلت زیادتیِ علم ہی کے سبب سے ہوتی ہے پس ضرورتاً ملک خراسان کو بھی زیادتی علم ہی کی جہت سے خدا تعالیٰ نے اکثر و بیشتر ملکوں پر فضیلت دی ہے اسی لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں فرمایا ہے جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو سب چیزیں دس دس پیدا کیں رحمت دس حصوں میں اللہ نے پیدا کی نو حصے عرب کو ملے ایک حصہ دوسروں کو، سخاوت دس حصوں میں پیدا ہوئی نو حصے عرب کو ملے ایک حصہ دوسروں کو، اللہ نے مروت کو دس حصوں میں پیدا کیا نو حصے خراسان کو ملے اور ایک حصہ دوسروں کو، اللہ نے عقل کو دس حصوں میں پیدا کیا نو حصے مردوں کو ملے ایک حصہ دوسروں کو، اللہ نے شرم کو دس حصوں میں پیدا کیا نو حصے عورتوں کو ملے ایک حصہ دوسروں کو، اللہ نے حسد کو دس حصوں میں پیدا کیا نو حصے علماء کو ملے ایک حصہ دوسروں کو، اللہ نے بیماری کو دس حصوں میں پیدا کیا نو حصے نیک مردوں کو ملے ایک حصہ دوسروں کو، اللہ نے برکت کو دس حصوں میں پیدا کیا نو حصے بکریوں کو ملے ایک حصہ دوسروں کو، اللہ نے عیش کو پیدا کیا

تسعة وفی غیرہ واحدة وخلق اللہ النعمة عشرة ففی الکفار تسعة وفی غیرهم واحدة وخلق اللہ الجمال عشرة ففی الروم تسعة وفی غیرہ واحدة وخلق اللہ الحکمة عشرة ففی الہند تسعة وفی غیرہ واحدة وخلق اللہ العلم عشرة ففی الخراسان تسعة وفی غیرہ واحدة الحدیث فاعلم ایہا المصدق علم ومروت ہر دو صفت حمیدہ و در دین حق پسندیدہ درحق ملک خراسان بعبارت عیاں وارد شدہ است و ہر ملک را بیک صفت محمود مخصوص کردہ و خراسان را بدو صفت مخصوص بتخصیص گردانید ہذا القدر فی فضلہ کافی خصوصیت سوم آنکہ اگرچہ علماء اہل ہند و سندہ در علم الخ بودند فاما از کثرت حسد و اعتساف و قلت مروت و انصاف حق را تکذیب کردند بنا بر حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام درحق مکذبان چنیں فرمودند کہ روی ایں عالمان و حاکماں در روز قیامت بہر دو جہت سیاہ کردہ شود اگر من برحق بودم پس چرا حق را نصرت نکردند اگر من برحق نبودم پس مرا چرا در حبس نکردند و بعد از محضرہ و تفحص چرا قتل نہ کردند و درباب علماء اہل خراسان از جہت کثرت علم و مروت و انصاف بلا اعتساف حضرت امام جہاں را از طرف رحمان فرمان رسید کہ

نو حصے کفار کو ملے ایک حصہ دوسروں کو، اللہ نے خوبصورتی پیدا کی نو حصے روم کے علاقے کو ملے ایک حصہ دوسروں کو، اللہ نے حکمت کو دس حصوں میں پیدا کیا نو حصے ہند کو ملے ایک حصہ دوسروں کو اللہ نے علم کو پیدا کیا نو حصے خراسان کو ملے ایک حصہ دوسروں کو الخ پس معلوم کر اے مصدق کہ علم و مروت جو دو صفات حمیدہ اور دینِ حق میں پسندیدہ ہیں ملک خراسان کے حق میں بعبارت واضحہ مذکور ہوئی ہیں اور ہر ایک ملک ایک صفتِ محمودہ سے مخصوص کیا گیا اور خراسان دو صفاتِ محمودہ کے ساتھ تخصیص مخصوص ہوا ہے یہی بات اس کی فضیلت کے ثبوت میں کافی ہے تیسری خصوصیت یہ کہ اگرچہ علماء اہل ہند اور اہل سندھ بھی علم میں شہرۂ آفاق تھے لیکن حسد اور بے راہ روی کی زیادتی مروت اور انصاف کی کمی سے انھوں نے حق کو جھٹلایا اسی بنا پر حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام نے ان جھٹلانیوالوں کے حق میں اس طرح فرمایا کہ ان عالموں اور حاکموں کے چہرے قیامت کے دن دو جہت سے سیاہ کئے جائینگے اگر میں حق پر تھا تو کیوں انھوں نے حق کی مدد نہیں کی اور اگر میں حق پر نہیں تھا تو کیوں انھوں نے مجھکو قید نہیں کیا محضرہ اور تفتیش کرکے انھوں نے مجھے قتل کیوں نہیں کر دیا اور علماء اہل خراسان کے بارے میں ان کے علم و مروت اور انصاف کی زیادتی اور کج روی سے محفوظ رہنے کی بہت سے حضرت امام جہاں علیہ السلام

ای سید محمد نہج علم تو از علماء اہل خراسان خواہم داد بنا بر چونکہ امام آخر زمانؑ در ملک خراسان قدم سعادت فرمودند اکثر علماء قندھار و خراسان جراغان بجوہ و علماء فرح و فضلاء آں و علماء نواحی فرح المقام و اکثر خلایق ہمہ خاص و عام تصدیق امامؑ تحقیق کردہ اند و بادشاہ خراسان صاحب تخت ہرات و شیخ الاسلام علامۂ عصر مع توابعان نہج علم آنذات پیغمبر صفات دادہ مصدق و منقاد شدہ اند و خصوصیت چہارم آنکہ حضرت رسالت پناہ علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات ہر سہ ذات گرامی درجات را اعنی خود را و مہدی را و عیسیٰ را علیہم السلام برابر فرمودکما ورد فی الحدیث کیف تھلک امتی انا فی اولہا و عیسیٰ فی اٰخرھا والمھدی من اھل بیتی فی وسطھا بنا بر چنانچہ حق تعالیٰ مدینۂ مشرفہ را افضل از جہت ظہور خاتم الانبیاء دادہ است ہمچناں حضرت رحماں ملک خراسان را شرف ظہور صاحب الزماں خاتم الاولیاء مشرف ساخت کہ آمدن مہدی موعودؑ بہ طرف خراسان در احادیث صحیح وارد بود کما ورد فی المشکوٰۃ روی عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ

کو حق تعالیٰ کی طرف سے فرمان پہنچا کہ اے سید محمد تیری شانِ علمی کی داد علماء اہلِ خراسان سے دلواؤنگا بنا بریں جب امام آخر زمانؑ ملک خراسان میں تشریف فرما ہوئے تو اکثر علماء قندھار و خراسان جراخانِ بجوہ او علماء شہر فرح اور فرح کے اطراف واکناف کے تمام فضلاء اور اکثر و بیشتر باشندگانِ خاص و عام نے امام علیہ السلام کی تصدیق بتحقیق کی اور خراسان کے بادشاہ صاحبِ تخت ہرات نے اور شیخ الاسلام علامۂ زماں (ملا شہر بیگ) اور ان کے تمام پیرووں نے اُس ذات پیغمبر صفاتؑ کی شانِ علم کی داد دی مصدق و مطیع ہوئے چوتھی خصوصیت یہ کہ حضرت رسالت پناہ علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات (آپ پر افضل ترین درود اکمل ترین سلام نازل ہوں) تینوں ذوات عالی درجات کو یعنے خود کو اور حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو ہم رتبہ فرمایا ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کیسے ہلاک ہوگی میری امت میں اُسکے شروع میں ہوں، عیسیٰ اس کے آخر میں ہیں اور مہدی میرے اہلِ بیت سے اُس کے وسط میں ہیں بنا بریں جس طرح حق تعالیٰ نے مدینۂ مشرفہ کو حضرت خاتم الانبیاءؐ کا مقام ظہور ہونیکی فضیلت دی ہے ویسا ہی ملک خراسان کو حضرت رحمان نے خاتم الاولیاء امام صاحب الزمانؑ کے ظہور کے شرف سے مشرف فرمایا ہے چنانچہ مہدی موعودؑ کا خراسان کی طرف آنا احادیث صحیحہ میں مذکور ہوا ہے مشکوٰۃ شریف میں ہے

صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم
الرایات السود ای علامات النبی
صلعم وھی صفات کالتسلیم و
التوکل والفقر والفاقۃ والتفویض
وجمیع الصفات الذات وقیل
ان رایات السوداء ای علامات
بیان الذات واھب العطیات
لان السوداء کنایۃ عن لون ذاتہ
بالدلائل الواضحات قد جاءت من
قبل الخراسان فاتوھا فان فیھا خلیفۃ
اللہ المھدی قد صح ھذا الحدیث
بالمشاھدۃ کما قال علیہ السّلام لیس
الخبر کالمعاینۃ خصوصیت پنجم آنست کہ
جای وصال صاحب زمانؑ است جای کہ
وصال خاتم الاولیارشو وفضیلت او
عیان است حاصل الغرض چونکہ حضرت
امام علیہ السلام در فرح کہنہ قدم سعادت
فرمودند و در سرای ملک سکندر حاجی ملوک
کیوان فرود آمدند پیش از آمدن آنحضرتؑ
خبر پراگندہ شدہ بود کہ سیدی دعوی
میکنند کہ من مھدی موعود ہستم
و برجملہ خلایق تصدیق من فرض است
دراں زماں بفرح عالی مقام وزیر
بادشاہ معتبر و محتشم و مھیب
المسمی میر ذوالنون ارغون حاکم بود

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انھوں نے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو
تم سیاہ رنگ کی جھنڈیوں کو یعنے علامات نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو اور وہ صفات حمیدہ مثل تسلیم توکل فقر
فاقہ اور اللہ پر اپنے سب کاموں کو سونپنا اور
تمام صفات ذات نبیؐ ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ رایات
سوداء یعنی کالی جھنڈیوں سے مراد علامات بیان
ذات واہبُ العطیات کے ہیں کیونکہ سیاہ رنگ
کنایہ ہے تجلّی ذاتی الٰہی کے رنگ سے بدلائل واضحہ
(بقیہ ترجمہ حدیث) کہ خراسان کی طرف سے آئیں تو
تم چلے آؤ اُنہی میں اس لئے کہ اُنہی میں اللہ کا خلیفہ
مہدی ہوگا۔ یہ حدیث مشاہدہ سے صحیح ثابت ہو چکی
جیسا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خبر معاینہ کے
جیسی نہیں (سُنی ہوئی بات دیکھی ہوئی بات کی جیسی نہیں)
ملک خراسان کی پانچویں خصوصیت یہ کہ یہی مہدی موعودؑ
صاحب زماں علیہ السلام کے وصال کا مقام ہے
جس جگہ کہ حضرت خاتم الاولیاءؑ کا وصال واقع ہوا ہو
اوسکی فضیلت ظاہر و عیاں ہے حاصل مطلب یہ کہ
جب حضرت امام علیہ السلام فرہ کہنہ میں تشریف فرما
ہوئے اور ملک سکندر حاجی ملوک کیوان کی سرا
میں آنحضرتؑ نے نزول اجلال فرمایا تو آنحضرتؑ کے
آنے سے قبل ہی یہ خبر پھیل چکی تھی کہ ایک سید
دعویٰ کرتے ہیں کہ میں مہدی موعود ہوں اور جملہ خلائق
پر میری تصدیق فرض ہے اس زمانہ میں فرہ عالی مقام
میں بادشاہ کے وزیر معتبر با حشمت و مہابت

وقبل از مہدی موعودؑ دو سہ را از جہت کذب ایں دعوی کشتہ بودند چونکہ میر مذکور بر آمدن امام البر والبحو رشنید ند بجای خود قرار داد نہ کہ اول من با شوکت و قوت و ہیبت وسلطنت با اسباب جنگ و قہر و غلبہ بسیار و دبدبۂ بے شمار بروم و بایں نوع تجربہ کردہ بیازمایم اگر ازیں معنی بہ ترسد و طاقت ندارد و رعایت ما کردہ بما توجہ نماید کاذب است پس قتل کنیم چنانچہ پیش ازیں دو سہ کس را بایں معاملہ تجربۂ قتل کردہ بود و اگر ہیبت او بر ما مستولی گردد بما بے نیازی کند و من توجہ سوی او کنم لاشک صادق باید دانست کہ مہدی موعودؑ است کہ جز مہدیؑ ایں طاقت ندارد پس انچہ فرماید در عمل باید آورد علی الصباح چنانچہ گفتہ بود ہمچناں کرد کہ اول میر ذوالنون لشکر کشیدہ آوازۂ قتل کردن ایں جماعت انتشار نمود و آلات سیاست چوں دارہا و کندہا گرد اگرد دائرہ تعین فرمود کہ بعد از اظہار کذب بایں نوع سیاست میشود چوں فوجہا بدیں دبدبہ و کبکبہ نزدیک رسیدند و آواز مزامیر لشکر وزیر فقرا د آنحضرتؑ شنیدند و دبدبۂ لشکر بدیں طریق دیدند کہ لشکر برای قتل و تاخت و تاراج

مسمّیٰ میر ذوالنون ارغونؒ حاکم وقت تھے آنحضرتؑ کے آنیکے قبل دو تین مدعیانِ مہدیت کو جھوٹے پاکر انھوں نے مار ڈالا تھا جب میر مذکور نے حضرت امام البر والبحور کے آنیکی خبر سنی تو اپنی جگہ انھوں نے یہ طے کر لیا کہ اوّلاً میں خود شوکت و قوت و ہیبت تمام لوازم سلطنت کے ساتھ ساز و سامان جنگ قہر و غلبہ کے آثار اور دبدبۂ بے شمار کے ساتھ جاؤں گا اس طرح تجربہ کر کے پورا امتحان لونگا اگر ان باتوں سے وہ ڈر گئے اور ہمارے مقابلہ کی تاب نہ پائے اور ہمارا لحاظ کر کے ہماری طرف متوجہ ہوئے تو ہم سمجھینگے کہ وہ جھوٹے ہیں پس ان کو قتل کر ڈالینگے چنانچہ میر مذکور نے اس واقعہ سے قبل دو تین شخصوں کی آزمایش اسی طریقہ سے کر کے قتل کر دیا تھا اب بھی اس نے یہی سوچا کہ اگر انکی ہیبت ہم پر چھا جائے گی اور وہ ہم سے بے نیازی سے پیش آئینگے اور مجھے خود انکی طرف متوجہ ہونا پڑیگا تو بیشک انکو سچے جاننا چاہیئے وہی مہدی موعودؑ ہیں کیونکہ سوائے مہدیٔ موعودؑ کے کوئی یہ طاقت نہیں رکھتا پس وہ جو کچھ فرمائیں اس پر عمل کرنا چاہیئے پھر علی الصّباح جیسا کہ کہا تھا ویسا ہی کیا پہلے تو میر ذوالنون نے لشکر فراہم کر کے اس جماعت کو قتل کرنے کا شور مچا دیا اور سزا دہی کا سامان جیسے سولیاں اور کُندے دائرے کے اطراف نصب کر دیئے گئے اس اعلان کے ساتھ کہ جھوٹ ظاہر ہونیکے بعد اس طرح سے سزا دی جائے گی جب فوجیں اس شان و

می آید بعضے فقرا در تحیر افتادند یکی آدمی خبر
کردن پیش مہدی موعودؑ آمد و
اعلام نمود کہ وزیر بادشاہ
بایں معنی آمدہ چہ تدبیر باید کرد
بروتنگ آمدند و فرمودند
بادشاہ یکی است کہ وزیر ندارد
دریں میاں لشکر رسید تمام حجرہا
را گرد اگرد کردند و میر ذوالنون
باہیبت و استغنائے تمام و صلابت
تمام پیش حضرت مہدی علیہ السلام
آمد ہیچ کس التفات نکرد متحیر شدہ
از اسپ فرود آمد ہیبت در دل او
پدید آمد با ادب نشست حضرت
مہدی علیہ السلام برسم قدیم کہ مدام
بود با اطمینان و سکینت دعوت
شروع کردند و معنی ایں آیت بیان
فرمودند اللّٰہ ولی الذین آمنوا
یخرجہم من الظلمات
الی النور والذین کفروا
اولیاؤھم الطاغوت یخرجونہم
من النور الی الظلمات اولٰئک
اصحاب النار ھم فیھا
خالدون ۔ و ترجمہ اینست کہ
خدا تعالیٰ دوست و کارساز گرویدگان
است آنانکہ ایمان آوردند بخدای و

شوکت کے ساتھ وائرے کے قریب پہنچیں اور وزیر
کے لشکر کے نقاروں کی آواز آنحضرتؑ کے فقرا
نے سنی اور لشکر کا طمطراق اس طریق سے دیکھا کہ
لشکر محض قتل و خونریزی او رغارت گری ہی کے لئے
آتا ہے تو بعضے فقرا حیرت میں پڑ گئے ایک نے
اس حال کی خبر دینے کے لئے حضرت مہدیٔ موعودؑ کی
خدمت میں آکر کہا کہ بادشاہ کا وزیر اس غرض سے
آیا ہے کیا تدبیر کرنی چاہیئے اس صحابی پر حضرتؑ نے
غصہ ہوکر فرمایا کہ بادشاہ ایک ہی ہے جو وزیر
نہیں رکھتا اس اثنا میں لشکر آپہنچا ، تمام حجروں کو
سپاہی گھیر لئے میر ذوالنون نہایت رعب و داب
لاپروائی اور ترش روئی کے ساتھ حضرت مہدی
علیہ السلام کے سامنے آیا کسی نے اُس کی طرف
پلٹ کر بھی نہیں دیکھا وہ حیران ہوکر گھوڑے سے
اتر پڑا اُس کے دل پر ہیبت چھا گئی اور لرزہ پیدا
ہوگیا مؤدب ہوکر بیٹھ گیا حضرت مہدی علیہ السلام نے
دستورِ قدیم کے مطابق اطمینان و سکون کے ساتھ
دعوت الی اللہ شروع فرمائی اور آیت اللّٰہ ولیُّ
الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات
الی النور والذین کفروا اولیاؤھم الطاغوت
یخرجونہم من النور الی الظلمات
اولٰئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون
کے معانی بیان فرمائے ۔ ترجمہ اس آیت کریمہ کا
یہ ہے کہ خدا تعالیٰ دوست اور کارساز ماننے والوں
کا ہے جو ایمان لائے خدا پر اور خدا کے رسول پر

رسول وی و بکلام او بیرون می آرد ایشان را
از تاریکی شرک و کفر و نفاق و شک سوی
روشنائی اسلام و ایمان و اخلاص و یقین
و آنانکہ کافر شدند دوست ایشان طاغوت
کہ نام شیطان است یعنے بسیار نافرمانی
کنندہ بیرون می آرد ایشان را از روشنائی
اسلام و ایمان و اخلاص و یقین سوی تاریکی
شرک و کفر و نفاق و شک ایشانند یاران
دوزخ و ایشان دراں دوزخ جاوداں مانندہ
و تفسیر مہدی مراد اللہ کہ تعلیم اللہ و امر اللہ
بود نوشتہ شدہ است الغرض میرزو النون باز
دعوت شنیدن گرفت حضرت مہدی موعود
می فرمود کہ نزدیک بیا نزدیک آمد باز فرمودند
نزدیک تر بیا نزدیک تر آمد در دل ہیبت
دیدار مبارک امام الابرار و ہیبت دعوت
آنحضرت در دلش پدید آمد و گفت شنیدہ
شود کہ شما مہدی می گوئید اگر لغوی باشد
معقول است و اگر اصطلاحی باشید حجت
و برہان باید فرمود فرمودند کہ حجت
و برہان نمودن کار خداوند است و کار
ما تبلیغ است ایں گفتہ باز در نصیحتے
مشغول بودند دراں آمدند بعد از لمحہ نیز میرزو النون
ہماں تقریر با امام الابرار تکرار کرد آنحضرت
ہماں جواب دادند باز گفت کہ بعضے
علامات مہدی آنست کہ بر وی تیغ

اور خدا کے کلام پر باہر لاتا ہے انکو شرک و کفر و
نفاق و شک کی تاریکی سے اسلام ایمان اخلاص
اور یقین کی روشنی کی طرف اور جو کافر ہوئے ان کا دوست
طاغوت ہے۔ یہ شیطان کا نام ہے یعنی بہت
نافرمانی کرنیوالا جو نکالتا ہے ان کو اسلام ایمان
اخلاص اور یقین کی روشنی سے شرک کفر نفاق اور
شک کی تاریکی کی طرف یہی دوزخی ہیں اور دوزخ
میں ہمیشہ رہینگے حضرت مہدی موعود مراد اللہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی تفسیر جو اللہ کی تعلیم سے اور اللہ کے
امر سے تھی لکھی گئی ہے الغرض میرزو النون اب
کے ساتھ دعوت الی اللہ سننے لگا حضرت
مہدیؑ نے فرمایا کہ نزدیک آؤ تب وہ کسی قدر
نزدیک آیا پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اور نزدیک
آؤ تو اور زیادہ نزدیک آیا حضرت امام الابرار
علیہ السلام کے دیدار مبارک سے اُس کے
دل پر ہیبت طاری تھی اور آنحضرتؑ کی دعوت
سنکر اس کا دل تھرا گیا تھا اس نے کہا کہ
سُنا جاتا ہے کہ آپ خود کو مہدی کہلواتے ہیں اگر
آپ مہدی بلحاظ لغت ہدایت یافتہ کے معنی میں
ہیں تو یہ امر معقول ہے اور اگر مہدی اصطلاحی ہیں
تو حجت و برہان دینا چاہیئے آنحضرتؑ نے
فرمایا حجت و برہان دکھلانا خدا تعالیٰ کا کام ہے
ہمارا کام تبلیغ ہے یہ فرما کر پھر جو نصیحت فرما رہے
تھے اسی میں آپ مشغول ہو گئے کچھ دیر کے بعد
پھر میرزو النون نے وہی تقریر حضرت امام الابرارؑ

کار نکند و آتش نسوزد و آب غرق
نکند آنحضرتؑ فرمودند کہ صفت شمشیر
بریدن است و صفت آتش سوختن و
صفت آب غرق کردن ولی معنی حدیث
آنست کہ کسی بر مہدی قادر دست نہ
شود نقلست کہ میر ذوالنون یک حبشی
را گفتہ بود کہ چوں بآنذات ایں سوال
کنم تو بروی زخم کن اگر حق باشد کارگر
نہ شود و اگر دروغ باشد سر او بہ برد
الغرض چونکہ حضرت امام علیہ السلام فرمودند
کہ بروی کسی قادر دست نباشد آں حبشی
را اشارت بود آمدہ فی الحال شمشیر
کشیدہ دست برداشت کہ بر آنذات
اندازد بقدرۃ اللہ تعالیٰ دست حبشی
ہماں طور در ہوا بماند نتوانست کہ بر آنذات
اندازد و آنحضرتؑ چنانچہ در نصیحت
بودند ہیچ تغیر نشد پس آں شخص شمشیر
انداختہ کلہ بر زمین آورد و پس ازیں
میان علماء کلاں نامش مولانا نور کوزہ گر
رحمۃ اللہ علیہ گفت کہ اگر مہدی موعود
آمدنی است ہمیں ذات است و
اگر نہ نخواہد آمد میر ذوالنون و اکثر
علماء ذوالنون کہ در مجلس بودند بر مہدویت
آں ذات پیغمبر صفات ایمان آوردند بعدہ
میر ذوالنون گفت کہ ما تو کہ مہدی

سے آ گئے دہرائی آنحضرت نے وہی جواب دیا پھر
اُس نے کہا کہ مہدی کی علامات میں سے ایک یہ
بھی ہے کہ تلوار ان پر کام نہ کرے آگ نہ جلائے
اور پانی غرق نہ کرے آنحضرت نے فرمایا کہ تلوار کی
صفت کاٹنا آگ کی صفت جلانا اور پانی کی صفت
غرق کرنا ہے لیکن حدیث کے معنی یہ ہیں کہ کوئی بھی
مہدی کو مارنے پر قادر نہ ہوگا نقل ہے کہ میر ذوالنون
نے اس گفتگو سے قبل ہی ایک حبشی کو کہدیا تھا کہ
جب میں آنحضرت سے یہ سوال کروں تو تو آپ
پر وار کر دینا اگر آنحضرت حق پر ہوں تو ان پر
تیرا وار کارگر نہ ہوگا اور اگر ان کا دعویٰ دروغ ہوگا
تو ان کا سر کٹ جائے گا۔ الغرض جب حضرت
امام علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی کو مارنے پر کوئی قادر
نہ ہوگا تو وہی حبشی جو اشارہ پا چکا تھا۔ فوراً تلوار
کھینچکر ہاتھ اٹھایا تا کہ آنحضرت پر وار کرے
اللہ تعالیٰ کی قدرت سے حبشی کا ہاتھ شل ہو کر
رہ گیا آنحضرتؑ پر وہ وار نہ کر سکا اور آنحضرتؑ
بدستور نصیحت میں لگے رہے کوئی تغیر آپکے چہرۂ
مبارک پر دکھائی نہیں دیا پس وہ شخص تلوار
پھینک کر اپنا سر زمین پر رکھا اس کے بعد علماء
میں سے ایک بڑے عالم مولانا نور کوزہ گر نام
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر مہدی موعودؑ کا آنا حق
ہے تو وہ یہی ذات ہے ورنہ اور کوئی نہیں
آئے گا، تب میر ذوالنون اور اکثر علماء جو میر ذوالنون
کے ساتھ اس مجلس میں تھے سبھوں نے اُس

ہستیم ہر جا کہ تیغ زدنی باشد ما تیغ زنیم
و مخالفان مہدی را بکشیم شما مہدی و ما
ناصر مہدی حضرت میراںؑ فرمودند کہ ناصر
مہدی خدا است و تیغ بر نفس خود بزن کہ
در بیراہی نیفگند این سخن فرمودہ سلام علیکم
گفتہ برخاستند و بطرف حجرہ رواں شدند
میر ذوالنون دنبال حضرت حبیب
ذوالجلال شد کہ وداع کنند کسے
خبر کرد کہ میرانجی میر ذوالنون اذن
میخواہد تا باز گردد آں ذات عالی درجات
پیغمبر صفاتؑ بسوی او التفات کردہ فرمودند
کہ السلام علیکم و درون حجرہ رفتند
میر ذوالنون ذو فنون بازگشت بعد ازاں
اکثر خلایق مطیع صاحب الزمانؑ
شدند و تصدیق از روی تحقیق کردند و
رسم و عادت و بدعت ترک
دادند و بر فرمودۂ آنحضرتؑ
انقیاد نمودند نقلست کہ حضرت
امام علیہ السلام فرمودہ اند کہ
تاثیر حق ہمچوں اول ماہ است
ہر روز زیادت میشود تا بکمال رسد
و تاثیر باطل ہمچوں ماہ چہاردہم
است ہر روز نقصان میشود تا ناپدید
گردد کما قال سبحانہٗ و تعالیٰ
ھو الذی ارسل رسولہٗ

ذات پیغمبر صفاتؑ کی مہدیت پر ایمان لایا بعد ازاں
میر ذوالنون نے کہا کہ ہم مہدی کے نوکر
ہیں جہاں کہیں تلوار چلانا ہوگا تلوار چلائینگے
اور مخالفانِ مہدیؑ کو مار ڈالینگے آپ مہدی ہیں
اور ہم مہدی کے ناصر۔ یہ سنکر حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ مہدی کا ناصر خدا ہے اور تو تلوار اپنے
نفس پر مار تاکہ تجھے گمراہی میں نہ ڈالے یہ
ارشاد فرماکر آنحضرتؑ سلامٌ علیکم کہتے ہوئے
اٹھے اور حجرے کی طرف روانہ ہوئے میر ذوالنون
حضرت حبیب ذوالجلال کے پیچھے چلنے لگے
تاکہ اجازت پاکر رخصت ہوں اس وقت
کسی صحابی نے عرض کیا کہ میرانجی میر ذوالنون
اجازت چاہتے ہیں تاکہ واپس ہوں یہ سنکر اُس
ذات عالی درجات پیغمبر صفاتؑ نے ان کی طرف
پلٹ کر فرمایا السلام علیکم پھر حجرے
میں تشریف لے گئے اور میر ذوالنون صاحبِ
فنون وہاں سے واپس ہوئے اس واقعہ کے
بعد اکثر و بیشتر لوگ صاحب زمانؑ کے مطیع ہوئے
اور تحقیق کے ساتھ سب نے آنحضرتؑ کی تصدیق
کی اور رسم و عادت و بدعت کو ترک کیا اور
آنحضرتؑ کی ہدایت پر عمل پیرا ہوئے نقل ہے
کہ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حق کی تاثیر
پہلی تاریخ کے چاند کی جیسی ہے جو ہر روز بڑھتا
ہے یہاں تک کہ کمال کو پہنچتا ہے اور باطل کی
تاثیر چودھویں کے چاند کی جیسی ہے جو ہر روز

بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ا لآیۃ حاصل الامر میرذوالنون ذوفنون تمام حقیقت ایں ذات پیغمبر صفات بپادشاہ عادل امیر عالم فاضل و کامل المسمیٰ مرزا حسین را معلوم کرد و بادشاہ مذکور صدر العلماء المشہور کہ اسمہ ملا شہ بیگ وخطابہ شیخ الاسلام علامۂ عصر صاحب درس استاد ہفت صد شاگرداں بودند رجوع میکردند کہ امری چنیں واقع شدہ است باید کہ ایں امر مہدویت تحقیق کنند و واضح فرمایند کہ براں عمل کردہ شود نقلست کہ آں استاد علماء عالی مقام المشہور بلقب شیخ الاسلام تمام شاگردانِ خویش را جمع فرمود وکتابہا جمع کردن حکم کرد کہ بیائید براں ذات کہ دعویٰ مہدویت میکند حجت بر نفی و اثبات بہ بینیم فرمود کہ ما دلیل بر اثبات مہدویت ایں ذات میدہیم واگر شما را دلیل بر رو ثبوت ایں ذات پیدا شود بیارید بدیں طریق مناظرہ درباب امام تحقیقؑ کردہ دیدند کہ دلیل اثبات آں ذات پیغمبر صفات راجح می آید باز شیخ الاسلام بشاگرداں عالی مقام گفتند کہ ما استاد

گھٹتا ہے یہانتک کہ ناپید ہوجاتا ہے چنانچہ فرمایا حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے وہی ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ غالب کردیوے اس کو سب دینوں پر الخ حاصل کلام میر ذوالنون صاحبِ فنون نے تمام حقیقی احوال اس ذات پیغمبر صفاتؑ کے بادشاہِ عادل امیر عالم فاضلِ کامل مسمیٰ مرزا حسین کو معلوم کئے اور بادشاہِ مذکور نے صدرِ صدورِ علماء المسمیٰ ملا شہ بیگ کو جن کا لقب شیخ الاسلام تھا جو علامۂ زماں ایسے تھے کہ سات سو شاگرداُن کے حلقۂ درس میں تھے کہلا بھیجا کہ ایسا معاملہ وقوع میں آیا ہے ضرورت ہے کہ آپ اس معاملۂ مہدویت کی تحقیق فرما کر امر حق کو واضح فرمائیں تاکہ اس پر عمل کیا جائے نقل ہے کہ اس استاد علماء عالی مقام المعروف بلقب شیخ الاسلام نے اپنے تمام شاگردوں کو جمع فرمایا اور سب کتابیں جمع کیں پھر حکم دیا کہ آؤ اس ذات کے بارے میں جس نے اپنی مہدیت کا دعویٰ کیا ہے نفی و اثبات دونو پہلوؤں کے دلائل پر غور کریں میں اِس ذات کی مہدیت کے اثبات پر دلیل لاتا ہوں اگر تمکو اس ذات کی مہدیت کے ثبوت کو توڑنیوالی دلیل ملے تو پیش کرو اس طریق سے حضرت امام تحقیقؑ کے بارے میں انھوں نے مناظرہ کرکے دیکھ لیا کہ اُس ذات پیغمبر صفاتؑ کے دعوے کے اثبات کی دلیل ہی راجح قرار پاتی ہے پھر شیخ الاسلام نے اپنے

شما ہستیم ۔ بلکہ شمارا رعایت ما روی می نماید و دلیل بر رد مدعا، مہدویت پیدا نمی شود. خوب شما دلیل اثبات ثابت کنید ما بر طرف دلیل رد نظر کنیم بدین ترتیب کہ مجادلہ برای اللہ دیگر بار در باب اثبات مہدیت امام الابرار می کردند ہم دلیل شاگرداں کہ وجہ اثبات بود بر دلیل استاد غالب آمد بنابراں استاد العلماء المشتہر گفت کہ بہر دو وجہ دلیل اثبات مہدویت این ذات عالی صفات ثابت میشود ممکن و محتمل کہ این ذات مہدی موعود باشد در کتب احادیث مطالعہ آوردند تعارض بسیار و تناقض بے شمار یافتند کہ بداں رد ثبوت نتواں کرد نہایت از کتب اصول از تصانیف بزرگان علیہم الرحمۃ والغفران چہار سوال علمی کہ براں مدار اثبات مہدویت امام الابرار بود استخراج کردہ چہار شاگرد علماء کامل و عامل صاحب انصاف با تمیز بلا اعتساف یکی ملا علی فیاض دوم ملا علی شیروانی و ملا محمد شیروانی و ملا درویش ہروی رضی اللہ عنہم را نزد یک آنحضرت؏ فرستادند و بایں چہار

شاگردانِ عالی مقام سے کہا کہ میں تمہارا استاد ہوں شاید تمکو میری رعایت ملحوظ ہو اور مدعا مہدیت کا ثبوت جو میرے دلائل سے ہو اس کی تردید تم سے نہ ہو سکے بہتر یہ ہے کہ تم اثبات کے دلائل پیش کرو اور میں اُنکی تردید پر غور کروں گا اس قرارداد سے دوبارہ مباحثہ محض اللہ کے لئے امام الابرارؑ کی مہدیت کے اثبات کے بارے میں ان علماء نے کیا پھر بھی شاگردوں کی دلیل جو اثبات کی صورت رکھتی تھی استاد کی دلیل پر غالب آئی بنا بریں اُس استاد مشاہیر علماء نے کہا کہ ہر دو وجہ سے اس ذاتِ عالی صفات کی مہدیت کے اثبات کی دلیل ہی قوی ثابت ہوتی ہے غالباً یہی ذات مہدی موعود ہے، ان علماء نے کتب احادیث کا مطالعہ کیا تو مہدی کے بارے میں جو حدیثیں ہیں ان میں بہت تعارض و تناقض پایا (بعض بعض کے خلاف میں اور بعض بعض کی ضد میں نظر آئیں) ان سے آنحضرت؏ کے دعوے کی (جو حکم خدا اور کلام خدا کی حجت سے تھا) تردید نہ ہو سکی، نہایت درجہ انھوں نے کتب اصولِ فقہ سے جو بزرگانِ دین علیہم الرحمۃ والغفران کی تصانیف سے تھیں چار سوال علمی جن پر امام الابرار علیہ السلام کی مہدیت کا دار و مدار تھا نکال کر چار شاگردانِ باکمال علماء باعمل صاحبانِ انصاف و تمیز کج روی سے دور رہنے والوں کے ذریعہ جن میں سے ایک ملا علی فیاض دوسرے ملا علی شیروانی تیسرے ملا محمد شیروانی

سوال قرار دادند کہ جواب سوال ندہد مگر مہدی موعود علیہ السلام آخرالامر چونکہ این چہار علماء با علماء دیگر از پای تخت ہرات نزدیک آنذات پیغمبر صفات آمدہ ملاقات کردند در ان وقت حضرت خاتم ولایت بفرمان رب العزت بیان این آیت فرمودند ولقد ذرانا لجہنم کثیرا من الجن والانس لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم اذن لا یسمعون بہا اولٰئک کالانعام بل ہم اضل اولٰئک ہم الغٰفلون ـ چونکہ حضرت خلیفۃ اللہ تفسیر آیۃ بمراد اللہ و تعلیم اللہ برائے انتفاع عباد اللہ فرمودند بعد از استماع بیان آنحضرتؑ ہر چہار علماء با جماعت بانتفاع ہر دو جہان رسیدند و معتقد آنحضرتؑ شدند نقلست کہ ملا درویش ہروی در ان وقت بحضور آنحضرتؑ در دہن خود کاہ گرفتہ عرض کردند کہ با وجود علم ما و معرفت ما در حضور حضرت شما کالانعام ہستیم اکنون ما را حق تعالیٰ بصدقہ قدوم مبارک شما داخل در زمرۂ انسان کند

جو تھے ملا درویش ہروی رضی اللہ عنہم تھے آنحضرتؑ کے پاس بھیجے اور ان چار سوالوں کی نسبت یہ قرار دیا کہ ان کا جواب جیسا کہ چاہیئے سوائے مہدی موعود علیہ السلام کے اور کوئی نہ دے گا، آخر کار جب یہ چاروں علماء اور دوسرے علماء کے ساتھ پائے تخت ہرات سے نکل کر اُس ذات پیغمبر صفاتؑ کے پاس آئے اور ملاقات سے مشرف ہوئے تو اس وقت حضرتِ خاتم ولایت علیہ السلام بفرمان رب العزت اس آیتِ شریفہ کا بیان فرما رہے تھے (ترجمۂ آیت) اور ہم نے پیدا کئے ہیں دوزخ کے لئے بہتیرے جن اور انسان ان کے دل ہیں کہ اُن سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں کہ اُن سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں وہ لوگ چوپایوں کے مانند ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ یہی لوگ بے خبر ہیں۔ جب حضرتِ خلیفۃ اللہ علیہ السلام نے اس آیت کریمہ کی تفسیر کی اللہ کی مراد اللہ کی تعلیم سے بندگانِ خدا کے نفع کے لئے بیان فرمائی تو آنحضرتؑ کا بیانِ مبارک سن کر چاروں علماء اپنے ہمراہیوں کے ساتھ دونو جہان کے نفع سے بہرہ مند اور آنحضرتؑ کے معتقد ہوئے۔ نقل ہے کہ ملا درویش ہروی نے اُس وقت آنحضرتؑ کے سامنے گھانس کا تنکہ اپنے منہ میں لے کر عرض کیا کہ ہم اپنے سب علم و معرفت کے باوجود حضرت کے روبرو مثل چوپایوں کے ہیں اب ہم کو حق تعالیٰ آپکے قدمِ مبارک کے صدقہ

وازصفت انعام بیروں آرد القصہ ملاعلی فیاض درپیش آنحضرتؑ عرض کردند کہ میرانجی آنچہ اشکالہا درخاطر ما بود ہمہ از برکت ذات شریف شما حل شدہ حاجت پرسیدن نیست فاما اگر رضا باشد تا چہار سوال بطرف شیخ الاسلام ارسال است بکنیم آنحضرتؑ رضا دادند۔

سوآل اول با مہدی موعودؑ ایں بود کہ خدام مہدی موعود خود را بچہ دلیل میگویایند جواب فرمودند کہ بندہ نمی گویاند فرمانِ حق تعالیٰ بامر موکد می شود بر حکم آں گویانیدہ می شود علمار مذکور جواب امام البر والبحورؑ را درست داشتند سوآل دوم آنکہ خدام بکدام مذہب مقید ہستند جواب فرمودند کہ ما بہیچ مذہب مقید نیتم مذہب ما مذہب مصطفےٰؐ واتباعِ کتابِ خدائے تعالیٰ۔

سوآل سوم آنکہ خدام کدام تفسیر بیاں میکنند جواب فرمودند کہ ما ہیچ گاہ ہیچ تفسیر مطالعہ نمی کنیم وقت بیان ہر آیتے کہ بے واسطہ پیش نہ آید و بیان آں آیت تعلیم میشود بامر اللہ مراد اللہ گفتہ میشود۔

سے انسانوں کے زمرے میں داخل فرمائے اور چوپایوں کی صفت سے نکالے قصہ مختصر یہ کہ ملا علی فیاض نے آنحضرتؑ کے حضور میں عرض کیا کہ میرانجی جو کچھ شبہات ہمارے دلوں میں تھے حضور کی ذات شریف کی برکت سے تمام و فع ہو چکے حاجت پوچھنے کی نہیں ہے لیکن اگر رضا ہو تو چار سوال شیخ الاسلام کی جانب سے بھیجے گئے ہیں عرض کئے جاسکتے ہیں آنحضرتؑ نے رضا دی۔

پہلا سوآل جو انھوں نے حضرت مہدی موعودؑ سے کیا یہ تھا کہ حضور خود کو مہدی موعود کس دلیل سے کہلاتے ہیں آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ بندہ نہیں کہلاتا ہے حق تعالیٰ کا فرمان امر موکد کی صورت میں ہوتا ہے اسی حکم کی بنا پر کہلایا جاتا ہے علماء مذکور نے حضرت امام البر والبحورؑ کے جواب کو بجا و درست کہا۔ دوسرا سوال یہ تھا کہ حضور (ائمہ مجتہدین کے مذاہب میں سے) کس مذہب کے ساتھ مقید ہیں آنحضرتؑ نے جواب دیا کہ ہم کسی مذہب کے ساتھ مقید نہیں ہیں ہمارا مذہب مذہبِ مصطفےٰؐ اور اتباعِ کتاب خدا تعالیٰ ہے تیسرا سوال یہ تھا کہ حضور کس تفسیر پر سے بیانِ قرآن فرماتے ہیں آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ ہم کسی وقت بھی کسی تفسیر کا مطالعہ نہیں کرتے بیان کے وقت جو آیت بے واسطہ سامنے آتی ہے اور اس آیت کا بیان اللہ کی طرف سے سکھلایا جاتا ہے اللہ کے امر سے اللہ کی مراد بیان کی جاتی ہے

سوال چہارم آنکہ بر جواز رویت خدا تعالےٰ
دریں جہاں چہ دلیل دارید جواب فرمودند
کہ دلیل ثبوت ہر شی بدو گواہ ثابت
میشود اینک محمد رسول اللہؐ و ابراہیم
خلیل اللہؑ یمین و یسار خود اشارت
کردہ فرمودند کہ حاضر اند و دریں باب
شاہد اند ہرچہ پرسیدن می خواہید
بپرسید علماء خاموش شدند و خاطر خود
جمع کردند ہر یکی جواب بدل پسند
خود یافتند و مطیع آنحضرتؑ گشتند
زیرا کہ ایشاں قبل از ملاقات امام
آخر زمانؑ در اثبات آنذات
ایں چہار سوال و جواب ایں سوال
مشخص کردہ بودند کہ اگر جواب ایں سوال
ورائے جواب مذکورہ بدہد مہدی موعود
نباشد چونکہ نزدیک علماء متبحر مشہور الاشہر
بود کہ دعوی مہدی موعود از خود نبود بلکہ
از فرمان خدا تعالی دیگر آنکہ بہیچ مذہب
مقید نبود زیرا کہ صاحب مذہب بود
دیگر آنکہ تفسیر کلام اللہ بامر اللہ کند
نہ کہ برحکم کلام مجتہداں کہ درو خطا
و صواب واقع شدہ است چہارم
بیان ثبوت رویت اللہ تعالی در دار
دنیا خاصۂ مہدیؑ است اگرچہ بعضے
علماء مذاہب اہل سنت جائز داشتہ

چوتھا سوال یہ تھا کہ خدا تعالی کا دیدار اس جہان
میں جائز ہونے پر آپ کیا دلیل رکھتے ہیں آنحضرتؑ
نے جواب میں فرمایا کہ ہر چیز کے ثبوت کی دلیل
دو گواہوں سے ملتی ہے یہیں محمد رسول اللہؐ اور
ابراہیم خلیل اللہؑ آنحضرتؑ نے اپنے سیدھے اور
بائیں جانب اشارہ کرکے فرمایا کہ موجود ہیں جو
اس باب میں گواہ ہیں جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو
اس جواب کو سن کر علماء خاموش ہوئے ان کو
دلجمعی حاصل ہوئی ہر ایک نے اس جواب کو
دل سے پسند کیا اور سب کے سب آنحضرتؑ کے
مطیع ہوئے اس لئے کہ انہوں نے حضرت امام آخر الزماں
علیہ السلام کی ملاقات سے قبل ہی اس ذات کے
دعوے کے اثبات میں ان چار سوالات اور ان کے
جوابات کو مشخص کرلیا تھا کہ ان سوالات کا جواب
مذکورہ جوابات کے سوا ہے جو دے وہ مہدی موعود
نہ ہوگا چونکہ علماء متبحر کے نزدیک یہ امر ظاہر و
اظہر تھا کہ مہدی موعود کا دعوی خود اُن کی ذات سے
نہ ہوگا بلکہ فرمانِ خدا تعالی سے ہوگا، دیگر یہ بھی کہ وہ
کسی مذہب کے ساتھ مقید نہ ہوں گے اس لئے کہ
خود صاحبِ مذہب ہونگے نیز یہ بھی کہ اللہ کے کلام
کی تفسیر اللہ کے امر سے فرمائینگے نہ کہ مجتہدین کے
کلام کی موافقت میں جس میں خطا و صواب دونو واقع
ہوئے ہیں، چوتھی بات اللہ تعالی کا دیدار دار
دنیا میں ہونیکے ثبوت کا بیان خاصہ حضرت مہدیؑ
ہی کا ہے اگرچہ بعضے علماء مذاہب اہل سنت

اند فاما بیان اثبات بجز مهدی هیچ کس را
طاقت نبود چنانچه ظاہر است القصہ
چون علماء مذکور از صحبت امام نور علی نورؑ
بحکم رخصت آنحضرتؑ برخاستند
بعضے علماء گفتند کہ ما استفسار از حضرت
امام الابرارؑ در باب محمد رسول اللہ و ابراہیم
خلیل اللہ علیہما السلام میکردی احسن
بودی ملا علی فیاض گفت کہ مقلد را سخن
مخبر صادق دلیل قطعی است اگر ما بایں
رتبہ می بودیم حاجت پرسیدن نبودیموں
ساعت بمراد خود می رسیدیم و محمد رسول اللہؐ
و ابراہیم خلیل اللہؑ را می دیدیم شکر خدا تعالیٰ
بجا آرید کہ استفسار نکردید کسانیکہ بحضرت
محمد رسول اللہؐ و ابراہیم خلیل اللہؑ حاضر بودند
و نہج شریف ایشان شنیدہ بمقصود
نرسیدند حالا بمقام لطیف الطف
بعالم ارواح ہستند نمی دانیم کہ بعد از
استفسار چہ جواب می شدے و ما چہ فہم
کردمی آخر الامر ایں چہار علماء کبار ہمیشہ
ملازمت امام الابرارؑ از روی صدق و
اخلاص اختیار کردہ اند و داخل مہاجران
ذوالافتخار آنحضرتؑ شدند و باستاد
عالیمقام شیخ الاسلام را نوشتند
کہ تحصیل علم تمام عمر ما در پیش علم سید آنچناں
یافتیم کہ یک قطرہ پیش دریا بود و مظنون

نے بھی اسکو جائز رکھا ہے لیکن اس کے اثبات
کے بیان کی کسی کو طاقت نہیں تھی بجز حضرت مہدیؑ
کے چنانچہ یہ امر ظاہر ہے قصہ مختصر یہ کہ جب علماء مذکور
امام نور علی نور علیہ السلام کے پاس سے آنحضرتؑ
کی اجازت پاکر اٹھے تو بعض علماء نے کہا کہ حضرت
امام الابرار نے محمد رسول اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ
علیہما السلام سے استفسار کے بارے میں جو
فرمایا تھا اگر ہم استفسار کیے ہوتے تو بہتر تھا یہ
سنکر ملا علی فیاض نے کہا کہ مقلد کے لئے مخبر صادقؑ
کا قول ہی دلیل قطعی ہے اگر ہم اس رتبہ پر ہوتے
تو پوچھنے کی حاجت ہی نہیں تھی ہم اسی ساعت
اپنی مراد کو پہنچتے اور حضرت محمد رسول اللہؐ اور
حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کو دیکھ ہی لیتے خدا کا
شکر بجا لاؤ کہ تم نے استفسار نہیں کیا، جو لوگ
محمد رسول اللہؐ اور ابراہیم خلیل اللہؑ کے حضور میں
حاضر تھے (ان میں سے بہت سارے) ان کے
مدعا گرانقدر کو سن کر بھی مقصود کو نہیں پہنچ سکے
تو اب تو وہ مقام لطیف و الطف عالم ارواح میں
ہیں ہمیں کیا خبر ہے کہ بعد استفسار کے کیا جواب
ملتا اور ہم کیا سمجھتے آخر کار ان چاروں علماء کبار
نے ہمیشہ کے لئے حضرت امام الابرارؑ کی صحبت
از روے صدق و اخلاص اختیار کی اور آنحضرتؑ کے
جلیل القدر مہاجرین میں داخل ہوئے اور انھوں
نے اپنے استاد عالی مقام شیخ الاسلام کو لکھا
کہ ہماری تمام عمر کی تحصیل علم اس سید کے علم کے

ہر چہار سوال و جواب مرقوم کردہ گویانیدند که اگر می خواہید که ذات پیغمبر صفات بعد از رسول اللہؐ تابع تام پی در پی علیه السلام که در وی خلاف شرع بمقدار یک موی نباشد بہ بینید ایں ذات گرامی درجات عالی صفات بابرکات را بہ بینید برین شہادت علماء عالی مقام علامۂ عصر شیخ الاسلام تصدیق امام تحقیقؑ کردہ اند و امیر عادل و عامل بادشاہ ہرات نیکو صفات مرزا حسین شہادات علماء اکمل تصدیق کردند و بسیار علماء و امراء و اکثر خلایق آں زمان مصدق و معتقد شدند القصہ بعد از تصدیق امام تحقیقؑ شیخ الاسلام قصد ملاقات آن ذات پیغمبر صفاتؑ داشتہ متوجہ گشتہ اند که در وسط راہ نزدیک سبزوار خبر رحلت امام الابرارؑ شنیدند بسیار حزین و غمگین شدہ دستار خود بر زمین زدہ گفتند که کم بختی ما که بلقاء آں ذات شریف رسیدن نتوانستیم ازاں جا بوطن خود رجوع فرمودند و بہ مہدویت آنحضرتؑ تصدیق آوردند۔ نیز واضح باد که علماء عامل و فقہاء کامل المسمیٰ شیخ صدر الدین خراسانی تصدیق امام ربانیؑ کردہ اند و نیز ملا حاجی محمد فرہی

آگے ہم نے ایسی پائی جیسا کہ دریا کے مقابلہ میں ایک قطرہ اور انھوں نے مضمون چاروں سوالات کے جوابات کا لکھکر کہلایا کہ اگر آپ چاہتے ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک ذات پیغمبر صفات تابع تام و قائم مقام آنحضرتؐ کو جس میں ایک سرمو شرع کا خلاف نہ پایا جائے دیکھیں تو اسی ذات گرامی درجات عالی صفات بابرکات کو دیکھ لیجئے اس گواہی پر تمام علماء عالی مقام اور خود علامۂ زماں شیخ الاسلام نے امام علی التحقیق علیہ السلام کی تصدیق کی اور امیر عادل و عامل بادشاہ ہرات پسندیدہ صفات مرزا حسین نے بھی علماء کاملین کی گواہی کی تصدیق کی اور بہت سارے علماء اور امراء اور اکثر و بیشتر خاص و عام اس زمانے کے آنحضرتؑ کے مصدق و معتقد ہوئے خلاصۂ کلام یہ کہ امام تحقیق علیہ السلام کی تصدیق کے بعد شیخ الاسلام نے اس ذات پیغمبر صفاتؑ سے ملاقات کا ارادہ کیا اور اس ارادے سے روانہ ہوئے وسط راہ میں موضع سبزوار کے قریب انھوں نے حضرت امام الابرارؑ کی رحلت کی خبر سنی بیحد ملول اور غمزدہ ہو کر انھوں نے اپنی دستار زمین پر گرادی اور کہا کہ ہائے میری کم بختی کہ میں اس ذات بزرگوار کے دیدار کو نہیں پاسکا اسی جگہ سے وہ اپنے وطن کو واپس ہوئے اور آنحضرتؑ کی مہدیت کی انھوں نے تصدیق کی نیز واضح ہو کہ شیخ الاسلام ملا شہ بیگ کے علاوہ خراسان کے اور بھی علماء عامل الفقہاء کامل مثلاً شیخ صدر الدین خراسانی نے بھی حضرت امام ربانی کی تصدیق کی نیز ملا حاجی محمد فرہی

کامل بودند ہم در مصدقان آنحضرت شہرت دارند و ملا درویش ہروی عالم فاضل کامل عامل بودند و در باب اثبات مہدویت چند رسالہا تصنیف فرمودند یکی ازان رسالہ در باب حجت امام الابرارؑ ہم دریں دیار مشہور است نقلست کہ یک روز حضرت امام علیہ السلام نشستہ بودند کہ ملا درویش ہروی در خدمت امام علیہ السلام حاضر شدند پرسیدند کہ میاں درویش چہ حال دارید گفت کہ حال ما سخت خراب است امام علیہ السلام فرمودند کہ چہ خرابی دارید ملا گفت کہ حالِ ما ہمیں است کہ نفس ما میگوید خدام مہدی ہستند یا نیستند امامؑ فرمودند کہ نفس خود را بگوئید کہ لفظ مہدی بالا بدارید آنچہ مہدی می فرماید از کلام خدا و کلام نبیؐ ہست یا نہ ملا گفت نفس ما میگوید کہ آری ہست آں از کلام خدا و کلام نبی ہست امامؑ فرمودند کہ خوب برو عمل بر کلام خدا و بر کلام مصطفیٰؐ بکن بعد ازاں ہر چہ حق است معلوم خواہد شد ملا بعد از دو سہ روز پیش حضرت امامؑ آمدہ بسیار عذر خواہی کردہ رجوع نمود و بر مہدویت آنحضرتؑ اقرار کرد کہ حال ما بکفر انجامیدہ بود از

علماء کاملین سے تھے جو آنحضرتؑ کے مصدقین میں شہرت رکھتے ہیں اور ملا درویش ہروی عالم فاضل عامل و کامل تھے انھوں نے آنحضرتؑ کی مہدیت کے ثبوت میں چند رسائل لکھے ہیں جن میں سے ایک رسالہ حضرت امام الابرارؑ کی مہدیت کی حجت میں ان شہروں میں مشہور ہے نقل ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام تشریف فرما تھے ملا درویش امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرتؑ نے پوچھا میاں درویش کیا حال رکھتے ہو کہا کہ میرا حال بہت خراب ہے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا خرابی رکھتے ہو ملا نے کہا یہی کہ نفس کہتا ہے حضور مہدی ہیں یا نہیں ہیں حضرت امامؑ نے فرمایا کہ اپنے نفس سے کہو کہ لفظِ مہدی کو اٹھا کر رکھدے جو کچھ مہدی کا حکم ہے کلام خدا اور کلام نبیؐ سے ہے یا نہیں ہے ملا نے کہا ہمارا نفس کہتا ہے کہ ہاں کلام خدا اور کلام نبیؐ ہی سے ہے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ بہتر ہے جاؤ کلام خدا اور کلام مصطفیٰؐ پر عمل کرو اس کے بعد جو کچھ حق ہے تم کو معلوم ہو جائیگا ملا نے دو تین روز کے بعد حضرت امام علیہ السلام کے حضور میں آکر بہت معافی مانگی اپنے سست اعتقاد سے رجوع کیا اور آنحضرتؑ کی مہدیت کا اقرار استواری کے ساتھ اس طرح کیا کہ ہمارا حال کفر تک پہنچ چکا تھا اب مجھے خداوندِ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہو رہا ہے کہ خداوند ہی مہدی موعود ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے پس معلوم کر اسے مصدق کر

خداوند تعالیٰ معلوم میشود کہ خداوند مہدی موعود ہستند دریں شک نیست فاعلم ایہا المصدق بسیار علما رضیۃ الاحوال وصلحاء پسندیدہ احوال بہ حکم ادلۃ الاجلال بر مہدیت حبیب ذوالجلال از ملک خراسان صدق وایمان آوروند و راسخ الاعتقاد فی المہدویۃ آنحضرتؑ و واثق المحبۃ علی خاتم الولایۃ بودند کہ یک بیک نوشتن تطویل انجامد بنا بر حکم خیر الکلام ما قل و دل مختصر کردہ شد ان فی ذالک لآیات بینات۔ وشہادات قاطعات علیٰ صدق المہدیؑ بحجۃ العیان فبای اٰیۃ بینۃ وشہادۃ تومنون بہا فبای آلاء ربکما تکذبان؟

باب بست وسوم

دربیان چند منقولات و بعضے معاملات متفرقات آنذات پیغمبر صفات محمد مہدی علیہ السلام کہ در شہر فرح المفرح المقام واقع شدہ است نقلست کہ روزی در فرح علماء با حبیب ذوالجلال ایں سوال کردند کہ شما داخل در امت رسول اللہ صلعم ہستید آنحضرت فرمودند آرے علماء گفتند کہ در حدیث آمدہ است کہ اگر ایمان ابی بکر صدیق مع ایمان امت وزن کردہ شود

بہت سے علماء پسندیدہ احوال اور صلحاء ستودہ خصال نے دلائل جلائل کی بنا پر ملک خراسان میں حضرت حبیب ذوالجلال کی مہدیت پر ایمان لایا اور تصدیق سے مشرف ہوئے جو آنحضرتؑ کی مہدیت کے اعتقاد پر راسخ اور آنحضرت خاتم الولایتؑ کی محبت کا دم بھرتے تھے ہر ایک کا حال لکھنے میں عبارت کی درازی کا اندیشہ ہے بنا بریں اس حکم کی بنا پر کہ بہترین کلام وہی ہے جو قلیل ہو اور بادلیل ہو اختصار سے کام لیا گیا ہے بیشک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں حضرت مہدی علیہ السلام کے صدق پر حجت واضح کی صورت میں پس اور کس کھلی نشانی اور قطعی شہادت پر تم ایمان لاؤ گے (اسے منصفو) دیکھو فرمان خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

تیئیسواں باب

چند منقولات اور اُس ذات پیغمبر صفات مہدی موعود علیہ السلام کے بعضے معاملات متفرقہ کے بیان میں جو مقام فرحت نواز شہر فرہ میں وقوع میں آئے۔ نقل ہے کہ ایک روز فرہ مبارک میں بعض علماء نے اس حبیب ذوالجلالؑ سے یہ سوال کیا کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں داخل ہیں۔ آنحضرتؑ نے فرمایا ہاں۔ علماء نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر ابو بکر صدیقؓ کا ایمان تمام اُمت کے

ایمان ابی بکر رضؓ گران آید
ازاں معلوم می شود کہ ابوبکر رضؓ
بر جمیع امت فاضل است آنحضرتؐ
فرمودند: ایمان محمد مصطفےٰ صلعم گران است
یا ایمان ابابکر رضؓ علماء گفتند کہ ایمان محمد مصطفےٰؐ
گران است پس آنحضرت فرمودند کہ ایمان
ما ایمان محمد مصطفےٰ ام است پس علماء گفتند
کہ شما در امت آنحضرتؐ ہستید چگونہ
ایمان شما ایمان آنحضرتؐ باشد فرمودند
من دریں امت داخل ام چنانچہ آنحضرتؐ
دریں امت داخل است کما قال اللہ
تعالیٰ وما کان اللہ لیعذبھم
وانت فیھم۔ نیز نقلست روزی
در فرح حضرت امام علیہ السلام
میان نماز دیگر و شام بیان
می فرمودند کہ لشکر جنیاں راہ گذراں
میرفتند چوں بیان قرآن
از امام آخر زمانؑ شنیدند ایستادہ
استماع نمودند چوں حضرت میرانؑ از
بیان قرآن فارغ شدند ہمہ جمع
آمدہ ملاقات کردند و تصدیق
و تلقین شدند و بقوم خود آں خبر
رسانیدہ اند بعدہٗ بسیار جنیاں آمدہ
ملازمت امام آخر زمانؑ نمودہ تصدیق
کردند و نیز نقلست روزی در فرح

ایمان کے ساتھ تولا جائے تو ابوبکر صدیق رضؓ کا
ایمان ہی بھاری رہے گا۔ اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ تمام اُمت
پر فضل رکھتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ،
محمد مصطفےٰؐ کے ایمان کا وزن زیادہ ہے یا
ابوبکر رضؓ کے ایمان کا۔ علماء نے کہا کہ حضرت
محمد مصطفےٰؐ کے ایمان کا وزن زیادہ ہے۔
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہمارا ایمان محمد مصطفےٰؐ
کا ایمان ہے۔ پھر علماء نے کہا کہ آپ آنحضرتؐ
کی اُمت میں ہیں تو پھر آپ کا ایمان آنحضرتؐ
کا ایمان کیونکر ہوگا۔ حضرت مہدی علیہ السلام
نے فرمایا کہ میں اس اُمت میں اسی طرح داخل
ہوں جس طرح آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم اس
اُمت میں داخل ہیں۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ نے
فرمایا ہے وما کان اللہ لیعذبھم
وانت فیھم (ترجمہ) اللہ ان کو عذاب
نہ دے گا اس حال میں کہ تو اُن میں ہے۔ نیز
نقل ہے کہ ایک روز شہر فرہ میں نمازِ عصر اور
مغرب کے درمیان حضرت امام علیہ السلام
بیانِ قرآن فرما رہے تھے۔ جنّات کا ایک لشکر
اُس راہ سے گذر رہا تھا۔ جب انہوں نے قرآن
کا بیان حضرت امام آخر زمانؑ سے سُنا
تو ٹھہر گئے اور سُننے لگے۔ جب حضرت میراں
علیہ السلام بیانِ قرآن سے فارغ ہوئے تو اُن
تمام جنّات نے آکر آنحضرتؐ سے ملاقات کی،

المفرح المقام حضرت امام علیہ السلام چوں غسل کردہ موی وا کردہ متوجہ بحق بودند کہ ناگاہ ماری بزرگ از سوراخ بیروں آمد و او سر برداشت حضرت میراںؑ سر خود را زیر کردہ پیش مار نہادہ می فرمودند اگر فرمان گزیدن است ما راضی ایم بعدہٗ مار سر خود را در سوراخ کشید حضرت میراںؑ سر خود پیش نہادند مار در سخن آمد کہ اے حضرت چند سال است کہ ما مشتاق ملاقات ذات شریف شما بودیم ایں زماں برائے دیدن جمال شما آمدیم بعدہٗ مار تمام بیروں آمدہ بر پائے مبارک آنحضرتؑ غلطید و حضرت میراںؑ ہر دو پای مبارک خود دراز کردند و پیش مار نہادند مار بر ہر دو پای مبارک غلطیدہ در سوراخ رفت نقل مشہور است کہ مار بوقت سخن گفتن آغاز کرد کہ من آں مارام کہ در غار بحضور مصطفیٰ صلعم ابوبکرؓ را گزیدہ بودم نیز نقلست کہ روزی در فرح حضرت میراںؑ اصحاب خویش را فرمودند کہ معلوم

اور تصدیق اور تلقین سے بہرہ مند ہوئے اور انہوں نے اپنی سب قوم کو یہ خبر پہنچا دی اسکے بعد اور بہت سارے جن حضرت امام آخر الزماںؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر تصدیق سے مشرف ہوئے۔ نیز نقل ہے کہ ایک روز مقام فرح بخش فرہ میں حضرت امام علیہ السلام غسل فرما کر کھلے بالوں کے ساتھ متوجہ بحق تشریف فرما تھے یکایک ایک بہت بڑا سانپ بِل سے نکل آیا اور اپنا سر اُوپر کو اُٹھایا۔ حضرت میراںؑ نے اپنا سرِ مبارک سانپ کے سامنے جُھکا دیا اور فرمانے لگے کہ اگر تجھے خدا کا حکم ڈسنے کے لیئے ہوا ہو تو ہم راضی ہیں۔ اس کے بعد سانپ نے اپنا سر سُوراخ میں کھینچ لیا۔ حضرت میراںؑ اپنا سرِ مبارک ویسا ہی جُھکائے ہوئے تھے تب سانپ بول اُٹھا کہ اے حضرت کئی سال سے ہم آپ کی ذات مبارک کی مُلاقات کے مشتاق تھے۔ اس وقت محض آپکا جمالِ مبارک دیکھنے ہی کیلئے میں آیا ہوں اسکے بعد وہ سانپ تمام کا تمام سُوراخ سے باہر آکر آنحضرتؑ کے مُبارک قدموں پر لوٹنے لگا۔ حضرت میراں علیہ السلام اپنے ہر دو پائے مبارک سانپ کے سامنے دراز کئے ہوئے تھے وہ دونوں پاؤں پر لوٹ کر اپنی بِل میں چلا گیا۔ ایک نقل یہ بھی مشہور ہے کہ سانپ نے بات کرتے وقت شروع میں یہ کہا کہ میں وہی سانپ ہوں کہ غار میں ،

می شود کہ مہدی را و قوم وی را ہیچ جا
بمقام و مسکن گاہ نیست نیز
نقلست کہ روزی در فرح فرمودند
کہ ہر کہ از گجرات ہجرت کردہ در
خراسان آمدہ است و اگر میل بوطن
بشری باشد ظالم است ثم
قرأ ھٰذہٖ الآیۃ یاَیھا
الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰباءکم
واخوانکم اولیاءَ اِنِ استحبوا
الکفرَ علی الایمان ومن یتولھم
منکم فاُولٰئک ھُمُ الظّٰلمون
قل ان کان اٰباؤُکم و
ابناؤکم واخوانکم وازواجکم
وعشیرتکم واموالُ ن اقترفتموھا
وتجارۃٌ تخشونَ کسادَھا ومسٰکنَ
ترضونھا احبّ الیکم من اللّٰہ
ورسولہ وجھادٍ فی سبیلہٖ
فتربصوا حتّٰی یاتی اللّٰہ بامرہٖ
واللّٰہ لا یھدی القومَ الفٰسقین
نیز نقلست کہ حضرت امام علیہ السلام
در شہر فرح المفرح المقام فرمودند
کسانیکہ در پیش بندہ رفتہ اند کار کردند
گوی ایمان از میدان بردہ اند
و کسانیکہ ماندہ اند بر سر چہار گاں
افتادہ و نیز فرمودند کہ بعضے

حضرت مُصطفٰےؐ کے حضور میں ابوبکرؓ کو ڈسا تھا
نیز نقل ہے کہ ایک روز فرہ فرح بخش میں
حضرت میرانؑ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا کہ
معلوم ہوتا ہے کہ مہدی کے لیئے اور مہدی
کی قوم کے لیئے کوئی مخصوص مقام اور سکونت
گاہ نہیں ہے۔ نیز نقل ہے کہ ایک روز بہ مقام
فرہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو کوئی گجرات
سے ہجرت کر کے خراسان آیا ہے اگر رغبت اپنے
وطن بشری کی طرف رکھتا ہے تو ظالم ہے۔ پھر
آنحضرتؑ نے یہ آیت پڑھی (ترجمۂ آیت) اے
ایمان والو نہ بناؤ اپنے باپ اور بھائیوں کو
رفیق، اگر وہ عزیز رکھیں کفر کو ایمان کے مقابلہ
میں اور جو تم میں سے ان کی رفاقت کرے تو وہی
لوگ ظالم ہیں کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ اور
تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری
بیبیاں اور تمہاری برادری اور مال جو تم نے
کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مندا پڑ جانے
کا تم خوف کرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے
ہو یہ چیزیں تم کو زیادہ عزیز ہیں۔ اللہ اور اُسکے
رسولؐ اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو مُنتظر
رہو یہاں تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم اور اللہ ہدایت
نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو۔ نیز نقل ہے کہ
حضرت امام علیہ السلام نے شہر فرح بخش فرہ میں
فرمایا کہ جو لوگ بندے کے سامنے جا چکے کام
کر گئے اور ایمان کا گیند میدان سے لے جا چکے ہیں

کساں در گجرات اند نزدیک بندہ ہستند
و ایں کلمات نیز فرمودند کہ

ہ

گر بامنی در یمنی پیش منی
ور بے منی پیش منی در یمنی

نقلست در فرح روزے حضرت
امام علیہ السلام از مسجد طرف دائرہ
می رفتند و درون راہ خانۂ یک
خراسانی بود کرات مرات مزاحم
شد کہ حضرت امیر در خانۂ من قدم
سعادت بفرمایند حضرت امام الابرار
ہر بار ہمیں جواب تکرار فرمودند کہ
عفو کنید بعد از منت بسیار بعضے
یاران را رضا دادند کہ شما بروید بعضے
یاران رفتند و بندگمیاں شاہ
دلاورؓ نہ رفتند چوں وقتیکہ یاران بعد
از خوردن طعام باز آمدند بندگمیاں سید
سلام اللہؓ با میاں دلاورؓ گفتگو
کردند کہ حضرت میرانؑ رضا دادہ بودند
شما چرا نیامدند بدیں موجب بسیار تنگ
آمدند حضرت میرانؑ شنیدند و
فرمودند چہ شور می شود یاران آنچہ بود
عرض کردند بعدہٗ فرمودند کہ کسانیکہ

اور جو رہ گئے ہیں ان بیچاروں کے سر آفت ہے
نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بعضے جو گجرات میں ہیں
بندے کے نزدیک ہیں اور یہ کلمات بھی آنحضرتؑ
نے ارشاد فرمائے

اگر تو میرے ساتھ ہے تو یمن میں بھی ہے
تو میرے سامنے ہے اور اگر تو میرے
ساتھ نہیں ہے تو میرے سامنے بھی ہے
تو یمن میں ہے۔

نقل ہے کہ مقام فرح بخش فرہ میں ایک روز
حضرت امام علیہ السلام مسجد سے دائرے کی
طرف تشریف لے جا رہے تھے ایک خراسانی
کا گھر اس راہ میں تھا۔ اس نے کئی بار آنحضرتؑ
سے یہ معروضہ کیا کہ حضرت امیر، میرے گھر
تشریف فرما ہوں۔ حضرت امام الابرارؑ نے
ہر دفعہ اس کے جواب میں یہی فرمایا کہ معاف
کردو۔ پھر اس نے بہت ہی عاجزی کی تو بعضے
صحابہ کو آنحضرتؑ نے رضا دی کہ تم جاؤ اس بنا
پر بعضے اصحاب گئے اور بندگی میاں شاہ دلاورؓ
نہیں گئے جب گئے ہوئے اصحاب کھانا کھا کر
واپس آئے تو بندگی میاں سید سلام اللہؓ نے
میاں شاہ دلاورؓ سے گفتگو کی کہ حضرت میرانؑ
رضا دے چکے تھے تم کیوں نہیں آئے۔ میاں
سید سلام اللہؓ نے یہ الفاظ بہت غصے کے ساتھ
کہے تھے۔ حضرت میرانؑ نے سُنکر فرمایا۔ کیا شور
ہو رہا ہے۔ اصحاب نے جو کچھ ماجرا تھا عرض کیا

رفتند بسیار خوب کردند نیز نقلست
که روزی در فرح عالمی پیش حضرت امام
علیه السلام عرض کرد که بعضے یارانِ خدام
احکام نماز نمی دانند بنا بر حضرت
امام علیه السلام فرمودند که بگوئید تا بیاموزند
بسیار تاکید کرده اند بعد از چند
روز گفت که بعضے یاران شما نماز گزاردن
نمی دانند فرمودند که این چنین نماز
شما بگذارید یعنے با ترک دنیا و طلب
خدا تعالیٰ و عزلت از خلق و توکل و تسلیم
و اختیار فقر و فاقه و صبر و قناعت و نیز
فرمودند که علم لابدی باید تا نماز و روزه
و مانند آں درست شود و نیز
فرمودند که برائے فہم معانی قرآن
نورِ ایمان بس است نیز نقلست
که روزی در فرح بندگی میراں سید محمود رض
کتابی در دست داشتند فرمودند کدام
کتاب است جواب دادند که تمهید
فرمودند که کوشش ذکر بکنید تا حالتی پدید
آید که این را فکر کردن بتوانید نیز
نقلست که روزی در فرح حضرت امام
علیه السلام بدست میاں نظام صحابه
عظام کتابی دیدند و فرمودند چیست
عرض کردند که میرانجی میزان است فرمودند
که مخوانید بعد از چند روز باز دیدند

اس کے بعد آنحضرتؑ نے فرمایا، جو لوگ نہیں گئے بہت اچھا گئے۔ نیز نقل ہے کہ ایک روز فرہ میں ایک عالم نے حضرت امام علیہ السلام سے کہا کہ آپ کے بعض اصحاب نماز کے احکام نہیں جانتے۔ بنا بریں حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جو نہیں جانتے ہیں اُن سے کہہ دو کہ سیکھ لیں۔ اس بات کی آنحضرتؑ نے بہت تاکید کی پھر چند روز کے بعد اسی شخص نے کہا کہ آپ کے بعضے اصحاب نماز ادا کرنا نہیں جانتے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ایسی نماز تم بھی پڑھو یعنے ترک دنیا طلبِ خدائے تعالیٰ عزلت از خلق، توکل تسلیم اور فقر و فاقہ اختیار کیئے ہوئے صبر و قناعت کے ساتھ نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ علمِ لابدی (ضروری) چاہیئے تاکہ نماز روزہ اور اس کے مانند دیگر فرائض درستی کے ساتھ ادا ہوں، نیز فرمایا کہ معانی قرآن کو سمجھنے کے لیئے نورِ ایمان کافی ہے۔ نیز نقل ہے[1] کہ ایک روز فرہ میں بندگی میراں سید محمودؓ ایک کتاب اپنے ہاتھ میں لیئے ہوئے تھے۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ یہ کونسی کتاب ہے۔ انہوں نے عرض کیا تمہید ہے۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ذکر کی کوشش کرو تاکہ ایسی حالت پیدا ہو کہ تم اس کو سمجھ سکو۔ نیز نقل ہے[1] کہ ایک روز فرہ میں حضرت امام علیہ السلام نے میاں نظام صحابی کرامؓ کے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی اور فرمایا کہ یہ کیا کتاب ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرانجی یہ کتاب میزان

---

[1] اس نقل میں جو واقعہ مذکور ہے جو جنپور کا ہے فرہ کا نہیں یہ نقل اور ایک نقل اس کے ساتھ انصاف نامہ کے باب ۲ میں ہم میں آئی ہے بیان دعوی سے ظاہر ہے کہ ان میں جو واقعات مذکور ہیں حضرت بندگی میرانسید محمودؓ ثانی مہدیؑ کے زمانہ طالب علمی کے واقعات ہیں جو جونپور ہی کے ہیں (مترجم)

ومنع کردند بعدہ میاں نظامؓ بکلی ایں خیال از خاطر شریف خود دور کردند بعد از مدتی حضرت میرانؑ فرمودند کہ میاں نظام چیزی علم بخوانید و فرمودند کہ از حضرت باری تعالیٰ جز امی کسی را علم لدنی عطا نمی شود یا امی اصلی باشد یا امی جبلی بندہ را پیش ازیں علم ظاہری کہ بود آں علم را فراموش گردانیدہ بعد ازاں علم قرب روزی کرد و نیز فرمودند امی را تختہ صاف است ہرچہ بشنود بردل نشیند قال اللہ تعالیٰ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم الآیۃ نیز نقلست کہ روزی در فرح بندگی ملک معروفؓ صحابہ کرام بندگیمیاں نظام غالبؓ را گفتند کہ شما چیزے خواندہ اید اگر چیزی بعد از شغل اندک اندک نسخۂ علم بہ بینم میاں نظام فرمودند خوب باشد ملک معروف گفتند کہ من ہرچہ می کنم بغیر از رخصت حضرت میرانؑ نمی کنم بیائید رخصت بستانیم ہر دو صحابۂ کرام بدیں نیت پیش حضرت میرانؑ آمدند چونکہ پیش نظر شدند حضرت میرانؑ تا پرسیدہ ایشاں ایں ابیات بزبانِ مبارک خود خواندند ؎

(میزان الاعتدال) ہے۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مت پڑھو بعد چند روز کے پھر حضرتؑ نے دیکھا اور منع فرمایا اس کے بعد میاں نظامؓ نے بالکل اس خیال کو اپنے خاطرِ مبارک سے دور کر دیا، پھر ایک مدت کے بعد حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ اے میاں نظام کچھ علم پڑھو نیز فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی درگاہ سے اُمّی کے سوائے کسی کو علمِ لدنی عطا نہیں ہوتا یا اُمّی اصلی ہوتا ہے یا اُمّی جبلی، بندے کو قبل ازیں جو علمِ ظاہری تھا اس علم کو خدائے تعالیٰ نے بھلا دیا بعد اس کے علمِ قُرب عطا فرمایا۔ نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اُمّی کا تختۂ دِل صاف ہے جو کچھ سُنتا ہے دل نشین ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وہی ہے جس نے بھیجا اُمّیوں میں رسول کو انہی میں سے نیز نقل ہے کہ ایک روز فرہ میں بندگی ملک معروفؓ صحابی کرام نے بندگی میاں نظام غالبؓ سے کہا کہ آپ کو کچھ پڑھنا آتا ہے۔ اگر ذکر کی مشغولیت سے فراغت کے بعد کوئی علمی کتاب پڑھا کروں تو کیا مضائقہ ہے۔ میاں نظامؓ نے فرمایا، بہتر ہے پھر ملک معروفؓ نے فرمایا کہ میں جو کچھ کرتا ہوں حضرت میرانؑ کی اجازت کے بغیر نہیں کرتا آؤ تو اس امر کی اجازت حاصل کریں۔ اس کے بعد یہ دونوں صحابہ کرام اسی نیت سے حضرت میرانؑ کے حضور میں آئے جب آنحضرتؑ کے رُوبرو ہوئے اور آنحضرتؑ کی نظرِ مبارک ان پر پڑی تو بغیر

ے

علمی بطلب کہ با تو ماند

آن دم کہ ترا ز تو رہاند

تا علم فریضہ را نخوانی

تحقیق صفات حق ندانی

فرمودند کہ انچہ بندہ میگوید در عمل آرید تا بینا گردید نیز نقلست روزی در فرح حضرت خلیفۃ اللہؑ بطرف صحرا جانب جوی آب رواں شدند برای طہارت میرفتند و میاں سید سلام اللہ ہمراہ آں قبلہ گاہ بودند آنحضرت تبسم کردہ بہ میاں سید سلام اللہ فرمودند کہ در دل شما چہ میگذرد میاں سید سلام اللہ عرض کردند کہ میرانجی علما چنیں میگویند کہ علامت مہدیؑ آنست کہ ہر جا او گذر کند کوہہا طلا گردد و دفائن زمین جوش کردہ بیروں می آید و بہ مردماں بخشش نماید آنحضرتؑ فرمودند کہ شما را باینہا چہ می باید ایشاں گفتند کہ میرانجی من انچہ شنیدم نقلی میکنم آنحضرت خاتم ولایتؑ چوں از طہارت فارغ شدہ آمدند فرمودند بہ بینید چہ بینند کہ ہمہ کوہ طلا گشتہ و ریگ آں جواہر شدہ آنحضرتؑ

ان کے سوال کے آنحضرتؑ نے اپنی زبانِ مبارک سے یہ ابیات پڑھے (ترجمہ ابیات)

وہ علم طلب کر، جو ترے ساتھ رہے

وہ دم جو تجھے تجھ سے رہائی دیوے

جو علم ہے فرض گر نہ سیکھے گا تو

تحقیق صفاتِ حق نہ جانے گا تو

نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جو کچھ بندہ کہتا ہے اس پر عمل کرو تاکہ تم کو بینائی حاصل ہو نیز نقل ہے کہ ایک روز فرہ میں حضرت مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام صحرا کی جانب ندی کے کنارے ایکطرف طہارت کے لیئے تشریف لے جا رہے تھے۔ میاں سید سلام اللہ رضؓ اس قبلہ گاہ کے ہمراہ تھے یکایک آنحضرتؑ نے مسکرا کر میاں سید سلام اللہ رضؓ سے فرمایا کہ تمہارے دل میں کیا بات آئی ہے۔ میاں سید سلام اللہ رضؓ نے عرض کیا کہ میرانجی علماء اسطرح کہتے ہیں کہ مہدیؑ کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ جہاں سے گذر کریں وہاں کے پہاڑ سونا بن جائیں اور زمین کے دفینے ابھر کر نکل پڑیں اور وہ اس سونے اور روپے کو لوگوں میں تقسیم کریں یہ سنکر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ تمہارا ان باتوں سے کیا مطلب ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرانجی میں نے جو کچھ سنا تھا اس کی نقل کی ہے۔ پھر حضرت خاتم ولایتؑ طہارت سے فارغ ہو کر آنے لگے تو آنحضرتؑ نے ایک طرف نظر ڈالی۔ فرمایا کہ دیکھو تو۔ کیا دیکھتے ہیں کہ تمام پہاڑ سونا ہو گیا اور وہاں کی سب ریت

فرمودند کہ آنچہ بشما درکار باشد بگیرید و بہ یاران نیز خبر کنید کہ ہر کرا مال درکار باشد بگیرد میانسید سلام اللہ گفتند مرا درکار نیست اگر می فرمایند تا بجہت علامت نمودن یاران را بگیریم فرمودند یک دو مشت بگیرید میانسید سلام اللہ مشت پر کردہ بدامن خود بستہ اند چوں بہ یاران ماجرا گفتند و گرہ کشادہ جواہر نمودند چنانچہ از زبان مبارک صادر گشتہ بود بجمیع مرداں و زناں گفتند کہ حضرت میرانؑ کہ ہر کرا مال درکار باشد بروید و بگیرید ہمہ کساں مرداں و زناں بیک زبان گفتند کہ مارا بغیر از ذات باریتعالیٰ ہیچ درکار نیست ایں کیفیت و ماہیت بہ حضرت خاتم ولایت رسانیدند، فرمودند ہر کہ طالب مال باشد بخدا تعالیٰ نرسد و ہر کہ طالب خدا تعالیٰ باشد مال نخواہد پس مہدیؑ مال از زمین برآوردہ بکہ میدہد علماء از ماہیت اصلی محروم ماندند مال از زمین برآوردہ بمردماں دادن و بے راہ کردن صفت دجال است مراد ازاں حدیث آنست کہ ولایت مقیدہ محمدی آشکارا کند و معانی قرآن کہ حضور حضرت رسول اللہ صلعم آنچہ نشنیدہ بیان نماید فتوح بے گماں را قسمت کند

جواہرات سے ۔ گئی ہے۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جو کچھ تم کو درکار ہو لے لو اور دیگر اصحاب کو بھی اطلاع دو کہ جس کسی کو مال درکار ہو لیوے میاں سید سلام اللہ رضؓ نے عرض کیا کہ مجھے کوئی، حاجت نہیں ہے اگر آپ فرماتے ہیں تو محض یہ نشانی اصحاب کو دکھلانے کے لیئے کچھ لیتا ہوں۔ آنحضرتؑ نے فرمایا، ایک دو مُٹھی لے لو۔ میاں سیّد سلام اللہ رضؓ نے ایک مُٹھی بھر جواہر لے کر اپنے دامن میں باندھ لیئے اور جب انہوں نے اور اصحاب سے یہ ماجرا کہا اور پلّو کھولکر وہ جواہر دکھلائے اور جو کچھ آنحضرتؑ کی زبانِ مبارک سے صادر ہوا تھا سب مردوں عورتوں کو سُنایا کہ حضرت میرانؑ نے فرمایا ہے کہ جس کسی کو مال کی حاجت ہو جائے اور لیوے تو سب مردوں اور عورتوں نے بہ ایک زبان کہا کہ ہم کو سوائے ذاتِ باری تعالیٰ کے اور کسی چیز کی حاجت نہیں ہے یہ کیفیت اور معاملہ کی ماہیت حضرت خاتم ولایتؑ کو پہنچی تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جو کوئی مال کا طالب ہوگا، خدائے تعالیٰ کو نہ پہنچے گا اور جو خدائے تعالیٰ کا طالب ہوگا مال نہیں چاہے گا تو پھر مہدی مال زمین سے نکال کر کس کو دیوے۔ علماء حدیث کا مطلب اصلی جاننے سے محروم رہے۔ مال زمین سے نکال کر لوگوں کو دینا اور گمراہ کرنا دجال کی صفت ہے۔ حدیث کی مراد یہ ہے کہ مہدی خزانۂ ولایت مقیدہ کو آشکارا کرے گا

که طالبان خدا ازاں امداد یابند فاعلم ایها المصدق در شهر فرح المفرح المقام از حضرت امام علیه السلام بسیار منقولات و معاملات صادر شده است که اندک ازاں در ینجا یاد کرده شده است و بعضے در محل وی یاد کرده میشود انشاء الله تعالیٰ ان فی ذٰلک لاٰیات بینات وشهادات قاطعات علیٰ صدق المهدیؑ بحجة العیان فبای اٰیة بینة وشهادة قاطعة تومنون بها ایها المنصفون فبای اٰلاء ربکما تکذبان

باب بست و چهارم

در بیان بشارات اولیاء الله که بزبان حضرت خاتم اولیاء الله بامر ملک العلام فی شهر الفرح المفرح المقام صادر شده است نقلست که روزی در فرح حضرت امام علیه السلام میان یارانِ عالیمقام ذوالعز و الاحترام نشسته بودند که رنگ مبارک آنحضرتؑ متغیر شد و بسیار ضعف نمود و بعد از ساعتی

اور قرآن کے وہ معانی جو حضرت رسول اللہ صلعم کے حضور میں نہیں سُنے گئے تھے سُنائے گا۔ فتوح (خدا کا دیا رزق) جو بے گمان آئے تقسیم کرے گا تاکہ طالبانِ خدا اس سے قوت پائیں۔ پس جان اے مصدق کہ شہر فرحت بخش فرہ میں جو واقعات اور معاملات حضرت امام علیہ السلام سے صُدور میں آئے اور منقول ہوئے ہیں ان میں سے بہت ہی کم اس جگہ ذکر کیئے گئے اور بعضے ان میں سے آگے برمحل ذکر کیئے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ بیشک اس بیان میں کھُلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں صدقِ مہدیؑ پر صاف وصریح حجّت کی صُورت میں، پس اے منصفو اور کس کھُلی نشانی اور شہادت قطعی پر تم ایمان لاؤ گے۔ دیکھو فرمانِ حق تعالیٰ پس تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتوں کو جھُٹلاؤ گے۔

چوبیسواں باب

بیان میں اُن بشارتوں کے جو اولیاء اللہ کے حق میں حضرت خاتم الاولیاء مہدی موعود مراد اللہ کی زبانِ مبارک سے شہر فرحت بخش فرہ میں صادر ہوئی ہیں نقل ہے کہ ایک روز شہر فرہ میں حضرت امام علیہ السلام اپنے اصحابِ عالی مقام صاحبانِ عزواحترام کے درمیان تشریف فرما تھے یکایک آنحضرتؑ کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہوا۔ بہت افسُردگی ظاہر ہوئی تھوڑی دیر کے بعد پھر وہ کیفیت

بازآنحضرتؑ بخوشحالی مبدل شده
در قوت آمدند بنابر بندگیمیاں سید خوندمیرؓ
حضرت امام الابرار را دریں باب
استفسار کردند که میرانجی ایں چه احوال بود
فرمودند که ارواح اولین و آخرین حاضر
کرده شده بطرف حق تعالیٰ فرمان شد
که اے سید محمد ایں همه ارواحها را به پیشوائی
قبول کن بنده بریں مشتِ خاک
نظر کردیم و گفتیم که خداوندا ایں
ضعیف را چه طاقت و قدرت باشد
که پیشوائی اینها تواند کرد باز بفضل خدا
وعنایت خدا یتعالیٰ نظر کردیم که بریں
بنده دارد گفتیم خداوندا بفضل تو و
بعنایت تو انچه تو می فرمائی به پیشوائی قبول
کردیم واگر صد چنداں دیگراں باشند بفضل
تو قبول کنیم نیز نقلست که حضرت خاتم
ولایتؑ فرمودند که حقتعالیٰ بنده را مراتب
انبیاء و اولیاء و مومنین و مومنات
و احوالات جمله موجودات همچناں معلوم
کرده است که چنانچه کسے چیزی در
دست دارد و بهر طرف آں چیز را گرداند
تا کما حقه بشناسد چنانچه صراف میکند
تا واقف شود بر جیادت ورداءت
مهر نقره و زر نیز نقلست که وقتی در حضور پرنور
امام البر والبحورؑ ذکر فضائل صدیق اکبرؓ و فضل حیدرؓ

خوشحالی سے بدل گئی قوت وشوکت عود کر آئی
بنابریں بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے حضرت
امام الابرارؑ سے اس بارے میں استفسار کیا کہ
میرانجی یہ کیا احوال تھا۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ
اولین و آخرین کی رُوحیں حاضر کی گئی تھیں۔ اور
حق تعالیٰ کی طرف سے فرمان ہوا کہ اے سید محمدؐ
ان تمام ارواح کی پیشوائی کو قبول کر۔ بندے
نے اپنے مُشتِ خاک وجود پر نظر کیا اور کہا کہ
خداوندا، اس ضعیف کی کیا طاقت اور قوت ہے
جو ان کی پیشوائی کر سکے پھر خداوند تعالیٰ کے فضل و
عنایت پر بندے نے نظر کیا جو اس بندے پر
مبذول ہے تو عرض کیا کہ خداوندا تیرے فضل و عنایت
سے تیرے حسبُ الحکم ان کی پیشوائی کو قبول کرتا ہوں
اگر صد چند اُن کے اور بھی ہوں تو تیرے فضل سے
قبول کروں نقل ہے کہ حضرت خاتم ولایتؑ نے
فرمایا کہ حق تعالیٰ نے بندے کو تمام انبیاء، اولیاء،
مومنین اور مومنات کے مراتب اور جملہ موجودات
کے احوال اسطرح معلوم کر دیئے ہیں جیسا کہ کوئی
شخص کوئی چیز اپنے ہاتھ میں رکھتا ہو اور ہر طرف
اس کو پھرائے اور کما حقہٗ اس کو پہچانے جیسا کہ
صراف کیا کرتا ہے تاکہ سونے چاندی کے سِکّوں کے
کھرے کھوٹے پن سے واقف ہو۔ نیز نقل ہے کہ،
ایک وقت حضرت امام البر والبحورؑ کے حضور میں
حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فضائل اور حضرت حیدر صفدر
علیؓ مرتضیٰ کے فضائل کا ذکر گذرا۔ بنابریں آنحضرتؑ

گذشت بنا بر فرمودند کہ ذرہ فرق مراتب ابوبکرؓ داشتہ ہر چہ کہ در خاطر آید فضل علیؓ بگوئید نیز نقلست کہ ذکر مقاتلہ مرتضیٰ علیؓ بمعاویہؓ بحضور آنحضرتؑ در گذشت فرمودند کہ حق بجانب علیؓ بود و معاویہؓ در اجتہاد مخطی بودند بنا بر فرمودند حکم صحابہ رسول اللہؐ کہ مبشر بودند در جانبین حکم نجات است فاما نو آیندگان بطرف مرتضیٰ علیؓ ناجی اند و بطرف معاویہؓ ہالک بودند و نیز نقلست کہ امیر امیران مہتر سروران پیر پیران حضرت میران علیہ السلام درحق مجتہدان و مفسران کہ بر اہل سنت وجماعت بودند علیہم الرضوان بشارت فرمودند کہ ایشاں پہلوانان دین اند و در دین موشگافی کردہ اند و نیز درحق شاں فرمودند کہ ایشاں طالبان حق بودند ہر چہ گفتہ و کردہ اند برائے حق گفتہ و کردہ اند و نیز فرمودند کہ بزبان بعضے مجتہداں و مفسراں سخن حق جاری کردہ است تا شہادت سخن بندہ شود و نیز نقلست کہ حضرت خاتم ولایت را کسی در باب مسئلہ شرعی نسخہ فرعی پرسید جواب دادہ فرمودند کہ بندہ را آں چیز بہ پرسید کہ مارا حق تعالیٰ مخصوص برای آں چیز فرستادہ است و اگر مسئلہ فرعیات غرض شود بر کلام مجتہداں

نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کے مرتبہ کا ذرا سا فرق ملحوظ رکھکر علیؓ کی بزرگی جو بھی تم میں آئے بیان کرو نیز نقل ہے کہ حضرت علی مرتضیٰؓ اور حضرت معاویہؓ کی جنگ کا ذکر آنحضرتؑ کے حضور میں گذرا تو، آنحضرتؑ نے فرمایا کہ علیؓ حق بہ جانب تھے اور معاویہؓ اجتہاد میں خطا پر تھے۔ بنا بریں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کے صحابہ جو مبشر تھے جانبین میں حکم نجات ان کے لیئے ہے لیکن نئے آنے والے جو مرتضیٰ علیؓ کی طرف تھے ناجی ہیں اور جو معاویہؓ کی طرف تھے ہلک ہیں۔ نیز نقل ہے کہ اس امیر امیراں سردار سروراں پیر پیراں حضرت میراں علیہ السلام نے مجتہدوں اور مفسروں کے حق میں جو کہ اہل سنت والجماعت تھے۔ علیہم الرضوان۔ یہ بشارت مرحمت فرمائی کہ یہ لوگ دین کے پہلوان تھے انہوں نے دین میں موشگافی کی ہے (باریک باریک باتیں بیان کی ہیں) نیز ان کے حق میں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ یہ لوگ طالبان حق تھے جو کچھ انہوں نے کہا اور کیا ہے محض حق تعالیٰ کے لیئے کہا اور کیا ہے نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بعضے مجتہدوں اور مفسروں کی زبان سے سخن حق، حق تعالیٰ نے نکلوایا ہے تا کہ اس بندے کی بات کی گواہی رہے نیز نقل ہے کہ حضرت خاتم ولایتؑ سے کسی نے مسائل شریعت میں سے ایک فروعی بات دریافت کی تو آنحضرتؑ اس کا جواب دیکر فرمایا کہ بندے سے وہی چیز پوچھو جس کے لیئے مخصوص حق تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے

ومفسران نظر کنید باری ایشان ہم خوب
گفتند ونیز نقلست کہ آنحضرتؑ درباب
اصحاب ہر چہار مذاہب علیہم الرضوان درمیان
شان امام اعظم رہ را ستودہ اندکہ امام اعظم
کامل بود وایمان امام بکمال رسیدہ بود بنا
بران الایمان لایزید ولا ینقص
می فرمود نیز بواصلیت ایشان گواہی
دادند و اکثر عملیات واعتقادات
آنحضرتؑ کہ بفرمان واہب العطیات فرمودند
بدان احکام امامؑ عملیات واعتقادات
امام اعظم رہ موافق می آید ونیز امام شافعیؒ
راستودہ اند وبر بعضے اعمال شافعی رہ عمل
کردہ اند ونیز نقلست روزی کہ
حضرت امامؑ بطواف بیت اللہ
الحرام ایستادہ بودند کہ تابعانِ امام
اعظم ابوحنیفہ رہ بر مصلای خود آمدہ نماز
شروع کردند وتسمیہ وآمین پنہاں خواندند
وتابعانِ امام شافعیؒ برعکس ایشان
بر مصلای خود نماز اداکردند وتسمیہ
وآمین بہ جہر خواندند بنا بر در خاطر مبارک
حضرت امام البر والبحر گذشت کہ تسمیہ
وآمین پنہاں بہتر است شافعی بچہ
جہت جہر میخواند حق سبحانہٗ وتعالیٰ روح
پاک امام شافعی رہ را حاضر گردانید
وعرض کرد ای امام آخر زماں فلاں راوی

اگر فروعی مسائل کی دریافت مطلوب ہو تو مجتہدوں
اور مفسروں کے کلام پر نظر ڈالو انہوں نے بھی خوب
کہا ہے نیز آنحضرت علیہ السلام کی بشارتیں چاروں
مذاہب کے لیئے ائمہ علیہم الرضوان کے بارے میں منقول
ہیں اور ان کے درمیان امام اعظمؒ کی تعریف یوں
فرمائی ہے کہ امام اعظمؒ کامل تھے اور ان کا ایمان
کمال کو پہنچ چکا تھا بنا بریں وہ ایمان بڑھتا گھٹتا
نہیں کہا کرتے تھے نیز ان کے خدا رسیدہ ہونے کی
آنحضرتؑ نے گواہی دی ہے اور اکثر عملیات اور
اعتقادیات جو آنحضرتؑ نے بہ فرمان خداوند واہب
العطیات بیان فرمائے۔ امام اعظمؒ کے بیان کردہ
عملیات اور اعتقادیات کے مطابق ہیں۔ نیز امام
شافعیؒ کی بھی حضرت امام علیہ السلام نے تعریف
فرمائی اور ان کے بھی بعض اعمال کے مطابق عمل
فرمایا ہے نیز نقل ہے کہ ایک روز حضرتؑ امام
خانۂ کعبہ میں طواف کے لیئے قیام فرماتے تھے اس اثناء
میں امام اعظم ابُوحنیفہؒ کی پیروی کرنیوالوں نے
اپنے مُصلّے پر آکر نماز شروع کی۔ بسم اللہ اور آمین
انہوں نے آہستہ پڑھا اور امام شافعیؒ کے پیروؤں
نے ان کے برعکس اپنے مُصلّے پر آکر نماز ادا کی اور
بسم اللہ اور آمین انہوں نے آواز سے کہا اس بناء
پر حضرت امام البر والبحرؑ کے خاطر مبارک میں یہ بات
آئی کہ بسم اللہ اور آمین آہستہ کہنا بہتر ہے شافعیؒ
کس وجہ سے آواز سے کہتے ہیں اسی وقت حق سبحانہٗ
تعالیٰ نے امام شافعیؒ کی رُوحِ پاک کو حاضر کیا

روایت میکنند از فلاں از فلاں تا پیغمبر صلعم رسانید کہ رسول اللہؐ تسمیہ و آمین جہر خواندند اگر دریں خطا باشد تا خدام بارواح پاک حضرت رسول اللہؐ پرسیدہ تحقیق کنند چونکہ حضرت امامؒ دلیل درست از امام شافعیؒ شنیدند پس در خاطر مبارک خود آوردند اگر چنین است پس امام اعظمؒ چرا پنہاں می خواندند دراں میاں روح پاک امام اعظمؒ حاضر شدہ عرض کرد کہ فلاں راوی روایت می کند از فلاں کس و فلاں کس از فلاں و فلاں تا پیغمبر صلعم رسانید کہ آنحضرتؐ تسمیہ و تامین در نماز پنہاں خواندند اگر ایں عمل ما خطا باشد تا خدام بارواح پاک پیغمبر علیہ السلام تحقیق کنند دریںجا حضرت امامؑ بہ حکم عمل رسولِ ملک العلام و بفرمانِ عزیز الغفار عمل ہر دو امام بزرگوار درست داشتند و نیز نقل است از حضرت خلیفۃ اللہ در باب جمیع اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کہ روزی فرمودند برادرانِ ما کہ پیش از ما بودہ اند بہ جد بسیار و جہد بے شمار کردہ خدای را حاصل کردہ بودند و بہ دھنگی و شتی ازیں عالم ایمان بردہ اند اگر در زمانۂ ما باشند قدرِ ما

انہوں نے عرض کیا اے امام آخر زماں، فلاں راوی نے روایت کی ہے فلاں سے، اور فلاں نے فلاں سے پیغمبر صلعم تک کہ آنحضورؐ نے بسم اللہ اور آمین، آواز سے پڑھا ہے اگر اس روایت میں خطا ہے تو حضور حضرت رسول اللہ صلعم کی روح پاک سے دریافت کر کے تحقیق فرمالیں۔ جب حضرت امامؑ نے یہ درست دلیل امام شافعیؒ سے سنی تو آپ کے خاطر مبارک میں یہ بات آئی کہ اگر ایسا ہے تو پھر، امام اعظمؒ نے کیوں آہستہ پڑھا تھا۔ اس اثناء میں امام اعظمؒ کی روح پاک نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ فلاں راوی روایت کرتے ہیں فلاں سے اور فلاں نے فلاں سے یہ روایت حضرت پیغمبرؐ تک پہنچائی ہے کہ آنحضرتؐ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور آمین کو نماز میں آہستہ پڑھا ہے اگر اس عمل میں ہماری خطا ہے تو حضور پیغمبر علیہ السلام کی روح پاک سے تحقیق فرمالیں۔ اس موقعہ پر حضرت امامؑ نے رسولِ خداوند علامؑ کے عمل کے ساتھ مطابقت پاکر بہ فرمانِ خدائے غفاران دونوں بزرگوار اماموں کے عمل کو درست رکھا۔ نیز نقل ہے حضرت خلیفۃ اللہؑ سے تمام اولیاء اللہ رحمہم اللہ اجمعین کے بارے میں کہ ایک روز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہمارے بھائی جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں بہت کوشش اور بے حساب محنت کر کے انہوں نے خدا کو پایا تھا اور دھینگا مشتی کر کے اس عالم سے ایمان سلامت لے گئے اگر ہمارے زمانے میں ہوتے تو وہ ہماری

دانند یارانِ خود را فرمودند که شما مارا مفت یافته اید باوجود مشقت صحابہ آنحضرت ؐ که شمہٴ در باب بست ویکم ذکر گذشته است چنیں فرمودند زیرا چه یافت ہر نعمت بعوضِ مشقت است نعمت فیض ختم ولایت محمدی که ایں را عوض نیست اگر ہزار ہزار بار جاں نثار کنی و ہزار ہزار مشقت حمل کنی و یک ذرہ فیض ختم ولایت محمدی روزی شود مفت یافته باشد ونیز نقلست فرمودند که برادران ما چرا راهِ نزدیکتر گذاشته براهِ گردش رفته اند و بمقصود پیوستند یاران پرسیدند که میرانجی آن راه نزدیک کدام است و راه گردش کدام فرمودند پس چرا در راه خدا تعالیٰ بے اختیار نشده با موافقتِ شرع محمدی که راهِ نزدیک است بخدا تعالیٰ و بچه موجب با اختیار خود روزه با تمام عمر و ترک مباحات و سرنگوں کرده افتادن در چاه بمقدار سالہا که خدا تعالیٰ نفرموده بود ایشان با اختیار خویش ایں راه گردش که اختیار کرده بودند پس چرا بے اختیار نشده اند و روزه دوازده سال معین کرده داشته اند پس چرا در تمام

قدر جانتے۔ پھر آنحضرت ؐ نے اپنے اصحاب ؓ سے فرمایا کہ تم نے ہم کو مفت پایا ہے۔ باوجود آنحضرت ؐ کے صحابہ ؓ کی اس مشقت کے جس کا کچھ ذکر اکیسویں باب میں گذرا ہے۔ آنحضرت ؐ نے ایسا فرمایا اس لیئے کہ ہر نعمت جو ملتی ہے مشقت ہی کے عوض میں ملتی ہے اور ختم ولایتِ خداوندی کا فیض ایسی نعمت ہے جس کا عوض ہی نہیں اگر ہزار ہزار بار، جان نثار کریں اور ہزار ہا مشقتیں برداشت کریں اور ایک ذرہ فیضِ ختمِ ولایتِ محمدی کا روزی ہو تو سمجھ لیں کہ مفت ہی ملا نیز نقل ہے، آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ ہمارے بھائی کس لیئے نزدیک کا راستہ چھوڑ کر گردش کے راستے سے منزلِ مقصود کو پہنچے۔ صحابہ ؓ نے پوچھا کہ میرانجی وہ راستہ جو نزدیک کا ہے کونسا ہے اور جو راستہ گردش کا ہے کونسا ہے۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا کیوں یہ لوگ خدائے تعالیٰ کے راستے میں بے اختیار نہیں ہوگئے۔ شرع محمدی کی موافقت کے ساتھ جو خدائے تعالیٰ کو پہنچنے میں نزدیک کا راستہ ہے کس وجہ سے انہوں نے اپنے اختیار سے عمر تمام روزے رکھے اور مباحات (حلال چیزیں) ترک کیئے اور بعضے تو کنوئیں میں سر نیچے کیئے ٹانگیں اوپر کیئے کئی کئی سال لٹکے رہے۔ خدائے تعالیٰ نے تو ایسا نہیں فرمایا تھا۔ اپنے اختیار سے انہوں نے یہ گردش کا راستہ کیوں گوارا کیا، کیوں بے اختیار نہیں ہوگئے اور بارہ سال کی مدت کے تعین کے ساتھ

عمر روزہ کہ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہٗ نداشتہ اند ونیز نقلست کہ سائلے با حبیب ذوالجلالؑ درباب رویۃ اللہ تعالیٰ فی الدنیا سوال کرد فرمودند کہ دریں دار دنیا دیدار خدا جائز است سائل مذکور عرض کرد کہ علماء اہل سنت وجماعت درسرائے آخرت جائز داشتہ اند آنحضرتؑ فرمودند در دار دنیا ہیچ کس جائز داشتہ است۔ گفت آری بعضے جماعت صوفیہ یعنے اولیاء اللہ جائز داشتہ اند آنحضرتؑ فرمودند کہ خوب ما مذہب اہل بینائی اختیار کردیم وشما بطرفِ نابینایان باشید و در روایت می آرند کہ آنحضرتؑ فرمودند کہ خوب شما بطرفِ آں کساں شوید کہ جائز نداشتہ اند و ما بطرف جماعت صوفیہ شدیم نیز نقلست روزی حضرت پیر پیراں امیر امیراں مہتر سروراں حضرت میراں علیہ السلام در فرح المفرح المقام میان یاران عالی مقام نشستہ بودند کہ ناگاہ آں شاہنشاہ قبلہ گاہ بفرمان حضرت الٰہ پس پشت مبارک نگاہ کردہ بزبانِ مبارک می فرمودند کہ شما ہم بدنیستند شما ہم بدنیستند شما ہم بدنیستند داخل ایں جماعت ہستید

جو روزے رکھے تمام عمر (توکل کا) روزہ مطابق حکم خدا اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر تو وہی اس کے لیئے کافی ہے۔ کیوں نہیں رکھا نیز نقل ہے کہ ایک سائل نے حبیب ذوالجلال مہدی موعودؑ سے دارِ دنیا میں دیدارِ خدا کے بارے میں سوال کیا آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اسی دارِ دنیا میں دیدارِ خدا جائز ہے۔ سائلِ مذکور نے عرض کیا کہ علماء اہلِ سُنّت و جماعت نے عالمِ آخرت میں دیدار خدا ہونا جائز قرار دیا ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ دارِ دنیا میں بھی کسی نے جائز رکھا ہے اُس نے کہا ہاں جماعتِ صوفیہ یعنے اولیاء اللہ نے جائز رکھا ہے۔ آنحضرتؑ نے فرمایا خوب بات ہے، ہم نے بیناؤں کا مذہب اختیار کیا ہے اور تم اندھوں کی طرف رہو اور ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؑ نے فرمایا اچھی بات ہے تم ان لوگوں کی طرف ہو جاؤ جو دیدارِ خدا کو جائز نہیں رکھتے ہیں اور ہم جماعتِ صوفیہ کی طرف ہیں۔ نیز نقل ہے کہ ایک روز حضرت مرشدِ مرشداں، امیرِ امیراں سرورِ سروراں حضرت میراں علیہ السلام شہر فرحت بخش فرہ میں اپنے اصحابِ عالی مقام کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے یکایک اُس شہنشاہِ قبلہ گاہ نے بہ فرمان حضرت باری تعالیٰ اپنی پُشتِ مبارک کے پیچھے دیکھا اور زبانِ مبارک سے فرمانے لگے کہ تم بھی بُرے نہیں ہو، تم بھی بُرے نہیں ہو، تم بھی بُرے نہیں ہو، اس جماعت میں داخل ہو، اس کے ایک گھڑی بعد بعض اصحابؓ

بعد از ساعتی یاران بہ آنحضرتؑ استفسار کردند کہ میرانجی پس پشت مبارک خدام کسی ظاہر انبود این سخن مبارک گرا فرمودند فرمودند ارواح ہفت سلطان حاضر شدہ بودند و آرزو می بردند کہ کاشکی ما در عصر میر السید محمد مہدی خاتم ولایت محمدی بودمی تا از فیض ولایت مقیدہ مستفیض شدمی بنا بر ایشان را جواب دادیم کہ شما ہم بد نیستند داخل این گروہ ہستید اسامی ہفت سلطان رحمۃ اللہ علیہم اینست سلطان بایزید و سلطان ابراہیم ادہم و سلطان شبلی و سلطان عبدالقادر گیلانی و سلطان سنجر ماضی و سلطان عبدالخالق عجدوانی و سلطان ابوسعید ابوالخیر نقلست کہ حضرت مہدیؑ بفرمان حضرت صمدی در تفسیر این آیۃ کریمہ کہ والسابقون السابقون اولئك المقربون فی جنات النعیم ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین می فرمودند کہ مراد از سابقون لاہوتیانند تجلی ذات رسیدہ اند و مراد از ثلۃ من الاولین آنجماعت اندکہ از بعثت حضرت خاتم انبیاء علیہ السلام تا بعثت خاتم اولیاء ظہور یافتہ و فرمودند کہ خواجہ بایزید و خواجہ ابراہیم و خواجہ جنید و خواجہ شبلی و رابعہ بصری قدس اسرارہم

نے آنحضرتؑ سے دریافت فرمایا کہ میرانجی حضور کی پشتِ مبارک کے پیچھے کوئی دکھائی نہیں دیتا تھا یہ سخنِ مبارک حضور نے کس سے فرمایا آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ سات سلطان کے ارواح حاضر ہوکر آرزو کرتے تھے کہ کاش ہم بھی میر السید محمد مہدی خاتمِ ولایت محمدی کے زمانے میں ہوتے فیضِ ولایتِ مقیدہ سے بہرہ مند ہوتے۔ بنا بریں ہم نے ان کو جواب دیا کہ تم بھی، بُرے نہیں ہو اس گروہ میں داخل ہو۔ سات سلطان رحمۃ اللہ علیہم کے اسماء گرامی یہ ہیں سلطان بایزید، سلطان ابراہیم ادہم، سلطان شبلی، سلطان عبدالقادر گیلانی، سلطان سنجر ماضی، سلطان عبدالخالق عجدوانی، سلطان ابوسعید ابوالخیر نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام بہ فرمان حضرتِ بے نیاز اس آیتِ کریمہ (ترجمۂ آیت) اور آگے نکل جانیوالے آگے ہیں سب سے، یہی لوگ مقرب ہیں نعمت کے باغوں میں۔ یہ لوگ ایک انبوہ ہیں اگلے لوگوں میں سے اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے۔ کی، تفسیر میں فرماتے تھے کہ مُراد سابقون (آگے نکل جانے والوں) سے لاہوتی ہیں جو تجلی ذات تک پہنچ چکے ہیں اور ثلۃ من الاولین (ایک جماعت ہے اگلوں میں سے) سے مُراد اس جماعت کے لوگ ہیں جو حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام کی بعثت سے خاتم الاولیاء کی بعثت تک ظہور میں آئے اور آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خواجہ بایزید

داخل این جماعت اند و در بعث خاتم الاولیاء چند کس باشند چنانچہ میران سید محمود و میاں سید خوند میر ہستند نیز نقلست کہ روزی حضرت امام علیہ السلام در شہر فرح المقام نشستہ بودند کہ سائلی باحبیب ذوالجلال درباب سلطان بایزیدؒ سوال کرد کہ میرانجی نقل سلطان بایزید است کہ دوازدہ سال شدہ است بایزید بایزید را می جوید نمی یابد آنحضرتؐ فرمودند کہ نیکو تامل کنید جوئیندہ کہ بود اگر جوئیندہ از میان برخاستے بسیار خوب بودی و نیز نقلست کسی مدح سلطان بایزید قدس سرہ بدیں طریق در پیش صاحب تحقیق آغاز کرد کہ شبی در خانۂ بایزید دزدی در آمد ہر طرف جستجوی کرد چیزی نیافت بازمی گردید بایزید جبۂ خود بگذرگاہ او انداخت کہ محروم نرود و دل تنگ نشود ہمچنیں مناقب دیگر سلطان بایزید قدس اللہ روحہ کہ مشہور بود در پیش آنحضرتؐ اظہار نمود کہ سلطان بایزید را روزی بکوچۂ میخانہ گذر افتاد قوال طنبورہ می نواخت خواجہ استماع نمودہ ہوش از دست دادہ بر طنبورہ افتادند طنبورۂ او شکستہ

خواجہ ابراہیم ادہم، خواجہ جُنید، خواجہ شبلی، اور رابعہ بصری قدس اسرارہم اسی جماعت میں داخل ہیں اور خاتم الاولیاء کی بعثت کے زمانے میں چند اشخاص ہوں گے، جیسے کہ میراں سیّد محمود اور میاں سیّد خوندمیر ہیں نیز نقل ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام شہر فرحت بخش فرہ میں تشریف فرما تھے ایک سائل نے اس حبیبِ ذوالجلالؐ سے سلطان بایزیدؒ کے بارے میں سوال کیا کہ میرانجی سلطان بایزیدؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا، بارہ سال ہوئے ہیں کہ بایزید، بایزید کو ڈھونڈتا ہے اور نہیں پاتا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، خوب غور کرکے سمجھ لو ڈھونڈنے والا جو باقی تھا اگر وہ بھی درمیان سے اُٹھ جاتا تو بہت بہتر ہوتا نیز نقل ہے کہ کسی نے سلطان بایزید قدس سرہٗ کی تعریف اس امام زماں صاحبِ تحقیقؑ کے سامنے شروع کی کہ ایک رات خواجہ بایزیدؒ کے گھر میں چور آیا ہر طرف ڈھونڈا، کچھ نہ پایا، بایزیدؒ نے اپنا جُبّہ اُتار کر اُس کے راستے میں ڈال دیا تاکہ محروم نہ جائے اور اس کا دل آزردہ نہ ہو، ایسی ہی اور بھی خوبیاں سلطان بایزید قدس اللہ روحہٗ کی جو مشہور تھیں آنحضرتؐ کے سامنے ظاہر کی گئیں کہ سلطان بایزیدؒ کا گذر ایک شراب خانہ کی گلی سے ہوا۔ ایک قوال ستار بجا رہا تھا، خواجہ اُس کی صدا سُن کر بے ہوش ہو کر ستار پر گر پڑے، اُس کا ستار ٹوٹ گیا

شداو بخشم آمده بر سر خواجه زد و گفت
که چه درویشی است که ساز مرا شکست
خواجه او را بسیار ملایمت نموده طنبورهٔ او را
راست کنانیده و ہا بنده اند و چیزی مبلغ
نیز مرحمت فرمودند حضرت امام علیہ السلام
بعد از استماع ہذا الکلام فرمودند که در
کمالیت خواجه بایزید رحمۃ اللہ علیہ مناقب
بسیار اند و ایشان کامل اند اما اینکه
تو گفتی نقیض متابعت شریعت حضرت
رسول اللہ صلعم و خلاف قرآن است
کما قال اللہ تعالیٰ تعاونوا علی
البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی
الاثم والعدوان نیز نقلست
که روزی بحضور آنحضرت صاحب ولایتؑ
کسے فضیلت عین القضاۃ علیہ الرحمۃ
تقریر کرد که عین القضاۃ علیہ الرحمۃ
مرده را قم باذنی گفته زنده کردی
و عیسیٰ روح اللہؑ قم باذن اللہ
فرموده زنده ساختی مقصود سائل این
بود که اولیاء اللہ بدین حد تصرف
دارند آں خاتم ولایت و آں مظہر
ہدایت و آں بے نیاز شہ طرازنه
و آں شہباز بلند پرواز و آں
محبوب معبود و آں مہدی موعود و
آں سرور جملہ مرشداں و پیراں

اُس نے غصہ میں آکر اُسی ستار کو خواجہ کے سر
پر دے مارا، اور کہا کہ یہ کیا فقیری کی شان ہے
کہ اس نے میرے باجے کو توڑ دیا۔ خواجہ ہوش میں آکر
اس سے بہت نرمی سے پیش آئے اور اس کے
ستار کو انہوں نے درست کروا کر دیا اور کچھ
زرِ نقد بھی اس کو بخشا۔ حضرت امام علیہ السلام
نے یہ کلام سُنکر فرمایا کہ خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ
کے کمال کو ثابت کرنے والی ان کی خوبیاں بہت
ہیں اور وہ مردِ کامل ہوئے ہیں لیکن یہ باتیں
جو تُو نے بیان کیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی شریعت کی پیروی کے خلاف اور قرآن کے
خلاف ہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے مدد کرو
تم ایک دوسرے کی بھلائی اور پرہیزگاری پر اور
مدد نہ کرو ایک دوسرے کے گناہ اور زیادتی پر،
نیز نقل ہے کہ ایک روز حضرت خاتم ولایتؑ کے
حضور میں کسی نے خواجہ عینُ القضاۃ رحمۃ اللہ علیہ
کی فضیلت اِسطرح بیان کرنی شروع کی کہ ___
عینُ القضاۃ علیہ الرحمۃ مُردے کو قُم باذنی (اُٹھ
میرے حکم سے) کہہ کر زندہ کرتے تھے اور حضرت
عیسیٰ روح اللہؑ قم باذن اللہ (اُٹھ اللہ کے حکم سے)
فرماکر زندہ کرتے تھے۔ سائل کا مقصود اِس بیان
سے یہ تھا کہ اولیاء اللہ اس حد تک تصرف رکھتے ہیں
یہ سُنکر اُس خاتم ولایت، اُس مظہرِ ہدایت، اُس
بے نیازِ شاہ نواز شہبازِ بلند پرواز، اُس
محبوب معبود اور اُس مہدی موعود اور سرور

حضرت میراں علیہ السلام در جواب آں
چناں فرمودند کہ ای بیچارگاں کوتہ نظر و
ای دور ماندگان کم خبر آنجا کہ باذن اللہ
تواں گفت باذنی گفتن چہ حاجت
است بآنہ فرمودند کہ وجود عیسیٰ در
ذات معبود تمام فانی شدہ بود بنا بر
بخود نسبت بیاورد و در وجود عین القضاۃ
ہستی باقی بود بدیں موجب نسبت بخود
فرمود ازیں معنی افضل نمی تواں گفت
نیز نقلست کہ آنحضرت ؑ در باب
شیخ محی الدین ابن اعرابی رحمۃ اللہ علیہ
بشارت فرمودند کہ ابن اعرابی ہرچہ
نوشتہ اند اول بر لوح محفوظ نظر کردہ
بعدہ قلم تر کردند نیز نقلست شخصے
در پیش امام ؑ حکایت ابن اعرابی کرد
کہ ایشاں فرعون را ازیں آیت
فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ حکم
نجات داشتند آنحضرت ؑ فرمودند کہ ابن
اعرابی را وروقت استوا گذر بر دوزخ
افتادہ فرعون و کساں او را نیافتند
در اجتہاد غلط شد فرعون و کساں
او را شبانگاہ و بامداد در دوزخ
می آرند و در آخرت خلود آں خواہد شد
چنانچہ خدا تعالیٰ می فرماید اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ
عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا الآیۃ

جملہ مرشداں و پیراں حضرت میراں علیہ السلام نے
اُس شخص کے جواب میں اسطرح ارشاد فرمایا کہ ۔ ،
اے کوتاہ نظر بے چارو، اور اے دُور پڑے ہوئے
نادانو، جہاں باذن اللہ (اللہ کے حکم سے) کہا
جاسکتا ہے وہاں باذنی (میرے حکم سے) کہنے کی
حاجت ہی کیا ہے ۔ پھر آنحضرت ؑ نے فرمایا کہ
عیسیٰ ؑ کا وجود تمام ذاتِ معبود میں فانی ہوچکا
تھا بنابریں اپنی طرف انہوں نے حکم کو منسوب نہیں
کیا اور عین القضاۃ رح کے وجود میں ہستی باقی تھی اس
سبب سے حکم کو اپنی طرف منسوب کیا ۔ اس معنی سے
کوئی ان کی فضیلت کا قائل نہیں ہوسکتا نیز نقل
ہے کہ آنحضرت ؑ نے حضرت شیخ محی الدین ابن اعرابی رح
کے حق میں یہ بشارت فرمائی ہے کہ ابنِ اعرابی نے
جو کچھ لکھا ہے اوّل لوحِ محفوظ پر نظر کیا بعد اُس کے
قلم تر کیا ہے ۔ نیز نقل ہے کہ ایک شخص نے حضرت
امام علیہ السلام کے سامنے ابنِ اعرابی رح کی یہ حکایت
بیان کی کہ انہوں نے آیتِ ہٰذا (ترجمہ آیت) آج
ہم تجھ کو بچادیں گے تیرے بدن سے ۔ کی بنا پر
فرعون کے لیئے حکمِ نجات بیان کیا ہے ۔ آنحضرت ؑ
نے فرمایا کہ ابنِ اعرابی رح کا گذر دوپہر کے وقت
دوزخ پر ہوا ۔ انہوں نے فرعون اور اُس کے
ساتھیوں کو دوزخ میں نہ پایا، اجتہاد میں اُن سے
غلطی ہوئی، فرعون کو شام اور صبح کے وقت
فرشتے دوزخ میں لاتے ہیں حشر کے بعد ہمیشہ
کے لیئے اُس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا چنانچہ،

ونیز فرمودند کہ چہ شدہ بود ابنِ اعرابیؒ
راکہ نجاتِ فرعون بیان کردند چرا برین
آیت نظر کردند کہ حق تعالیٰ در حق وی
چنیں می فرماید کہ فَاَخَذَهُ اللّٰہُ نَکَالَ
الْاٰخِرَةِ وَالْاُولٰی یعنے پس بگرفت
او را خدائے تعالیٰ بعقوبت آنجہاں
واینجہاں نیز **نقلست** در حضور
پرنور امام البر والبحور ذکر سلطان عبدالقادر
گیلانی رحمۃ اللہ علیہ گذشت کہ ایشاں
فرمودند ان قدمی ھٰذا علیٰ رقبۃ
کل اولیاء اللہ یعنے بدرستیکہ
ایں قدم من بر گردن ہمہ اولیاء اللہ باشد
وذکر شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہم مذکور
شد کہ ایشاں گفتند کہ ما قدم ایشانرا
بر کتف خود قبول نمی کنم آں امام
زمرۂ اُولوا الالباب قائل بامر
ملک الوہاب فرمود آری سید عبدالقادر
ہمچناں کامل بودند ودر عصر
خود صاحب زماں بودند چنانچہ شیخ
صنعاں کہ قدم ایشاں قبول نکرد بنا بر
قدم خوکاں بر کتف خویش نہاد و خوکبانی
کرد فرمودند کہ سید عبدالقادر
گیلانی قدم خود کہ بر کتف اولیاء اللہ
نہادند بہتر آں بود کہ فرمودندے
کہ قدمہای اولیاء اللہ بر کتفِ من

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمۂ آیت) وہ آگ ہے
کہ اس پر لاحاضر کئے جاتے ہیں صبح وشام تا
آخر آیت۔ نیز آنحضرتؒ نے فرمایا کہ ابن اعرابی کو
کیا ہو گیا تھا جو انہوں نے فرعون کا ناجی ہونا بیان
کیا، اس آیت پر کس لیے نظر نہیں کیا گیا کہ حق تعالیٰ
اُس کے حق میں اسطرح فرماتا ہے فاخذہ
اللہ نکال الاٰخرۃ والاولیٰ یعنے پکڑا اسکو
خدائے تعالیٰ نے اُس جہان کے عذاب کے ساتھ
اور اِس جہان کے عذاب کے ساتھ۔ نیز نقل ہے
کہ حضرت امام البر والبحورؒ کے حضور میں ذکرِ سلطان
عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا گذرا کہ انہوں نے
فرمایا انّ قدمی ھٰذا علےٰ رقبۃ کل
اولیاء اللہ یعنے بے شک یہ میرا قدم سب
اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہوگا'. اور شیخ صنعان رح
کا بھی ذکر آیا کہ انہوں نے کہا کہ اُن کا قدم اپنے
کندھے پر میں قبول نہیں کرتا، یہ سنکر اُس امامِ
زمرۂ اُولوا الالباب قائل بحکمِ مالکِ وہّاب نے
فرمایا کہ ہاں سید عبدالقادر ویسے ہی کامل تھے
اور اپنے زمانے میں صاحبِ زماں تھے چنانچہ
شیخ صنعاں نے جو اُن کا قدم قبول نہیں کیا
خنزیروں کا قدم اپنے کندھے پر لیا اور خنزیروں
کی نگرانی کی۔ نیز آنحضرتؒ نے فرمایا کہ سیّد
عبدالقادر گیلانی نے اپنا قدم جو اولیاء اللہ کے
کندھے پر رکھا بہتر یہ تھا کہ فرماتے' سب اولیاء اللہ
کے قدم میرے کندھے پر ہیں نیز نقل ہے کہ

باشد نیز نقلست کہ شخصی در پیش حبیب ذوالجلال در باب معاملۂ منصور حلاج سوال کرد کہ ایشانرا بسبب گفتن انا الحق کشتہ اند چون است فرمودند کہ بر ایشان ظلم شد و بر قاتلان مواخذہ نیست ۔ و نیز نقلست کہ آنحضرتؑ فرمودند اگر کسانِ ما بخوانند پس مبتدی را باید کہ انیس الغرباء شیخ نور و مرغوب القلوب شیخ شمس الدین بخواند و منتہی را باید کہ زاد المسافرین و نزہتہ الارواحؑ کلام سادات حسین بخواند و نیز نقلست کہ در حق شیخ سعدیؒ فرمودند کہ گلستان و بوستان پانزدہ پارۂ عشق بیان کردہ اند و نیز نقلست کہ در جواب بیت دیوان حافظ چنین فرمودند کہ اصل بیت این است

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

کہ عشق آسان نمود اول ولی افتاد مشکلہا

جواب فرمودند کہ

عشق مشکل نمود اول ولی افتاد اسہلہا

نیز نقلست کہ در باب عبدالرحمن جامیؒ فرمودند چونکہ بیت از او شان شنیدند

ایک شخص نے اس حبیب ذُوالجلال کے سامنے منصورِ حلاج کے معاملہ میں سوال کیا کہ اِن کو، انا الحق (میں ہی حق ہوں) کہنے کے سبب سے جو لوگوں نے مار ڈالا اور سُولی پر چڑھایا یہ واقعہ کیسا ہے ۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ان پر ظلم ہوا اور قاتلوں پر مواخذہ نہیں ہے نیز نقل ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا اگر ہمارے لوگ کتابیں پڑھیں تو مُبتدی کو چاہیئے کہ شیخ نورؒ کی کتاب انیس الغرباء اور شیخ شمس الدینؒ کا رسالہ مرغوب القلوب پڑھے اور منتہی کو چاہیئے کہ، زاد المسافرین اور نزہتہ الارواح جو کلام سادلت حسینؒ کا ہے پڑھے نیز نقل ہے کہ شیخ سعدیؒ کے حق میں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ شیخ سعدیؒ نے گلستاں اور بُوستاں کے پندرہ پاروں میں عشقِ (حق) کا بیان کیا ہے ۔ نیز نقل ہے کہ دیوانِ حافظؒ کے بیتِ ہٰذا

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

اُٹھ اے ساقی ساغر کو دَور دے اور ہم کو بھی پلا ۔

کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا

یعنے عشق پہلے تو آسان دکھائی دیا لیکن بعد میں مشکلیں در پیش ہوئیں

کے جواب میں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ

کہ عشق مشکل نمود اول ولے افتاد اسہلہا

یعنی عشق پہلے تو مشکل دکھائی دیا لیکن بعد میں سہولتیں فراہم ہو گئیں

نیز نقل ہے عبدالرحمن جامیؒ کے بارے میں کہ جب آنحضرتؑ نے اُن کا یہ بیت سُنا کہ جامیؒ

که جامی گفته اند

گفتیم والسلام علیٰ تابع الہدیٰ

فرمودند و علیک السلام . باز فرمودند که بیچاره جامی آنچه دید می گفت نیز نقلست که آنحضرت ؑ درباب مولانا داؤد صاحب تصنیف کتاب چند آئین فرمودند که چشم دل ملا کشاده شده بود آنچه در لوح محفوظ می دید می گفت باز فرمودند که بنده کتاب چند آئین را که پانزده سپارۂ کلام اللہ بیان کرده ما هم بیان کنیم فاما مردمان کلام اللہ را فروگزارند و باو مشغول شوند و نیز نقلست که در حضور آن ذات پیغمبر صفات تابع تام خاتم النبی علیہما السلام ذکر خانوادۂ چشت و سهروردی بشرح می آوردند که چشتی قرار داوند که به پشت چیزی نباید داشت و دیگ و سبو واژگون باید انداخت و سهروردی قرار داوند که همیان مبلغ بکمر بسته درویشی باید کرد آنحضرت ؑ فرمودند که مقصود هر یک خانواده خوب بود ولی قرار هر دو به بخل و اسراف می رساند و از اتباع رسول علیہ السلام و متابعت قرآن محروم می سازد و چنانچه حق سبحانهٗ و تعالیٰ در صفت مومنان عباد الرحمان می فرماید که

نے فرمایا ہے

گفتیم والسلام علیٰ تابع الہدیٰ

جو کہنا تھا ہم نے کہدیا اور سلام ہو ہدایت پر چلنے والے پر۔ آنحضرت ؑ نے فرمایا وعلیکم السلام، پھر آنحضرت ؑ نے فرمایا کہ بیچارہ جامی جو کچھ دیکھتا تھا کہتا تھا نیز۔ نقل ہے کہ آنحضرت ؑ نے مولانا داؤد مصنف کتاب چند آئین کے بارے میں فرمایا کہ مُلّا کے دل کی آنکھ کھل گئی تھی جو کچھ لوحِ محفوظ میں دیکھتا تھا کہتا تھا پھر آنحضرت ؑ نے فرمایا کہ یہ بندہ کتاب چند آئین کے پندرہ پارے جن میں مُلّا نے کلام اللہ بیان کیا ہے سُناتا لیکن لوگ کلام اللہ کو چھوڑ بیٹھیں گے اور اُسی میں مشغول ہو جائیں گے ۔ نیز نقل ہے اُس ذاتِ پیغمبر صفات تابع تام خاتم الانبیاء علیہم السلام کے حضور میں خانوادۂ چشتی اور سہروردی کے حالات بعضوں نے واضح کیئے کہ چشتیوں نے ایسا قرارداد کیا ہے کہ کوئی چیز پس انداز نہیں کرنی چاہیئے دیگ اور گھڑے روز کے روز خالی کرکے اوندھا دیئے جائیں اور سہروردیوں کا قرارداد یہ ہے کہ روپیوں کی ہمیانی کمر میں باندھکر فقیری کرنی چاہیئے ۔ آنحضرت ؑ نے فرمایا کہ مقصود ہر ایک گھرانے کا خوب ہے لیکن دونوں کے قرارداد بخل و اسراف تک پہنچاتے ہیں ۔ رسول علیہ السلام کی اتباع اور قرآن کی متابعت سے محروم کرتے ہیں چنانچہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ مومنوں کی تعریف میں جو عباد الرحمٰن کے لقب سے یاد کیئے گئے ہیں

والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما باز فرمودند کہ کمال درویشی در تسلیم و توکل است یعنے بے اختیار باشد و اقوال و افعال و احوال خود با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیوستہ دارد و موافق سازد فاعلم ایہا المصدق ہمہ اولیاء اللہ بقدر خود سعی در متابعت خاتم الانبیاء می کردند و بحوصلہ مراتب خود توانستند و از حضرت مہدی موعودؑ ہیچ چیز در متابعت رسول اللہ صلعم خلاف نشدہ بود و لہذا حضرت امام را تابع تام نبی می گویند نقلست روزی یکی اصحاب از زمرۂ اولوالالباب بجماعت نماز کہ دران شہباز بلند پرواز بودند بعد از ادائی یک رکعت باں جماعت لاحق شد چوں امام یک سلام ادا کرد آں مرد فی الحال برخاستہ رکعت خود تمام کرد حضرت میرانؑ فرمودند کہ چرا شتابی کردید کہ قبل از ہر دو سلام امام برخاستید اگر امام را سجدۂ سہو واجب بودی نماز شما تباہ شدی آں مرد گفت کہ میرانجی مرا از حقتعالی معلوم بود کہ بر امام سجدۂ سہو نیست فرمودند آنرا کشف نبی تواں گفت کہ رعایت

فرماتا ہے کہ (ترجمۂ آیت) اور وہ لوگ کہ جب وہ خرچ کرنے لگیں تو نہ فضول خرچی کریں اور نہ تنگی کریں اور ان کا خرچ دونوں حالتوں میں میانہ ہے۔ پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ درویشی کا کمال تسلیم اور توکل میں ہے یعنے بے اختیار رہے اور اپنے اقوال، افعال اور احوال میں رسول اللہ علیہ وسلم کی اتباع قایم رکھے، ہر قول و فعل و حال میں آنحضرتؑ کے ساتھ موافقت پیدا کرے۔ پس معلوم کر اے مصدق کہ تمام اولیاء اللہ نے اپنی اپنی طاقت کے موافق حضرت خاتم الانبیاء کی پیروی کی کوشش کی اور بقدر اپنے حوصلہ کے درجہ کے پیروی کر سکے، اور حضرت مہدی موعودؑ ہی سے کوئی بات رسول علیہ السلام کے خلاف سرزد نہیں ہوئی اسی لیے حضرت امام علیہ السلام ہی کو تابع تام نبیؐ کہتے ہیں نقل ہے کہ ایک روز گروہ اولوالالباب کے اصحاب میں سے ایک صحابی ایک وقت کی نماز باجماعت میں جس میں خواجۂ بندہ نواز شہباز بلند پرواز امام زمانؑ بھی شریک تھے۔ ایک رکعت کی ادائی کے بعد آکر جماعت میں ملے۔ جب امام نے ایک طرف سلام ادا کیا تو فوراً وہ صحابی اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی رکعت پوری کی۔ حضرت میرانؑ نے اُن سے فرمایا کہ تم نے اسقدر جلدی کیوں کی امام دو جانب سلام ادا کرنے سے پہلے ہی کیوں اُٹھ کھڑے ہوگئے اگر امام پر سجدہ سہو واجب ہوتا تو اس صورت میں تمہاری نماز ضایع ہو جاتی

شرع محمدی ازہ قایم نہ شود باز فرمودند کہ معلومات شما در تنور افتادہ باد کہ خلاف شرع محمدی کردید نماز را باز اعادت کنید فاعلم ایھا المصدق ہرگاہ کہ حضرت ولایت پناہ را حضرت الہٰ مراتب انبیاء و اولیاء اللہ آنچناں کشف کردہ باشد چنانچہ کسے چیزی در دست دارد و براں ماہر باشد و باوجود مع ذالک تابع تام صورۃً و معناً نبی علیہ السلام باشد پس در باب ثبوت مہدویت آنحضرتؑ و شہادت آں کدام دلیل ازیں اخلاق مذکور کہ کالشمس فی الظہور اند دیگر باشد کہ قبول کنندان فی ذلک لاٰیات بینات وشہادات قاطعات علیٰ صدق المہدی بالعیان فبای اٰیۃ بینۃ وشہادۃ قاطعۃ تومنون بہما فبای اٰلاءِ ربکما تکذبان۔

اُس صحابی نے کہا کہ میرانجی مجھے حق تعالیٰ سے معلوم ہوچکا تھا کہ امام کے ذمہ سجدۂ سہو نہیں ہے آنحضرتؑ نے فرمایا اس کو کشف نہیں کہا جا سکتا جس سے شرع محمدیؐ کی رعایت قائم نہ رہے پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ تمہارے معلومات تنور میں پڑیں، تم نے شرع محمدیؐ کے خلاف کیا ہے نماز لوٹا کر پڑھو۔ پس معلوم کر اے مصدق جبکہ حضرتؑ ولایتؑ پناہؑ کو حضرت باری تعالیٰ نے تمام انبیاء اور اولیاء اللہ کے مراتب ایسے معلوم کردیئے ہوں جیسے کہ کوئی شخص کوئی چیز اپنے ہاتھ میں رکھتا ہو اور اس کی ماہیت سے آگاہ ہو، اس فضیلت کے ساتھ آنحضرتؑ، ظاہراً اور باطناً نبی علیہ السلام کے تابع تام ہوں تو پھر آنحضرتؑ کی مہدیت کے ثبوت اور اسکی شہادت کے باب میں اور کونسی دلیل ان ذکر کردہ اخلاق کے سوا جو آفتاب کی طرح روشن ہے ہوسکتی ہے جو قابلِ قبول ہو، بے شک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں، حضرت مہدیؑ کے صدق پر جو بالکل عیاں ہیں پس اور کس کھلی نشانی اور قطعی شہادت پر تم ایمان لاؤ گے دیکھو فرمانِ خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

باب بست و پنجم

دربیان آمدن بندگی میرانسید محمود و بندگیمیانسید خوندمیر رضی اللہ عنہما از ملک گجرات نزدیک آنذات پیغمبر صفات باتمام قصۂ رفتن بندگیمیاں رض از شہر نصر پور رسیدن امام نور علی نور نقلست کہ چوں حضرت امام البر والبحور بشہر المسمی نصر پور رسیدند و بندگی میاں نعمت رض از جہت ادائی حق زن لبطرف گجرات رخصت طلبیدند حضرت خاتم ولایت میاں مذکور را رخصت دادہ بندگی میاں رض را فرمودند کہ برادرم سید خوندمیر شاہم لبطرف گجرات بروید بندگیمیاں عرضکردند کہ میرانجی ما را ہیچ احتیاج رفتن بگجرات نیست ہیچ کاری ندارم حضرت امیر فرمودند کہ در رفتن شما چیزے مقصود خدا است شما بروید پس بندگی میاں رض عرضکردند کہ حضرت میرانجی میفرمایند بہ سر قبول دارم بعدہ بطرف گجرات روانہ شدند نقلست کہ بوقت رفتن بندگیمیاں رض بطرف گجرات کسی درپیش امام علیہ السلام عرضکرد کہ میرانجی میانسید خوندمیر را نباید فرستاد کہ قرابتان شان دنیاداران اند آمدن نمی دہند حضرت امیر جواب فرمودند کہ بندہ

پچیسواں باب

بندگی میراں سیّد محمود رض اور بندگی میاں سیّد خوندمیر رض ملک گجرات سے اُس ذاتِ پیغمبر صفات ؑ کے پاس آنے کے بیان میں حضرت امام نورُ علی نور ؑ شہر نصیر پوُر میں پہنچنے کے بعد وہاں سے بندگی میاں رض کے گجرات جانے کا تمام قِصّہ اسی باب میں مذکور ہے۔ نقل ہے کہ جب حضرت امام البرّ و البحور علیہ السّلام شہر مسمٰی بہ نصر پور میں پہونچے تو بندگی میاں نعمت رض نے اپنی زوجہ کے حق کی ادائی کے لیئے گجرات جانے کی رخصت طلب کی حضرت خاتم ولایت ؑ نے میاں مذکور کو اجازت دیکر بندگی میاں رض سے فرمایا کہ برادرم سیّد خوندمیر تم بھی گجرات جاؤ۔ بندگی میاں رض نے عرض کیا کہ میرانجی مجھے گجرات جانے کی کوئی حاجت نہیں وہاں میرا کوئی کام نہیں ہے حضرت امیر علیہ السّلام نے فرمایا کہ تمہارے جانے میں کچھ مقصودِ خدا ہے تم جاؤ۔ پس بندگی میاں رض نے عرض کیا کہ حضرت میرانجی فرماتے ہیں تو بسر و چشم بندہ قبول کرتا ہے اس کے بعد گجرات روانہ ہوئے نقل ہے کہ بندگی میاں رض کے گجرات کی طرف جانے کے وقت کسی نے امام علیہ السّلام سے عرض کیا کہ میرانجی میاں سیّد خوندمیر کو نہیں بھیجنا چاہیئے کیونکہ ان کے قرابت دار جو دنیادار ہیں اُن کو یہاں واپس آنے نہیں دیں گے۔ حضرت امیر نے

بفرمان خدا تعالیٰ میفرستد خدا تعالیٰ برای روشن
کردن دین خود بیارد و نیز نقلست
کہ حضرت میراں علیہ السلام بدست بندگیمیاںؓ
میاں سید عطنؒ را و بندگی ملک الہدادؒ را
چادر ذات مبارک فرستادہ اند کہ مراد
خلافت بندگی میاںؓ دارند و بندگی ملک
حماد را عمامۂ مبارک و میاں سید خانجی را
جامۂ ذات مبارک مرحمت بود القصہ
بعد از رواں شدن از نزد حضرت
میرانؑ بچند زماں آنذات بملک گجرات
رسیدند و در پیراں پٹن کہ باغ باریوالاں
بود اقامت فرمودند چونکہ ہمہ جماعت
برگزیدۂ لایزال اعنی وزرا، باریوال ملاقات
کردہ قصد خانہای خود نمودند کہ دراینجا بیائید
بنا بر بندگیمیاںؓ فرمودند کہ بندہ برائے
ملاقاتِ شما نیامدہ است مارا
حضرت میرانؑ فرستادہ اند برائے
کارے کہ مقصود خدا است ایشاں
عرض کردند کہ خوب تا آں زماں کہ آں
کار سرانجام شود جای دیگر فرود آئید
بر ما یاں کرم فرمودہ بخانہای قدیم
بیائید پس بندگیمیاںؓ در پیراں پٹن
فرود آمدند و بندگی میاں نعمتؓ در
احمد آباد در دیہ تاج پور دائرہ احمد شہ
قدس منزل فرمودند در بیجا شدہ ماہ

جواب میں فرمایا کہ بندہ خدائے تعالیٰ کے حکم سے
بھیجتا ہے اپنے دین کو روشن کرنے کے لیئے
خدا خود اُن کو لائے گا۔ نیز نقل ہے کہ حضرت
میراں علیہ السّلام نے بندگی میاںؓ کے ہاتھ سے
میاں سیّد عطنؒ کو اور بندگی ملک الہدادؒ کو
چادر اپنی روانہ فرمائی تھی جس سے مُراد بندگی
میاںؓ کی خلافت قرار دیتے ہیں، اور بندگی
ملک حماد کو اپنی دستارِ مُبارک اور میاں سیّد
خانجی کو اپنا جامۂ مُبارک مرحمت فرمایا تھا قصّہ
مختصر یہ کہ یہ صحابہ رضؓ حضرت مہدیؑ کے پاس سے
رخصت ہونے کے بعد تھوڑی مُدّت میں ملکِ
گجرات پہنچے۔ بندگی میاںؓ نے پیراں پٹن پہنچکر
باریوالوں کے باغ میں قیام فرمایا، جب جماعتِ
برگزیدۂ خداوندِ لایزال یعنے وزراء باریوال نے
بندگی میاں رضؓ سے ملاقات کی اور اپنے گھروں میں
بندگی میاں کو ٹھیرانے کا قصد کیا اور کہا کہ وہاں
تشریف لائیے تو بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ یہ بندہ
تمہاری مُلاقات کے لیئے نہیں آیا ہے۔ ہم کو،
حضرت مہدی علیہ السّلام نے ایک کام کے لیئے
بھیجا ہے جو مقصودِ خدا ہے۔ ان لوگوں نے عرض
کیا، بہت خُوب، اُس کام کے سَرانجام پانے
تک آپ دوسری جگہ ہی رہیں لیکن ہم پر نظرِ
کرم فرما کر قدیم گھروں میں سے کسی میں رہیں،
تو مناسب ہے۔ پس بندگی میاںؓ پیراں پٹن
میں قیام فرما ہوئے اور بندگی میاں نعمتؓ سے

اقامت شدہ است وکار خیر برادر خورد بندگی میاںؓ دریں مدت شدہ است با دختر ملک مبارز الملک و باوجود قصد ملک مذکور کہ معروف و مشہور است بندگی میاںؓ بایشاں ملاقات نکردند۔ ہیچا نقلہا بسیار است فاما مختصر کردیم کہ تا تطویل تا نجامد القصہ صاحب سیر محمدی ابن حضرت مہدی موعود برگزیدہ حضرت معبود سید السادات بندگی میراں سید محمود رضؓ در شہر چاپانیر بودند و ماندن آں سروری بطریق سپاہ گری بود و دراں سپاہ گری مشغول مع اللہ و استغنا عما سوی اللہ و راہ روش بے خویش آنچناں بود کہ در باب شرح پسندیدہ احوال وحمیدہ خصال آں جگر گوشہ حبیب ذوالجلال زبان ایں مقصر لال است بنابر سلطان محمود بیگڑہ بادشاہ گجرات بطریقی کہ محبت داشتہ بود ہر وقت کہ رخصت طلبیدہ اند رخصت نداد بدیں موجب بندگی میاںؓ را در گجرات ہژدہ ماہ تاخیر شدہ است آخر الامر بندگی میراں سید محمود رضؓ شنیدند کہ بندگی میاں نعمت و میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما بطرف حضرت میراںؑ رفتن می خواہند در خاطر شریف آوردند کہ ما ہم میرویم دریں میاں خواب دیدند نقلست کہ بندگی میراں سید محمود رضؓ

احمد آباد میں موضع تاجپور میں احمد شہ قدن کے دائرے میں اُترے۔ یہاں قیام اٹھارہ مہینے ہوا ہے۔ اسی مدت میں بندگی میاںؓ کے برخوردار میاں سید عظمن کی شادی ملک مبارز الملک کی دختر سے ہوئی اور باوجود ملک مذکور کے بارہا ارادہ کرنے کے یہ بات مشہور و معروف ہے کہ بندگی میاںؓ نے ان سے ملاقات نہیں کی یہاں نقلیں بہت ہیں لیکن میں نے مختصراً بیان کیا ہے تاکہ عبارت طول طویل نہ ہو۔ حاصلِ کلام یہ کہ اس زمانے میں صاحبِ سیر محمدی فرزند حضرت مہدی موعود برگزیدہ حضرت معبود سید السادات بندگی میراں سید محمودؓ شہر چاپانیر میں تھے اور اُس سرور کا وہاں رہنا سپاہ گری کے طور پر تھا اور اس سپہ سالاری میں بھی مشغول مع اللہ ماسوی اللہ سے بے نیاز راہِ سلوکِ حق میں بے خود ایسے تھے کہ اُس جگر گوشۂ حبیبِ ذوالجلال کے احوالِ پسندیدہ اور خصالِ حمیدہ کے بیان سے اس قاصر کی زبان عاجز ہے — بنابریں سلطان محمود بیگڑہ بادشاہ گجرات آنحضرتؑ سے اسقدر محبت رکھتا تھا کہ جس وقت آنحضرتؑ نے رخصت طلب کی اُس نے رخصت نہیں دی اسی وجہ سے بندگی میاںؓ کو گجرات کے قیام میں اٹھارہ مہینے کی تاخیر ہوئی۔ آخر کار بندگی میراں سید محمودؓ نے سنا کہ بندگی میاں نعمتؓ اور میاں سید خوندمیرؓ، حضرت مہدی علیہ السلام

سے تذکرۃ الصالحین میں بندگی میاں رضی اللہ عنہ کا اس سفر گجرات میں شہر نہروالہ میں چھ مہینے قیام کرنا مذکور ہے اور دوسری روایتوں سے بھی اسی روایت کی توثیق ہوتی ہے (مترجم)

خواب کردہ بودند کہ می بینند حضرت مصطفی صلعم و ذات حضرت میرانجی ؑ آمدند و در خاطر مبارک بندگیمیران سید محمود رضؓ درانحال خطرہ رو نمود کہ درمیان ایں ہر دو ذوات علیہما الصلوٰۃ ذات مصطفیٰ صلعم کدام است و ذات حضرت میرانجی ؑ کدام است معلوم نمی شود در الوقت حضرت میرانجی فرمودند کہ بھائی سید محمودؓ بجد شما ملاقات کنید بعدہٗ معلوم شد بعدہٗ ہر دو ذات حضرت محمدین علیہما الصلوٰۃ دست بندگیمیرانسید محمود رضؓ گرفتہ فرمودند کہ بھایا ایں جاے شما نیست بیا ئید بعدہٗ میرانسید محمودؓ بیدار شدہ خود را از خوابگاہ خود در صحنگاہ ایستادہ دیدند و اہل خانہ خود اسمہا بی بی کدبانو را فرمودند کہ ما را حضرت مصطفیٰ و حضرت میرانجیو دست گرفتہ اینجا آوردند من در خانہ باز نروم ہموں ساعت در دہلیز آمدہ نشستہ اند و فرمودند الحال روانہ باید شد پس روانہ شدند از چاپانیر باحمدآباد آمدند و از احمدآباد بہ پیران پٹن آمدند و در ینجا قرض طلبیدن بندگی میراں سید محمود رضؓ نزدیک میاں نعمت رضؓ نقل مشہور است کہ بدست بندگی میاں نعمت رضؓ بعضے خادمانِ خاتم ولایت ؑ

کی خدمت میں جانا چاہتے ہیں۔ آنحضرت ؑ کے خاطر شریف میں یہ بات آئی کہ اب ہم بھی یہاں سے چلیں، اسی اثناء میں آنحضرت ؑ نے خواب دیکھا نقل ہے کہ بندگی میراں سید محمود رضؓ نے نیند کی حالت میں دیکھا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ؐ اور حضرت میرانجی علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں آئے ہیں۔ بندگی میراں سید محمود کے خاطرِ مبارک میں اس وقت یہ خیال پیدا ہوا کہ ان دونوں حضرات علیہما صلوٰۃ میں حضرت مصطفیٰ صلعم کون ہیں اور حضرت میرانجی ؑ کون ہیں معلوم نہیں ہوتا ہے اسی وقت حضرت میرانجی ؑ نے فرمایا کہ بھائی سید محمود اپنے جد سے ملاقات کرو۔ تب ؑ ان پر منکشف ہوا۔ بعد ازاں دونوں حضرات محمدین علیہما الصلوٰۃ نے بندگی میراں سید محمود رضؓ کے دونوں ہاتھ پکڑے اور ارشاد فرمایا کہ بھائی یہ جگہ تمہارے رہنے کی نہیں ہے آؤ۔ اس کے بعد میراں سید محمود رضؓ نے ہوشیار ہو کر خود کو اپنی خوابگاہ سے دور صحن میں کھڑا ہوا دیکھا اور اپنی اہلیہ مسماۃ بی بی کدبانو سے آنحضرت ؑ نے فرمایا کہ مجھے حضرت مصطفیٰ صلعم اور حضرت میرانجی ؑ نے ہاتھ پکڑ کر یہاں لایا ہے۔ میں گھر میں واپس نہیں جاؤں گا اسی وقت گھر کے دروازے کی دہلیز پر آکر بیٹھ گئے اور فرمائے کہ اب چلنا ہی چاہیے پس چاپانیر سے روانہ ہو کر احمدآباد آئے، پھر احمدآباد سے پیران پٹن آئے۔ اسی مقام پر،

چند خدمت بآنحضرت فرستادہ بودند و چند خدمت بندگی میاں نعمت رضؓ ہم شدہ بود و چند طالبان خدائے ترک دنیا کردہ بہمراہ بندگی میاں نعمت رضؓ شدہ بودند و نیز برابر بندگیمیاں رضؓ چند کساں دنیا ترک کردہ متوجہ بجانب حضرت میرانؑ شدہ بودند و ہم خدمت بندگیمیاں رضؓ و خدمت صاحب الزمانؑ شدہ بود خصوصا راجے مرادی و راجے سوں ہر دو خواہران بادشاہ گجرات سلطان محمود بیگڑہ تصدیق کردہ بودند بدست بندگیمیاں رضؓ چند صد جفت جامہ و مہر ہا و زرائن و دو شمشیر فرستادہ بودند حاصل الغرض راہ خرچ بندگیمیران سید محمود رضؓ در راہ خرچ شدہ بود بنا بر بطریق قرض حسن نزدیک بندگی میاں نعمت رضؓ طلبیدہ بودند ایشاں جواب دادند کہ خرچ بندہ ہم اندک ماندہ است و در فتوح میرانجی بندہ خیانت چگونہ میکند کہ بندہ امانت دار است بنا بر بندگیمیرانسید محمود رضؓ دلگیر شدہ جدا ماندہ بودند چونکہ بندگی میاں رضؓ شنیدند کہ بندگیمیراں سید محمود رضؓ آمدند فی الحال برای ملاقات آمدند بندگیمیرانؓ در باب ملاقات ابا کردند بجہت دلگیری کہ بر بندگیمیاں

بندگی میراں سیّد محمودؓ رضؓ کے بندگی میاں نعمت رضؓ سے قرض طلب کرنے کا واقعہ مشہور ہے کیونکہ بندگی میاں نعمت رضؓ کے ذریعہ حضرت خاتم ولایتؑ کے بعضے خدما نے آنحضرتؑ کی خدمت میں کچھ مال واسباب بھیجا تھا اور کچھ خدمت بندگی میاں نعمت رضؓ کی بھی ہوئی اور چند طالبانِ خُدا ترک دنیا کرکے بندگی میاں نعمت رضؓ کے ہمراہ ہو گئے تھے۔ نیز بندگی میاں سیّد خوندمیر رضؓ کے ساتھ بھی کچھ لوگ ترک دُنیا کرکے حضرت مہدیؑ کی خدمت میں جا رہے تھے۔ مصدقانِ مہدیؑ نے بندگی میاں رضؓ کی بھی خدمت کی تھی اور کچھ مال واسباب بندگی میاں رضؓ کے ذریعہ صاحب الزمانؑ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ خصوصًا راجے مُرادی اور راجے سون دونوں بہنیں سلطان محمود بیگڑہ بادشاہِ گجرات کی تھیں جو حضرتِ مہدیؑ کی تصدیق کی تھیں بندگی میاں رضؓ کے ہاتھ سینکڑوں جوڑے کپڑوں کے اور کچھ نقد روپیہ اور زیورات اور دو تلواریں، انہوں نے حضرت امامؑ کو بھیجے تھے۔ غرض یہ کہ بندگی میراں سیّد محمودؓ رضؓ کے ہمراہ جو سفر خرچ تھا راستہ میں ختم ہو چکا تھا۔ بنا بریں بطور قرضِ حسن بندگی میاں نعمت رضؓ سے کچھ روپیہ بندگی میراں سیّد محمودؓ رضؓ نے طلب فرمایا تو بندگی میاں نعمت رضؓ نے جواب دیا کہ بندے کے پاس بھی سفر خرچ تھوڑا رہ گیا ہے اور میرانجیؑ کی جو فتوح ہے اس میں یہ بندہ خیانت کیسے کرے گا بندہ امانت دار ہے

نعمت رضؓ شده بود که کسیکه صحبت حضرت
میرانؑ بسیاری دارد و بعمر رسیده است چنین
جواب داد ایشانرا صحبت هم اندک است
و بعمر هم معلوم چونکه وقت نماز ظهر بود و
آخر وقت نماز شد میرانؑ فرمودند که شما
نماز برابر همراهان خود بکنید ما نماز در اینجا
می کنیم بندگیمیانؓ جواب دادند که نماز
ما برابر خوندکار است آخرالامر بندگیمیانؓ
گوشه کرده خود اندر خانه آمده با بندگیمیرانؓ
ملاقات کرده انچه فتوح که حقتعالی بندگیمیانرا
داد در پیش بندگیمیرانؓ نهادند که این خدایتعالی
رسانیده است و انچه فتوح حضرت
میران ع بود پیش نهاده
می فرمودند که مثل گجرات است
که مال پدرتست پس این فتوح
پدر خوندکار است آن تمام
حضور کردند و نیز فرمودند که
مارا ذات میرانجی اینجا ملاقات
شد آنجا بردن چه حاجت است
بندگیمیرانسید محمود رضؓ بسیار خوشحال
شدند و انچه در کار بود قبول فرمودہ
یکجا شده روانه شدند نقلست
که در تمام راه روش بندگیمیان رضؓ
آن بود که بجای منزل خود شتابی
کرده جای درست کرده خیمه داده

ان کا یہ جواب سنکر بندگی میراں سید محمودؓ آزردہ
خاطر ہو کر ان سے علیحدہ ہی ٹھیرے ہوئے تھے
وہیں جب بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے آکر سنا
کہ بندگی میراں سید محمودؓ آئے ہیں، تو فوراً ملاقات
کے لیئے آئے لیکن بندگی میراں رضؓ نے ملاقات
سے انکار کیا اُسی رنجش کی وجہ سے جو بندگی
میاں نعمتؓ سے ہوئی تھی اس خیال سے کہ جو ،
صاحب حضرت میرانؑ کی صحبت میں زیادہ رہے
اور سن رسیدہ ہیں انہوں نے ایسا جواب دیا اور
یہ تو صحبت بھی تھوڑی رکھتے ہیں اور عمر بھی ان کی
ظاہر ہے، چونکہ نماز ظہر کا وقت تھا اور وقت
آخر ہو رہا تھا میرانؑ نے فرمایا کہ تم اپنے ساتھیوں
کے ساتھ نماز پڑھ لو میں اسی جگہ نماز پڑھ لیتا
ہوں ۔ بندگی میاںؓ نے جواب دیا کہ ہماری نماز
خوندکار کے ساتھ ہوگی ۔ آخر کار بندگی میاں رضؓ
اہلیۂ میرانؑ کو پردہ کرا کر گھر میں داخل ہوئے اور
بندگی میرانؓ سے ملاقات کی اور جو کچھ فتوح حق
تعالیٰ نے بندگی میاں رضؓ کو دی تھی بندگی میرانؑ
کے حضور میں اس کو پیش کر دیا، یہ فرمایا کہ یہ خدائے
تعالیٰ نے بھیجا ہے اور جو کچھ فتوح حضرت مہدیؑ
کی تھی اُسکو بھی حضرت رضؓ کے سامنے بندگی میاں رضؓ
نے لا کر رکھدیا اور فرمایا کہ گجرات کی مثل ہے ،
"کیا تیرے باپ کا مال ہے" پس یہ فتوح خوند
کار کے پدر کی ہے ۔ یہ فرما کر میاںؓ نے تمام فتوح
حاضر کردی نیز فرمایا کہ ہماری ملاقات ذات

رخت انداختہ و آب مہیا ساختہ
و زمین باآب سرد کردہ بندگی میراں
سید محمود رض را درانجا فرود آوردندی
تا کہ بخدمت حضرت صاحب
الزمان رسیدند و گفتگوی درباب
احمد شہ قدن ہم درینجا شدہ
است نقلست کہ بندگی
میران سید محمود رض و بندگی میاں
سید خوندمیر رض و بندگی میاں نعمت رض
دریک محافہ نشستہ رواں می شدند
یک روز بندگی میاں نعمت
مقراض بدعت رض فرمودند کہ از
حضرت میراں ع جدا ماندن
روا نیست مگر چنیں کسی مثل
احمد شہ قدن را روا باشد چراکہ
تمام مدعا و روش حضرت میراں ع
می دارد و بیان را ہم اثری ہست
کہ استخواں می شکند و در بیان
وی مردمانرا یک حالی و رقتی روی
بنمودی کہ کسی در آہ و کسی در زاری
و کسی در بیقراری شدی چنانچہ
مشہور است بندگی میاں رض
جواب دادند کہ بر سر مایاں
مثل میراں سید محمد مہدی موعود ع
مرشد حاضر است و صحبت او

میرانجی سے اسی جگہ ہو گئی وہاں یہ سب نے جانیکی
ہم کو کیا حاجت ہے اس واقعہ سے بندگی میراں سید
محمود رض بہت خوشحال ہوئے اور جو کچھ درکار تھا قبول
فرمایا اور ایک ساتھ سب روانہ ہوئے نیز نقل ہے
کہ اس مبارک سفر کے تمام ہونے تک بندگی میاں رض
کی روشِ مبارک یہ رہی کہ جہاں قیام کرنا ہوتا وہاں
پہلے خود جلدی سے جاکر جگہ ٹھیک کرکے خیمہ نصب
فرماتے ساز و سامان اُتار کر پانی منگواتے، پانی کے
چھڑکاؤ سے زمین کو سرد کرکے بندگی میراں سید
محمود رض کو وہاں لے جاکر ٹھہراتے تھے۔ اسطرح
حضرت صاحب الزماں ع کی خدمت میں پہنچے اور اسی
راستے میں احمد شہ قدن کے بارے میں گفتگو ہوئی
چنانچہ نقل ہے کہ بندگی میراں سیّد محمود رض، بندگی میاں
سیّد خوندمیر رض اور بندگی میاں نعمت رض ایک ہی
پالکی میں بیٹھے جارہے تھے ایک روز بندگی میاں
نعمت رض مقراضِ بدعت نے فرمایا کہ حضرت مہدی ع
سے جُدا رہنا جائز نہیں ہے مگر احمد شہ قدن جیسے
شخص کے لیئے روا ہے کیونکہ تمام و کمال مدعا اور
روش حضرت میراں ع ہی کی رکھتا ہے اور بیان میں
وہ اثر ہے کہ ہڈیاں توڑ دے اسکے بیان میں لوگوں
پر ایک رقت کی حالت طاری دکھائی دیتی ہے
کوئی آہ بھرتا ہے کوئی زار زار روتا ہے اور کوئی
بے خود و بے قرار ہو جاتا ہے۔ یہ بات علانیہ ظاہر
ہے بندگی میاں رض نے جواب دیا کہ ہمارے سروں پہ
میراں سید محمد مہدی موعود ع جیسا مرشد موجود ہے

فرض کسیکہ صحبت وی ترک داده
جدا ماند و قرآن بیان کند او منافق
است نام آں منافق چہ گیرید چوں وقتیکہ
ایں مناظرہ درمیان افتاد و عبارت
دراز شد بنا بر بندگیمیرانؓ جواب دادند
کہ ما و شما در پیش حاکم زمانؑ میرویم
انچہ حاکم زماں حکم کند عیاں میشود آں
حق است حاجت مباحثہ نیست
قصۂ احمد شہ قدن آں بود کہ ملاقات احمد شہ
قدن، با حضرت میرانؑ در احمد آباد شدہ
بود با حضرت میرانؑ تربیت شدہ بود چونکہ
حضرت میرانؑ از انجا رواں شدند
ایں ہم قصد رواں شدن کردہ بود و عادت
حضرت خاتم ولایتؑ ہمیشہ آں بود کہ چوں
رواں شدند و مردمانِ نو ہمراہ آمدند
یکبار دوبار اوشانرا فرمودند کہ بمانید
اگر اوشاں ماندند وداع کردند و اگر اوشاں
عرضکردند کہ میرانجی ما اختیار کردہ ایم کہ
از اقدام مبارک خدام جدا نشویم اوشانرا
فرمودند اخ اخ جیو مرد باشید خدا تعالیٰ
آسان خواہد کرد ہمبریں منوال حضرت
حبیب ذوالجلال یکبار احمد شہ قدن
را فرمودند کہ بمانید آں شخص وداع کردہ
راہ ورو شغس حضرت امیرؑ دیدہ بود و دعوی
مرشدی و بیان و تربیت و تلقین می کرد

جس کی صحبت فرض ہے جو شخص آنحضرتؑ کی ،
صحبت چھوڑ کر جدا رہے اور بیانِ قرآن کرے
وہ منافق ہے اُس منافق کا نام کیا لیتے ہو جس
وقت یہ مناظرہ درمیان میں آیا اور گفتگو دراز
ہونے لگی تو بندگی میراں سید محمودؓ نے جواب میں
فرمایا کہ ہم اور تم سب حاکم زماں علیہ السلام کی
خدمت میں جا رہے ہیں جو کچھ حاکم زماںؑ حکم فرمائے
ظاہر ہوگا وہی حق ہے یہاں بحث کرنے کی کوئی
حاجت نہیں ہے احمد شہ قدن کا قصہ یہ ہے کہ
اس شخص کی ملاقات حضرت مہدیؑ سے احمد آباد
میں ہوئی آنحضرتؑ سے تربیت ہوا تھا، جب
حضرت میرانؑ وہاں سے روانہ ہوئے تو اس نے
بھی ساتھ چلنے کا ارادہ کیا اور آنحضرت خاتم ولایتؑ
کی عادتِ مبارک ہمیشہ یہ تھی کہ جب کسی مقام
سے روانہ ہوتے اور نئے آئے ہوئے لوگ ہمراہ
ہوتے تو ایک دو بار اُن سے فرماتے کہ یہیں رہو اگر
وہ لوگ رہ جاتے تو ان کو رخصت فرماتے اور اگر وہ
لوگ یہ عرض کرتے کہ میرانجی ہم نے یہ طے کرلیا ہے
کہ حضور کے مبارک قدموں سے جدا نہوں تو فرماتے
خوب خوب مردانگی کے ساتھ رہو۔ خدائے تعالیٰ
آسانی فراہم کرے گا اسی طریق سے حضرت حبیبِ
ذوالجلال نے ایک بار احمد شہ قدن سے فرمایا کہ،
یہیں رہو تو وہ وہیں سے رخصت ہو گیا حضرت
امیر علیہ السلام کا طور طریق دیکھا ہوا تھا۔ مرشدی
کے دعوے کے ساتھ بیانِ قرآن اور تربیت و تلقین

باوجود کہ ظاہراً غلغلہ و تاثیر او ہم آنچناں
شائع شدہ بود کہ تعریف او بندگیمیاں
نعمتؓ می فرمودند کہ اگر چنیں کس جدا ماند
روا است ھٰذہٖ حجۃ قاطعۃ
علیٰ نفاقہٖ کہ منافق آنرا باید گفت
کہ در حق وی مومناں دو گروہ شوند یکے
منافق گویند و دیگری مخلص دانند کما اخبر
اللہ تعالیٰ فما لکم فی المنٰفقین فئتین
واللہ ارکسھم الآیۃ القصہ چونکہ
نزدیک شہر فرح المفرح المقام رسیدند
وبحضرت امام خبر شد کہ بندگیمیراں السید
محمود و میاں السید خوندمیر و میاں نعمت و
میاں شیخ محمد کبیر رضی اللہ عنہم با جماعت
کثیر نزدیک آمدند دراں روز نوبت بی بی
بونجیؓ بود فہذا الکنایہ از آمنت حضرت
امام الابرار امیر الاحرار بفرمانِ پروردگار
بسیار بے شمار خرم و خوشحال شدہ سخن دررِ
بارِ گوہر نثار ہر بار ہمیں فرمودند کہ بچند
مقدار دور ہستند صحابہؓ عرض کردند کہ میرانجی
نزدیک آمدند باز حضرت امام الابرارؑ
از خانہ بیروں آمدہ ہمیں سخن تکرار فرمودہ
بجوش گفتار رسیدند کہ چند مقدار دور
ہستند یاراں عرض کردند کہ نزدیک آمدند
چونکہ چند بار ہمیں معاملہ تکرار یافت
بنا بر حرم محترم محرم راز سرور العین

کرتا رہا، ساتھ اس کے اُس کی ظاہر شہرت اور
تاثیر بھی ایسی ہونے لگی جس کی تعریف میں بندگی
میاں نعمتؓ نے بھی فرمایا کہ اگر ایسا شخص جُدا رہا تو
اُس کے لیئے جُدا رہنا روا ہے، یہی حجت قاطعہ
اُس کے منافق ہونے پر ہے کیونکہ منافق اسی کو
کہا جاتا ہے جس کے حق میں مومنوں میں دو گروہ
ہو جائیں ایک گروہ اس کو منافق کہے دوسرا گروہ
اس کو مخلص جانے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی
(ترجمۂ آیت) تو تم کو کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے
میں دو گروہ ہو رہے ہو حالانکہ اللہ نے ان کو،
اوندھا کر دیا ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ جب شہر فرحت
بخش فرہ کے قریب پہنچے اور حضرت امام علیہ السلام
کو اطلاع ہو چکی کہ بندگی میراں سید محمودؓ، میاں سید
خوندمیرؓ، میاں نعمتؓ اور میاں شیخ محمد کبیرؓ
ایک جماعت کثیر کے ساتھ نزدیک آچکے ہیں،
اس روز امام علیہ السلام کے قیامِ شریف کی باری
بی بی بونجیؓ کے گھر تھی۔ اس خبرِ مسرت اثر کے
پہنچنے سے حضرت امام الابرار امیر الاحرار بہ فرمانِ
پروردگار بے انتہا مسرور اور خوش حال ہو کر زبانِ
دُرربار گوہر نثار سے بار بار یہی فرماتے تھے ابھی
کتنی دور ہیں۔ صحابہؓ عرض کرتے کہ میرانجی قریب
آچکے ہیں پھر حضرت امام الابرارؑ گھر سے باہر آکر
یہی بات بار بار زبانِ مبارک پر لاتے اور بہ کمالِ
مسرت دریافت فرماتے تھے کہ کتنی مقدار دور ہیں
صحابہؓ عرض کرتے کہ نزدیک آگئے ہیں جب چند

اسمہابی بی بون رضی اللہ عنہا کہ ہر وقتی مشکل
خودرا از امامؑ حل کردندی آں عصمت پناہؓ
بحضرت شاہنشاہ عرض کردند کہ میرانجی بر
روی مبارک شما بسیار
خوشحالی می نماید پس مہدیٔ
موعودؑ از جہت آمدن فرزندِ
خود خوشحال می شود فرمود
آری فرد

جس کا پوت پوت ہو کر آوے
اُسے کاہے خوشی نہ ہووے

یعنے چرا شاد نشوم کہ پسر پسر شدہ
می آید ولیکن خوشحالی ایں میشود کہ
ذاتاں ایں قدر می آیند کہ در پیش
اوشاں چنداں مہدی میشوند حضرت
بی بی بون رضؓ پرسیدند کہ میرانجی آں
کدام کساں ہستند فرمودند کہ برادرم
سید محمود و برادرم سید خوندمیر اند
حاصل الامر چونکہ بندگی میراں سید محمود و بندگیمیاں
سید خوندمیر و بندگیمیاں نعمت با جماعت
کثیر آمدند و با حضرت امیر علیہ السلام ملاقات
کردند حضرت حبیب ذو الجلال بسیار
خوشحال شدہ میراں سید محمودؓ در آغوش نمودند و
دراں وقت حضرت خاتم الولایتؑ ایں بیت فرمودند

بایدِ شکست از ہمہ عالم برای یار
آری برای یار دو عالم تواں شکست

بار بہ تکرار آنحضرتؑ نے یہ دریافت فرمایا تو اِس
بنا پر حرم محترم محرم رازِ سر والعین مسماۃ ،
بی بی بون رضی اللہ عنہا نے جو ہر وقت ہر مشکل مسئلہ کا
حل امامؑ سے دریافت فرمایا کرتی تھیں اُس عصمت
پناہ رضؓ نے حضرتِ شاہنشاہ سے عرض کیا کہ میرانجی
آپ کے چہرۂ مبارک پر بیحد خوشحالی دکھائی دیتی
ہے، کیا مہدی موعودؑ بھی اپنے فرزند کے آنے سے
ایسے خوشحال ہوتے ہیں۔ آنحضرتؑ نے فرمایا "ہاں"

جس کا پوت پوت ہو کر آوے
اُسے خوشی کا ہے نہ ہووے

یعنے میں کیوں خوش نہوں گا کہ بیٹا بیٹا ہو کر آتا
ہے اور بھی خوشحالی اِس سبب سے ہے کہ ایسی
ذاتیں آرہی ہیں جِن کے رُو برو کئی ایک مہدی
ہوں گے۔ حضرت بی بی بون رضؓ نے پوچھا کہ
میرانجی وہ کون ہیں؟ تو حضرتؑ نے فرمایا، برادرم
سید محمود اور برادرم سید خوندمیر ہیں۔ حاصل کلام
جب بندگی میراں سید محمودؓ اور بندگی میاں سید
خوندمیر رضؓ اور بندگی میاں نعمت رضؓ ایک جماعتِ
کثیر کے ساتھ آئے اور حضرت امیر علیہ السلام سے
ملاقات کی۔ حضرت حبیبِ ذو الجلال بیحد خوشحال
ہو کر میراں سید محمودؓ کو سینے سے لگائے اور اس
وقت حضرت خاتم ولایت علیہ السلام نے یہ بیت
ارشاد فرمایا ؎ (ترجمۂ آیت)

یار کی خاطر ہے لازم سب سے رشتہ توڑنا
ہاں برائے یار ہے آساں دو عالم چھوڑنا

وبطرف جانبین بسیار زاری شده است همدراں وقت بحضور خاتم ولایت بندگی میراں سید محمودؓ عرض نمود کہ میرانجی من در ملازمت میرانؑ چگونہ نمی آیم کہ سید خوندمیر با من بسیار خوبی کردند حضرت امیرؑ فرمودند کہ دریں چہ عجب است کہ برادر شما اند نیز عرض کردند کہ میرانجی اگر برادرم سید خوندمیر در راہ نبودی بندہ در میان راہ تلف شدے ولاکن سید خوندمیر با ما بسیار خوبی کردند نیز حضرت امیر فرمودند کہ دریں چہ عجب است کہ سید خوندمیر برادر حقیقی شما ہستند ایں بشارت آں وقت شدہ است نیز نقل است کہ ہمدراں وقت بندگی میراں السید محمودؓ بحضور خاتم ولایت امام الابرارؑ درباب احمد شہ قدن استفسار کردند بطریق مبہم کہ میرانجی یک شخصی تصدیق مہدی موعود می دارد و ظاہر بروش مہدی می باشد قرآن بیان می کنند فاما از صحبت خدام جدا است حکم او چیست حضرت میرانؑ فرمودند کہ بھایا در وقت بیان عصر و مغرب بندہ را یاد دہانید القصہ چونکہ درمیان وقت مذکور بحضرت نورٌ علیٰ نور بندگی میراں سید محمود عرض نمودند و بطریق مبہم معلوم کردند حضرت میرانؑ فرمودند کہ بھایا نام آں شخص واضح کردہ

پدر و فرزند ہر دو اشکبار ہوئے اور اسی وقت خاتمِ ولایتؑ کے حضور میں بندگی میراں سید محمودؓ نے عرض کیا کہ میرانجی میں خدمتِ عالی میں کیونکر نہ آتا کہ سیّد خوندمیر نے میرے ساتھ بہت حسنِ سلوک کیا۔ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اسمیں کیا تعجب ہے کہ وہ تمہارے برادر ہیں۔ پھر بندگی میراں سیّد محمودؓ نے عرض کیا کہ اگر برادرم سیّد خوندمیر راستے میں نہ ہوتے تو یہ بندہ راستے ہی میں جان دیدیتا۔ لیکن سیّد خوندمیر نے ہمارے ساتھ ایسی بھلائی کی پھر حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا اس میں تعجب کیا ہے۔ سیّد خوندمیر تمہارے برادرِ حقیقی ہیں، یہ بشارتؓ اُسی وقت کی ہے۔ نیز نقل ہے کہ اُسی وقت بندگی میراں سیّد محمودؓ نے حضرت خاتمِ ولایت امام الابرار کے حُضور میں احمد شہ قدن کے بارے میں استفسار فرمایا بطریق مبہم کہ میرانجی ایک شخص مہدی موعودؑ کی تصدیق کیا ہوا ہے، ظاہر روش مہدیؑ پر ہے بیانِ قرآن کیا کرتا ہے لیکن حضور کی صحبت سے جُدا ہے اُس کے لیئے کیا حکم ہے۔ حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ بھائی بیانِ قرآن کے وقت عصر و مغرب کے درمیان بندے کو یاد دلاؤ۔ قصہ مختصر یہ کہ اُسی وقتِ مذکور میں حضرت نورٌ علیٰ نور کے حضور میں بندگی میراں سید محمودؓ نے عرض کیا اور بطریق مبہم ہی اُس کے حال کی خبر دی۔ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائی اس شخص کا نام واضح کر کے کہو۔ بندگی میراں سید

بگوئید بندگیمیرانید محمود رض نام احمد شہ قدن آشکارا فرمودند آنحضرت فرمودند کہ بجا یا نام او چھپا کنید یعنے نام اورا دور کنید وقت بیانِ قرآن است او سر منافق است در ینجا دلائل قاطعہ در باب اثبات نفاق احمد شہ قدن بسیار بود لیکن مختصر یاد کردیم الغرض قصہ ادا کردن امانت بندگیمیاں نعمت رض در پیش حضرت خاتم ولایت م و حساب داون خرچ راہ زیر طالبانِ الٰہ کہ ترک دنیا کردہ آمدہ بودند مشہور است و فرمودن حضرت امام بندگیمیاں نعمت رض را کہ شمارا ایں مسئلہ ہم یاد نیامد کہ مال پدر تست و باز دلگیر شدن میاں مذکور و دلاسا کردن امام نور علیٰ نور فرمودن ایں مسئلہ گوجری کہ

توں مجہ لور نہ لور خدیجہ ہوں تجہ لور نہار

یعنی ایں مسئلہ ایست فی المثل کہ میگوید کہ فلاں بس تو مرا خواہ یا مخواہ ما ترا خواہانیم ایں مسئلہ اشارت بر بشارت بر بندگی میاں نعمت رض است در پیش مصدقاں معروف است حاصل الغرض بعد از آمدن بندگیمیراں سید محمود و بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما حضرت ولایت پناہ م را شش ماہ حیات شدہ و سہ ماہ قبل ازیں در فرح الفرح التمام حضرت امام علیہ السلام آمدہ بودند منجملہ نہ ماہ

محمود رض نے احمد شہ قدن کا نام ظاہر فرمایا تو آنحضرت نے فرمایا اُس کا نام چھوڑ دو یعنے اس کا ذکر مت لاؤ، یہ وقت بیانِ قرآن کا ہے وہ سر منافق ہے یہاں اور دلائلِ قاطعہ احمد شہ قدن کے نفاق کے ثبوت میں بہت ہیں لیکن میں نے اسی پر اختصار کیا ہے۔ الغرض بندگی میاں نعمت رض کا امانت ادا کرنا حضرت خاتم ولایت ع کے حضور میں اور حساب دینا خرچ راہ کا اُن طالبانِ خدا میں جو ترک دُنیا کر کے آئے تھے مشہور ہے اور حضرت امام علیہ السلام کا یہ ارشاد بندگی میاں نعمت رض کو کہ تم کو یہ مسئلہ بھی یاد نہ آیا کسی کو کوئی چیز نہ دینی ہو تو کہتے ہیں، کیا تیرے باپ کا مال ہے۔ اور پھر آزردہ خاطر ہونا میاں مذکور کا اور ان کو تسلّی دینا امام نور علیٰ نور کا یہ مسئلہ گوجری فرما کر کہ (ترجمہ مصرعہ گجراتی)

تو مجھے چاہے نہ چاہے میں ہوں تیرا خواستگار

یعنے یہ مسئلہ جس کو ضرب المثل کے طور پہ کہتے ہیں کہ اے فلاں تو مجھے چاہے یا نہ چاہے ہم تو تیرے چاہنے والے ہیں۔ یہ مسئلہ بندگی میاں نعمت رض کے حق میں اشارہ مبنی بر بشارت ہے جو سب مصدقانِ مہدی ع میں مشہور و معروف ہے حاصلِ کلام بندگی میراں سید محمود رض اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما کے آنے کے بعد حضرت ولایت پناہ ع کی حیاتِ طیبہ چھ مہینے ہوئی قبل اسکے تین مہینے آنحضرت ع کو فرہ آگرہ ہوئے تھے جملہ نو مہینے اِس جگہ اُس شہنشاہِ ولایت ع کی حیات ہوئی اور اکثر

حیات شاہنشاہ درینجا شدہ است واکثر
اشارت پربشارات درحق خلفاء ذات موصوف
بہ مہدی موعود صفات ہم درینجا از امام البر و
البحر صدور یافتہ است انّ فی ذالک
لاٰیات بینات وشہادات قاطعات
علیٰ صدق امام آخر الزمانؑ فبایّ
اٰیۃ بینۃ وشہادۃ قاطعۃ بعدھا
تومنون فبای اٰلاءِ ربکما تکذبان

باب بست وششم

دربیان بشارات حضرت امام محمد مہدی
علیہ الصلوٰۃ بامر واہب العطیات درحق
ہردو خلیفۂ ذات بحکم المہدی یک وجود و
یکذات ویک صفات اند یعنے السیدین
الشابین الصالحین الامرین الصدیقین
المحمودین صاحب السیر والسلوک الخاتمین فمنہما
ابن المہدی الموعود واصل المعبود بندگیمیراں
سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ و
الثانی امیر بالاحادیث احمدی والمخصوص
بالآیات کلام صمدی وہو بالقطع علی سیرۃ
المہدی سلطانا نصیر صاحب جند کثیر
اولوالامیر بدر المنیر بندگی میاں سید خوندمیر
صدیق مہدی نور اللہ وجہہ بانوار الذات
والصفات و ذکر بشارات حضرت مہدی
موعودؑ خصوصا درحق بندگیمیراں سید محمود
رضی اللہ عنہ فاعلم ایہا المصدق بیان

اشارات پربشارات خلفاء ذات ہم صفات
مہدی موعودؑ کے حق میں اسی جگہ اس امام البر والبحور
سے صدور میں آتے ہیں۔ بے شک اس بیان میں
کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں۔ امام آخر الزمانؑ
کے صدق پر۔ پس ان کے بعد اور کس کھلی نشانی،
اور قطعی شہادت پر ایمان لاؤ گے۔ دیکھو فرمان خدا
پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

چھبیسواں باب

بشارات حضرت امام محمد مہدی علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے بیان میں جو بحکم واہب العطیات
دونوں خلفائے ذاتی کے حق میں واقع ہیں جو بحکم
مہدی موعودؑ ایک وجود، ایک ذات، ایک صفات
ہیں، یعنے سیدین جوانان صالحین ہمہ امکین صدیقین
محمودین جو صاحبان سیر و سلوک خاتمینؑ ہیں۔ پس
ان دونوں میں سے ایک تو فرزند مہدی موعودؑ
واصل معبود بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی
رضی اللہ عنہ ہیں۔ دوسرے امیر مبشر با حدیث
احمدی مخصوص بہ آیات کلام صمدی قطعاً صاحب
سیرۃ مہدیؑ سلطان نصیر صاحب فوج کثیر اولوالامر
بدر منیر بندگی میاں سید خوندمیر صدیق مہدی
نور اللہ وجہہ (جن کے چہرہ مبارک کو انوار ذات و
صفات سے اللہ نے منور فرمایا ہے) اور ذکر،
ان بشارات کا جو حضرت مہدی موعودؑ کی جانب
سے خصوصاً حضرت بندگی میر سید محمود رضی اللہ عنہ

بشارات ایں ہردو ذات کہ یکذات و
یک صفات بودند بر حسب اعتقادات
صالحات نقلیات حضرت امام علیہ الصلوٰۃ
آوردہ شدہ است رحم اللہ من
الضعف۔ اعلم ان اعتقادنا فی تسویۃ
الخاتمین المحمدین وفی تفضیل السیدین
الصدیقین الامیرین المحمودین ذکر جملہ
اعتقاد صالحات صحاح را بنیاد است بر
نقل متواتر صدیق الصدیق بندگی ملک الہداد
است نقلست کہ بحضور بندگی ملک
دو کس یکی بندگیمیر السید یعقوب دومی بندگی
ملک پیر محمد و بعضی ملک داؤد ابن ملک
نجن را میگویند کہ در نوبت نشستہ بودند
و درمیان خویش درباب فضائل سیدین
مناظرہ نمودند درشان شرفیت ایشاں
بحث میکردند کہ بندگی ملک شنیدہ از
حجرہ بیروں آمدہ ماجرا پرسیدند دراں
ہردو کس یکی طاقت مقاومت بحضور
بندگی ملک علیہ الرحمۃ نداشتہ رفت
و بندگی میر السید یعقوب را نزدیک
خود طلبیدہ فرمودند کہ ایں چہ حکایت بود
ایشاں یک دو بار فرمودند کہ ماموں، ہیچ
بنود بعدہ بندگی ملک سوگند پروردگار
تکرار علی التکرار کردہ پرسیدند جواب
دادند کہ چیزی گفتگوی درباب فضائل

کے حق میں ثابت ہیں پس معلوم کر مصدق بیان
بشارات ان ہردو ذات کا جو ایک ذات اور
ایک صفات تھے، مطابق عقیدۂ صالحۂ نقلیات
حضرت امام علیہ السلام والصلوٰۃ لایا گیا ہے اللہ
رحم فرمائے انصاف کرنے والے پر۔ جان کہ ہمارا اعتقاد
جو محمدین خاتمین علیہم السلام کی تسویت کے باب
میں اور سیدین صدیقین حاکمین محمودین رضؓ کی تفضیل
کے باب میں ہے۔ جملہ اعتقاداتِ صالحہ کی بُنیاد
اسی پہ ہے اور وہ نقل متواتر صدیقِ صدیق رضؓ،
بندگی ملک الہدادؓ پر مبنی ہے۔ نقل ہے کہ بندگی
ملکؓ کے حضور میں دو اصحاب جن میں سے ایک
بندگی میراں سید یعقوبؓ تھے دوسرے بندگی
ملک پیر محمدؓ اور بعضے کہتے ہیں کہ ملک داؤد ابنِ
ملک نجن رضؓ تھے۔ ایک دفعہ نوبت میں بیٹھے ہوئے
آپس میں سیدین رضؓ کے فضائل کے بارے میں
مناظرہ کر رہے تھے۔ دونوں کے شرفِ مراتب میں
بحث ہو رہی تھی۔ بندگی ملکؓ اپنے حجرے میں تھے
یہ بحث سُنکر باہر تشریف لائے اور ماجرا دریافت
کیئے ان دونوں اصحاب میں سے ایک صاحب تو
بندگی ملک علیہ الرحمۃ کے حضور میں کچھ کہنے کی تاب نہ لاکر چلے گئے۔
بندگی ملکؓ نے بندگیمیراں سید یعقوبؓ کو نزدیک بلا کر فرمایا کہ یہ کیا
حکایت تھی انہوں نے ایک دو بار فرمایا کہ ماموں جی کوئی بات نہیں تھی
اسکے بعد بندگی ملک نے بنام پروردگار قسم دیکر مکرر سہ کرر دریافت
فرمایا تو بندگی میراں سید یعقوبؓ نے جواب دیا کہ کچھ گفتگو بندگیمیراں
سید محمود اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما کے

بندگی میرانسید محمود و بندگیمیانسید خوندمیر بود
بندگی ملک علیہ الرحمۃ انگشت بدندان
مبارک دادہ فرمودند خوندکار زادے
شمارا حق تعالی برای فائدہ آفریدہ
است جائیکہ شما باشند مردمانرا فائدہ
حاصل شود و دریں گفتگوی زیان است
وشمارا نباید کہ ایں گفتگوی بکنند بعدہ
صدیق الصدیق بطریق دلائل وثیق بندگیمیراں
سیدیعقوب را جواب طریق دلاسا کردہ
فرمودہ اندکہ بہ بنیند حضرت میراں
علیہ السلام در حق شاں بعضے بشارات
یکجا جمع کردہ بفرمان واہب العطیات
دادہ اند و بعضے بشارات بندگیمیرانسید محمودؓ
را فرمودند بہماں بشارات میانسید خوندمیر
رابشارات دادند و بعضے بشارات
میانسید خوندمیر را فرمودند بہماں بشارات
بندگیمیرانسید محمود را اشارت نمودہ اند و
بعضے آنچہ بشارات بندگیمیرانسید محمود را
دادند بندگیمیانسید خوندمیر را نہ دادند و آنچہ
میانسید خوندمیر را دادند میرانسید محمود را
ندادند باز بندگی ملک فرمودند کہ بدیں حجت
کہ گفتہ شد درمیان محمدین فیہما النبی و
المہدی و درمیان سیدین یعنے میرانسید
محمود و میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہما
فرق نیست و فرق کنندہ را زیان است

فضائل کے بارے میں تھی۔ یہ سنکر بندگی علیہ الرحمۃ
انگشت بدنداں ہوئے اور فرمائے کہ خوندکار
زادے حق تعالی نے تم کو خلق کے فائدے کے
لیئے پیدا کیا ہے تم جہاں رہیں لوگوں کو فائدہ
پہنچنا چاہیئے اس گفت گو میں نقصان ہے۔ تم کو
نہیں چاہیئے کہ یہ گفت گو کریں۔ اس کے بعد
صدیق صدیق رضؓ نے معتبر دلائل کے ذریعہ بندگی
میراں سید یعقوبؓ کو بخوبی تسلی دیکر فرمایا کہ دیکھو
حضرت میراں علیہ السلام نے ان دونوں حضرات رضؓ
کے حق میں بعض بشارتیں یکجا کر کے بفرمان
خداوند واہب العطیات مرحمت فرمائی ہیں اور
بعضے بشارات جو بندگی میراں سید محمود رضؓ کو
عطا فرمائے وہی بشارات بندگی میاں سید خوندمیرؓ
کے حق میں فرمائے اور بعضے بشارات جو بندگی
میاں سید خوندمیر رضؓ کے لیئے فرمائے ان میں بندگی
میراں سید محمودؓ کے لیئے بھی بشارات اشارۃً ثابت
ہیں اور بعض بشارتیں ایسی ہیں جو بندگی میراں سید
محمودؓ کو دی گئی ہیں۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ
کو نہیں دی گئیں اور کچھ ایسی ہیں جو میاں سید خوندمیرؓ
کو دی گئیں اور میراں سید محمود رضؓ کو نہیں دی گئی ہیں
پھر بندگی ملک رضؓ نے فرمایا کہ اس حجت سے جو بیان
کی گئی حضرات محمدین یعنے نبی اور مہدی علیہم السلام
کے درمیان اور حضرات سیدین یعنے میراں سید محمودؓ
اور میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما کے درمیان
کوئی فرق نہیں ہے اور فرق کرنے والے کے لیئے

اعاذنا اللہ منہا فاعلم ایہا المصدق فہذا الترتیب
المقدار المذکور ما ہو المتواتر المعروف
کالظہر الشمس المشہور ذکرت بشارات
ہذین الذات بالمنقولات التی وردو فی
حقہما۔ حاصل المقصود والمرام حضرت امام
علیہ السلام بامر اللہ الملک العلام در
حق بعضے اصحاب عظام بشارتہا فرمودند
ولیکن بشارات این ہر دو ذوات فائض
البرکات رفیع الدرجات مہدی صفات
تخصیص است وعلامت خصوصیت این
است کہ در ہمہ بشارات کہ از زمرۂ
اولوالالباب در حق ہر یک اصحاب صادر
شدہ است ایں ہر دو ذوات حمیدہ صفات
دراں موصوف وشریک اند فاما در
بشارات شان علیہما الرضوان کسی
شریک نیست بعضے بشارات در حق
ہر دو ذوات بطریق یک وجود ویک
ذات جمع فرمودہ دادند وبعضے آنحضرت
مبین شم ان علینا بیانہ بشارات
درحق ہر یکی جداگانہ فرمودہ اند فاما
القسم الاول چونکہ آں ہر دو ذات
سید السادات بحجۃ القاطعات یک
وجود ویکذات بودہ اند بنا بر ہر دو را
یکجا جمع کردہ وچند بشارتہا فرمودہ
اند اینست یکی آنکہ چوں ہر دو سیدین

نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہم کو محفوظ رکھے
پس جان اے مصدق یہ ترتیب بمقدار مذکور جو
متواتر و معروف ہے آفتاب کی طرح روشن و مشہور
ہے۔ اب یہاں سے ان دونوں ذاتوں کے حق میں
جو بشارات نقول سے ثابت ہیں ذکر کی گئی ہیں
حاصلِ مقصود و مطلوب یہ کہ حضرت امام علیہ السلام
نے بحکم خداوندِ علام اور بھی اصحاب کرام رض کے حق
میں بشارتیں مرحمت فرمائی ہیں لیکن اِن دونوں
ذات فائض البرکات عالی درجات مہدی صفات
کی بشارتیں خاص الخاص ہیں اور ان کی خصوصیت
کی علامت یہ ہے کہ اُن تمام بشارات میں سے
جو زمرہ اُولوالالباب اصحاب رض میں سے ہر ایک صحابی
کرام کے حق میں صادر ہوئی ہیں۔ یہ دونوں ذاتِ
حمیدہ صفات ہر ایک سے موصوف اور ہر ایک میں
شریک ہیں لیکن سید علیہما الرضوان کو دی ہوئی،
بشارات میں کوئی اور شریک نہیں ہے۔ بعض
بشارتیں اِن دونوں ذاتوں کے حق میں بطریق
ان کے ایک وجود اور ایک ذات ہونے کے متحدہ
طور پر فرمائی گئی ہیں اور بعض ایسی ہیں جن کو کہ
آنحضرت مبین کلام اللہ بفحوای ثم ان علینا بیانہٗ
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں میں سے ہر ایک
کے حق میں علیحدہ علیحدہ فرمایا ہے۔ پہلی قسم کی
بشارتیں۔ چونکہ ہر دو ذات سیدانِ سادات
از روئے دلائلِ قاطعہ ایک وجود اور ایک
ذات ہوئے ہیں۔ بنابریں دونوں کا ذکر ایک جگہ

ذوالعزوالاکرام درفرح المفرح المقام
رسیدند حضرت امام علیہ السلام بامر ملک
العلام ہردو ذات را بشارات دادند بندگی
میراں سید محمود رض را فرمودند کہ پسر پسر شدہ
می آید و بندگی میاں سید خوندمیر رض را پسر حقیقی فرمودند
چنانچہ ضمناً نقل بالا گذشت نقل دوم
آنکہ فرمودند ذاتاں آنچناں می آیند
کہ درمیش اوشاں چنداں مہدی میشوند
سوم نقلست روزی حضرت امام علیہ
السلام در شہر فرح المفرح المقام
فرمودند کہ فرمان حقتعالی میشود کہ ای سید محمد
ہردو سیداں ہردو برادراں ہردو جواناں
ہردو صالحاں راستا و چپا تو برگزیدہ
شدند ایشانرا بواسطہ فیض از حضرت
ما میرسد اگر ترا مہدی موعود نکردمے
و محمد رسول اللہ را نفرستادمے آسمان
و زمین پیدا نکردمے و خدائی خود را
آشکارا نکردمے ایں ہردو ذات بایں
مقام رسیدندے و لائق ایں مقام
بودندے لیکن از حضرت ما بر تو منت
عرض کردہ میشود کہ ایشانرا تابع تو کردہ
دادیم چونکہ حضرت خاتم ولایت ع ایں
اشارت بر بشارت چند مرتبہ فرمودند
ہمہ کساں شنیدند فاما آشکارا نکردند کہ
فلاں کس ہستند لفظست کہ درمیان

کر کے چند بشارتیں حضرت امام نے دی ہیں۔
ایک یہ کہ جب سیدین صاحبانِ عزو اکرام مقام
فرحت بخش فرہ میں پہنچے تو حضرت امام علیہ السلام
نے بہ فرمانِ خداوندِ علام دونوں کو بشارتیں دیں
بندگی میراں سید محمود رض کے حق میں آنحضرت ع نے
فرمایا کہ بیٹا بیٹا ہو کر آتا ہے اور بندگی میاں سید
خوندمیر رض کو آنحضرت ع نے پسرِ حقیقی فرمایا۔ چنانچہ
ضمناً یہ نقل اُوپر گذری ہے۔ دوسری نقل وہ ہے
کہ آنحضرت ع نے فرمایا، ایسے ذوات آتے ہیں کہ انکے
آگے کئی ایک مہدی ہوں گے۔ تیسری نقل یہ ہے
کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام نے شہر فرحت
بخش فرہ میں فرمایا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ
اے سید محمد ہر دو سید ہر دو برادر اور ہر دو جوانانِ
صالح جو تیرے سیدھے اور بائیں جانب منتخب
ہوئے ہیں ان کو بغیر کسی واسطہ کے ہمارے حضور
سے فیض پہنچتا ہے۔ اگر تجھ کو میں مہدی موعود نہ
کرتا۔ محمد رسول اللہ کو نہ بھیجتا، آسمان و زمین کو
پیدا نہ کرتا اور اپنی خدائی کو ظہور میں نہ لاتا تب بھی
یہ دونوں ذات اسی مقام کو پہنچتے اور اس مقام
کے لائق ہوتے لیکن ہماری بارگاہ سے تجھ پر یہ
احسان ہے کہ ہم نے ان دونوں کو تیرے تابع
کر کے تجھے دیا ہے۔ جب حضرت خاتمِ ولایت ع
نے اس اشارتاً یہ بشارت چند مرتبہ فرمائی تو سب نے
اس کو سنا۔ لیکن آنحضرت ع نے یہ ظاہر نہیں فرمایا
تھا کہ وہ دونوں فلاں فلاں ہیں۔

یاران امام البر و البحورؑ دو حقیقی برادر بودند کہ
ہر دو سیداں و ہر دو جواناں و ہر دو صلاحیت
داشتند و ہر روز بوقت بیان راستا
و چپا آنحضرت علیہ السلام نشستہ اند و
باندکی کشف ہم رسیدہ بودند اوشاں
در خاطر خود آوردند کہ ایں مقام بیواسطگی
کہ حضرت امام علیہ السلام میفرمایند مقام
ما است و ہر دو برادر درمیان خویش
مشورت کردہ گفتند کہ چوں مارا بحضرت
خدا تعالیٰ بیواسطہ فیض میرسد پس مارا
در صحبت ماندن چہ حاجت است اوشاں
ہر دو برادراں بغیر پرسیدہ حضرت
صاحب الزمانؑ رفتند روزی حضرت
امام الابرارؑ از احوال آں ہر دو برادر استفسا
فرمودند کہ آں ہر دو برادر نمی نمایند
کجا ہستند یاراں عرض کردند کہ میرانجی آں
ہر دو برادر رفتند حضرت میرانؑ فرمودند
عجب آنکہ اوشاں را نفس مغالطہ داد اگرچہ
چیزی چند ملی بینائی ہم بود و لکن غلط خوردند
بعدہ حضرت خاتم ولایتؑ بفرمان حضرت
رب العزت آشکارا فرمودند کہ آں ہر دو
برادراں بھائی سید محمود و بھائی سید خوندمیر
ہستند و نیز ام المومنین حرم امام العارفین
واقف سر والعین اسما بی بی بون رضی اللہ
عنہا نیز از حضرت امام تحقیق کردہ اند

نقل ہے کہ حضرت امام البر و البحور علیہ السلام کے
اصحاب کے درمیان دو برادر حقیقی تھے جو صاحبانِ
سیادت اور جوانانِ صالح تھے اور ہر روز بیانِ
قرآن کے وقت آنحضرتؑ کے سیدھے اور بائیں جانب
بیٹھا کرتے اور کچھ کشف بھی اُن کو حاصل ہو چکا تھا
انہوں نے اپنے دل میں لایا کہ یہ مقام بے واسطگی
کا جو حضرت امام علیہ السلام بیان فرماتے ہیں، ہمارا
ہی مقام ہے۔ ان دونوں بھائیوں نے آپس میں
مشورہ کرکے یہ طے کر لیا کہ جب ہم کو خدائے تعالیٰ
کے حضور سے بغیر کسی واسطہ کے فیض پہنچتا ہے تو پھر
ہم کو صحبت میں رہنے کی کیا حاجت ہے اس غرور
میں مبتلا ہو کر وہ دونوں برادر حضرت صاحب الزمانؑ
کی اجازت کے بغیر چلے گئے۔ ایک روز حضرت
امام الابرارؑ نے ان دونوں بھائیوں کے متعلق
اصحاب سے استفسار فرمایا کہ وہ دونوں برادر دکھائی
نہیں دیتے، کہاں ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ
میرانجی وہ دونوں برادر جا چکے ہیں۔ حضرت میرانؑ
نے فرمایا عجیب بات ہے کہ ان کو نفس نے مغالطہ
دیا، اگرچہ کچھ موہوم سی بینائی بھی ان کو حاصل تھی،
لیکن دھوکے میں پڑ گئے اس کے بعد حضرت خاتمِ
ولایتؑ نے بہ فرمانِ حضرت رب العزۃ واضح
فرما دیا کہ وہ دونوں برادر (جن کو مقامِ بے واسطگی
ہونا بیان کیا گیا ہے) بھائی سیّد محمود اور بھائی
سیّد خوندمیر ہیں۔ نیز اُم المومنین حرم امام العارفین
واقفِ سر والعین مسماۃ بی بی بون رضی اللہ عنہا نے بھی

کہ آں ہر دو سیداں بندگی میراں سید محمود
و بندگی میاں سید خوندمیر علیہما الرضوان مستند
چنانچہ نقلست کہ در احمد آباد بموضع
نین پور اجماع شدہ بود گفتگو در فضل
دو جواناں بود و ہمہ مہاجران مہدی موعودؑ
اجماع کردہ دراں مجلس حاضر بودند بعضے
مہاجراں علیہم الرضوان فرمودند کہ
خصوصیت دو جواناں معلوم است
ولکن تعین نہ شدہ است کہ آں دو
جواناں کدام اند و کیسانند بعدہ بندگیمیاںؓ
فرمودند کہ بندہ را سماع اینچنیں است
کہ بی بی بونؓ پرسیدہ تحقیق کردہ اند و حضرت
میرانؑ در پیش ایشاں نام ہر دو جواناں
تعین کردہ فرمودہ اند بیائید تا بی بی رضؓ
را بپرسیم بعدہٗ ہمہ مہاجراں علیہم الرضواں
پیش حضرت بی بیؓ رفتند و بندگیمیاںؓ حضرۃ
بی بی رضؓ را بدیں عبارت پرسیدہ کہ خدا تعالیٰ
حاضر است و حضرت میرانؑ نیز حاضر اند انچہ
از حضرت میرانؑ در باب تشخیص و تعین
نام ہر دو جواناں شنیدہ باشند بفرمایند کہ
آں کدام اند حضرت بی بی رضؓ بدیں عبارت
جواب دادند کہ حضرت میرانؑ در شہر فرح
بوقت دعوت ایں بشارت دو جوان فرمودہ
اند (کہ چنانچہ بالا گذشت) چوں من ایں
حکایت از آنحضرتؑ شنیدم پرسیدم

حضرت امام علیہ السلام سے اس امر کی تحقیق کی ہے کہ
وہ دونوں سیدین بندگی میراں سید محمود اور بندگی
میاں سید خوندمیر علیہما الرضوان ہیں۔ چنانچہ نقل
ہے کہ احمد آباد میں موضع نین پور میں اجماع ہوا تھا
جس میں دو جوانوں کے فضل کے بارے میں گفتگو
تھی، حضرتؑ مہدی موعودؑ کے تمام مہاجرینؓ اجماع
کر کے اس مجلس میں حاضر ہوئے تھے۔ بعضے مہاجرین
علیہم الرضوان نے فرمایا کہ دو جوانوں کی خصوصیت
معلوم ہے لیکن تعین نہیں ہوا ہے کہ وہ دونو جوان
کون ہیں اور کیسے ہیں۔ اس کے بعد بندگی میاںؓ
نے فرمایا کہ بندے نے سنا ہے کہ بی بی بونؓ نے
حضرت میرانؑ سے پوچھکر اس امر کی تحقیق کی ہے
اور حضرت میرانؑ نے ان کے سامنے ہر دو کے نام
تعین کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ آؤ تا کہ بی بیؓ
سے پوچھ لیں اس کے بعد سب مہاجرین علیہم الرضوان
حضرت بی بیؓ کے حضور میں گئے اور بندگی میاںؓ
نے حضرت بی بیؓ سے اس عبارتؔ میں سوال کیا کہ
خدائے تعالیٰ حاضر ہے اور حضرتؔ میراں علیہ السلام بھی
حاضر ہیں۔ حضرت میراں علیہ السلام سے دو جوانوں
کے ناموں کے تعین اور تشخیص کے بارے میں
آپنے جو کچھ سنا ہے بیان فرمائیے کہ وہ کون ہیں
حضرت بی بی رضؓ نے اس عبارتؔ میں جواب دیا کہ
حضرت میرانؑ شہر فرہ میں بہ وقت دعوت یہ بشارت
دونوں جوانوں کے حق میں بیان فرمائی (جس کا ذکر
اوپر گذرا ہے) جب میں نے یہ حکایت آنحضرتؑ

کہ میرانجی ایں دو جواناں کدام کس اند ہستند
حضرت میرانؑ فرمودند کہ در کار خود باشید
خدا تعالیٰ اظہار خواہد کرد بعدہ عرض کردیم
کہ میرانجی بداں سبب می پرسیم کہ تا تعظیم
ایشاں بکنیم ہمچو تعظیم خوندکار می داریم بعدہ
فرمودند کہ آں دو جواناں بھائی سید محمود
و بھائی سید خوندمیر اند نیز **نقل است**
کہ روزی حضرت امام علیہ السلام فرمودند کہ بندہ
را خداوند تعالیٰ مہدی موعود کردہ وصف
بندہ بہ پیغمبراں خبر دادہ بود بنابر اکثر
پیغمبراں تمنای صحبت بندہ کردہ بودند چونکہ
بندگی میراں سید محمود بشارت بیواسطگی شنیدہ
بودند و ایں نقل ہم شنیدند بسیار زاری
کردند چونکہ حضرت امام الابرار از جہت
زاری استفسار فرمودند بندگی میراں سید محمود
عرض کردند کہ میرانجی شرف مہدی موعود آنست
کہ پیغمبراں تمنا کردہ اند و مایاں را می فرمایند
کہ بیواسطہ فیض می رسد پس از واسطۂ
خویش بیواسطہ نکنند حضرت امامؑ فرمودند
کہ بھائی سید محمود دلگیر مشوید خدا تعالیٰ شمارا
ایں مرتبۂ بیواسطگی از واسطۂ بندہ عطا
کردہ است و از واسطہ بیواسطہ شدہ
اید دریں جا تمثیلی فرمودند کہ یک وزیر مملکت
مدار امیر باشد و آں وزیر را دو پسر باشد
و ہر دو تفکیکہ وزیر در خدمت امیر آمدی

یہ سنی تو سوال کیا کہ میرانجی یہ دو جوان کونسے اشخاص
ہیں ۔ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے کام
میں رہو ۔ خدائے تعالیٰ ظاہر فرمائے گا اس کے بعد
میں نے عرض کیا کہ میرانجی اس سبب سے پوچھتی
ہوں کہ ان کی تعظیم بھی خوندکار کی تعظیم کی طرح
ہمیں ملحوظ رہے گی ۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ وہ دونوں
جوان بھائی سید محمود اور بھائی سید خوندمیر ہیں نیز
نقل ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام نے
فرمایا کہ بندے کو خداوند تعالیٰ نے (ازل ہی میں)
مہدی موعود کرکے بندے کا وصف سب پیغمبروں
کو معلوم کیا تھا ۔ بنا بریں اکثر پیغمبروںؑ نے بندے
کی صحبت میں رہنے کی تمنا کی تھی ۔ چونکہ بندگی
میراں سید محمود اپنی بے وسطگی کی بشارت سن
چکے تھے اور یہ نقل بھی انہوں نے حضرت مہدیؑ
کی زبانی سنی تو بہت زاری کرنے لگے ۔ جب
حضرت امام الابرارؑ نے زاری کا سبب دریافت
کیا تو بندگی میراں سید محمودؓ نے عرض کیا کہ میرانجی
مہدی موعودؑ کا وہ شرف ہے جن کی صحبت میں
رہنے کی تمنا پیغمبروں نے کی ہے اور خوندکار ہم کو
فرماتے ہیں کہ تم کو بے واسطہ فیض پہنچتا ہے پس
اپنے واسطے سے یوں ہم کو علیحدہ نہ فرمادیں حضرت
امامؑ نے فرمایا کہ بھائی سید محمود تم رنج نہ کرو خدائے
تعالیٰ نے تم کو یہ بے واسطگی کا مرتبہ بندے کے
واسطے ہی سے عطا کیا ہے ۔
اور بندے کے واسطہ ہی سے

بواسطۂ وزیر آں ہردو پسر ہم بشرف خدمت امیر مشرف شدے یک وقت وزیر بجای خود ہردو پسر دلپذیر خود را در خدمت میر فرستادہ و آں ہردو پسر در مقام بیواسطگی رسیدہ بخدمت بادشاہ مشرف شدند فاما از واسطۂ وزیر بمقام بیواسطگی رسیدند بعدہ فرمودند ہمچناں شمارا حق تعالیٰ مقام بیواسطگی از واسطہ بندہ دادہ است بشارت چہارم نقلست روزی حضرت امامؑ در فرح المفرح المقام درحق ہردو سیدین صدیقین فرمودند کہ چنانچہ درمیان فرشتگاں مہتر جبرئیل و مہتر میکائیل تخصیص اند ہمچناں خصوصیت ایں ہردو جواناں درمیان یاراں مخصوص اند بشارت پنجم آنکہ نقلست کہ حضرت امام علیہ السلام درباب ایں ہردو سیداں و ہردو جواناں را ذاتی فرمودہ اند رضی اللہ عنہما بشارت ششم آنکہ نقلست کہ حضرت مہدی موعود خاتم ولایت محمدیؐ بفرمان حضرت صمدی در تفسیر ایں آیۃ فرمودند کہ والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم ثلۃ من الاولین وثلۃ

بے واسطہ ہوتے ہو۔ اس جگہ ایک تمثیل آنحضرتؑ نے بیان فرمائی کہ بادشاہ کا ایک وزیر مدار المہام ہو اور اُس وزیر کے دو فرزند ہوں اور جب کبھی وزیر بادشاہ کی خدمت میں آئے اُس وزیر کے توسط سے وہ دونوں لڑکے بھی بادشاہ کی خدمت کے شرف سے مشرف ہوتے ہوں تو ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ وزیر بجائے خود جانے کے اپنے ہردو قابل فرزندوں کو بادشاہ کی خدمت میں بھیجتا ہے تو وہ دونوں مرتبہ بے واسطگی پاکر بادشاہ کی، خدمت سے مشرف ہوتے ہیں لیکن وہ اس تقرب اور مقام بے واسطگی کو وزیر کے واسطہ ہی سے پہنچتے ہیں اس کے بعد آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ایسا ہی مقام بے واسطگی بندے کے واسطے سے حق تعالیٰ نے تم کو عطا کیا ہے۔ چوتھی بشارت یہ ہے نقل ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام نے مقامِ فرحت بخش فرہ میں ہردو سیدین صدیقین کے حق میں فرمایا کہ جیسے فرشتوں کے درمیان مہتر جبرئیل اور مہتر میکائیل مخصوص ہیں ویسے ہی یہ دونوں جوان سب اصحاب کے درمیان مخصوص ہیں۔ پانچویں بشارت یہ ہے نقل ہے کہ حضرتؑ امام علیہ السلام نے ان ہردو کے بارے میں فرمایا کہ یہ ہردو سید اور ہردو جوان ذاتی (تجلی ذاتِ الٰہی سے بہرہ مند) ہیں رضی اللہ عنہما۔ چھٹی بشارت یہ ہے۔ نقل ہے کہ حضرتؑ مہدی موعود خاتم ولایت محمدی نے بہ فرمان حضرت صمدی آیتِ ہذا

من الآخرین ۔ مراد از سابقون لاہوتیانند کہ بتجلی ذات رسیدند ومراد از ثلۃ من الاولین آں جماعت اند کہ از بعث حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام تا بعث خاتم الاولیاء ظہور یافتہ اند و فرمودند کہ خواجہ بایزید و خواجہ ابراہیم ادہم و خواجہ جنید و خواجہ شبلی قدس اسرارہم داخل ایں جماعت اند و در بعث خاتم الاولیاء چند کس باشند چنانچہ سید محمود و سید خوندمیر رضی اللہ عنہما بشارت ہفتم آنکہ نقلست کہ حضرت امامؑ بامر ملک العلام در معنی ایں آیۃ کہ ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ لاتبعتم الشیطان الا قلیلا میفرمودند کہ مراد از الا قلیلا بھائی سید محمود و بھائی سید خوندمیر است بشارت ہشتم آنکہ نقلست کہ روزی حضرت امامؑ در فرح المفرح المقام جای خلوت نشستہ بودند و مظہر خاص وتجلیات اختصاص شدہ بود چونکہ بندگی میران سید محمود درانجا حاضر شدند فرمان حقتعالی در رسید کہ ای سید محمد بندہ ما می آید تو برو

(ترجمہ آیت) اور آگے نکل جانے والے آگے ہیں سب سے یہی لوگ مقرب ہیں، نعمت کے باغوں میں یہ لوگ ایک انبوہ ہے اگلے لوگوں میں اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے، کی تفسیر میں فرمایا کہ مُراد سابقون (آگے نکل جانے والوں) سے لاہوتی ہیں جو تجلّی ذات کو پہنچے ہیں اور ثلۃ من الاوّلین (ایک بڑی جماعت اگلے لوگوں کی) سے مُراد اس جماعت کے لوگ ہیں جو خاتم الانبیاء کی بعثت سے خاتم الاولیاء کی بعثت تک ظہور میں آئے نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خواجہ بایزید، خواجہ ابراہیم ادہم، خواجہ جنید، اور خواجہ شبلی قدس اسرارہم اس جماعت میں داخل ہیں اور خاتم الاولیاء کی بعثت کے زمانے میں چند اشخاص ہوں گے، جیسے سیّد محمود اور سیّد خوندمیر رضی اللہ عنہما۔ ساتویں بشارت یہ ہے: نقل ہے کہ حضرتؑ امام نے بحکم خداوندِ علّام آیت کریمہ (ترجمۂ آیت) اور اگر نہ ہوتا تم پر اللہ کا فضل اور نہ ہوتی اُس کی رحمت تو تم پیروی کرتے شیطان کی بجز تم میں سے تھوڑوں کے۔ کے معنی کے بیان میں یہ فرمایا تھا کہ اِلّاقلیلا (بجز تھوڑوں کے) سے مُراد بھائی سیّد محمود اور بھائی سید خوندمیر ہیں بشارت آٹھویں یہ ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت امامؑ مقام فرحت بخش فرہ میں ایک جگہ خلوت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ مقام مظہر خاص الخاص تجلیات کا تھا جب وہاں بندگی میراں سیّد محمودؓ

استقبال کردہ بیار حضرت امام علیہ السلام
انچہ امر ملک العلام شدہ بود بجا آوردہ بندگی میراں
سید محمود را آوردہ نزد خود نشاندند کہ بندگی میاں
سید خوندمیر با جماعت شہداء دراں مجلس
معلا حاضر شدند کہ سرہا بدست گرفتہ
و خونہا چکیدہ فرمان حق تعالیٰ در رسید
ای سید محمد میدانی کہ ایشاں کیستند عرض کردند
کہ بارخدایا ایں آں گروہ ہستند کہ برای محبت
تو جانِ خود و اہلِ و عیال بر نام تو
فدا کردند فرمان رسید ای سید محمد بداں
آگاہ باش کہ در درگاہ ما برابر
ایشاں دیگری نیست و بشارت
نہم آنکہ **نقلست** حضرت میراں
فرمودند کہ اگر در روز حشر بندہ را
فرمان حقتعالیٰ میشود کہ سید محمد ما ترا مہدی
موعود و خاتم ولایت محمدی گردانیدہ
بودیم برای ما چہ ہدیہ آوردی بندہ
عرض کنند کہ خدایا در درگاہ جباری
و قہاری تو چہ ہدیہ آورم کہ لائق تو باشد
مگر ذات خود را با دو جواناں سیداں صالحاں
را تسلیم تام کردہ پیش حضرت تو
آوردیم کہ میراں سید محمود و میاں سید خوندمیر
اند حق سبحانہٗ و تعالیٰ قبول فرماید
فاعلم ایہا المصدق بحکم
القرآن و الاحادیث علیہ السلام

حاضر ہوئے تو حق تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد ہمارا بندہ آتا ہے تو استقبال کر کے اُس کو لے آ۔

حضرت امام علیہ السلام جو کچھ امر خداوند علام ہوا تھا بجالایا۔ بندگی میراں سید محمودؓ کو لاکر اپنے نزدیک بٹھائے اتنے میں بندگی میاں سید خوندمیرؓ جماعتِ شہداء کے ساتھ اس مجلسِ معلّا میں حاضر ہوئے اِس حال میں کہ اپنے سَر ہاتھوں میں لیئے ہوئے تھے اور خون ٹپک رہا تھا۔ اس وقت حق تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد تو جانتا ہے یہ کون لوگ ہیں، آنحضرتؑ نے عرض کیا کہ اے بارِ خدا، یہ وہ گروہ ہے جس نے تیری محبت میں اپنی جان دی اور تیرے نام پر اپنے اَہل و عیال کو فدا کیا وہیں فرمانِ خدا پہنچا کہ اے سید محمد جان اور آگاہ رہ کہ ہماری درگاہ میں ان کے برابر کوئی دوسرا نہیں ہے۔ نویں بشارت یہ ہے۔ **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر حشر کے روز بندے کو حق تعالیٰ کا فرمان ہو کہ اے سید محمد ہم نے تجھ کو مہدی موعود خاتمِ ولایتِ محمدی کیا تھا ہمارے لیئے تو نے کیا ہدیہ لایا تو بندہ عرض کرے گا کہ تیری درگاہ جباری و قہاری میں بندہ کیا ہدیہ لائے جو تیرے لائق ہو مگر اپنی ذات کو ان دو جوانانِ سیدین صالحین کے ساتھ ان کو مسلمانانِ تام کر کے تیری درگاہ میں لایا ہوں جو میراں سید محمود اور میاں سید خوندمیر ہیں حق سبحانہٗ قبول فرمائے گا۔ پس جان اے بحکمِ آیاتِ قرآن اور احادیثِ نبی رحمٰن علیہ السلام

ہیچ بشارت فاضلتر از تسلیمی تمام نیست
کہ در انبیاء و مرسل حضرات محمدین الخاتمین
علیہما السلام بحکم القطع مسلمان تمام اند
و در تابعان ایں ہر دو سیدین الصدیقین
صاحب سیر و سلوک خاتمین علیہما السلام
مسلمان تمام اند دریں باب بندگیمیاں ملک
جی مہاجر حضرت مہدیؑ در دیوان ثانی
خویش خوشش ارشاد نظم میفرمایند

مسلماں ز سر تا قدم جسم و جاں
نشد کس جز آں مرسل و ایں امام
مگر تبع شاں زاولیں آخریں
یکی یا دو از روی اسلام تمام
کہ ایں بود متبوع و آں تابعش
کہ ایں مقتدی آمد و آں امام

حاصل الامر بحکم ایں بشارات واضحات
آں ہر دو ذات یک وجود و یک ذات
و یک صفات بودند چنانچہ حضرت مہدیؑ
موعودؑ ہر دو ذات را برابر فرمودہ اما
آں بشارات کہ از مبین شمّ ان
علینا بیانہ و حق بندگی میراں السید محمودؓ
جداگانہ فرمودند اینست فالاوّل نہادن
اسم مبارک بندگیمیراں السید محمود کہ صاحب
مقام محمود میشود بحکم زبان مہدی موعودؑ
این عین بشارت قاطعہ بود فہم من فہم

کوئی بشارت تسلیمی تمام سے بڑھ کر نہیں ہے
کیونکہ انبیاء و مرسلینؑ میں حضرات محمدین خاتمین
علیہم السلام ہی قطعاً و یقیناً مسلمانان تمام ہیں اور انکے
تابعین میں یہی دو سیدین صدیقین صاحبانِ
سیر و سلوک خاتمین علیہم السلام مسلمانانِ تمام ہوئے
ہیں۔ اِس باب میں بندگی میاں ملک جی مہاجرِ
حضرتِ مہدیؑ نے اپنے دیوانِ دوم میں ایک نظم
میں ارشاد فرماتے ہیں ؎

:- ترجمۂ نظم :-

مسلمان سر تا قدم جسم و جان
نہیں ہیں بجز مصطفےٰؐ اور امامؑ
مگر اُن کے اتباع میں تا آخریں
ہوئے ایک دو ہیں مسلمانِ تمام
یہ متبوع، وہ اِن کے تابع ہوئے
یہ دو مقتدی اور وہ دو ہیں امام

حاصلِ کلام ان بشارات واضحات کی بناء پر وہ
دونوں حضرات ایک وجود، ایک ذات اور ایک
صفات تھے۔ چنانچہ حضرت مہدی موعودؑ نے اِن
ہر دو ذاتوں کو برابر فرمایا ہے لیکن وہ بشارتیں
جو مبیّن کلام اللہ لفحوائے ثُمَّ اِنَّ علینا بیانہٗ
علیہ السلام نے بندگی میراں سیّد محمودؓ کے حق میں
جداگانہ فرمائی ہیں۔ یہ ہیں پہلی بشارت نام مبارک
بندگی میراں سیّد محمود رکھا جانا ہے جو صاحبِ مقامِ
محمود ہونے کی بشارت بہ زبانِ مہدی موعودؑ ہے
یہی عین بشارتِ قاطعہ تھی، جسے سمجھنے والے ہی سمجھے

بشارت دوم آنکه درباب ہشتم قصۂ تصدیق امام التحقیق که بعد از حضرت بی بی کلاں علیہا الرضوان کرده بوند و در حق شاں حضرت امام آخر زماںؑ فرمودند که ببینید که استخوان و گوشت و خون و پوست بھائی سید محمود ہمہ الا اللہ شده است وبشارت سوم ہمدراں باب ہشتم که بعد ازیں معاملہ مذکور که فنا در ذات رب غفور فرمودند که انچه در ینجا ریخته شد درانجا ریخته شد بشارت سوم آنکه نقلست که بعد از قصۂ وفات میراں السید اجمل رضؓ بندگی میراں السید محمودؓ بسیار دلگیر شده بوند که حضرت میراںؑ را فرمانِ حق تعالی در رسید که اے سید محمد برو سید محمود را بگوی که نزدِ ما از شما دیگر کسی بزرگ نیست اگرچه سید اجمل زنده ماندی بمقام مہدی موعود رسیدے ومقام مہدی موعود بزرگتر از ہمہ مقامات است. بشارت چہارم آنکه نقلست که چوں حضرت امام علیه السلام از زیارت کعبة اللہ الحرام بازگشت از ملک گجرات شہر نہر والہ عشق حوالہ پیراں پٹن شش ماه قرار کردند در ینجا بندگی میراں

دوسری بشارت وه جو باب ہشتم میں مذکور ہوئی ہے قصۂ تصدیقِ امام علی التحقیقؑ میں کہ حضرت بی بی کلاں علیہا الرضوان کے تصدیق کرنے کے بعد میراں سید محمودؓ نے حضرت امام آخر الزماں علیہ السلام کی تصدیق کی اور ان کے حق میں حضرت امام آخر الزماںؑ نے فرمایا کہ، دیکھو استخوان، گوشت، خون اور پوست بھائی سیّد محمود کا۔ تمام الا اللہ ہو چکا ہے تیسری بشارت بھی اسی باب ہشتم میں مذکور ہوتی ہے کہ بعد معاملۂ مذکور کے جو فنا در ذاتِ ربِّ غفور کا معاملہ تھا۔ آنحضرتؑ نے (اپنے سینۂ مبارک کو دکھلا کر) فرمایا کہ جو کچھ اس جگہ ڈالا گیا، اُس جگہ (میراں سید محمودرضؓ کے سینے میں) ڈالا گیا ہے۔ تیسری بشارت یہ کہ نقل ہے کہ میراں سیّد اجملؓ کی وفات کے حادثہ کے بعد بندگی میراں سیّد محمودؓ بہت آزردہ خاطر ہوگئے تھے اس وقت حضرت میراںؑ کو فرمانِ حق تعالیٰ پہنچا کہ اے سیّد محمد جا اور سیّد محمود سے کہہ دے کہ ہمارے نزدیک تم سے بڑا کوئی نہیں ہے اگر سیّد اجمل زندہ رہتے تو مہدی موعودؑ کے مقام کو پہنچتے، اور مہدی موعودؑ کا مقام سب مقامات سے بزرگ تر ہے۔ چوتھی بشارت یہ کہ نقل ہے کہ جب امام علیہ السلام کعبۃ اللہ الحرام کی زیارت سے واپس ہوئے اور ملکِ گجرات میں شہر

سید محمود یکروز مستعد شده بحضور حضرت
امام البر والبحور آمدند و برای روزگار که
کسب حلال است رخصت طلبیدند
دراں وقت حضرت امامؑ وضو ساختہ
نشستہ بودند فرمودند شمارا پناہ اِلٰہ ہرجا کہ
باشید بایاد خدا باشید خدا تعالیٰ شمارا
زود بیارد وقدمبوسی کردہ روانہ شدند
چونکہ در شہر چاپانیر آمدند
خبر میراں سید محمود سلطان محمود
بیگڑہ را رسید کہ پسر
میراں سید محمد نزد شما
آمدند سلطان مذکور استقبال جگر گوشۂ
نور علی نور کردہ بسیار تواضع نمودہ
دولت بزرگ در خدمت شاں
مقرر نمودہ دریجا قصۂ دراز است
القصہ چونکہ حضرت میراں علیہ السلام
بطرف خراسان رواں شدند واز نصیر پور
بندگی میاںؓ را بطرفِ گجرات روانہ
کردند بنا بر بندگی میاں سید سلام اللہ رضؓ
بندگی میراں سید محمود رضؓ را مکتوب نوشتند
کہ خدام درانجا چرا ماندہ اند اینجا بیائید
کہ وقتِ دہش حقتعالیٰ است چوں
حضرت میراںؑ شنیدند ماہیت مکتوب
پرسیدند بعدہٗ فرمودند کہ چنیں منویسید
کاغذ را پارہ پارہ کردند و فرمودند

نہر والا عشق حوالہ المعروف پیراں پٹن میں اٹھارہ
مہینے قیام فرمائے۔ اسی جگہ بندگی میراں سید
محمودؓ ایک روز مستعد ہو کر حضرت امام البر و البحور
علیہ السلام کے حضور میں آئے اور کچھ عرصہ کسب
حلال کی رخصت طلب فرمائی۔ اُس وقت
حضرت امام علیہ السلام وضو کرنے کے لیئے تشریف
فرما تھے۔ آنحضرتؑ نے ارشاد فرمایا! تمہارے
لیئے خدا کی پناہ ہے، جہاں بھی رہو یادِ خدا کے
ساتھ رہو۔ خدائے تعالیٰ جلد تم کو لائے یہ سُنکر
قدم بوسی کر کے روانہ ہوئے جب شہر چاپانیر
میں آئے تو میراں سید محمود رضؓ کے آنے کی،
خبر سلطان محمود بیگڑہ کو پہنچی کہ میراں سید محمدؐ
کے فرزند تمہارے پاس آئے ہیں۔ سلطانِ مذکور
نے جگر گوشہ امام نور علی نورؑ کا استقبال کیا
اور بہت تواضع سے پیش آیا اور ایک بڑا
منصب آنحضرتؓ کے لیئے مقرر کیا۔ اس جگہ
کا قِصّہ دراز ہے۔ مختصر یہ کہ جب حضرت
میراں علیہ السلام خراسان کی طرف روانہ ہوئے
اور مقامِ نصیر پور سے بندگی میاںؓ کو گجرات
کی طرف روانہ کیئے تو اس موقع پر بندگی میاں
سیّد سلام اللہ رضؓ نے بندگی میراں سید محمود رضؓ
کو ایک مکتوب لکھا کہ آپ وہاں کس لیئے ٹھہرے
ہوئے ہیں، یہاں آؤ کیونکہ یہ وقت حق تعالیٰ
کی داد و دہش کا ہے۔ جب حضرت میراںؑ
کو اس مکتوب کی اطلاع ہوئی تو آنحضرتؑ نے

که بنویسید که بنده در انجا است
و بھائی سید محمود در ینجا ہستند بشارت
پنجم آنکه بر حکم اشارت پر بشارت
از ارواح حضرت محمدین الخاتمینؑ دنیا
ترک کرده در معامله خواب دست
گرفته از خانه بیروں کردند و فرمودند
که بھائی سید محمود اینجای لایق شما
نیست چونکه از خواب بیدار
شده اند چه بینند که بیرون خانه خود را
دیده اند چنانچه قصهٔ ترک دنیا بالا
مذکور شده است بشارت ششم
آنکه چوں در ملک خراسان نزدیک
امام آخر زمانؑ آمدند اول ایں بشارت
فرمودند که پسر پسر شده می آید چنانچه
ذکر گذشت بشارت ہفتم آنکه روزی
حضرت امام علیه السلام فرمودند فرزندان
سه قسم اند یکی پوتی دوم پوت سوم
پوتندر فرمودند پوتندر از مرتبه
پدر بزرگتر باشد و پوت برابر بود
و پوتی مرتبه از پدر کمتر بود در ینجا
فرمودند که بھائی سید محمود پوت
ہستند بشارت ہشتم آنکه روزی در
ملک خراسان حضرت میرانؑ برای نماز
جمعه میرفتند و در بازوی آنحضرتؑ
میرالسید محمودرضؓ بودند حضرت میرانؑ

اس کا مضمون دریافت فرمایا۔ اس کے بعد
آپ نے فرمایا کہ ایسا مت لکھو، اس کاغذ کو
پارہ پارہ کردو پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ، یہ لکھو
کہ یہ بندہ وہاں ہے اور بھائی سید محمود یہاں
ہیں۔ پانچویں بشارت یہ کہ بموجب حضرات
محمدین النحاتمینؑ کی ارواحِ مقدسہ کے اشارۂ
پُربشارت کے آنحضرتؓ نے دنیا کو ترک کیا
اور خواب میں آپ نے یہ معاملہ دیکھا کہ خاتمینؑ
آپ کا ہاتھ پکڑ کر گھر کے باہر لائے اور فرمائے
کہ بھائی سید محمود یہ جگہ تمہارے لائق نہیں
ہے۔ جب نیند سے بیدار ہوئے تو کیا دیکھتے
ہیں کہ آپ اپنے گھر سے باہر آگئے ہیں۔ چنانچہ
ترکِ دنیا کا قصہ اُوپر مذکور ہوا ہے۔ چھٹی
بشارت یہ کہ جب ملک خراسان میں میراں
سید محمودؓ امام آخرالزمانؑ کے پاس آئے تو،
پہلی بشارت حضرت امام علیہ السلام نے یہی
فرمائی کہ بیٹا بیٹا ہوکر آتا ہے۔ چنانچہ اس کا
ذکر اُوپر گذرا ہے۔ ساتویں بشارت یہ کہ
ایک روز حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ
فرزندوں کی تین قسمیں ہیں۔ ایک پوتی، ۔
دوسرا پوت، تیسرا پوتندر۔ پھر آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ پوتندر مرتبہ میں باپ سے بلندتر
ہوتا ہے اور پوت برابر کا ہوتا ہے اور پوتی
باپ سے کم درجہ کا ہوتا ہے یہاں آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ بھائی سید محمود پوت ہیں۔

فرمودند کہ بھائی سید محمود پیش روید یا پستر شدہ بیائید کہ ہر دو ذات برابر شدہ اند خدائے تعالیٰ غیور است کہ یکی را برداردروز جمعہ آئندہ وصال آنحضرت ع گشت بشارت نہم آنکہ **نقلست** کہ روزی حضرت میرانؑ فرمودند کہ فرمان حق تعالیٰ می شود کہ سید محمد اگر ترا مہدی موعود نکردمی سید محمود را مہدی موعود گردانیدمی و بشارت دہم آنکہ **نقلست** در فرح وقتیکہ بندگی میاں یوسف رض را از جانب حق کشف شدہ بود ہمہ برادراں پسخوردہ میاں مذکور نوشیدند بندگیمیرانسید محمود درون خانہ آمدہ بسیار زاری کردند بعدہ بی بی بون رض پیش امام ع عرضکردند کہ میرانجی میرانسید محمود بسیار زاری میکنند و دلگیر میشوند خوندکار بیایند حضرت میرانؑ آمدہ پرسیدند کہ چرا چنیں میکنید بندگیمیرانسید محمود رض بالحاح عرضکردند کہ میرانجیو مرا با خوندکار سہ نسبت است یکے پدری و پسری دوم استادی و شاگردی سوم طالبی و مرشدی و میاں یوسف را یک نسبت طالبی۔

آٹھویں بشارت یہ کہ ایک روز شہر خراسان میں حضرت مہدی علیہ السلام نماز جمعہ کے لیے جارہے تھے اور آنحضرتؑ کے بازو ہی میراں سید محمود رض چل رہے تھے۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بھائی سید محمود آگے چلو یا پیچھے ہو کر آؤ، کیونکہ ہر دو ذات برابر ہو گئے ہیں۔ خدائے تعالیٰ غیور ہے، ایک کو اُٹھائے گا۔ آیندہ جمعہ سے پہلے ہی آنحضرتؑ کا وصال ہو گیا

نویں بشارت یہ کہ نقل ہے کہ ایک روز حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد، اگر میں تجھ کو مہدیؑ موعود نہ کرتا تو سید محمود کو مہدی موعود کرتا۔ دسویں بشارت یہ کہ نقل ہے کہ شہر فرہ میں ایک وقت بندگی میاں یوسف رض کو حق تعالیٰ کی جانب سے کشف کی کیفیت حاصل ہوئی تھی۔ تمام برادران دائرہ نے میاں مذکور کا پسخوردہ آب پیا۔ بندگی میراں سید محمود رض نے گھر میں آکر بہت زاری کی۔ بعد ازاں بی بی بون رض نے حضرت امامؑ کے سامنے عرض کیا کہ میرانجی، میراں سید محمود بہت رو رہے ہیں اور بہت آزردہ خاطر ہیں، خوندکار تشریف لائیں حضرت مہدی علیہ السلام نے آکر پوچھا کہ ایسا رنج کیوں کرتے ہو۔ بندگی میراں سید محمود رض نے بہ عجز و انکسار عرض کیا کہ میرانجی مجھے خوندکار کے ساتھ تین نسبتیں ہیں۔ ایک تو

ومرشدی ومیاں یوسف را یک نسبت طالبی ومرشدی بیش نیست ومیاں مذکور راچنیں حال روی داده وبنده را ہیچ نیست بعدہٗ حضرت میرانؑ فرمودند کہ برادرم سید محمود شما ایں چہ آرزوے میکنید کہ در تجلی روحی اوه اوه می کنند حال شما ازیں بہتر است باز تمثیل فرمودند کہ مانند شما ہمچو یک شخص بر اسپ تیز رواں سوار شده در حال دواں راه قطع میکنند کہ او را از خود واز راه خود و از تماشای راه خبر نیست و بجز منزل در نظر نمی آرد و مثال میاں مذکور ہمچو پیر زنی از جہت معذوری گاه بہ تماشا مشغول میشود وگاه بقطع راه مشغول میشود بعده بندگی میراں سید محمود فرمودند کہ صدقۂ خوندکار چیزے روزی شود فرمودند صدقہ خوار نباید شد مردانگی باید کرد مرد باید شد حال میاں یوسف چہ آرزوی می کنید اگر ہوس میکنید پدر خود را بکنید و اگر بہ بینید حال بھائی سید خوندمیر بہ بینید کہ تجلی الوہیت تجلی بر تجلی ریز میشود ولے بر بشره معلوم نمی شود ولوش

پدری اور پسری کی نسبت ہے۔ دوسری استادی اور شاگردی کی نسبت، تیسری طالبی اور مرشدی کی نسبت، اور میاں یوسف کو اِس ایک طالبی اور مرشدی کی نسبت کے سِوا اور کوئی نسبت نہیں ہے باوجود اس کے میاں مذکور کو ایسا حال دکھائی دیا ہے اور بندے کو کچھ نہیں۔ اسکے بعد حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ، برادرم سید محمود تم یہ کیا آرزو کرتے ہو، وہ تجلیِ رُوحی میں اوہ اوہ کرتے ہیں۔ تمہارا حال اِس حال سے کہیں بہتر ہے۔ پھر آنحضرتؑ نے تمثیل دیکر فرمایا کہ تمہاری مثال ایسے شخص کی ہے، جو ایک تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہے، اور بحالِ دواں راہ طے کر رہا ہے نہ اُس کو اپنی خبر ہے نہ راستے کی اور نہ راستے کے تماشے کی، سوائے منزل کے کسی چیز کو نظر میں نہیں لاتا اور میاں مذکور کی مثال ایک بوڑھی عورت کی ہے جو اپنی معذوری کے سبب سے کبھی راستے کے تماشہ میں لگ جاتی ہے اور کبھی راستہ طے کرتی ہے۔ اسکے بعد بندگی میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ خوندکار کے صدقہ سے کچھ روزی ہو جائے۔ آنحضرتؑ نے فرمایا صدقہ خوار نہیں ہونا چاہیئے مردانگی کرنی چاہیے اور مرد بننا چاہیئے! میاں یوسف کے حال کی کیا آرزو کرتے ہو، اگر ہوس کرتے

تغییر نمی گردد و بشارت یازدهم آنکه **نقلست** که روزی حضرت امام علیہ السلام در فرح المفرح المقام فرمودند کہ چنانچہ زرگر انگشت را بآتش افروزد بعضے تمام افروختہ شود و بعضے ناتمام ہمچنان اصحاب ما از آتش عشق بعضے تمام روشن شدہ و بعضے ناتمام ماندہ اند و آنہا کہ ناتمام ماندہ اند از بھائی سید محمود تمام خواہند شد بشارت دوازدہم آنکہ **نقلست** روزی در فرح حضرت امامؑ بندگمیراں سید محمود را سیر نبوت نبی مقرر فرمودند بشارت سیزدہم آنکہ **نقلست** قولہ تعالیٰ ومن صلح من اٰبائھم وذریاتھم الاٰیۃ در حق بندگمیراں سید محمود فرمودند فاعلم ایہا المصدق فضائل و بشارات جلائل بندگمیراں سید محمود ابن میران سید محمد مہدی موعود علیہ السلام بسیار بیشمار اند اگر از بسیار اندکی و از ہزار یکے دلائل فضائل صاحب سیر محمدی حضرت ثانی مہدی گفتہ شود کتابی مطول میگردد بنابر چند منقولات بشارات از امام البر والبحور بطریق مختصر املا کردہ شد

ہو تو اپنے باپ کے حال کی ہوس کرو، اور اگر دیکھو تو بھائی سید خوندمیر کا حال دیکھو کہ تجلّیِ الوہیت پے در پے ہوتی ہے لیکن چہرے سے کچھ معلوم نہیں ہوتا اور ان کے چہرے کا رنگ تک نہیں بدلتا۔ گیارھویں بشارت یہ ہے **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام نے مقام فرحت بخش فرہ میں فرمایا کہ جیسا کہ ایک سنار کوئلوں کو سلگاتا ہے بعضے پورے سلگتے ہیں بعضے ادھورے رہتے ہیں ویسا ہی ہمارے اصحاب عشق کی آگ میں بعضے پورے روشن ہو چکے ہیں اور بعضے ادھورے رہ گئے ہیں۔ بھائی سید محمود کے فیض سے پورے ہو جائیں گے بارھویں بشارت یہ ہے **نقل** ہے کہ ایک روز فرہ میں حضرت امامؑ نے بندگی میراں سید محمودؓ کے لیئے سیرِ نبوت نبی کا ہونا مقرر فرمایا تیرھویں بشارت یہ ہے **نقل** ہے کہ فرمانِ حق تعالیٰ ومن صلح من آبائھم وذریاتھم تا آخر (اور وہ جن کے آبا، اور اولاد صالحین ہوئے) کی بشارت بندگی میراں سید محمودؓ کے حق میں حضرت امام علیہ السلام نے بیان فرمائی۔ پس معلوم کر اے مصدق کہ فضائل اور بشاراتِ جلیلہ جو بندگی میراں سید محمودؓ ابن بندگی میراں سید محمد، مہدی موعود علیہ السلام کے حق میں ہیں بے شمار ہیں اگر بہت میں سے تھوڑے اور ہزار میں سے ایک کر کے بھی فضائلِ صاحب سیرِ محمدی حضرت ثانی مہدیؑ

و بعضے منقولات اتفاق اصحاب المہدی موعود در باب خلافت بندگی میراں سید محمود رضؓ بیان کردہ میشود انشاء اللہ تعالیٰ اگر بر ذات مہدی موعود صدق و یقین است قبول کردن فضائل سیدین الصدیقین علی الخصوص حکم دین است ومن انکر بفضائلهما بالعیان فقد ضل ضلالا عن طریق الرشاد ان فی ذلک لآیات بینات وشہادات قاطعات علی صدق المہدی بحجۃ العیان فبای آیۃ بینۃ وشہادۃ قاطعۃ تؤمنون بعدہا فبای آلاء ربکما تکذبان۔

باب بست و ہفتم

در بیان بشارات امام علیہ السلام در حق صدیق ذات علی سیرۃ المہدی بحجۃ القاطعۃ اولوالامیر بدرالمنیر سلطان نصیر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ فالبشارۃ الاوّل آنکہ حضرت میرانؑ در حق بندگی میاں سید خوندمیرؓ

کے بیان کئے جائیں تو کتاب بہت طویل ہوتی ہے۔ بنابریں چند منقولات بنی بر بشاراتِ امام البرّ والبحور علیہ السلام مختصراً لکھے گئے ہیں اور بعضے منقولات جن کی صحت پر اصحاب مہدی موعودؑ کا اتفاق ہے بندگی میراں سید محمودؓ کی، خلافت کے باب میں بیان کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اگر حضرت مہدی موعودؑ کی ذات پر صدق و یقین ہے تو قبول کرنا سیدینِ صدیقین کے فضائل کا علی الخصوص حکمِ دین ہے جو کوئی ان کے روشن ترین فضائل کا منکر ہوا تو یقیناً گمراہ ہوا، اور راہِ راست سے بھٹکا۔ بے شک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں۔ مہدی علیہ السلام کے صدق پر حجت واضح ہے، پس اور کس کھلی نشانی اور قطعی شہادت پر اس کے بعد تم ایمان لاؤ گے۔ دیکھو فرمانِ خدا، پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

ستائیسواں باب

اُن بشاراتِ امام علیہ السلام کے بیان میں جو صدیقِ ذات علی سیرۃ المہدیؑ بہ حجت قطعی اُولوالامیر بدرِ مُنیر سلطان نصیر بندگی میاں سیّد خوندمیر رضی اللہ عنہ کے حق میں ہیں پس پہلی بشارت یہ ہے کہ حضرت میراںؑ نے بندگی میاں سیّد خوندمیرؓ کے حق میں جبکہ

چونکہ در پیراں پٹن آمدند بوی ایمان
درحق شاں فرمودند بشارت دوم
آنکہ نقلست بعد از معاملۂ تربیت
فرمودند کہ خدای را می بنید بشارت سوم
آنکہ باز فرمودند کہ برادرم سید خوندمیر
حسینی سید ہستند ما و ایشان یک جدی
ہستیم بشارت چہارم آنکہ فرمودند
برادرم سید خوندمیر صدیق ہستند
بشارت پنجم آنکہ فرمودند کہ برادرم
سید خوندمیر چراغدان و روغن وفتیلہ
مستعد کردہ آوردہ اند مگر روشن کردن
ماندہ بود بہ چراغ ولایت روشن
کردہ شد بشارت ششم آنکہ قولہٗ
تعالیٰ اللّٰہ نور السمٰوات والارض
تا آخر رکوع درحق بندگی میاںؓ فرمودند
بشارت ہفتم آنکہ امام الابرارؑ بندگی میاںؓ
را اول بار رضا دادند کہ حالا بروید
شما ہر حال نزد بندہ اید حق تعالیٰ
برای مقصود خود بیارد و دین خود را
روشن سازد ایں بشارتہا ترتیب
نقلہای آنحضرتؑ در باب پانزدہم
ذکر گذشتہ است در ینجا از جہت
عدد بشارات تقریر مکرر یافت
بشارت ہشتم آنکہ حضرت میرانؑ
بندگی میاںؓ را سلطاناً نصیراً فرمودند

آنحضرتؑ پیراں پٹن تشریف لائے تو فرمایا
یہاں ایمان کی بو آتی ہے۔ دوسری بشارت
یہ کہ نقل ہے کہ بعد معاملہ تربیت وتلقین کے
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خدا کو خدا ہی دیکھتا ہے
تیسری بشارت یہ کہ اس بشارت اوّل کے
بعد آنحضرتؑ نے فرمایا کہ برادرم سیّد خوندمیر حسینی
سیّد ہیں۔ ہم اور یہ ایک جدی ہیں۔ چوتھی،
بشارت یہ کہ، آنحضرتؑ نے فرمایا کہ برادرم
سیّد خوندمیر صدّیق ہیں۔ پانچویں بشارت یہ کہ
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ برادرم سید خوندمیر
چراغ دان، روغن اور فتیلہ تیار کرکے لائے
مگر روشن کرنا رہ گیا تھا۔ چراغ ولایت سے
روشن کیا گیا۔ چھٹی بشارت یہ کہ قولہٗ
تعالیٰ اللّٰہ نور السمٰوات والارض
کو آخر رکوع تک آنحضرتؑ نے بندگی میاں کے
حق میں بیان فرمایا۔ ساتویں بشارت یہ کہ
حضرت امام الابرارؑ نے بندگی میاںؓ کو اوّلاً
رضا دیا کہ اب تم جاؤ۔ ہر حال تم بندے کے
پاس ہی ہو حق تعالیٰ تم کو اپنے مقصود کے لیے
لائے گا اور اپنے دین کو روشن فرمائے گا یہ بشارتیں
آنحضرتؑ کے ارشادات کے مطابق بہ ترتیب
پندرھویں باب میں ذکر کی گئیں ہیں یہاں انکے
شمار کے لئے مکرر لکھی گئی ہیں۔ آٹھویں بشارت
یہ کہ حضرت میرانؑ نے بندگی میاںؓ کو سلطان
نصیر فرمایا ہے چنانچہ سترھویں باب میں اس بشارت

چنانچہ درباب ہفدہم بیان شدہ است بشارت نہم آنکہ چوں از نصیر پور بندگی میاںؓ رابطرف گجرات فرستادہ اندوراں وقت بفرمانِ رب العزت فرمودند کہ بندہ می فرستد خدائی تعالیٰ برائے زیادت کردن وروشن ساختن دین خود بیارد آخر ہمچناں شد بشارت دہم آنکہ چوں ہردوسیدین درفرح بحضرت محبوب الکونین رسیدند یکی راپسر پسر شدہ می آید فرمودند وبندگی میاںؓ راپسر حقیقی بشارت دادندونیز فرمودنک کہ درپیش ایشاں چند مہدی میشوند بشارت یازدہم آنکہ بدست بندگی میاںؓ راجے سوں وراجے مرادی دخترانِ بادشاہ گجرات کہ حضرت امام الکائنات پیغمبر صفاتؑ راایمان آوردہ بودند چند مہر ہائے زریں وسہ صد وشصت جفت جامہ مہین ودو شمشیر فرستادہ بودند حضرت امام علیہ السلام قبول کردند چوں حقیقت ناکردن ملاقات باملک مبارز الملک باخود عنقریب حجاب یک دیوار کہ ہژدہ ماہ ماندند وملاقی نہ شدند شنیدند وفرمودند کہ مرد خدای ایں چنیں کس رامیگویند کہ ازپس دیوار ہژدہ ماہ ماند وباملک مبارزالملک برای اللہ ملاقات نکرو

کا ذکر گذرا ہے نویں بشارت یہ کہ جب نصیر پور سے حضرت مہدیؑ نے بندگی میاںؓ کو گجرات کی طرف روانہ فرمایا تو اس وقت بہ فرمان رب العزۃ فرمایا کہ بندہ بھیجتا ہے خدائے تعالیٰ اپنے دین کو روشن کرنے اور بڑھانے کے لئے لائے گا آخر وہی ہوا دسویں بشارت یہ کہ جب ہردو سیدینؓ فرہ مبارک میں حضرت محبوب الکونین کی خدمت میں پہنچے تو ایک نے حق میں آنحضرتؑ نے فرمایا بیٹا بیٹا ہوکر آتا ہے اور بندگی میاںؓ کو آنحضرت نے پسر حقیقی کی بشارت دی نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ان آنے والوں کے روبرو کئی ایک مہدی ہونگے (ہدایت پانے والے ہونگے) گیارھویں بشارت یہ کہ بندگی میاںؓ کے ذریعہ راجے سوں اور راجے مرادی سلطان محمود بیگوہ بادشاہ گجرات کی بیٹیاں جو حضرت امام الکائنات پیغمبر صفاتؑ پر ایمان لائی تھیں چند اشرفیاں اور تین سو ساٹھ قیمتی کپڑوں کے جوڑے اور دو تلواریں بھیجی تھیں حضرت امام علیہ السلام نے اس فتوح کو قبول فرمایا اور بندگی میاں کے گجرات جانے کے بعد ملک مبارز الملک سے جو ایک دیوار کی آڑ ہی میں تھے اٹھارہ مہینے وہاں رہنے کے باوجود بندگی میاں نے ملاقات نہیں کی یہ سنکر آنحضرتؑ نے فرمایا مرد خدا ایسے ہی شخص کو کہتے ہیں جس نے ایک دیوار کی آڑ میں اٹھارہ مہینے رہنے کے باوجود محض اللہ کے واسطے ملک مبارز الملک سے ملاقات نہیں کی ۔

بارھویں بشارت یہ ہے کہ حضرت امام آخر الزماں علیہ السلام ملک خراساں میں آنے کے بعد

بشارت دوازدهم آنکه حضرت امام آخر زمانؑ در ملک خراسان بفرمان ملک العلام بفرح المفرح المقام قدم سعادت فرمودند ایں علامات ذات مهدی موعود درمیان علماء خاص و عام شائع شده بود که مهدی را آتش نسوزد و آب غرق نکند و تیغ نبرد اگر ایں علامات ذات مهدی نمی شود موعود نباشد حضرت مهدیؑ جواب فرمودند که ایں هر سه چیز بر صفت خود مامور اند از صفت خود باز نمی ماند ولاکن بر مهدی موعود هیچ ازینها مذکوره قادر نشوند که خدایتعالیٰ محافظت میکند و نیز خرد و کلاں از علماء خراسان گفتند که علامت ذات مهدی آنست که آخر شهید میشود و اگر شهادت نشود مهدی موعود نباشد بعدهٗ جواب فرمودند که آری فرمان حقتعالیٰ میشود که ای سید محمد ایں آیت فالذین هاجروا و اخرجوا من دیارهم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا درحق تست دراں فالذین هاجروا شد واخرجوا من دیارهم شد واوذوا فی سبیلی شد وقاتلوا وقتلوا مانده است ماشاءالله خواهد شد حضرت امام البر والبحور در شهر ناگور همیں عبارت

بہ فرمان خداوند علام مقام فرحت بخش فرہ میں تشریف لائے تو اس وقت وہاں کے علماء خاص و عام میں اس بات کی عام شہرت تھی کہ مہدی موعود کی ذات مبارک کے علامات یہ ہیں کہ ان کو آگ نہ جلائے پانی غرق نہ کرے اور تلوار کاٹ نہ سکے اگر یہ علامات ان میں نہوں تو یہ مہدی موعود نہیں ہیں حضرت مہدیؑ نے جواب میں فرمایا کہ یہ تینوں چیزیں اپنی اپنی صفت کے اظہار پر مامور ہیں یہ اپنی صفات سے باز نہیں رہیں گی لیکن مہدی موعود پر ان میں سے کوئی بھی قادر نہو گا کیونکہ خدائے تعالیٰ مہدی کی محافظت کرتا ہے نیز خراساں کے بڑے اور چھوٹے سب علماء نے کہا کہ ذات مہدی کی علامت یہ ہے کہ آخر میں شہید ہوں اگر شہادت نہ ہو تو مہدی موعود نہیں اس کے جواب میں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہاں فرمان حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ اے سید محمد یہ آیت (ترجمہ آیت) پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میرے راستے میں اور قتل کئے اور قتل ہوئے تیرے حق میں ہے جس میں سے فالذین ھاجروا (جو ہجرت کئے) ہو چکا اور اخرجوا من دیارھم (اور نکالے گئے اپنے گھروں سے) ہو چکا اور اوذوا فی سبیلی (اور ستائے گئے میری راہ میں) ہو چکا وقاتلوا وقتلوا (اور قتل کئے قتل ہوئے) رہ گیا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ جب چاہے گا ہو گا۔ حضرت امام بر و بحر علیہ السلام نے شہر ناگور میں معاملہ قتال کا ذکر اس عبارت میں فرمایا تھا لیکن اس سے زیادہ اس کا اظہار آنحضرتؑ

فرموده بودند فاما اظہار نکرده بودند باز امام الابرارؑ از علماء خراسان تکرار کرده فرمودند که تا الیوم این بنده را معلوم بود که این صفت موعود که قاتلوا وقتلوا است از بنده خواہد شد و اشتیاق این صفت ہم بسیار بود لاکن فرمان حقتعالیٰ میشود که ای سید محمد بر تو کسی قادر دست نیست این چہارمی صفت موعود ذات تو که قاتلوا وقتلوا است بر سید شایسته قایم مقام تو بر انگیزم وبدلهٔ ذات تو کنم و بر آں سید شایسته سرانجام نمایم این نقل امام آخر زمانؑ ہمه کساں شنیدند که حضرت امیر علیه السلام چنین فرمودند فاما اظہار نکردند بندگی میاںؓ در خاطر مبارک خود آوردند که این بشارت تحقیق باید کرد که آنذات کدام است که بر وی چہارمی صفت موعود تمام شود و حامل چہارمی جزو ولایت خاص مصطفیٰؐ باشد لاشک صاحب فضل بود اگر معلوم شود تا تعظیم وی بجا آورده شود چنانچه تعظیم ذات مہدی موعودؑ بنا بر بندگی میاں سید خوندمیرؓ به میاں یوسف مہاجرؓ فرمودند که شما با حضرت میرانؑ به پرسید که آں سید کدام ذات است که بر آں چہارمی صفت مہدی موعودؑ

کی جانب سے نہیں ہوا تھا۔ پھر حضرت امام الابرار علیہ السلام نے علمارِ خراسان کی مکرر بحث کے بعد فرمایا کہ آج تک اِس بندے کو معلوم تھا کہ یہ صفتِ قاتلوا وقتلوا جس کا وعدہ کیا گیا ہے بندے ہی سے ہوگی اور اس صفت کے ظہور کا اشتیاق بھی بندے کو بہت تھا۔ لیکن حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد تجھ پر ہاتھ اٹھانے کی کسی کو قدرت نہیں ہے۔ یہ چوتھی صفتِ قاتلوا وقتلوا جس کا وعدہ تیری ذات کے ساتھ ہے اس میں ایک سیدِ قابل کو تیرا قائم مقام بناؤں گا اور تیرا بدلۂ ذات کروں گا اسی سیدِ قابل سے یہ صفت پوری کرکے دکھلاؤں گا۔ اس نقل کو امام آخر الزمانؑ سے سب نے سنا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اسطرح فرمایا ہے لیکن کسی کے نام کا آنحضرتؑ نے ذکر نہیں فرمایا تھا بندگی میاںؓ کے خاطرِ مبارک میں یہ بات آئی کہ اِس بشارت کی تحقیق کرنی چاہیئے کہ وہ ذات کون ہے جس پر چوتھی صفتِ موعود تمام ہوگی اور جو حاملِ چوتھے جزءِ ولایتِ خاصِ مصطفیٰؐ کا ہوگا بیشک وہ صاحب فضل ہوگا اگر معلوم ہو تو اس کی تعظیم بجا لائی جائے گی جیسی تعظیم ذاتِ مہدی موعودؑ کی ہے بنا بریں بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے میاں یوسف مہاجر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ حضرت میرانؑ سے دریافت فرمائیے کہ وہ سید کون ہے جس پر یہ چوتھی صفتِ موعود حضرت مہدیؑ کی تمام ہونیوالی ہے اگر پہچان ہوجائے کہ فلاں ذات ہے تو ہم،

تمام میشود اگر شناخته شود که فلاں کس است تا تعظیم بکنیم چنانچه تعظیم خوندکار داریم بعده چونکہ حضرت امامؑ از جماعت خانہ رواں شدند و در عقب آنحضرتؑ بندگی میاں یوسفؓ آمدند حضرت امیرؑ فرمودند کہ میاں یوسف چیزی می پرسید گفتند آری میرانجی آں ذات کدام است کہ صفت چہارمی کہ موعود است تمام میشود حضرت امام زمرۂ اولوالالبابؑ باطریق عتاب جواب فرمودند کہ میاں یوسف اینچنیں فراست شما نیست کدام کس پرسیده است بگوئید گفتند کہ میرانجی من نمی پرسم میاں سید خوندمیرؓ می پرسند حضرت امیرؑ فرمودند کہ سید خوندمیر کجا اند عرض کردند کہ اینجا استادہ اند حضرت میراں علیہ السلام پیش آمدند و میاں سید خوندمیر را بحضور طلبیدند و دست مبارک بر کتف بندگی میاں نہادند و فرمودند کہ بھائی سید خوندمیر آہستہ باشید ایں صفت ذات بندہ بشما خواہد شد و شما حامل ایں بار ولایت ہستند بندگی میاںؓ بحضور صاحب الزماںؑ بزبان انکساری و افتقاری عرض نمودند کہ میرانجی ایں بار ولایت مصطفےٰ صلعم است و گردن بندہ ضعیف است چگونہ بردارد باز فرمودند کہ آری بھائی سید خوندمیر بندہ را

اُن کی تعظیم کریں گے جیسا کہ تعظیم خوندکار کی بجالاتے ہیں اسکے بعد جب حضرت امام علیہ السلام جماعت خانہ سے تشریف لے جارہے تھے بندگی میاں یوسفؓ، آنحضرتؑ کے پیچھے آنے لگے، تب حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں یوسف کچھ پوچھنا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں، میرانجی معروضہ یہ ہے کہ وہ ذات کون ہے جس سے چوتھی صفتِ موعود تمام ہونے والی ہے۔ حضرت امام زمرۂ اولوالالباب علیہ السلام نے بہ طریق عتاب جواب میں فرمایا کہ میاں یوسف یہ جستجو تمہاری نہیں ہے کس نے یہ پوچھا ہے تبلاؤ۔ انہوں نے کہا کہ میرانجی میں نہیں پوچھتا ہوں۔ میاں سید خوندمیر پوچھتے ہیں۔ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ سید خوندمیر کہاں ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہیں کھڑے ہیں۔ حضرت میراں علیہ السلام متوجہ ہوئے اور، میاں سید خوندمیرؓ کو اپنے روبرو بلا کر آنحضرتؑ نے اپنا دست مبارک بندگی میاںؓ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر جلدی نہ کرو بندے کی ذات کی یہ صفت تم سے پوری ہوگی تم ہی اس بارِ ولایت کے حامل ہو۔ بندگی میاں رضؓ نے بہ عجز و انکسار صاحب الزماں علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ میرانجی یہ ولایتِ مصطفےٰ صلعم کا بار ہے اور بندے کی گردن ضعیف ہے کیونکر اُٹھائے گا پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہاں بھائی سید خوندمیر بندے کو بہت اشتیاق اس صفت

بسیار اشتیاق ایں صفت قاتلوا وقتلوا
بود فاما اکنوں فرمان حقتعالیٰ چنیں میشود کہ
بشما خواہد شد بندہ قوی وضعیف چہ داند
فرمان چنین است باز فرمودند کہ حق سبحانہٗ
و تعالیٰ بارِ خود نا قابل را ندہد و از قابل
نمی گذرد و شمارا قابل ایں بار یافت
و بارِ ولایت داد و نیز فرمودند کہ خوشی
وشادی کنید کہ ایں بارِ ولایت را
تمام انبیاء و اولیاء آرزو کردند خدا یتعالیٰ
بر شما عطا کرد ایں بشارت دادہ
حضرت مبین ثم ان علینا بیانہ در
خانہ رفتند از انجا دو شمشیر کہ راجے مرادی
و راجے سوں بدست بندگیمیاں رضہ
فرستادہ بودند آوردند بدست مبارک خود
بکمر بندگیمیاں رضہ بستند و فرمودند کہ بھائی
سید خوندمیر بارِ بزرگ بارِ ولایت حقتعالیٰ
دادہ است مرد باشید اگر سارکیاں پسلیاں
ہوویں تو بھاگیں وہاتی کی ہار ہوویں تو
گھسا جاویں ہشیار ہو جیو یعنے برداشتن
ایں بارِ ولایت کہ بار بزرگ است
اگر قبرغۂ آہنیں باشد تا شکستہ شود
و استخوان فیل پہلو باشد تا سودہ گردد
ہشیار شوید و نیز فرمودند کہ بھائی سید خوندمیر
خدا یتعالیٰ بار عظیم دادہ است ہر جا کہ ایں
بارِ ولایت مصطفےٰ صلعم آمدہ است سر جدا

تا تلوا وقتلوا کا تھا۔ لیکن اب حق تعالیٰ
کا فرمان ہوتا ہے کہ یہ صفت تم سے ہوگی۔ بندہ
قوی اور ضعیف کیا جانے فرمانِ حق تعالیٰ ایسا
ہے پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ اپنا
بار نا قابل کو نہیں دیتا اور قابل کو نہیں چھوڑتا تم کو
اس بار کے قابل پایا اور یہ بارِ ولایت عطا فرمایا ہے
نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خوشی و خرمی مناؤ کہ جس
بارِ ولایت کی تمام انبیاء اور اولیاء نے آرزو کی تھی
خدائے تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے۔ یہ بشارت
دیکر حضرت خلیفۃ اللہ مبین کلام اللہ لفحوای ثم ان
علینا بیانہٗ مکان میں تشریف لے گئے اور وہاں سے
دو تلواریں جو راجے مرادی اور راجے سوں نے
بندگی میاں رضؓ کے ذریعہ بھیجی تھیں لاکر اپنے دست
مبارک سے آنحضرتؑ نے بندگی میاں رضؓ کی کمر میں
باندھ دیا اور فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر ولایت
کا بھاری بوجھ حق تعالیٰ نے دیا ہے مرد رہو نیز
آنحضرتؑ نے فرمایا اگر سارکیاں پھنسلیاں ہوویں
تو بھاگیں وہاتی کے ہاڈ ہو دیں تو گھسا جاویں
ہوشیار ہو جیو، یعنے اس بارِ ولایت کے اُٹھانے
میں جو بار گراں ہے اگر آہنی پہلو بھی ہوں تو ٹوٹ
جائیں اور ہاتھی کی ہڈیاں ہوں تو گھس جائیں ہشیار
رہو۔ نیز فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر خدائے تعالیٰ
نے بارِ عظیم دیا ہے جہاں کہ یہ بارِ ولایت مصطفےٰ
صلعم آیا ہے، سر جدا، تن جدا، پوست جدا ہوا ہے
اُس وقت بندگی میاں رضؓ نے اپنے جامہ کے بند کو

و پوست جدا و تن جدا شده است
انگاه بندگیمیاںؓ بہ بند یکتائی گرہ بستند
کہ انچہ صاحب تحقیق می فرماید ہمچناں خواہد
شد و باز فرمودند کہ بھائی سید خوندمیر
اگر بندہ مہدی موعود است ایں صفت
بندہ بہ شما خواہد شد و روز اول اگر
بر شما لشکر تمام عالمیاں بیاید و تنہا
ذات شما باشد فتح بشما خواہد شد و
روز دوم شہادت شما خواہد شد اگر ہمچناں
شود تا تحقیق دانید کہ بندہ مہدی موعود
است وانچہ فرمودہ است بفرمان
حقتعالی حکم کردہ است و اگر چنیں نہ شود
بدانید کہ بندہ مہدی موعود نیست ہر چہ گفتیم بر گفتہ
نفس خود گفتیم ایں حکم کردہ در خانۂ خود قدم
سعادت فرمودند بعدہ حضرت ولایت پناہؑ
بفرمان الٰہ پیاپی سہ ماہ بعد از نماز عشاء
تا صبح گاہ در حجرۂ بندگیمیاںؓ آمدہ یکجا بودند
و از برای نماز صبح بیروں آمدند ایں قدر
پیاپی سہ ماہ پرورش نمودند و بعضے یکصد و
بست شب میگویند یعنی چہار ماہ میشوند
پس آنجا ہرچہ خلعت و بخشش باطنی بود
تمام کردند و دریں خزانۂ غیب و گنجینۂ
لاریب یکصد و بست شب امامؑ پیاپی در
پی آمدہ بحکم فرمان واہب العطیات چند صد بشارات
کردند آنکہ انکار نیست مگر بشارات معدودہ کہ بزبان

گرہ دی اس یادداشت میں کہ جو کچھ صاحب تحقیقؑ
فرماتے ہیں ویسا ہی ہو کر رہے گا۔ پھر آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر اگر بندہ مہدی موعود
ہے تو یہ بندے کی صفت تم سے ہوگی اور پہلے
روز اگر تمام اہلِ عالم لشکر بن کر تمہارے مقابلہ
میں آئیں اور تم تنہا بذاتِ خود ہوں تو فتح تمہاری
ہوگی۔ دوسرے جنگ کے روز تمہاری شہادت
ہوگی اگر ایسا ہو تو تحقیق کے ساتھ جان لو کہ یہ بندہ مہدی موعود
ہے اور جو کچھ حکم دیا ہے حقتعالی کے فرمان سے دیا ہے اور اگر ایسا
نہ ہو تو جان لو کہ بندہ مہدی موعود نہیں ہے جو ہم
نے کہا اپنے جی سے کہا ہے یہ حکم سُنا کر آنحضرتؑ
اپنے مکان میں تشریف لے گئے۔ اس کے بعد
سے حضرت ولایت پناہ علیہ السلام بہ فرمانِ خدا
پے در پے تین مہینے تک عشاء کی نماز کے بعد سے
صبح کے وقت تک بندگی میاںؓ کے حجرے میں قیام
فرمایا کرتے تھے اور صبح کی نماز کے لئے باہر تشریف
لاتے تھے۔ اسقدر پے در پے تین مہینے آنحضرتؑ
بندگی میاںؓ کی پرورشِ روحانی فرماتے رہے بعضے
ایک سو بیس شب بیان کرتے ہیں جن کے چار
مہینے ہوتے ہیں پس اس صحبت میں جو کچھ خلعت
اور بخششِ باطنی تھی آنحضرتؑ نے تمام فرمادی
اور اس خزانۂ غیب اور گنجینۂ لاریب کی بخشش
کی مدت ایک سو بیس راتوں میں امامؑ نے
پے در پے آکر بموجب فرمانِ خداوند واہب العطیات
کئی سو بشارتیں عنایت کیں جو انکار نہیں ہیں

مہدی موعودؑ صادر است مثلاً بشارت سیزدہم
نقلست کہ در فرح حضرت امامؑ دست
بندگمیاںؓ گرفتہ درون حجرہ بردند و فرمودند
کہ بھائی سید خوندمیر سہ ماہ شدہ است
کہ فرمان حقتعالیٰ میشود کہ انچہ در دل
ایں بندہ نزول میشود ہماں نزول
در سینۂ شما شدہ است و نیز
ہر پنج انگشت مبارک سہ بار بر سینۂ
مبارک خود نہادہ و بر سینۂ بندگمیاںؓ
زدہ فرمودند انچہ دریں سینہ ظہور شدہ
است ہماں ظہور در سینۂ شما شدہ
است و باز سہ کرت فرمودند انچہ
اینجا ریخت اینجا ریخت بشارت
چہاردہم آنکہ نقلست کہ بندگمیاںؓ
فرمودند کہ حضرت میرانؑ بفرمان خدایتعالیٰ
شبہا شش ماہ متواتر از نماز عشاء
در حجرۂ بندہ آمدند و بنماز فجر بیروں شدند
گاہی چادر بندہ حضرت میرانؑ برداشتہ
مرحمت فرمودند گاہ چادر آنحضرتؑ
ایں بندہ برداشتہ پیش آنحضرتؑ
عرض کردم و بروایت اصح یکصد
و بست شب متواتر در حجرۂ بندگمیاںؓ
آمدند و بشارتہا دادہ اند بشارت پانزدہم
آنکہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کرات و مرات
فرمودند کہ حضرت میرانؑ برداشتہ

مگر چند ہی بشارات جو حضرت مہدی موعودؑ کی
زبانِ مبارک سے صادر ہوئیں گنتی میں آئی ہیں۔
مثلاً تیرھویں بشارت یہ ہے نقل ہے کہ شہر فرہ
میں حضرت امام علیہ السلام بندگی میاںؓ کا ہاتھ
پکڑ کر حجرے میں لے گئے اور فرمائے کہ بھائی سید
خوندمیر تین مہینے ہوئے ہیں، حق تعالیٰ سے معلوم
ہوتا ہے کہ جو کچھ اس بندے کے دل میں ڈالا جاتا ہے
وہی تمہارے سینے میں ڈالا جاتا ہے۔ پھر آنحضرتؑ
نے اپنے دستِ مبارک کی پانچوں انگلیاں تین بار
اپنے سینۂ مبارک پر رکھ کر ہر بار بندگی میاںؓ کے
سینے پر مار کر فرمایا کہ جو کچھ اس سینے میں ظہور ہوا
ہے وہی ظہور تمہارے سینے میں ہوا ہے پھر تین بار
آنحضرتؑ نے فرمایا جو کچھ حق تعالیٰ نے یہاں ڈالا
یہاں بھی ڈالا۔ چودھویں بشارت یہ ہے نقل
ہے کہ بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ حضرت میرانؑ خدائے
تعالیٰ کے فرمان سے چھ مہینے کی راتوں میں متواتر
عشاء کی نماز سے بندے کے حجرے میں آتے
تھے اور نماز فجر کے لئے باہر نکلتے تھے کبھی حضرت
میرانؑ نے بندے کی چادر اٹھا کر بندے کو مرحمت
فرمائی اور کبھی اس بندے نے آنحضرتؑ کی چادر
اٹھا کر آنحضرتؑ کے حضور میں پیش کی صحیح ترین
روایت یہ ہے کہ ایک سو بیس رات متواتر،
حضرت میرانؑ بندگی میاںؓ کے حجرے میں تشریف
لائے اور بشارات عطا فرماتے۔ پندرھویں بشارت
یہ ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے بارہا فرمایا

مرحمت فرمودند گاه چادر آنحضرتؑ این بنده برداشته پیش آنحضرتؑ عرض کردم و بروایت اصح یکصد و بست شب متواتر در حجرهٔ بندگی میانؓ آمدند و بشارتها داده اند بشارت پانزدهم آنکه بندگی میانسید خوندمیر رضؓ کرات و مرات فرمودند که حضرت میرانؑ کرات و مرات در حجرهٔ این بنده کم و زیاده صد بار آمدند و هر بار می فرمودند که بھائی سید خوندمیر در حق شما اینچنین فرمان حق تعالی میشود که بار ولایت خاتم بر شما است و نیز هر بار امام الابرارؑ همین فرمودند که امروز در حق شما همچنان فرمان خدا تعالی میشود بنده جواب دادی که میرانجی بنده هیچ نیست حضرت میرانؑ فرمودند که بنده چه داند فرمان حقتعالی چنین میشود بشارت شانزدهم آنکه **نقلست** که در فرح روزی بی بونؓ بگوشهٔ دیواری پایهای بندگی میانسید خوندمیرؓ دیدند که بسیار استوار بود بنا بر حضور امام البر و البحورؑ بطریق رمز عرض کردند که میرانجی پای میانسید خوندمیرؓ چه استوار است حضرت میرانؑ فرمودند که آری از برای برداشتن بار ولایت مصطفی صلعم پایهای بھائی سید خوندمیر استوار کرده شدند تا بار گران بردارند بشارت هفدهم آنکه **نقلست** که حرم محترم حضرت امامؑ اسمها بی بی بھیکا رضی اللہ عنہا معاملہ دیدند که صفت ذات مهدی موعودؑ که قاتلوا و قتلوا است از پس آنحضرتؑ در گروه آنحضرتؑ میشود

کہ حضرت میراں علیہ السلام کئی بار اس بندے کے حجرے میں کم و زیادہ سو دفعہ تشریف لائے اور ہر بار فرماتے تھے کہ بھائی سید خوندمیر تمہارے حق میں حق تعالیٰ کا فرمان اسطرح ہوتا ہے کہ بارِ ولایت تم پر ختم ہونے والا ہے۔ نیز ہر بار امام الابرارؑ یہی فرماتے تھے کہ آج تمہارے حق میں اسطرح فرمان خدائے تعالیٰ ہوتا ہے۔ بندہ جواب میں عرض کرتا تھا کہ میرانجی بندہ کچھ نہیں ہے حضرت میراںؑ فرماتے کہ بندہ کیا جانے حق تعالیٰ کا فرمان اسطرح ہوتا ہے۔ سولھویں بشارت یہ ہے **نقل** ہے کہ فرہ میں ایک روز بی بی بونؓ نے دیوار کی آڑ سے بندگی میاںؓ کی پنڈلیاں دیکھیں کہ بہت ہی مضبوط تھیں بنابریں حضرت امام البر و البحور علیہ السلام کے حضور میں بی بی رضؓ نے مزاحاً عرض کیا کہ میرانجی میاں سید خوندمیر کے پاؤں کیا ہی مضبوط ہیں حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ ہاں ولایتِ مصطفےٰ صلعم کا بار اُٹھانے کے لئے بھائی سید خوندمیر کے پاؤں مضبوط کئے گئے ہیں تاکہ بارِ گراں اُٹھائیں۔ سترھویں بشارت یہ ہے **نقل** ہے کہ حرم محترم حضرت امام علیہ السلام مسماۃ بی بی بھیکا رضی اللہ عنہا نے معاملہ دیکھا کہ صفت ذاتِ مہدی موعودؑ جو قاتلوا وقاتلو ہے اس کا ظہور آنحضرتؑ کے بعد آنحضرتؑ کے گروہ میں ہوتا ہے یہ معاملہ بی بیؓ نے حضرت میراںؑ سے عرض کیا کہ میرانجی میں نے ایسا معاملہ دیکھا اور جو گروہ مجھے دکھائی دیا اس میں سے ایک

درپیش حضرت میرانؑ عرضکردند که میرانجی اینچنین معامله دیدم وازاں گروه یکذات را می بینم که سید خوندمیر رضؓ اند حضرت میرانؑ فرمودند آنچه دیده اید تحقیق است بهائی سید خوندمیر سردار گروه اند سردار نزد بنده وگروه نزد حقتعالی چوں وقتیکه آں صفت موعود سر انجام رساند گروه با سردار جمع کند وکار با تمام رساند بشارت هژدهم نقلست بعد از معامله بندگیمیاں یوسفؓ که بالا ذکر گذشته است حضرت میرانؑ دلاسا ء بندگیمیرانسید محمودؓ نموده فرمودند که آرزوی ایں چه میکنید اگر هوس کنید هوس پدر خود کنید و اگر به بینید برادرم سید خوندمیر را به بینید که تجلی الوهیت ریزه بر ریزه میشود ولی بشره تغیر نمی گردد بشارت نوزدهم آنکه نقلست حضرت میرانؑ فرمودند که مرد گجراتی مارا می رنجاند هرچند از طرف حقتعالی داده میشود بس نمی کند بشارت بستم آنکه باز فرمودند که هفت هفت دریا در یک نوش میکنند ولب بالا تر نمی شود بشارت بست ویکم آنکه حضرت میرانؑ درحق بندگیمیاں رضؓ چنانچه آیت الله نور السموات و الارض تا آخر رکوع وآیت سلطاناً نصیرا فرمودند همچناں قوله تعالیٰ انا عرضنا الامانة علی السموت

ذات کو دیکھتی ہوں کہ وہ سید خوندمیر ہیں حضرت میراں نے فرمایا جو کچھ تم نے دیکھا ہے تحقیق ہے بھائی سید خوندمیر اس گروہ کے سردار ہیں سردار بندے کے نزدیک ہے اور گروہ حق تعالیٰ کے نزدیک ہے جب اس صفت موعود کے انجام پانے کا وقت آ پہنچے گا تو حق تعالیٰ سردار کے ساتھ گروہ کو جمع کرے گا اور اس کام کی تکمیل کو پہنچائے گا۔ اٹھارہویں بشارت یہ ہے نقل ہے کہ بندگی میاں یوسف کے معاملہ کے بعد جس کا ذکر اوپر گزرا ہے حضرت میراں علیہ السلام نے بندگی میراں سید محمودؓ کو تسلی دیکر فرمایا کہ ان کے حال کی کیا آرزو کرتے ہو اگر ہوس کرو تو اپنے باپ کے حال کی ہوس کرو اور اگر دیکھو تو برادرم سید خوندمیر کو دیکھو کہ تجلی الوہیت پے در پے ہوتی ہے لیکن ان کے چہرے کا رنگ تک نہیں بدلتا۔ انیسویں بشارت یہ ہے نقل ہے کہ حضرت میراں نے فرمایا کہ مرد گجراتی ہم کو ستاتا ہے جتنا بھی حق تعالیٰ کی طرف سے دیا جاتا ہے یہ بس نہیں کرتا۔ بیسویں بشارت یہ ہے کہ یہ بھی آنحضرتؑ نے فرمایا کہ سات سات دریاؤں کو یہ ایک گھونٹ کر لیتے ہیں اور ان کا لب بالا بھی تر نہیں ہوتا۔ اکیسویں بشارت یہ ہے کہ حضرت مہدیؑ نے بندگی میاںؓ کے حق میں جس طرح آیت اللہ نور السموات والارض کو آخر رکوع تک اور آیت سلطاناً نصیرا

والارض والجبال فابین ان یحملنها فاشفقن منها فحملها الانسان در حق بندگیمیاں رضؓ خواندند کہ بشارت عظیم و حکم واجب التعظیم است بشارت بست و دوم آنکہ نقلست کہ حضرت میراںؑ فرمودند کہ بھائی سید خوندمیر فرمانِ حق تعالیٰ می شود کہ قولہٗ تعالیٰ انا اعطیناک الکوثر مراد ذات شماست۔ شرح۔ فاعلم ایھا المصدق قد ثبت ان الکوثر خیر الکثیر ھو اسم الولایۃ المحمدیۃ الذی ختم اللہ علی المھدی شبھہ اللہ تعالیٰ بالکوثر لان کل نھر الجنۃ یجری عنہ وکل عین یاخذ منہ کذلک یجری نھر فیض الانبیاء والاولیاء من ولایۃ المحمدیۃ ھو ذات المھدیۃ فقط ثم قال المھدیؑ بالامر الصمدی علی حق میاں السید خوندمیرؓ یا اخی انا وانت واحد وانت حامل اثقال ولایۃ المحمدیۃ فلھذا الاعتبار قد صح ھذا المنقول بشارت بست و سوم آنکہ نقلست کہ روزی در فرح بندگیمیاں رضؓ در پیش میراںؑ معاملہ عرض کردند کہ میراںؑ مجی معاملہ ویدم کہ ہمچو یک جوی بزرگ

کا بیان فرمایا۔ اسی طرح فرمان حق تعالیٰ ہم نے پیش کیا۔ امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اسی بات سے انکار کیا کہ اس کو اٹھائیں اور اس سے ڈر گئے اور اس کو اٹھالیا۔ انسان نے (جز ۲۲ رکوع ۶) بندگی میاںؓ کے حق میں فرمایا۔ یہ بشارت عظیم اور حکم واجب التعظیم ہے۔ بائیسویں بشارت یہ ہے۔

نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ فرمان حق تعالیٰ انا اعطیناک الکوثر بیشک ہم نے دیا ہے تجھے کوثر، سے مراد تمہاری ذات ہے۔ (شرح) پس معلوم کر اے مصدق یہ ثابت ہو چکا ہے کہ کوثر خیر کثیر ہے اور وہ نام ہے ولایت محمدیہ کا جس کو اللہ تعالیٰ نے مہدیؑ پر ختم کیا ہے اللہ نے اس کو کوثر کے متشابہ فرمایا کیونکہ جنت کی ہر ایک نہر اسی سے جاری ہے اور ہر چشمہ کا ماخذ وہی ہے اسی طرح تمام انبیا اور اولیا کے فیض کی نہریں بھی ولایت محمدیہ سے جاری ہیں جس کا مظہر ذات مہدی ہے فقط پھر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمان حق تعالیٰ سے میاں سید خوندمیرؓ کے حق میں فرمایا ہے۔ اے میرے برادر میں اور تم ایک ہیں اور تم حامل بار ولایت محمدیہ ہو پس اسی اعتبار سے نقل مذکور بالا کی صحت ثابت ہے تیئسویں بشارت یہ ہے

نقل ہے کہ ایک روز فرہ مبارک میں بندگی میاںؓ نے

پرجوش میرود ودوران جوی مردمان، ہمچو
خار خس بصفت مردگی میروند وحضرت
رسالت پناہ و ذات مبارک حضرت
میرانجی ور انجا کمر لبستہ ایستادہ اند کسیکہ
دراں جوی دست و پای می جنباند و
قصد بیرون شدن میکند آنرا حضرت
مصطفےٰ و حضرت مہدی موعود صلی اللہ علیہما
وسلم دست گرفتہ بیروں می کنند و بندہ
را نیز حکم می کنند کہ بھائی سید خوندمیر شما
ہم کمر بہ بندید و بہ بینید کسیکہ دریں
جوی دست و پای می جنباند آنرا
بیروں کنید بندہ ہمچناں کردو حکم
بجا آوردیم چوں ایں معاملہ تمام
عرضکردند حضرت میراں ع فرمودند
کہ آری انچہ دیدہ اید تحقیق است دنیا
مثال جوی بزرگ پرجوش میرود وخلایق
در طلب دنیا مردہ صفت، ہمچوں خار
خس می روند دراں جوی کسیکہ دنیا
را پربلا دانستہ شب وروز قصد
بیروں شدن میکند آنرا حضرت مصطفےٰ
و بندہ و شما دور میکنند آری ما و شما
جدا نیم یکوجود ہستیم بشارت بست و
چہارم آنکہ بندگیمیاں رض بحضور حضرت
میراں علیہ السلام در فرح المفرح المقام
معاملہ دیدند کہ حضرت میراں ع را وصال

حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ میرانجی میں نے
ایک معاملہ دیکھا کہ ایک ندی زور وشور سے رواں ہے
اور اس ندی میں لوگ کچرے کوڑے کی طرح مُردوں
کی شکل بہے جارہے ہیں حضرت رسالت پناہؐ اور
ذات مبارک حضرت میرانجی وہاں کمر باندھے
کھڑے ہیں جو کوئی اس ندی میں ہاتھ پیر مارتا ہے
اور باہر نکلنے کا ارادہ کرتا ہے اس کو حضرت
مصطفےٰ اور حضرت مہدی موعود صلی اللہ علیہما
وسلم ہاتھ پکڑ کر باہر کرتے ہیں اور بندے کو بھی
حکم فرماتے ہیں کہ بھائی سید خوندمیر تم بھی کمر باندھو
اور دیکھو جو کوئی اس ندی میں ہاتھ پیر مارتا ہے اور
اس کو نکالو بندے نے بھی پرتی کیا اور حکم بجا لایا
جب یہ معاملہ پورا بندگی میاںؓ نے عرض کیا تو
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ہاں جو کچھ تم نے دیکھا
ہے درست ہے دنیا ایک بڑی ندی کے مانند
ہے جو جوش و خروش سے بہہ رہی ہے اور لوگ
دنیا کی طلب میں مردے بن کر کچرے کوڑے
کی طرح اس ندی میں بہے جارہے ہیں جو کوئی
دنیا کو بلا سے بھر پور جان کر رات اور دن اس
سے نکلنے کا ارادہ کرتا ہے اس کو حضرت مصطفےٰ
اور بندہ اور تم دنیا سے دور کرتے ہیں بیشک ہم
اور تم جدا نہیں ہیں ایک وجود ہیں۔ چوبیسویں
بشارت یہ ہے کہ بندگی میاںؓ نے حضرت
مہدی علیہ السلام کے حضور میں مقام فرحت بخش
فرہ میں یہ معاملہ دیکھا کہ حضرت مہدیؑ کا وصال ہو گیا ہے

وصال شدہ است و برادراں غسل دادہ وجنازہ مستعد کردہ داشتہ اند بعدہٗ ہمہ یاراں قصد برداشتن جنازہ میکنند فاما نتوانستند کہ بردارند بعدہ بندہ درخاطر کردم کہ اگر برادراں بندہ را بگویند بندہ بردارد و ہمہ برادراں بندہ را فرمودند بندہ برداشت کہ بآسانی و سبکی برداشتیم چونکہ چند قدم رواں شدیم چہ بینیم کہ حضرت میرانؑ در جنازہ نیستند و ہر دو دست بندہ بر سینہ ماند و ذاتِ حضرت میرانؑ در ذاتِ بندہ غائب شدہ است چوں ایں معاملہ پیش حضرت میرانؑ عرضکردیم حضرت میرانؑ فرمودند آری تحقیق چنانچہ دیدہ اید ہمچناں است ایں بارِ ولایت مصطفےٰ صلعم است جز شما کسی طاقت برداشتن نتواند و شمارا فنا در ذات بندہ است ما و شما یک وجود و یک ذات ہستیم در میان ما و شما ہیچ فرقی نیست بشارت بست و پنجم آنکہ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ فرمودند کہ بندہ در فرح المفرح المقام پیش حضرت امام علیہ السلام حاضر بود و آنحضرت بیان فضل ولایت المصطفےٰ صلعم میفرمودند ہمدریں میاں فرمودند کہ فرمانِ حقتعالی میشود ای سید محمد ہر جا کہ ختم ولایت مصطفےٰ

اور برادروں نے غسل دیکر جنازہ تیار کر کے رکھا ہے اس کے بعد تمام اصحاب جنازہ مبارک اٹھانے کا ارادہ کرتے ہیں تو یہ قدرت نہیں پاتے ہیں کہ اٹھائیں اس کے بعد بندے نے اپنے دل میں لایا کہ اگر برادروں نے بندے کو کہا تو بندہ اٹھالے گا اور پس سب برادروں نے بندے کو جنازہ اٹھانے کے لئے فرمایا تو بندے نے اٹھالیا اور آسانی اور نہایت ہلکے سے لے چلا جب چند قدم ہم آگے بڑھے تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میرانؑ جنازے کے درمیان نہیں ہیں اور بندہ اپنے ہر دو ہاتھ سینے پر رکھا ہوا ہے اور حضرت مہدیؑ کی ذات بندے کی ذات میں نہاں ہوگئی ہے جب یہ معاملہ بندے نے حضرت میرانؑ سے عرض کیا تو آنحضرتؑ نے فرمایا ہاں درست ہے جیسا کہ تم نے دیکھا ہے ویسا ہی ہے یہ ولایت مصطفےٰ صلعم کا بار ہے تمہارے سوائے کوئی اس کو اٹھا نہ سکے گا اور تم کو بندے کی ذات میں فنا حاصل ہے ہم اور تم ایک وجود اور ایک ذات ہیں ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ پچیسوں بشارت یہ کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے فرمایا ہے کہ بندہ مقام فرحت بخش فرح میں حضرت امام علیہ السلام کے سامنے حاضر تھا آنحضرت صلعم ولایت مصطفےٰ صلعم کی بزرگی بیان فرما رہے تھے اسی اثنا میں آنحضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ سید محمد جہاں ولایت مصطفےٰ ختم ہو وہاں انبیاء کے قائم مقام ہونگے بعضوں کے لئے سیر ابراہیم اور بعضوں کے لئے سیر موسیٰ

شود آنجا بعض قایم مقام انبیا بو باشند
و بعضے را سیر ابراہیمؑ و بعضے را سیر موسیٰؑ
و بعضے را سیر عیسیٰؑ تعین فرمودند بعدہٗ
بندگمیاں سید خوندمیرؓ پرسیدند کہ میرانجی کسی را
سیر مصطفےٰ و سیر مہدی ہم باشد فرمودند
آری شمارا سیر در ذات بندہ است و
شما قایم مقام ما ہستند بشارت بست و
ششم آنکہ حضرت میرانؑ درحق بندگمیاں نو
فرمودند کہ از ان ما برادرم سید خوندمیر
فنا حاصل کردند و بہ بقا باللہ رسیدند
بشارت بست و ہفتم آنکہ **نقلست** کہ
روزی در فرح حضرت میرانؑ بفرمان حضرت
سبحانہٗ و تعالیٰ فرمودند کہ بھائی سید خوندمیر
آنچہ اینجا ریخت آنجا ریخت باز فرمودند
ما و شما یک وجود ہستیم ہر کہ انکار شما کند
او منکر ذات بندہ است ہر کہ دشمن شما است
آنکس دشمن ما است و ہر کہ دشمن ما است او
دشمن رسول خدا است و ہر کہ دشمن رسولِ خدا است
او دشمن خدا است ثم قرأ علیٰ حقہٖ قولہ
تعالیٰ قل من کان عدوا للہ وملئکتہ ورسلہ
وجبریل ومیکٰل فان اللہ عدو للکفرین

ہر کہ مخالف شود از فضل آں
گشت مخالف ز امام جہاں

بشارت بست و ہشتم آنکہ **نقلست**
کہ حضرت امام علیہ السلام در فرح المفرح

اور بعضوں کے لئے سیر عیسیٰؑ کا تعین آنحضرتؑ نے فرمایا
اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے پوچھا کہ
میرانجی کسی کے لئے سیر مصطفےٰ اور سیر مہدیؑ بھی ہوسکتی
ہے آنحضرت نے فرمایا ہاں تم کو بندے کی ذات
میں سیر ہے اور تم قائم مقام ہمارے ہو۔ چھبیسویں بشارت
یہ کہ حضرت مہدیؑ نے بندگی میاں کے حق میں فرمایا
کہ ہماری جہت سے برادرم سید خوندمیرؓ نے فنا حاصل کی
اور مقام بقا باللہ کو پہنچے ستائیسویں بشارت یہ
ہے **نقل** ہے کہ ایک روز فرہ مبارک میں حضرت
مہدیؑ نے بفرمانِ حق سبحانہٗ و تعالیٰ فرمایا کہ بھائی
سید خوندمیر جو کچھ یہاں ہمارے سینے میں حق تعالیٰ نے
ڈالا ہے وہاں تمہارے سینے میں ڈالا ہے۔ پھر
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہم اور تم ایک وجود ہیں جو تم سے
انکار کرے وہ بندے کی ذات کا منکر ہے جو تمہارا
دشمن ہے وہ ہمارا دشمن ہے اور جو ہمارا دشمن ہے
وہ رسولِ خدا کا دشمن ہے اور جو رسول خدا کا دشمن ہے
وہ خدا کا دشمن ہے پھر آنحضرت نے بندگی میاںؓ
کے حق میں حق تعالیٰ کا یہ قول سنایا کہدے جو کوئی
دشمن ہو اللہ کا اللہ کے فرشتوں کا اللہ کے رسولوں کا
اور جبرئیل اور میکائیل کا تو بیشک اللہ دشمن ہے سب
کافروں کا۔

فضل کا اس کے جو مخالف ہوا
ہے وہ مخالف زامام الوریٰؑ۔

اٹھائیسویں بشارت یہ ہے **نقل** ہے کہ
حضرت امام علیہ السلام نے شہر فرحت بخش فرہ میں فرمایا کہ

المقام فرمودند که بھائی سید خوندمیر ہرچہ نزدیک شما صحیح است او نزدیک ما صحیح است بشارت بست ونہم آنکہ بندگیمیاں رض بحضور حضرت میراں ع معاملہ دیدند کہ حضرت میراں ع را وصال شدہ است و بعضے یاراں با بندگیمیاں مخالفت میکنند و ضد می نمایند ایں معاملہ در پیش حضرت میراں ع عرضکردند حضرت میراں ع فرمودند انچہ دیدہ اید تحقیق است پس از بندہ ہمچناں خواہد شد و بر شما بے دینی نسبت خواہند کرد و شما برحق مستقیم باشید بندگیمیاں رض عرضکردند کہ میرانجی خدام فرمودند کہ ہرچہ نزد شما صحیح است او نزد ما صحیح ونیز فرمودند کہ ہرکہ دشمن تو باشد آنکس دشمن ماست پس حکم ایشاں چیست حضرت میراں ع فرمودند آری تحقیق حق بطرف شما باشد و ایشاں طالبان حق اند و منظور مہدی و مبشر مہدی ہستند آخر الامر بطرف شما رجوع و افسوس خواہند کرد وانہ کان صادق الوعد انچہ فرمودہ بود ہمچناں شد بشارت سی ام آنکہ مجمع البشارات از حضرت امام علیہ السلام صدور یافتہ است یکی صفت موعود کہ قاتلوا وقتلوا است و دوم آنست کہ نقلست کہ حضرت میراں ع فرمودند کہ

بھائی سید خوندمیر جو کچھ تمہارے پاس صحیح ہے وہ ہمارے پاس صحیح ہے۔ انتیسویں بشارت یہ ہے کہ بندگی میاں رض نے حضرت مہدی ع کے حضور میں ایک معاملہ دیکھا کہ حضرت مہدی ع کا وصال ہوچکا ہے اور بعض اصحاب بندگی میاں رض کے ساتھ مخالفت کرتے ہیں اور اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں یہ معاملہ بندگی میاں رض نے حضرت مہدی ع کے سامنے عرض کیا۔ آنحضرت ع نے فرمایا، جو کچھ تم نے دیکھا ہے درست ہے۔ بندے کے بعد ایسا ہی ہوگا اور تم پر بے دینی کا الزام لگائیں گے۔ تم امر حق پر ثابت قدم رہو۔ بندگی میاں رض نے عرض کیا کہ میرانجی حضور فرماتے ہیں کہ جو کچھ تمہارے پاس صحیح ہے وہ ہمارے پاس صحیح ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ جو تمہارا دشمن ہوگا وہ شخص ہمارا دشمن ہے پھر ان مخالفت کرنے والوں کے لیئے کیا حکم ہے۔ حضرت مہدی ع نے فرمایا، ہاں بہ تحقیق تم حق بجانب ہوں گے اور جو اصحاب تمہارے مخالف ہوں گے وہ بھی طالبانِ حق ہیں منظورِ مہدی اور مبشر مہدی ہیں آخرکار تمہارے قول کی طرف رجوع کرکے افسوس کریں گے بے شک مہدی موعود ع مخبر صادق کا وعدہ سچا تھا جو کچھ آنحضرت ع نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ تیسویں بشارت جو سب بشارات کو جامع حضرت امام علیہ السلام سے صادر ہوئی ایک صفت موعود قاتلوا وقتلوا کی بشارت ہے دوسری یہ ہے نقل ہے کہ حضرت مہدی ع نے

خداتعالیٰ بندہ را مہدی موعود کردہ بخلق فرستادہ است برای این راہ کہ نبی علیہ السلام را امر کردہ است کہ قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی باز فرمودند کہ ثم ان علینا بیانہ این بیان بزبان مہدی میشود ونیز فرمودند کہ خدای را بچشم سر در دار دنیا دیدنی است باید دید و دیدنی حق تعالیٰ ہم خود گواہی داد باذن خدا و بحجت مصطفےٰؐ چنانچہ نقلست کہ حضرت امامؑ در فرح المفرح المقام درمیان مجمع عظام بیان کردند کہ فرمان حقتعالیٰ میشود کہ ای سید محمد خدای را بچشم دل دیدہ فرمودند آری دیدم باز فرمان شد کہ ای سید محمد خدای را بچشم سر دیدہ فرمودند آری دیدم باز فرمان شد کہ ای سید محمد خدای را مو بموی دیدہ فرمودند آری دیدم ونیز فرمودند کہ اینک رسول اللہ علیہ السلام ایستادہ گواہ اند ونیز نقلست کہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ بینائی ذات حقتعالیٰ بار امانت است و بار امانت کما حقہ ہمین دوتن ادا کردند یکی خاتم النبی دوم خاتم الولی آری چہرا نباشد کہ بحکم حدیث است لیقفو اثری ولا یخطی حضرت امامؑ

فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے بندے کو مہدی موعود کرکے خلق میں بھیجا ہے اُس راہ پر چلانے کے لیئے جس کا نبی علیہ السلام کو حکم فرمایا ہے کہ کہدے (اے محمدؐ) یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں اللہ کی طرف بینائی پر میں اور جو میرا تابع ہے (جزء ۱۳ رکوع ۶) نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ثم ان علینا بیانہ (پھر بیشک ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان) یہ بیان مہدی کی زبانی ہوتا ہے۔ نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خدا کو چشم سر سے دارِ دنیا میں دیکھنا ہے دیکھنا ہی چاہیئے اور حق تعالیٰ کے دیدار کی گواہی خود آنحضرتؑ نے بھی دی بحکم خدا سے اور حضرت محمد مصطفےٰؐ کی جانب سے چنانچہ نقل ہے کہ حضرت امام علیہ السلام نے شہر فرحت بخش فرہ میں ایک بڑے مجمع میں بیان فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد تُونے خدا کو چشم دل سے دیکھا۔ بندے نے عرض کیا ہاں بار خدا دیکھا پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد تُونے خدا کو چشم سر سے دیکھا۔ بندے نے عرض کیا ہاں بار خدا دیکھا۔ پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد تُونے خدا کو رُونگٹے رونگٹے سے دیکھا۔ بندے نے عرض کیا ہاں بار خدا دیکھا۔ پھر آنحضرتؑ نے فرمایا لے لو رسول اللہ علیہ السلام بھی کھڑے ہیں اور گواہ ہیں۔ نیز نقل ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ ذاتِ حق تعالیٰ کا دیدار بارِ امانت ہے اور بارِ امانت کی برداشت جیسی کہ چاہیئے انہی دونے کی۔ ایک خاتم النبیؐ نے دوسرے

فرمودند کہ بندہ قدم بر قدم نبیؐ است ہم آخر الامر
فاعلم ایہا المصدق حضرت میرانؑ
بفرمان حضرت رحمٰن چنانچہ صفت ذاتِ
خود کہ موعود حق، قاتلوا و قتلوا بود بر
تابع تام خود میاں سید خوندمیر صدیق
اکبر حوالہ نمودند، ہمچناں بفرمان حضرت
معبود صفت ذاتِ خود کہ بینائی
حق بود بوقتِ رحلت آنحضرتؑ
بمیاں سید خوندمیرؓ حوالہ فرمودند
کہ انشاء اللہ تعالیٰ در باب بست و
ہشتم بیان خواہد شد فاعلم ایہا
المصدق فضائل بندگی میاںؓ کہ از
بشارات امام آخر زماںؑ
صادر شدہ است پایاں
ندارد چنانچہ محققی می فرماید

بیت

نہ حسنش غایتی دارد نہ وصفش را سخن پایاں
بماند تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

فاما بطریق اختصار بر حکم حدیث
رسول مختار چند بشارات انوار از زبانی
امام الابرار در ینجا آوردہ شدہ
است و بعضے منقولات اتفاق اصحاب
المہدی علیہ السلام والصلوٰۃ و یگانگی میاں
ہر دو خلیفۂ ذات درباب خلافت

خاتم الولیؑ نے۔ کیوں نہ ہو حدیث نبیؐ کے حکم کے
مطابق کہ وہ (مہدیؑ) میرے قدم بہ قدم ہوں گے
اور خطا نہیں کرینگے۔ حضرت امام علیہ السلام
نبی علیہ السلام کے تابعِ تام ہیں نیز حضرت امام علیہ السلام
نے فرمایا کہ بندہ نبیؐ کے قدم بہ قدم ہے۔ آخر کار
جان اے مصدق کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے
بہ فرمانِ خدا جیسا کہ اپنی ذات کی صِفت قاتلوا و
قتلوا کو جس کا حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا اپنے
تابعِ تام میاں سید خوندمیر صدیق اکبر کے حوالے کیا
اسی طرح بہ فرمان حضرت معبود اپنی صفت ذات
جو بینائی حق تھی آنحضرتؑ نے رحلت کے وقت
میاں سید خوندمیرؓ کے حوالے فرمائی اس کا بیان
انشاء اللہ تعالیٰ اٹھائیسویں باب میں آئے گا۔ پس
جان اے مصدق بندگی میاںؓ کے فضائل جو حضرت
امام آخر الزماں علیہ السلام کی بشارتوں سے ثابت
ہوئے ہیں کوئی حد نہیں رکھتے ہیں چنانچہ ایک محقق
کا قول ہے (ترجمہ بیت) ؎

نہ اُسکے حسن کی حد ہے نہ اُسکے وصف کا آخر
رہے تشنہ ہی مستسقی اور دریا جوں کا توں باقی

لیکن بہ طریق اختصار مطابق حکم حدیث رسول مختارؐ
چند بشارتیں نورانی حضرت امام الابرارؑ کی زبانی
یہاں لائی گئی ہیں اور بعضے نقول جو متفق علیہا
اصحاب مہدی علیہ السلام والصلوٰۃ کی ہر دو خلیفہ
ذات (بندگی میراں سید محمودؓ اور بندگی میاں سید
خوندمیرؓ) کی یگانگت کے بارے میں ہیں بندگی

بندگمیاں وبیان قاتلوا وقتلوا ذکر خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ الا انہ کان بالقطع سیرۃ المہدی بحکم القرآن والاحادیث والنقل ان فی ذٰلک لآیات بینات وشہادات قاطعۃ علیٰ صدق المہدی بحجۃ العیان فبای آیۃ بینۃ وشہادۃ قاطعۃ تومنون بعدھا فبای آلاءِ ربکما تکذبان

باب بست و ہشتم

دربیان رحلت حضرت امام علیہ السلام، درشہر فرح المفرح المقام وذکر وصیت حضرت امیرؑ با بندگمیاں سید خوندمیر رضؓ وبشارات حضرت امامؑ درحق جمیع اصحاب خاص وعام وملایم آں قال اللہ عزو جل وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل فاعلم ایھا المصدق بعد از آمدن حضرت امامؑ دریں مقام ذوالاحترام نہ ماہ حیات آنذات پیغمبر صفات شدہ است سہ ماہ قبل از آمدن سیدین الصدیقین بالدلائل المنیر بندگمیر السید محمود وبندگمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما بعد از آمدن شاں حیات امام آخرزماں حضرت شاہنشاہ شش ماہ شدہ است وعمر حضرت حبیب ذوالجلال

میاںؓ کی خلافت کے باب میں اور قاتلوا وقتلوا کے بیان میں ذکر کی جائیگی، انشاء اللہ تعالیٰ آگاہ رہو کہ وہ ذات بالقطع سیرت مہدی تھی بحکم قرآن واحادیث ونقل اور بے شک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں حضرت مہدی کے صدق پر حجت واضحہ پھر اور کس کھلی نشانی اور قطعی شہادت پر تم اس کے بعد ایمان لاوگے دیکھو فرمان خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاوگے۔

اٹھائیسواں باب

حضرت امام علیہ السلام کی رحلت کے بیان میں شہر فرحت بخش فرہ مبارک میں اور ذکر وصیت کا حضرت امیر علیہ السلام کی بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے ساتھ اور حضرت امام علیہ السلام کی بشارتیں تمام اصحاب خاص وعام کے حق میں اور دیگر امور مناسب اس مقام کے اسی باب میں مذکور ہیں۔ اللہ بزرگ وبرتر فرماتا ہے اور محمدؐ تو ایک رسول ہے کہ گزر چکے اس کے پہلے بہت رسول (جز ۴ رکوع ۶) پس معلوم کر اے مصدق کہ حضرت امام علیہ السلام اس مقام ذی احترام (فرہ مبارک) میں تشریف لانے کے بعد نومہینے اس ذات پیغمبر صفات کی حیات ہوئی سیدین سید الصدیقین بہ دلائل منیر بندگی میراں سید محمود اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما کے آنے سے قبل تین مہینے اور ان دونوں کے آنے کے بعد امام آخرزماں شہنشاہ ولایت کی حیات چھ مہینے ہوئی حضرت حبیب

بالقطع پیغمبر خصال چوں بمقدار شصت و
سه سال رسیده بود بحکم ملک المتعال وصال
شد القصه چوں امام علیه السلام بملک خراسان
قدم سعادت فرمودند هر یکی از یاران آنحضرت
رامعلوم بود که این جاے رحلت حضرت
خاتم ولایت خواهد شد بموجب آنکه حضرت
امیر چوں از ملک گجرات بفرمان واهب
العطیات روان شدند همیں خبر داده
بودند که فرمان چنیں می شود که ای سید محمد
بطرف خراسان هجرت کن که جاے
وصال است و هم از علماء خراسان
تیغ علم تو خواهم داد و دیگر از کشف باطنی
دانستند که ایں جاے وصال حضرت
حبیب ذوالجلال ع است فاما جای مشخص
نبود مگر یک روز جمعه آخر عمر آنحضرت
مهدی موعود ع جای روضهٔ مبارک خود
بدیں ترتیب مشخص فرموده که **نقلست**
که روزی حضرت امام ع بفرمان ملک
العلام از سرای خود بقصبهٔ ریچ برای
ادای نماز جمعه در مسجد جامع آمدند و
مصدقان امام آخر زمان که اهل خراسان
هستند میگویند که برای زیارت شیخ
ابو النصر فرهی رحمة الله علیه قدم سعادت
فرموده بودند که شیخ ابو النصر فرهی استاد
صبیان است و مردی معذور است

ذوالجلال قطعاً و یقیناً پیغمبر خصال علیہ السلام کی عمر
مبارک جب ترسٹھ ۶۳ سال کو پہنچی بحکم خداوند متعال
آنحضرت کا وصال ہوا۔ ذکر وصال مبارک مختصراً یہ ہے
کہ جب امام علیہ السلام ملک خراساں میں تشریف
فرما ہوئے تو آنحضرت کے سب اصحاب خاص کو یہ معلوم
ہو چکا تھا کہ اسی مقام پر حضرت خاتم ولایت ع کی رحلت
ہوگی اس سبب سے کہ حضرت امیر علیہ السلام جب
ملک گجرات سے بہ فرمان خداوند واہب العطیات
روانہ ہوئے تب ہی یہ خبر دے چکے تھے کہ فرمان
خدا اس طرح ہوتا ہے کہ اے سید محمد خراساں کی جانب
ہجرت کر کہ وہی تیرے وصال کی جگہ ہے اور وہیں
علماء خراساں سے تیرے علم کی شان کا اعتراف
کرواؤں گا۔ دیگر یہ کہ کشفِ باطنی سے بھی سب اصحاب
یہ جان چکے تھے کہ حضرت حبیب ذوالجلال علیہ السلام
کے وصال کی جگہ یہی ہے لیکن آنحضرت کے روضہ
اقدس کی جگہ مشخص نہیں ہوئی تھی مگر ایک دن جو
حضرت مہدی موعود ع کی عمر مبارک کا آخری جمعہ کا دن
تھا خود آنحضرت نے اس صورت سے اپنے روضہ
مبارک کی جگہ کو مشخص فرمادیا **نقل** ہے کہ
ایک روز حضرت امام علیہ السلام بہ فرمان خدا ذوالعلام
اپنی سرا سے قصبہ ریچ کو روانہ ہوئے اور نماز جمعہ
کی ادائی کے لئے جامع مسجد پہنچے آنحضرت امام
آخر زماں کے بعضے مصدقین جو اہل خراساں ہیں کہتے
ہیں کہ آنحضرت شیخ ابو نصر فراہی رحمتہ اللہ علیہ کی
زیارت کے لئے تشریف لائے تھے شیخ ابو نصر فراہی

فاما الروایة الاولیٰ هو الاصح لان
علیها اتفاق قوم المهدیؑ کلها
بہر تقدیر چونکہ حضرت امیر در میان راه
آن ولایت پناهؑ جائیکہ روضۂ مقدسہ
متبرکہ شده است رسیدند آن شاہنشاه
بفرمان حضرت الٰہ از اسپ فرود آمده
یک ساعت در اینجا توقف کرده
اند چونکہ آفتاب گرم بود بنا بر صحابۂ آنحضرتؑ
عرض نمودند کہ میرانجی دریں توقف چہ مقصود
بود فرمودند کہ ایں بنده اینجا رسیدیم از
طرف حق سبحانہٗ وتعالیٰ طبقہای نور و
رحمت وظہور فرشتگان آنچناں نثار
دیدیم کہ فرمان حق تعالیٰ دررسید
کہ سید محمد دریںجا یک ساعت
توقف کن تا یاران تو از فیض ایں نور
وظہور مستفیض شوند آخر الامر روضۂ مبارک
آنحضرتؑ دریںجا شده است الغرض
از اینجا رواں شدند بجامع مسجد سنچ
رسیدند بروایتی صریح وبنقل صحیح ثابت
شده است کہ اکثر علماء فرح بحضرت
امام آخر زماں ایمان آورده بودند مگر علماء
چند کہ مانده بودند جمع شده قرار داده اند
کہ امروز روز آدینہ است برای ثبوت
مہدویت میراں سید محمد برویم وتحقیق کرده
تصدیق کنیم چوں روز آدینہ شد علماء چند

بچوں کے معلم ایک مرد معذور گزرے ہیں۔ پہلی روایت
ہی زیادہ صحیح ہے کیونکہ اسی پر سب قوم مہدویؑ
کا اتفاق ہے۔

بہر صورت جب حضرت ولایت پناہ علیہ السلام
دشاہ راہ میں اس جگہ پر پہنچے جہاں اب آنحضرتؑ کا
روضۂ مقدسہ ومتبرکہ واقع ہے تو اس شہنشاہ نے
بہ فرمان الٰہی گھوڑے سے اتر کر ایک گھڑی وہاں
وہاں توقف فرمایا چونکہ دھوپ سخت تھی بنا بریں
آنحضرت کے اصحاب نے عرض کیا کہ میرانجی
یہاں ٹھہرنے میں کیا مقصود تھا۔ آنحضرت نے
فرمایا کہ یہ بندہ جب یہاں پہنچا تو حق سبحانہٗ وتعالیٰ
کی طرف سے فرشتے نور ورحمت کے طبق
نثار کرتے ہیں نے دیکھے اور وہیں فرمانِ حق تعالیٰ
پہنچا کہ اے سید محمد اس جگہ ایک ساعت
توقف کرتا کہ تیرے ساتھی اس نور اور ظہورِ رحمت
کے فیض سے بہرہ مند ہوں بالآخر آنحضرتؑ کا
روضہ مبارک اسی جگہ بنا ہے۔ غرض یہ کہ آنحضرت
اس جگہ سے روانہ ہوئے اور قصبہ سنچ کی جامع
مسجد میں پہنچے اور یہ بات ایک صاف وصریح روایت
اور بالکل صحیح نقل سے ثابت ہے کہ علماء فرہ مبارک
اکثر وبیشتر حضرت امام آخر زماںؑ پر ایمان لاچکے
تھے مگر چند علماء جو رہ گئے تھے انہوں نے جمع ہو کر یہ
قرار داد کیا تھا کہ آج جمعہ کا دن ہے میراں سید
محمد کی مہدیت کا ثبوت طلب کرنے کے لئے ہم سب
جائینگے اور تحقیق کر کے تصدیق کرینگے چنانچہ جمعہ کے

وبعض خلایق کہ منتظر بحث بودند در مسجد جامع
حاضر شدہ بودند کہ حضرت مہدی عم بفرمان حضرت
صمدی ہم بمسجد جامع آمدند علماء گفتند
کہ ما خواستہ بودیم کہ نزدیک حضرت
شاں رفتہ با ایشاں در باب مہدویت
بحث کنیم چوں ایشاں در ینجا آمدند خوب
شد بعد از نماز حجت ثبوت مہدویت
بکنیم القصہ بعد از نماز جمعہ آں خاتم
الاولیاءؑ میان مجمع علماء و صلحا آں شہ
باز بلند پرواز و آں سرورِ غریب
نواز و آں صاحب ناز و نیاز نیت
نماز وتر بہ بلند آواز بستہ ادا کردند
بنا بر آں مجمع یک علماء کلاں کہ
درمیان شاں بود گفت کہ ایں ذات
پیغمبر صفات مہدی موعود است
بجمعۂ دیگر نخواہد آمد زیرا کہ من حدیث
دیدم کہ حضرت رسول اللہ صلعم ہمچنیں
وتر بعد از ادائی نماز جمعہ گزاردہ
اند و در روز دوشنبہ قبل از آں جمعہ
رحلت فرمودند لاشک ایں ذات
عالی صفات مہدی موعود است
متابعت رسول اللہ صلعم کردہ است
تا جمعۂ آیندہ البتہ ازیں عالم سفر خواہد
کرد ہمیں حجت بس است چوں حضرت
امام علیہ السلام از نماز فارغ شدند

دن چند علماء اور بعضے عوام جو بحث کے منتظر تھے جامع
مسجد میں حاضر ہوئے تھے اتنے میں حضرت مہدی علیہ
السلام بھی بہ فرمان خداوند بے نیاز جامع مسجد میں
تشریف لائے۔ علماء نے کہا کہ ہم تو چاہتے ہی تھے
کہ حضرت کے پاس جاکر حضرت سے مہدیت کے
بارے میں بحث کریں جب آنجناب ہی یہاں آگئے
بہتر ہے نماز کے بعد ثبوت مہدیت کی حجت طلب
کی جائے گی قصہ مختصر نماز جمعہ کے بعد اس خاتم الاولیا
درمیان مجمع علماء و صلحاء اس شہ باز بلند پرواز
اس سرورِ غریب نواز اور اس صاحب ناز و نیاز
نے نماز وتر کی نیت بہ آواز بلند باندھ کر وتر ادا
فرمائی یہ دیکھکر اس مجمع میں سے ایک بڑے عالم
نے جو ان کے درمیان تھا کہا کہ یہ ذات پیغمبر صفات
مہدی موعود ہے آپ آئندہ جمعہ کو نہیں آئینگے
اس لیئے کہ میں نے ایک حدیث میں دیکھا ہے کہ
حضرت رسول اللہ صلعم نے بھی ایسا ہی نماز جمعہ
کی ادائی کے بعد وتر ادا فرمایا اور دوشنبہ کے دن
جمعہ آنے سے قبل ہی رحلت فرمائے کوئی شک
نہیں کہ یہ ذاتِ عالی صفات مہدی موعود ہے
جس نے رسول اللہ کی پیروی کی ہے آئندہ جمعہ
تک اس عالم سے یہ بھی سفر کرینگے یہی حجت و دلیل
کافی ہے جب حضرت امام علیہ السلام نماز سے
فارغ ہوئے تو ان علماء و صلحاء نے آنحضرتؑ کے
پاس آکر پوچھا کہ آپ کا تولد کس روز ہوا آنحضرتؑ
نے فرمایا دوشنبہ کے روز پھر انہوں نے پوچھا کہ آپ کو

آں علماء و صلحاء نزدیک آنحضرتؑ آمدہ پرسیدند
کہ تولد شما بکدام روز است فرمودند در
روز دوشنبہ باز پرسیدند کہ مبعث شما
بکدام روز فرمودند در روز دوشنبہ باز گفتند
کہ دعوی مہدویت شما تا چند سال است
فرمودند پنج سال علماء گفتند کہ در حدیث
دو روایت وارد است یکی پنج
سال و یکی بست و سہ سال آنحضرتؑ فرمودند
کہ ہر دو روایت راست اند بندہ را ہژدہ
سال امر غیر مؤکد بود کہ تو مہدی موعود ہستی
دعوی بکن و اظہار کن بندہ ضبط کردیم و پنج
سال است کہ امر با مؤکد شدہ است و عتاب
میشود کہ اے سید محمد تو مہدی موعود ہستی اظہار
بکن از خلق می ترسی آشکارا بکن وگرنہ
در زمرۂ ظالماں جمع کنیم بنا بر حکم گردن
نہادن آمد علماء کلاں علیہ الرحمۃ والغفران
گفتند کہ علامت مہدی موعود در احادیث
صحیحہ ہمیں بود زیرا کہ مہدی تابع تام آنحضرت
رسولؐ و تولد آنحضرتؑ و مبعث آنحضرتؑ
در روز دوشنبہ شدہ است و مدت
دعوی آنحضرت ہم بست و سہ سال شدہ
بود آخر الامر در روز پنجشنبہ آیندہ حضرت امامؑ
ازیں عالم رحلت فرمودند بروایت صحیح و نقل صحیح
استماع یافتہ است کہ اکثر علماء و مردماں کہ
دراں ہاں ماندہ بودند بعد ازیں حجت مذکور منقاد

دعوی کرنے کا حکم کون سے دن ہوا آنحضرت نے
فرمایا دوشنبہ کے دن پھر انہوں نے کہا کہ آپ کو
دعوی مہدیت کیے ہوئے کتنے سال ہوئے ہیں
آنحضرت نے فرمایا پانچ سال علماء نے کہا کہ حدیث
میں دو روایتیں آئی ہیں ایک میں پانچ سال کا ذکر
ہے اور ایک میں تیئیس سال آنحضرت نے فرمایا کہ
دونوں روایتیں درست ہیں۔ بندے کو اٹھارہ
سال تک غیر تاکیدی حکم تھا کہ تو مہدی موعود ہے دعوی
کر اور اپنی مہدیت کو ظاہر کر دے بندے نے ضبط کیا
اور پانچ سال ہوئے ہیں کہ امر مؤکد ہوا ہے اور عتاب کے
ساتھ فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد تو مہدی موعود
ہے اس امر کا اظہار کر تو خلق سے ڈرتا ہے اپنی
مہدیت کو آشکارا کر ورنہ تجھے ظالموں کے زمرہ میں
شامل کر دوں گا بنا بریں حکم خداوندی کے آگے بندے
نے گردن جھکا دی یہ سنکر سب علماء کبار علیہم الرحمۃ
والغفران نے کہا کہ مہدی موعودؑ کی علامتیں احادیث
صحیحہ میں یہی بیان کی گئی تھیں اس لیے کہ مہدی علیہ السلام
تابع تام حضرت رسول علیہ السلام کے ہیں آنحضرت
کا تولد اور آنحضرتؐ کا دعوی بھی دوشنبہ ہی کے
روز ہوا ہے اور آنحضرت کے دعوی کی مدت
بھی تیئیس سال ہی ہوئی تھی آخر کار آئندہ پنجشنبہ کے
روز حضرت امام علیہ السلام نے اس عالم سے رحلت
فرمائی روایت صحیح اور نقل صحیح سے سنا گیا ہے
کہ اکثر علماء اور دیگر لوگ جو اس زمانہ میں اس بحث
کے وقت حاضر تھے بعد اس حجت مذکورہ کے مطیع و

شده تصدیق کردند و بصحبت سیدین المصدقین الیقین امام الکائنات اخص الخلفاء الذات بندگی میرانسید محمود ثانی مهدی و بندگیمیانسید خوندمیر صدیق مهدی مشرف شدند القصه نقلست همدرین میان باز بزبان دربارگوهرنثار حضرت امام الابرار درحق میرانسید محمود بشارتے اظهار فرمودند که بهائی سید محمود پیشتر شوید یا پسترشده بیائید که هر دو ذات برابر شده اند خدا تعالی غیور است که یکی را از ایشان بردارد روز جمعه آئند در روز پنجشنبه وصال آنحضرت شده است فلعلم ایها المصدق که مصدقان امام آخرزمان که اهل خراسان هستند از بزرگان خود نقل می کنند که چون حضرت امامؑ از نماز جمعه بازگشتند و بجای روضه متبرکه که میان فرح کهنه و ریچ است رسیدند توقف نمودند ماجرا نزول رحمت حق برایں زمین روضه می نمودند چنانچه نقل گذشته و چوں ازینجا که روانه شدند در هماں ساعت بمیاں سید خوندمیرؓ وصیت فرمودند که بعد از وصال ما میان اهل فرح و اهل ریچ اختلاف و تنازع درباب دفن خواهد شد شما جنازه ما را مستعد کرده بر ناقه بسته رها کنید آنجا که ناقه قرار گیرد همانجا قبر بکنید باز فرمودند که پس از رحلت درین

منقاد ہوئے اور سبھوں نے تصدیق کی اور سیدین صدیقین امام الکائنات علیہ السلام کے خاص الخاص خلفاء ذاتی بندگی میراں سید محمودؓ ثانی مہدیؑ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ صدیق مہدی کی صحبت سے مشرف ہوئے حاصل کلام نقل ہے کہ جامع مسجد کو جانے کے دوران ہی میں زبان دربار گوہر نثار سے حضرت امام الابرار نے میراں سید محمود کے حق میں اس بشارت کا اظہار فرمایا کہ بھائی سید محمود آگے ہو جاو یا پیچھے ہو کر آو کیونکہ دونوں ذات برابر ہوگئے ہیں خدا تعالی غیور ہے ان میں سے ایک کو اٹھالے گا چنانچہ آئندہ جمعہ سے قبل جمعرات کے روز آنحضرتؑ کا وصال ہوا ہے پس معلوم کر اے مصدق کہ امام آخر زماں علیہ السلام کے مصدقین جو اہل خراساں ہیں اپنے بزرگوں سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت امام علیہ السلام نماز جمعہ سے واپس ہوئے اور اس جگہ جہاں آنحضرت کا روضہ متبرکہ فرہ قدیم اور ریچ کے درمیان ہے پہنچے تو وہیں ماجرا رحمت حق کے نزول کا جو روضہ مقدسہ کی زمین پر ہوا آنحضرتؑ نے بیان فرمایا چنانچہ نقل اوپر گذر چکی ہے اور جب اس جگہ سے روانہ ہوئے تو اسی گھڑی میاں سید خوندمیرؓ کو آنحضرتؑ نے وصیت فرمادی کہ میری وفات کے بعد اہل فرہ اور اہل ریچ کے درمیان میرے دفن کے بارے میں اختلاف اور جھگڑا ہوگا تم میرے جنازے کو تیار کرکے اونٹ پر باندھکر چھوڑ دو جہاں اونٹ ٹھیر جائے وہیں قبر بنادیں پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ

ملک قہر نامزد خواہد شد شما بطرف گجرات بروید این عبارت مصدقان حضرت خاتم ولایت که اہل خراسان ہستند ذکر کردہ شد فاما این فقیر آنچہ بنقل متواتر شنیدیم و از کتب نقلیات آنذات پیغمبر صفات نوشتہ دیدیم خواہیم نوشت انشاء اللہ تعالیٰ حاصل الامر چونکہ حضرت امامؑ از قصبہ ربج بمقام خود تشریف آوردند ابتدا از زحمت آن خاتم ولایتؑ تپ بود بمقدار شش روز یا ہفت روز روئے داد حرارت تپ و روشش آن ہمچوں حرارت تپ رسول اللہؐ بود زیرا کہ ایشاں در باب ذات و صفات و موت و حیات بیک وجود بودند القصہ نقلست کہ چنانچہ رسول علیہ السلام را بوقت رحلت این آیت نازل شدہ است کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا الآیۃ و آنحضرتؐ در حق اصحاب خود خواندند ہمچناں حضرت امام آخر زمانؑ در حق جمیع یاران چہ مرداں و زناں کہ مہاجران و مصاحبان و منظوران و مبشران بودند بدیں طریق آن امامؑ تحقیق فرمودند کہ اے یاراں در حق شما فرمان حقتعالیٰ میشود کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام

میری وفات کے بعد اس ملک میں قہر نمودار ہو گا تم گجرات کی جانب چلے جاؤ یہ عبارت حضرت خاتم ولایتؑ کے مصدقین اہل خراساں کی ہے جو ذکر کی گئی لیکن یہ فقیر جو کچھ نقل متواتر سے سنا ہے اور اس ذات پیغمبر صفات کے نقول لکھے ہوئے دیکھا ہے کتب نقلیات سے لکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ حاصل کلام جب حضرت امام علیہ السلام قصبہ ربج سے مقام فرہ اپنے دائرہ میں تشریف لائے تو اس خاتم ولایت کو بخار کی زحمت شروع ہوئی جو چھ یا سات روز رہا اس بخار کی حرارت کی کیفیت بعینہ رسول صلعم کے بخار کی حرارت کی سی تھی اس لیے کہ حضرات خاتمین ذات و صفات میں موت و حیات میں بہر حالت ایک وجود تھے القصہ نقل ہے کہ جس طرح رسول اللہ صلعم کی رحلت کے وقت آیت ہذا الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (آج میں نے کامل کیا تمہارے لیے تمہارا دین اور تمام کی تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا تمہارے لیے دین اسلام) نازل ہوئی اور آنحضرتؐ نے اسے اپنے اصحاب کے حق میں سنایا اسی طرح حضرت امام آخر زماںؑ علیہ السلام نے اپنے تمام اصحاب مرد و زن جو مہاجرین و مصاحبین منظورین و مبشرین تھے ان سب کے حق میں یہ آیت سنائی اور اس امام تحقیق نے اس طرح فرمایا کہ اے اصحاب تمہارے حق میں فرمان حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (آج میں نے

دینا بازفرمودند که حضرت رسولؐ درحق یاران
آیت مذکور خطاب کرده بودند فرمان میشود که
تو نیز درحق یاران خود بدیں آیت خطاب
کن و نیز فرمودند که نحن معاشر الانبیاء
لا نرث ولا نورث بنا بر فرمودۂ
آنحضرتؐ بندگی میر السید محمودؓ بعد از رحلت
آنحضرتؐ جامۂ مبارک آنذات پیغمبر صفات
و چند شمشیرہا کہ بدست اصحاب بطریق
یادگیر بود ہمہ بہ فقرا بخشش کردہ دادند و
بہ وارثاں نہ دادند زیرا کہ آنحضرتؐ لا
نرث ولا نورث فرمودند انچہ رسولِ
خداؐ اشارت نمودہ بودند کہ حدیث مشہور
است القصہ نقلست کہ وقت رحلت
بندگی میاں نعمتؓ نزد بالینِ آنحضرتؐ
استادہ بودند کہ فرمودند تو کیستی گفتند
بندہ نعمت فرمودند فرمان
خدائے تعالیٰ می شود درحق تو کہ با اہل
تو بخشیدم نیز نقلست کہ در
روز وصال آں حبیب ذوالجلالؑ
زحمت تپ بسیار بود و در
خانۂ بی بی بون رضؓ بودند و عادت
آنحضرتؐ نوبت زنان میںنہا زدہ
بودند در زمین از جہت نشان کہ
چوں سایہ از انجا رسیدی ازیں خانہ
بخانۂ دیگر انتقال کردی چوں نوبت

کامل کیا تمھارے لیئے تمھارا دین اور تمام کی تم پر اپنی نعمت
اور پسند کیا تمھارے لیئے دین اسلام) پھر آنحضرتؐ نے
فرمایا کہ دین بوجہ شریعت کامل ہونے پر) حضرت رسول
علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو اس آیت سے مخاطب
کیا تھا (دین بوجہ طریقت کامل ہونے پر) فرمان حق تعالیٰ
ہوتا ہے کہ اے سید محمد تو بھی اپنے اصحاب کو اس
آیت سے مخاطب کر نیز آنحضرت نے فرمایا کہ ہم انبیاً
کے گروہ میں ہیں جو نہ کسی کے (ظاہری اثاثہ کے) وارث
ہوتے اور نہ کسی کو (ظاہری اثاثہ کا) وارث کرتے ہیں آنحضرت
کے اس فرمان کی بنا پر بندگی میراں سید محمودؓ نے آنحضرت
کی رحلت کے بعد اس ذات پیغمبر صفات کے جامۂ مبارک
اور چند تلواریں جو اصحاب کے ہاتھوں میں بطریق محافظت
تھیں تمام فقرا کو بخشدیئے۔ آنحضرت کا متروکہ ورثہ
کو نہیں دیا کیونکہ آنحضرت نے لا نورث ولا نورث فرمایا
تھا چنانچہ رسول خدا صلعم نے بھی یہی ارشاد فرمایا تھا
جو حدیث مشہور سے ثابت ہے حاصل کلام
نقل ہے کہ آنحضرت کی رحلت کے وقت
بندگی میاں نعمتؓ آنحضرت کے سرہانے کھڑے
ہوئے تھے ان کی آہٹ کو پاکر آنحضرت نے فرمایا
تم کون ہو انہوں نے عرض کیا بندہ نعمت ہے آنحضرت
نے فرمایا خدا تعالیٰ کا فرمان تمھارے حق میں ہوتا ہے
کہ تم کو تمہاری اہل کے ساتھ بخش دیا نیز نقل ہے
کہ بروز وصال اس حبیب ذوالجلالؑ کو بخار کی زحمت
بہت تھی اور آنحضرت بی بی بون جیؓ کے مکان
میں تھے اور دستور مبارک آنحضرتؐ کا یہ تھا کہ بی بیوں کے

بی بی بون رضؓ تمام شد و حضرت امامؑ هم حقیقتِ سایه استفسار فرمودند حکم کردند که بنده را در خانهٔ بی بی ملکان به برید و بی بی ملکان رضؓ همدریں مکان حاضر بودند و درخانهٔ مبارک شاں بساط جز بوریا نبود و در خانهٔ بی بی بون رضؓ رختی ما یحتاج حاضر بود بنا بر یاران عرض کردند که میرانجی ذات خوندکار را تکلیف بسیار است و بی بی ملکان رضؓ همدریں جا حاضر اند و هم رختی مایحتاج مهیا است باید که خدام همدریں مقام قرار گیرند بی بی ملکان رضؓ هم عرض کردند که میرانجی ما هم نوبت خود بخدام بخشیدیم درینجا قرار گیرند حضرت میرانؑ ام المومنین بی بی ملکان رضؓ را جواب دادند که خوب شما حق خود بخشیدید فاما حدِ شرع محمدی که خدا تعالیٰ حکم کرده است کدام کس باشد که به بخشد چونکه امام زمرهٔ اولوا الالباب مر اصحاب خود را فرمودند که ما را آنجا به برید ایشاں دوم بار بحضرت امام الابرار بلسانِ عذر خواهی و انکسار عرض کردند که ذات شریف میرانجی را تکلیف بسیار است اگر درینجا قرار گیرند بهتر است سوم کرت آنحضرتؑ فرمودند که براوراں رعایت ما میکنند فاما رعایت

ہاں باری باری سے جانے کے لئے چند میخ صحن خانہ میں نصب فرمائے تھے کہ جب ایک میخ سے دوسری میخ تک سایہ جاتا تو ایک گھر سے دوسرے گھر میں تشریف لے جاتے تھے جب بی بی بون جی کے یہاں رہنے کا وقت ختم ہوا اور حضرت امام نے سایہ کی حقیقت دریافت فرمائی تو حکم دیا کہ بندے کو بی بی ملکان کے گھر لے چلو بی بی ملکانؓ اسی مکان میں حاضر تھیں اور ان کے مکان مبارک میں بورئیے کے سوا کوئی فرش نہیں تھا اور بی بی بونجیؓ کے مکان میں کچھ ضروری سامان موجود تھا بنا بریں اصحاب نے عرض کیا کہ میرانجی ذاتِ اقدس خوندکار کو بہت تکلیف ہے اور بی بی ملکان بھی اسی جگہ حاضر ہیں اور کچھ ضروری سامان بھی یہاں مہیا ہے مناسب ہے کہ حضور اسی جگہ آرام لیں بی بی ملکان نے بھی عرض کیا کہ میرانجی میں نے اپنی نوبت حضور کو بخشدی حضور یہیں آرام لیں حضرت مہدیؑ نے ام المومنین بی بی ملکان کو جواب دیا کہ خوب تم نے اپنا حق بخشدیا لیکن شرع محمدی کی حد جو خدا تعالیٰ نے قرار دی ہے کون اس کو بخشنے کا پھر جبکہ امام زمرہ اولوا الالباب علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مجھے وہاں لے چلو تو انہوں نے دوبارہ حضرت امام الابرار سے معافی مانگی اور بعجز و انکسار عرض کیا کہ میرانجی کی ذات اقدس کو تکلیف بہت ہے اگر یہیں آرام لیں تو بہتر ہے تیسرے دفعہ آنحضرت نے فرمایا کہ ہمارے برادر ہماری بھی رعایت کرتے ہیں لیکن شرعِ محمدی کی رعایت نہیں کرتے پھر آنحضرتؑ نے بذات خود اٹھنے کا قصد فرمایا

شرع محمدی نمی کنند خود قصد کرده حملہ آوردند که
بخانۂ بی بی ملکانؒ رواں شدند بعدہٗ نور علی نور
درخانۂ بی بی مذکور قدم سعادت فرمودند
و بر بساط بوریا قرار فرمودند **نقل است**
که چوں حضرت امامؑ بر آں بوریا خفتہ بودند
و سر مبارک بر زانوی میاں امین محمدؓ داشتہ
بودند چونکہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ آمدند حضرت
میرانؑ پرسیدند که کدام کس است
بندگیمیاںؓ جواب دادند که بندہ خوندمیر
است حضرت میرانؑ نزدیک خود طلبیدند
و سر مبارک بر زانوی بندگیمیاںؓ داشتہ تمام
وصیت رحلت و خصوصیت ذات خود
که صفت بصیرت رب العزت بود به بندگی
میاںؓ واضح بیان فرمودہ حوالہ نمودند و
ایں آیت خواندند قل ھٰذہٖ سبیلی
ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن
اتبعنی۔ بعدہٗ ترجمہ فارسی و گوجری ہم فرمودند
که بھائی سید خوندمیر شمارا فہم میشود انچہ
بندہ میگوید باز فرمودند سبحان اللہ و
ما انا من المشرکین در ینجا اندک
سکوت کردند بندگیمیاںؓ در خاطر خود خطرہ
آوردند که ایں مشکل بعد از مہدی موعودؑ که
وما انا من المشرکین فرمودند چگونہ حل
خواہد شد که ایں کدام شرک است در یں
تفکر بودند که در حال حضرت حبیب ذوالجلال

تاکہ بی بی ملکانؓ کے گھر روانہ ہوں اس کے بعد امام نور علی
نور علیہ السلام بی بی مذکورہ کے مکان میں تشریف فرما
ہوئے اور وہیں ایک بوریے کے فرش پر آنحضرت
نے قرار لیا **نقل** ہے کہ جب حضرت امام
علیہ السلام بوریے پر لیٹے ہوئے تھے آنحضرت
اپنا سر مبارک میاں امین محمدؓ کے زانو پر رکھے ہوئے
تھے جب بندگی میاں سید خوندمیرؓ آئے تو آنحضرت
نے پوچھا کون ہے بندگی میاںؓ نے جواب دیا کہ
بندہ خوندمیر ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے
بندگی میاںؓ کو اپنے نزدیک بلایا اور اپنا سر مبارک
بندگی میاںؓ کے زانو پر رکھکر تمام وصیت رحلت
اور خصوصیت اپنی ذات کی جو صفت بصیرت رب العزت
تھی بندگی میاںؓ کو واضح طور پر بیان فرما کر اس سے
بہرہ ور فرمایا اور اس وقت یہ آیت آنحضرتؑ
نے سنائی قل ھٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ
انا ومن اتبعنی (کہدے یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں اللہ
کی طرف بصیرت پر میں اور وہ جو میرا تابع ہے) اس کے
بعد اس آیت کریمہ کا ترجمہ فارسی اور گجراتی میں سنا کر
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر کیا تمہاری
سمجھ میں آرہا ہے جو کچھ بندہ کہتا ہے پھر آنحضرت
نے فرمایا سبحان اللہ وما انا من المشرکین (اللہ پاک
ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں) یہاں تھوڑی دیر
آنحضرتؑ نے سکوت فرمایا تو بندگی میاںؓ نے اپنے دل
میں یہ خطرہ لایا کہ یہ مشکل مہدی موعودؑ کے بعد کیونکر حل
ہوگی کہ آنحضرتؑ نے میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں

فرمودند که بھائی سید خوندمیر ہر کہ خدای را مقید بیند او مشرک است سبحان اللہ وما انا من المشرکین

نیز نقلست کہ بوقت نماز ظہر بروز پنجشنبہ درخانہ بی بی ملکان رضؓ بر بستر بوریا رحلت حضرت خاتم ولایت علیہ السلام تابع التام النبی الکرام شدہ است کہ وصال شدن آنحضرت بر بساط زمین علامتی از علامات آنحضرت بود چنانچہ در کتاب ترمذی در باب دوم بیان برہان المہدی اشارت نمود عن ارطاۃ قال بلغنی عن النبی علیہ السلام ان المہدی من ولد فاطمۃ بنت رسول اللہ صلعم یعیش خمس عام ثم یموت علی فراشہ ثم یخرج رجل من ولد فاطمۃ بنت رسول اللہ صلعم علی سیرۃ المہدی بقاءہ عشرین سنۃ ثم یموت قتیلا بالسلاح ان شک فی ہذا الحدیث فلینظر فی کتاب الترمذی القصہ

نقلست کہ تکفین و تجہیز حضرت امام علیہ السلام ہمدراں مقام آنحضرتؑ کردند و چوں وقتیکہ جنازہ مستعد ساختند درمیان مردمان اہل فضلاء فرح المفرح

جو فرمایا ہے یہ کونسا شرک ہے۔ بندگی میاںؓ اسی فکر میں تھے کہ اسی وقت حضرت حبیب ذوالجلالؑ نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر جو کوئی خدائے تعالیٰ کو مقید دیکھے وہ مُشرک ہے، خدا پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں نیز نقل ہے کہ نماز ظہر کے وقت بروز پنجشنبہ بی بی ملکانؓ کے گھر میں بوریئے پر حضرت خاتم ولایتؑ تابع تام نبی کریمؐ کی رحلت واقع ہوئی اسطرح فرش زمین پر آنحضرتؐ کا وصال بھی ایک علامت منجملہ علامات خاص آنحضرتؑ کے تھی، چنانچہ کتاب ترمذی کے باب دوم بیان برہان مہدی میں اشارہ ہے کہ ارطاۃ سے روایت ہے۔ کہا انہوں نے نبی علیہ السلام سے یہ روایت آئی ہے کہ مہدی اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم سے ہوں گے جن کی حیات پانچ سال ہوگی پھر وہ اپنے فرش پر وفات پائیں گے پھر ایک مرد اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم سے نکلے گا، جو سیرت مہدیؑ پہ ہوگا اسکی خلافت کی مُدت بیس سال ہوگی پھر وہ ہتھیار سے جنگ کر کے شہید ہوگا۔ اگر کسی کو اس حدیث میں شک ہو تو وہ کتاب ترمذی میں دیکھ لے نقل ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کی تکفین و تجہیز آنحضرتؑ کی قیام گاہ ہی پر کی گئی اور جب جنازہ تیار کر کے لے چلے تو اہل فرح اور اہل درح کے درمیان جو فضلاء و شرفاء کرام تھے سخت اختلاف اور جھگڑے کی، صورت نمودار ہو گئی یہ دونوں جماعتیں علیہما الرضوان

المقام و مردمانِ اہل رنج کہ اہل کرام بودند اختلافات و تنازع بے شمار روی نمود و ایشان ہر دو طائفہ علیہما الرضوان والغفران خواستند کہ قبر مبارک آنحضرت درزمین خود دارند و ہر دو طائفہ مصدق مہدویت و مخلص آنحضرت بودند و سبب دعوی اہل فرح آں بود کہ حضرت امام علیہ السلام درزمین ما اقامت کردہ بودند و ہم وصال درزمین ما شدہ است ما جاے دیگر روضۂ منور کردن نمی دہیم و سبب دعوی اہل رنج آں بود کہ گاہ گاہ آں ولایت پناہ برای نماز جمعہ بہ رنج قدم سعادت فرمودہ بودند و ما یاں ہم مصدقان و مخلصان آنحضرت ہستیم روضۂ مبارک آنحضرت درزمین خود بکنیم و دراں زماں اہل رنج پُر زور ہم بودند چونکہ معاملۂ اختلاف و تنازع بجای رسید کہ سلاح بستند و بر سر مقاتلہ آمدند بندگیمیراں سید محمود و بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما برخاستند و ہر دو قبیلہ را گفتند کہ نسبت ایں ذاتِ مبارک بمایاں تعلق دارد و حکم وراثت شاں بمایاں می رسد شمارا با جنگ و جدل چہ کار ہر جا کہ رضاء حضرت امام الابرار باشد ما ہما بجا قبر مبارک آنحضرت می کنیم نقلست کہ حضرت سیدین الصدیقین

والغفران یہ چاہتی تھیں کہ آنحضرت کی قبر مبارک ان کے علاقہ کی زمین میں ہو یہ دونوں جماعتیں بھی آنحضرت کی مہدیت کی تصدیق کرنیوالی اور آنحضرت سے خلوص رکھنے والی تھیں اور سبب اہل فرہ کے دعوے کا یہ تھا کہ وہ کہتے تھے حضرت امام علیہ السلام نے ہماری زمین پر اقامت فرمائی اور آنحضرت کا وصال بھی ہماری ہی زمین پر ہوا لہٰذا کسی دوسری جگہ حضرت کا روضۂ منور ہم نہ ہونے دیں گے اور سبب دعوئ اہل رنج کا یہ تھا وہ کہتے تھے کہ کبھی کبھی وہ ولایت پناہ نماز جمعہ کے لیئے رنج میں تشریف فرما ہوتے تھے اور ہم بھی مصدقین و مخلصین آنحضرت کے ہیں۔ آنحضرت کا روضہ مبارک اپنے علاقہ کی زمین میں بنائیں گے اور اس زمانے میں اہل رنج قوت میں زیادہ تھے جب یہ اختلاف و نزاع اس حدتک پہنچا کہ تلواریں کھینچ گئیں اور فریقین جنگ پر تل گئے تو بندگی میراں سید محمود اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما نے اٹھ کران دونوں قبیلوں سے کہا کہ اس ذاتِ مبارک کا تعلق ہم سے ہے اور آنحضرت کی وراثت کا حکم ہم کو پہنچتا ہے تم کو آپس میں جنگ جدل سے کیا کام، جہاں حضرت امام الابرار کی رضا معلوم ہو ہم وہیں آنحضرت کی قبر مبارک بنائیں گے نقل ہے کہ حضرات سیدین صدیقین یعنے بندگی میراں سید محمود اور بندگی میاں سید خوندمیر اور آنحضرت کے تمام اصحاب علیہم الرضوان نے آپس میں یہ طے کیا کہ

یعنے بندگی میراں سید محمود و بندگی میاں و تمام اصحاب آنحضرت علیہم الرضوان درمیان خویش قرار کردند کہ جنازہ حضرت میراںؑ را برداشتہ رواں شویم ہرجا کہ حکم شود و جنازہ ایستادہ شود در انجا روضہ مبارک خواہیم کرد چوں جنازہ برسر کردہ بجائیگاہ کہنہ عیدگاہ فرح رسیدند در انجا نماز جنازہ ادا کردند اکنوں آں نماز گاہ میان سرائے ملک سکندر حاجی و میان روضہ حضرت ولایت پناہ واقع شدہ است باز چونکہ از عیدگاہ جنازہ قبلہ گاہ حضرت ولایت پناہ شاہنشاہ برداشتند چوں میانہ زمین فرح و ریچ رسیدند جنازہ حضرت امام آخر زماں آنچناں گراں شد کہ ہیچ کس جنبانیدن آں نتوانستند چوں ہمہ یاراں قرار دادند کہ روضہ آنحضرتؑ در اینجا است و بنقل صریح ثابت شدہ کہ درینجا باغ شخصی بوضع خوش و خرم و جائے دلکش بود آں شخص گفت کہ من باغ خود فی سبیل اللہ آنحضرتؑ را پیش کردیم بعدہ ہمانجا قبر مبارک آنحضرتؑ کردہ اند و ہر دو قبیلہ فرحیاں و ریچیاں خوشحال و دلشاد گشتند **نقلست** حضرت حبیب ذوالجلال قبل از وصال فرمودہ بودند کہ اگر کسی را درباب مہدویت ایں بندہ شک باشد در قبر بندہ بہ بینید اگر ما را در قبر بیابید مہدی نباشم و اگر نیابید مہدی موعود باشم چونکہ وصال آنحضرتؑ شدہ است و در جائیکہ قبر مبارک مستعد کردہ اند دراں وقت بندگی میراں سید

حضرت مہدی علیہ السلام کا جنازہ اُٹھاکر رواں ہوں جہاں کہیں حکم ہوا اور جنازہ ٹھہر جائے وہیں روضۂ مبارک بنائیں گے، جب جنازہ اُٹھاکر فرہ مبارک کی عیدگاہِ قدیم کی جگہ پہنچے تو وہیں نمازِ جنازہ ادا کی اب تک وہ عیدگاہ ملک سکندر حاجی کی سرا اور حضرت ولایت پناہ علیہ السلام کے روضہ کے درمیان واقع ہے، پھر جب عیدگاہ سے حضرت قبلہ گاہ شہنشاہ ولایت پناہؑ کا جنازہ اُٹھاکر لے چلے تو جب فرہ اور ریچ کے درمیان پہنچے تو حضرت امام آخر زمانؑ کا جنازہ اسقدر گراں ہوا کہ کوئی اُس کو ہلا نہ سکا۔ تب سب صحابہؓ نے قرار دیا کہ آنحضرتؑ کے روضہ کی جگہ یہی ہے ایک واضح نقل سے ثابت ہوا ہے کہ اس جگہ ایک شخص کا باغ تھا نہایت خوشنما اور دلکش، اُس نے کہا کہ میں اپنا باغ راہِ خدا میں آنحضرتؑ کے لیئے پیش کرتا ہوں بعد ازاں وہیں آنحضرتؑ کی قبر مبارک بنائی گئی اور دونوں قبیلے اہلِ فرہ اور اہلِ ریچ سے خوشحال اور شادماں ہوئے **نقل** ہے کہ حضرت حبیب ذُوالجلالؑ نے وصال سے قبل فرمایا تھا کہ اگر کسی کو اس بندے کی مہدیت کے بارے میں شک ہو تو قبر کھول کر بندے کو دیکھو اگر مجھ کو تم قبر میں دیکھ لیں تو میں مہدی نہیں اور اگر نہ پائیں تو مہدی موعود ہوں جب آنحضرتؑ کا وصال ہوا تو اسی جگہ جہاں

محمودؓ فرمودِ مہدی موعودؑ یاد دہانیدہ اند کہ حضرت میراں علیہ السلام این چنیں فرمودہ اند بنا بر بندگی میاں سید خوندمیرؓ جواب داد ند بندگی میراں سید محمودؓ را کہ خدام بہ بنید کہ حالا ذات حضرت امامؑ در جنازہ ہست یعنی نیست پس کسیکہ این نوع چشم دارد در قبر مبارک ہم نہ بنیند آنہا کہ اکنوں بر جنازہ می بنید ہم در قبر مبارک خواہند دید بندگی میراں سید محمودؓ بسیار خوشحال شدہ پسندیدہ اند آخر الامر چوں آں ذات پیغمبر صفات را در قبر مبارک فرود آوردہ اند آنحضرت را بہ قبر مبارک نیافتند۔

نقلست کہ بعد از دفن آنحضرتؑ

در ہماں ساعت بندگی الہداد ابن حمید مہاجر رضی اللہ عنہ دوازدہ غزل پر صنعت در باب مرثیہ حضرت خاتم ولایتؑ گفتہ اند از جہت دراز شدن کتاب در ینجا آں تمام غزلہا نوشتہ نشد کہ جداگانہ در کتاب مجموعہ رسائل حجۃ المہدیؑ مرقوم شدہ است و یکی غزل ازاں مرثیہ حضرت امامؑ این است

قبر مبارک تیار کی گئی اس وقت بندگی میراں سید محمودؓ نے حضرت مہدی موعودؑ کا فرمان یاد دلایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایسا فرمایا ہے بنا بریں بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے جواب میں بندگی میراں سید محمودؓ سے کہا کہ حضور دیکھیں آیا اب ذات حضرت امامؑ جنازہ میں ہے یعنی یہ کہ نہیں ہے پس جو شخص ایسی آنکھ رکھتا ہو قبر مبارک میں بھی نہیں دیکھے گا اور وہ لوگ جو اب جنازہ پر دیکھ رہے ہیں قبر میں بھی دیکھینگے بندگی میراں سید محمودؓ یہ سنکر بہت خوشحال ہوئے اس جواب کو آنحضرتؑ نے بہت پسند فرمایا آخر کار جب اس ذات پیغمبر صفات کو قبر مبارک میں اتارا گیا تو آنحضرتؑ کا جسد مبارک قبر میں نہیں رہا

نقل ہے

کہ آنحضرتؑ کے دفن کے بعد اسی گھڑی بندگی میاں الہداد ابن حمید مہاجر رضی اللہ عنہ نے بارہ غزلیں صنائع لفظی و معنوی سے مرصع حضرت خاتم ولایتؑ کے مرثیہ میں کہیں عبارت کتاب کی درازی سے بچنے کے لئے یہاں وہ وہ تمام غزلیں نہیں لکھی گئیں بلکہ علیحدہ مجموعہ رسائل حجت مہدیؑ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک غزل حضرت امامؑ علیہ السلام کے مرثیہ مذکور میں سے یہ ہے۔

غزل اوّل آنکہ

یارب چہ فتنہ زاد کہ عالم خراب شد
وایں حادثہ کہ زاد کہ آدم مصاب شد
آہ ایں چہ زلزلہ است دریں دار مرحلہ
گیتی مگر کہ زلزلۃ الارض باب شد
باز ایں چہ واقع است اذا وقعت اختلال
کز ہر بصر ز سوز جگر جوی آب شد
باز ایں چہ صاعق است کہ اقبال از فلک
کز ہر تنی ز سوز جگر دل کباب شد
باز ایں چہ بیلکست کہ ترک فلک کشاد
کز ہر دلی چو سیل رواں خونِ ناب شد
دانم مگر کہ میر جہاں صاحبِ زماں
کز ملک ایں سرائے بہ سرائے صواب شد
ہر اہلِ دل بدرد او در اضطرار ماند
ہر اہلِ دیں بحزنِ او در اضطراب شد
اقطاب دیں برحلت ایں مہر و مہ جبیں
چوں مہر و مہ بنقصِ زوال نقاب شد
رفتہ ز قلب آدم عالم سکون دیں
قلب محمدی چو نہاں در تراب شد
تا قالب مطہر او شد بزیر خاک
ہر اہل قلب را ز غمش التہاب شد
واحسرتا کہ میرِ جہاں در جہاں نماند
اہل زماں امام زمیں در زماں نماند

۴

پہلی غزل کا ترجمہ

کیا فتنہ ہے خدایا کہ عالم ہوا خراب
اس حادثہ سے غمزدہ ہیں جملہ شیخ و شاب
اس دارِ بے ثبات میں کیا زلزلہ ہے آہ
شاید کھلا ہے زلزلۃ الارض ہی کا باب
کیا پھر یہی اذا وقعت کا ہے اختلال
سوزِ جگر سے دیدہ ہے ہر ایک جوئے آب
بجلی یہ کیا گرائی فلک نے جہاں پر
ہر تن بنا ہے سوزِ جگر سے جو دل کباب
پھر کیا یہ تیر ترکِ فلک نے چلا دیا
ہر دل سے مثلِ سیل رواں ہے جو خون ناب
جانا یہ میں نے میرِ جہاں صاحب زماں
اس ملک سے چلا ہے سوئے منزلِ صواب
جسکے فراق میں ہے ہر اک دل پہ اضطرار
ہر اہلِ دیں کو غم میں اسی کے ہے اضطراب
اس مہر و مہ جبیں کی جدائی سے کاملیں
جوں مہر و مہ ہیں نقص کا منہ پر لیئے نقاب
دیں کا سکون قلبِ جہاں سے چلا گیا
قلبِ محمدی جو چھپا ہے تہِ تراب
جب زیرِ خاک وہ تنِ اطہر نہاں ہوا
ہر اہلِ دل کو غم نے دیا اسکے التہاب
حسرت یہ ہے جہان میں میرِ جہاں نہیں
اہل زماں ازماں میں امامِ زماں نہیں

۴

غزل دوم

ذاتش کہ رحمت ابدی بود از صمد
واحسرتاکہ فوت شد از ما زبخت بد
رویش کہ نعمت احدی بود بر انام
وا خجلتا کہ سیر ندیدم بسے امد
قدش کہ سرو وحدت بود از ریاض حق
وایاکہ بر چمن بجز امید بہ صمد
عمرش کہ دولت صمدی بود بر جہاں
ہیہات کز جہاں سپری کرد عہد خود
خُلقش کہ در تخلق حق بود متصف
وایاکہ خلق دیر ندیدند از اں مدد
دورش کہ فضل داد زماں را بر اولیں
دردا کہ چند سال نیابند در عدد
فضلش کہ بر جمیع پیمبر شد از خدا
بادا بروز حشر شفاعت گر از احد
فیضش کہ گشت فایض ایزد بر اہل دیں
بادا چنانکہ بود خدا بخش تا ابد
قولش کہ جز بیان قرآں دم نمی زدی
حقاکہ آں بیاں نہ شنیدیم از احد
فعلش کہ جز خدائی دراں واسطہ نبود
رباکہ کس نکرد ز والد و یا و لد
دردش کہ کس ندید و نہ بیند ہیچ غم
ایدوں بہ زاد حق بصد اندوہ صد الم

۞

ترجمۂ غزل دوّم

وہ جسکی ذاتِ رحمتِ دائم تھی از خدا
بد قسمتی ہماری وہ ہم سے جُدا ہوا
وہ جس کا چہرہ نعمتِ حق تھا تمام پہ
جی بھر کے ہم نہ پاسکے اُس کا مشاہدہ
آئینہ دارِ وحدتِ حق تھا جو سرو قد
افسوس وہ چلا سوئے گلزارِ کبریا
اِک گنجِ بے نیازی تھی عمر اُس کی دہر میں
ہے ہے جہاں سے عہد کو ختم اپنے کر چکا
تھا خلق میں جو خُلقِ الٰہی سے متصف
تا دیر خلق کا وہ وسیلہ نہیں رہا
دور اُس کا فضل بخش زمانہ بر اوّلین
گِنتی میں چند سال کی ہے ہے نہ آسکا
نبیوں پہ فضل اُسکو خدا نے عطا کیا
ہو روزِ حشر اہلِ شفاعت وہ از خدا
فیض اُس کا حق نُما جو رہا اہلِ دین پر
جیسا کہ تھا رہے وہ خدا بخش دائما
قول اُس کا جو بیانِ قرآں کے سِوا نہ تھا
الحق سُنا نہ ہم نے بیاں ایسا اور کا
فعل اُس کا جُز خدا کے نہ تھا جس میں واسطہ
واللہ کوئی باپ یا بیٹا نہ کر سکا
درد اُس کا وہ کہ دیکھا نہ ہو کوئی اہلِ غم
اب ڈالا حق نے ہم پہ بصد آفت و الم

۞

غزلِ سوم

کو آنکہ بود دعوی او چوں رسول حق
ہم در اصول حقِ خدا ہم وصول حق

کو آنکہ بود بیعت او برانام فرض
ہم در اصول سب صمد ہم قبول حق

کو آنکہ بود در سور او شفاء خلق
در مرضہار دل کہ شدہ است از جہول حق

کو آنکہ امر و نہی او بود از قرآں مدام
ہم از فروع شرع رسل ہم اصول حق

کو آنکہ بُد منادی ایماں بہ حق طلب
در دیدن لقاء خدا از قبول حق

فرقاں بختم دولت آں خاتم البیاں
بے جسم چوں بذات شدہ نی نزول حق

ایماں بدون نعمتِ فیضان او چنانست
بے جاں شدہ بصورت تن بے حصول حق

بے طالع طلیعہ انوار طلعتش
دہر آنچنانست تیرہ کہ بعد از رسول حق

بے فیض حق نمای ہدایت فزائی او
بدرہ چنانست خلق کہ گشتہ عطول حق

بے امر ظلم کاہ عدالت فزای او
بے عدل شد انام بکردہ عدول حق

بے روی مہروش ہمہ دل غبارہاست
بے نور مہ رخش ہمہ تن ہا فگارہاست

۞

ترجمہ غزل سوم

وہ کون جس کا دعویٰ تھا مثلِ رسول حق
برحق اصول دین میں اور وصولِ حق

وہ کون جس کی بیعت تھی اہلِ جہاں پہ فرض
حق کی طلب کی راہ میں اور در قبولِ حق

پیغور دے میں تھی جسکے شفا خلق کے لئے
بیمار دل کا ہوتا جو کوئی جہولِ حق

وہ کون جس کی امر و نہی تھی قرآن سے
جملہ فروعِ شرع میں اور در اصولِ حق

وہ کون جو منادیِ ایماں تھا حق نما
دیدارِ حق کے پانے میں بعد از قبولِ حق

اُس خاتم البیاں کے زمانے کے ختم پر
فرقاں نہاں ہوا ہے بہ شانِ نزولِ حق

ایمان اُس کی نعمتِ فیضان کے بغیر،
بے جاں ہوا ہے صورتِ تن بے حصولِ حق

انوارِ طلعت اُسکے جو جلوہ فگن نہیں،
یُوں تیرہ ہے جہاں کہ تھا بعد از رسولِ حق

اُس فیضِ حق نما و ہدایت فزا بغیر،
بہکی ہوئی ہے خلق بہ حالِ عطولِ حق

اُس ظلم کاہ و عدل فزا امر کے بغیر،
بے عدل لوگ ہو گئے کر کے عدولِ حق

وہ مہر وش جو چھپ گیا سب دل ہیں پُر غبار
اُس ماہ رُخ کا نور نہیں تن ہیں سب فگار

۞

غزل چہارم

زین غم عجب مدار کہ دین چون گریستی
گر رخصتی شدی ز رسل خون گریستی

در دین اگر جواز بدی روز رحلتش
اسلام حق باہل خود افزون گریستی

در شرع را روا بدی ز اندوہ درد و آہ
با صد غریو نالۂ محزون گریستی

در مرسیان بحر خبردار می شدی
با ساکنان بحر چو ذوالنون گریستی

گر زہرہ داشتی بصد اندوہ در زمین
با صد ہزار چشم چو مشحون گریستی

در اذن یافتی زپی گریہ آسمان
با صد ہزار حیلہ بہر گون گریستی

در عرش کرسی از الم دین رقم زدی
بر نہ فلک بہ لوح و قلم نون گریستی

اندوہ آن مقرب سالار سابقون
منع است ورنہ اہل زمین خون گریستی

بر سابقان و مقتصدان جائز ار بدی
با ظالمان اہل دل اکنون گریستی

در اہل جان در اہل دل ایمان نیافتی
از جان و جان و دل بدل ایدون گریستی

الحق مکان آنست کزین درد و سوزناک
از ماہ تا بماہی ہمہ گردون گریستی

ترجمۂ غزل چہارم

اس غم میں کچھ عجب نہیں دیں روئے جسقدر
گر رخصتِ رسل ہو تو خوں روئے سر بسر

ہوتا جواز دیں میں تو اُس شہ کے کوچ پہ
اسلام لے کے اہل کو سب ہوتا نوحہ گر

ہوتا شرع کے حق میں گر آہ و بکا روا
سو شور و غل سے نالہ کناں ہو وہ بیشتر

اِس سانحے سے ہوں جو خبردار اہلِ بحر
ذوالنوں صفت ہوں گریہ کناں جملہ سر بسر

ہو زہرہ باخبر تو بہ صد درد بر زمیں
با صد ہزار چشم پُر از خوں ہو نوحہ گر

گریہ کی آسماں کو اجازت اگر ملے
ہو سو ہزار حیلوں سے نالاں بہر گزر

گر عرش و کرسی پر یہ غمِ دیں ہو مرتسم
نو آسمان لوح قلم و نون ہوں زار تر

لیکن غمِ مقرب سالار سابقون
ممنوع ہے ورنہ گریہ میں خوں سے زمیں ہو تر

گر سابقین و مقتصدین کو ملے جواز
با ظالمانِ اہلِ دل اب روئیں سر بسر

گر اہل جاں و اہل دل ایماں نپائے ہوں
گریہ میں جائے جان سے جاں دل سے دل گزر

بیشک مقام وہ ہے کہ اس درد سے طول
از ماہ تا بہ ماہی سب عالم ہو نوحہ گر

نی غم زلی انام چنیں سوزناک شد
مانا کہ جاں ز جسم ازیں سوزناک شد

غزل پنجم

در پنج حکم حق چو حکم بود ذات او
گشتہ بہ پنجشنبہ روز ی وفات او
او خلق را بہ مقصد صدق اہل دال بود
زاں شد ز خلق در سر ذوالقعد ذات او
روئش چو بد منور انوار والضحیٰ
وقت ضحیٰ خرام نمود از حیات او
ذاتش ظہیر شرع بد و وجہ دین حق
مدفون شدہ بہ ظہر ز بعد صلوٰۃ او
دامن فشاند تا کہ ز عمر آں امام حق
خلق از تیر فشانست ز جاں از وفات او
اسلام بے نوا شد و بی برگ ماند دین
در عزم آخرت چو بکرد التفات او
بے ذوق گشت خلق ز ایمان حق بسے
خلوت چو کرد در قدم از محدثات او
بے سرد ماند جسم ز جاں بیشتر ز دل
چوں نفی جسم کرد دم حق ثبات او
عرفان حق نماند بہ لباسے عالمی
بر واجب الوجود شد از ممکنات او
در چار رکن دین شدہ حیراں بہر سر راہ
در ملک بے جہت چو شد از شش جہات او

اس غم سے قلب اہلِ جہاں درد مند ہے
جاں تنگ ہے جسم جسم میں جاں درد مند ہے

ترجمہ غزل پنجم

تھی پانچ[*] امر حق میں حکم چونکہ اسکی ذات
پنجشنبہ ہی کے دن ہوئی اُس شاہ کی وفات
مخلوق کو تھو گیہ صدق کا تھا دال،
ذوالقعدہ ہی میں چھوڑ گیا دارِ بے ثبات
انوارِ والضحیٰ سے منور تھا اُس کا رخ،
وقتِ ضحیٰ نکل چلا از عرصہ حیات
ذات اُسکی تھی پناہ شرع وجہ دینِ حق
مدفون بر وقتِ ظہر ہوا بعد از صلوٰت
دامن جو جھٹکا عمر سے اپنی امام حق
صدمہ میں اُسکے خلق نے دھویا جاں سے ہات
اسلام بے نوا ہوا بے ساز دیں رہا
جب دارِ آخرت پہ کیا اُس نے التفات
ایمان بر حق کی راہ میں بے ذوق خلق ہے
خلوتِ قدم میں اُس نے جو کی چھوڑ محدثات
باقی نہ جان و دل کا اثر جسم میں رہا
کر بیٹھا نفی جسم جو دم اس کا حق ثبات
عرفانِ حق رہا نہ خلائق میں جس گھڑی
وہ واجب الوجود کو پہنچا ز ممکنات
حیران تین رہ سے ہوا چار رکن میں
(مراتب بنیادی) (شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت)
جب ملکِ بے جہت وہ گیا چھوڑ شش جہات

[*] پانچ امر (۱) ترک دنیا (۲) طلب دیدار خدا (۳) ذکر خدا علی الدوام (۴) عزلت از خلق (۵) توکل تام بر ذات خدا

از قربِ حق بعید فتادہ عظامِ دہر
از قربِ خلق شد چو بعید آں امامِ دہر

یا ایہا المصدق اکنوں بگوشِ ہوش بشنو و در باب بیان سال تاریخ وصال آنحضرتؑ از علماء اولوالالباب کہ تاریخ مولد مہدی موعودؑ و تاریخ دعویٰ مہدویت در موضع خود گفتہ شدہ است کہ بر ہشت صد چہل و ہفت تولد آنحضرت شدہ بود و بر نہصد و یک سال دعویٰ مہدویت کہ در مکہ مبارک میان رکن والمقام بفرمان ملک العلام کردہ اند بعدہ امام الابرارؑ دعویٰ دوم بار در احمد آباد بر سنہ نہصد و سہ سال واقع شدہ بود بعدہ دعویٰ مہدویت سوم بار کہ تحکم از علی التکرار بفرمان لایزالی در قصبہ بڑلی فرمودند سنہ نہصد و پنج سال بود و بعد ازیں دعویٰ حیاتِ آں ذات پیغمبر صفات حبیب ذوالجلال پنج سال شدہ است چنانچہ در موضع آں گفتہ شدہ است بعدہ وصال امام علیہ السلام دریں شہر فرح المفرح المقام کہ عمر بشصت و سہ سال رسیدہ بروز پنجشنبہ نوزدہم ماہ ذیقعدہ بوقت ضحی شدہ است و بعد از ظہر دفن واقع شدہ است بر سنہ نہصد و دہ سال چنانچہ در باب سال تاریخ آنحضرتؑ بندگی میاں الہداد حمید نبیؑ نوع

قربِ خدا سے دُور ہوئے خاص و عامِ دہر
جب دور خلق سے وہ ہوا ہے امامِ دہرؑ

اے مصدق اب گوشِ ہوش سے سُن اور معلوم کر لے بیانِ سالِ تاریخ وصال آنحضرتؑ کا جو علماء اولوالالباب سے بہ نقلِ متواتر ثابت ہے مطابق اُس کے تاریخ مہدی موعودؑ کی پیدائش کی اور تاریخ دعوئ مہدیت کی قبل ازیں بر محل اُسکے لکھی جا چکی ہے کہ ۸۴۷ھ میں آنحضرتؑ کا تولد ہوا اور ۹۰۱ھ میں آنحضرتؑ نے دعوی مہدیت مکۂ مبارک میں رکن و مقام کے درمیان بہ فرمان خداوندِ علام فرمایا بعد اُس کے اُس امام الابرارؑ کا دعوئ دوسری بار شہرِ احمد آباد میں ۹۰۳ھ میں واقع ہوا تھا بعد اسکے دعوئ مہدیت تیسری بار بہ تاکید تمام مکرر سہ کرر حسبِ فرمانِ خداوندِ لایزال قصبۂ بڑلی میں آنحضرتؑ نے فرمایا اس وقت سالِ ہجرت نبوی نو سو پانچ تھا بعد اس دعوے کے حیات اُس ذاتِ پیغمبر صفات حبیب ذوالجلال علیہ السلام کی پانچ سال ہوئی چنانچہ اس کا بیان بھی بر محل گزر چکا ہے اس کے بعد حضرت امام علیہ السلام کا وصال اسی شہرِ فرحت بخش فرہ میں جبکہ آنحضرتؑ کی عمرِ مبارک تریسٹھ سال کو پہنچی تھی بروز پنجشنبہ انیس ذیقعدہ کو چاشت کے وقت واقع ہوا اور ظہر کی نماز کے بعد آنحضرتؑ مدفون ہوئے سالِ رحلت آنحضرتؑ کا ۹۱۰ھ ہے چنانچہ

بیان فرمودہ اندیگی ازاں اینست

تاریخ رحلتش زخراساں شمار کن
لیکن دو سال بودن او انحصار کن

دو عدد از لفظ خراسان دور می کنند خرسن بماند و در حساب ابجد عدد خاشش صد و را دو صد جملہ ہشت صد میشود از سین شصت و از نون پنجاہ جملہ نہصد و دہ سال میشود نوع دوم می فرمایند

تاریخ ماہ یار کن از حرف بسملہ
طٰہٰ و عم بہ بسملہ در سال یار کن

نوع سوم آنکہ

وز روز پنجشنبہ بگیر از فرہ شمار
ہم روز و ہم مقام و ہم سال یار کن

تاریخ چہارم اینست

ذوالقعدہ را کہ یک الف از وی کمن حساب
پس سال ہم و ماہ وفاتش شمار کن

نوع پنجم اینست

چوں عشق حق بدور او شد در جہاں اتم
تاریخ شد ز سال وفاتش کہ عشق تم

نیز واضح باد کہ بندگی میاں الہجو ابن بندگی میاں خواجہ طٰہٰ رضؓ صاحب دیوان مہری مہاجر حضرت امام علیہ السلام در باب سال تاریخ آنحضرتؑ چند نوع بیان کردہ

آنحضرتؑ کے سالِ تاریخِ رحلت کا بیان بندگی میاں الہداد حمیدؓ نے پانچ طرح سے بیان فرمایا ہے ایک اُن میں سے یہ ہے ؎

تاریخ وصلِ شاہؑ خراساں سے کر شمار
دو سال جو قیام کے تھے انکو چھوڑ دے

دو عدد لفظ خراسان سے دور کرتے ہیں تو خرسن رہتا ہے بہ حساب ابجد خ کے عدد چھ سو اور ر کے عدد دو سو، جملہ آٹھ سو ہوتے ہیں پھر س کے عدد ساٹھ اور نون کے پچاس، اسطرح جملہ نو سو دس سال ہوتے ہیں۔ نوعِ دیگر یہ کہ ؎

تاریخ ماہ میں جمع کر اعداد بسملہ[1]
طٰہٰ اور عمّ اور بسملہ سے سال دیکھ لے

نوعِ سوم یہ کہ ؎

اعدادِ روزِ پنجشنبہ[2] فرہ سے ملا
ہو با خبر تو روز و مقام اور سال سے

نوعِ چہارم یہ کہ ؎

ذوالقعدہ کے الف کو نہ لا کر حساب میں
سالِ وفات و ماہِ شہِ دیںؑ دیکھیے

نوعِ پنجم یہ کہ ؎

جب عشقِ حق ہوا ہے اسی ذات سے اتم
تاریخ رحلتِ اُس شہِ دیں کی ہے عشق تم

سنہ ۹۱۰ھ

نیز واضح ہو کہ بندگی میاں الہجی ابن بندگی میاں خواجہ طٰہٰ رضؓ صاحب دیوان مہری مہاجر حضرت امام علیہ السلام نے آنحضرتؑ کے سالِ تاریخ کے

---

[1] تاریخ ماہ یعنے نوزدہم بود کے عدد ۱۲۴ بسملہ کے عدد ۷۸۶ میں ملائیں تو ۹۱۰ ہوتے ہیں ایسا ہی طٰہٰ اور عم کے عدد ۱۲۴ + ۷۸۶ = ۹۱۰ ہیں۔

[2] روز کے عدد ۲۱۳ پنجشنبے کے عدد ۴۱۲ اور فرہ کے ۲۸۵ = ۹۱۰ ۔ (مترجم)

اندیکی ازاں اینست

پی احمد چو رفت تاریخ او زالست
سلوکش مسلک سیر نبی بود

نوع دوم مہدی می فرماید
ازاں گشت تاریخ رحلت دریں
کہ اسلمت وجہی لرب الانام

نوع سوم آنکہ

چوں رفت علی لبصیرۃ اللہ بحظ
تاریخ داں وفات آں شاہ بحظ

نوع چہارم آنکہ
چوں حکم وقضایش بہمہ داشت نفاذ
تاریخ وفاتش بجہاں شد قضی

نوع پنجم آں کہ
از کثرت حق چو پا بوحدت بنہاد
تاریخ ز اتبعوا ادیں بر ما داد

نوع ششم آنکہ
تاریخ سنین ومہ ذی القعدازاں
و فضل وہدی ہجرت احمد دارد

ایضا دریں زماں عالمی از جملہ مصدقان امام آخر زمانؑ بیان عمر رسالت پناہ صلعم و مدت نزول وحی و اقامت مکہ و مدینہ حرسہا اللہ تعالی در بیان شرحضرت ولایت پناہ

باب میں چند انواع بیان فرمائے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے ؎

یہی ہے تابع احمد کی تاریخ
سلوکش مسلک سیر نبی بود

سنہ ۹۱۰ھ

نوع دیگر یہ کہ ؎

ہے تاریخ رحلت اسی سے عیاں
کہ اسلمت وجہی لرب الانام

سنہ ۹۱۰ھ

نوع سوم یہ کہ ؎

جب شہ نے دی بصیرت رخمس پہ جاں بحظ
اس شاہ کی وفات کی تاریخ جاں بحظ

سنہ ۹۱۰ھ

نوع چہارم یہ کہ ؎ (ترجمہ بیت)

حکم اس کا قضا اسکی تھی سب پہ نافذ
تاریخ وفات اسکی جہاں میں ہے قضی

سنہ ۹۱۰ھ

نوع پنجم یہ کہ ؎ (ترجمہ بیت)

جب کثرت حق سے کیا عزم وحدت
دکھلادیا اتبعوا سے سال رحلت

۹۱۰ھ

نوع ششم یہ کہ ؎ (ترجمہ بیت)

ذیقعدہ کے مہینے کی تاریخ وسال کو
فضل وہدیٰ میں ہجرت احمد سے دیکھ لو

نیز اس زمانے میں ایک عالم نے جو امام آخر زماں علیہ السلام کے مصدقین کے زمرہ سے ہے حضرت رسالت پناہ صلعم کی عمر مبارک مدت نزول وحی مکہ اور مدینہ حرسہما اللہ تعالی کے قیام کی مدت

و مدت جذبہ و ہجرت و دعوی مہدویت سال و تاریخ وصال آنحضرتؑ گفتہ است ؎

بدانی تو عمر نبی را بہ سج
شمر وحی قرآں کہ آمد ز کج
پس آنگہ بماندہ دروں مکہ ینج
شرف دید یثرب بمقدار زج
تو از عمر مہدی شنیدی بیاں
زیج بودن جذبہ دادند نشاں
زکج کردہ ہجرت بامر خدا
دروں کردہ دعوی و دعوت بپا
ولادت مہدی بہ ضاد مدج
شماری حیاتش بدانی ینج
دروں جذبہ دیدند حساب بزج
د ہجرت شماری تو از حرف سج
دراں بودہ دعوی دعوت زکج
و تاریخ رحلت شمر از ظزج

ایضاً انہ قال فی تاریخ المہدی علیہ السلام

چو برجای خویشش نشاندہ امیر
ازاں ماند تاریخ درخوند میر

والیضا ایں فقیر حقیر پُر تقصیر سگ آستانہ حضرت امیرؑ سال تاریخ وصال محبوب ذو الجلال والجلال میگوید

اور اسی طرح حضرت ولایت پناہ صلعم کی عمر مبارک اور آنحضرتؑ کے جذبہ اور ہجرت کی مدت اور دعوی مہدیت کی مدت اور سال و تاریخ وصال آنحضرتؑ کا یوں بیان کیا ہے ؎ ترجمۂ ابیات

تو عمر نبی کو سمجھ لے بہ سج ۶۳
سمجھ وحی قرآں کی مدت زکج ۲۳
ہے مکہ میں رہنے کی مدت جو ینج ۱۳
شرف دیکھا یثرب نے مقدار زج ۱۰
تو اب عمر مہدی کا سن لے بیاں
زیج سے ہے جذبہ کی مدت عیاں ۱۲
زکج سے کی ہجرت بحکم خدا ۲۳
اسی میں کیا دعوی دعوت بپا
ولادت ہے شہ کی بضاد و مدج ۸۴۷
حیات مبارک سمجھ از ینج ۶۳
ہے جذبہ کی مدت عیاں از بزج ۱۲
گنے جب تو ہجرت کو از حرف سج ۶۳
تو دعوی اور دعوت کی مدت ہے کج ۲۳
ہے تاریخ رحلت عیاں از ظزج ۹۱۰

نیز اسی نے کہا ہے حضرت مہدی علیہ السلام کی تاریخ وفات میں ؎

بٹھائے انہیں اپنی جا پر امیرؑ
اسی سے ہے تاریخ درخوند میر ۹۱۰

نیز اس فقیر حقیر سراپا تقصیر سگ آستانہ حضرت امیر علیہ السلام نے سال تاریخ وصال اس محبوب ذو الجلال والجمال کا اسطرح کہا ہے

ذاتِ پاکش رحمۃ اللہ بالیقیں
سالِ تاریخش بجواز رحمۃ للعالمیں

عدد رحمۃ للعالمین بر حکم اجمال نہصد و ده (۹۱۰ھ) سال میشود فقط حاصل الغرض بعد از وصال حبیب ذو الجلال بندگی میراں سید محمود رض ابن حضرت مہدی موعودؑ با جماعت صحابہؓ امامؑ مدت یکسال ماندہ اند و بعرس دہمی روز بندگی میاں سید خوندمیرؓ صدیق مہدیؑ بطرف گجرات رواں شدند سنند کہ منقولات خلفاء الذات فی محلہا انشاء اللہ تعالیٰ وحدہٗ۔

فاعلم ایہا المصدق بر سر قبر مبارک امام نور علی نور بحضور صحابہؓ خرگاہ بود کہ بعض پارۂ آں خرگاہ شاہنشاہ دریں زماں سوختہ است بعدہ در سنہ نہصد و ہشتاد سال کم و زیادہ کہ در زمانۂ مرشد المرشدین قطب المحققین بندگی میاں سید شہاب الحق والدین بود کہ درینجا شاہ قاسم عراقی حاکم فرح المفرح المقام از روی محبت و اخلاص حضرت امامؑ بنا کار گنبد عالی قدر معالی منظر کردہ بود نامایکان سلطان حاکم فرح از روی اعتقاد و محبت باتمام رسانید و برادر کلاں نیکان سلطان شیخ برحی تصدیق امام علی التحقیق کردہ

اُس کی ذات پاک تھی اللہ کی رحمت بالیقیں
سالِ تاریخ اس کا دیکھو از رحمۃ للعالمین

عدد رحمۃ اللعالمین کے بملہ نو سو دس (۹۱۰) ہوتے ہیں فقط حاصل کلام حضرت حبیب ذو الجلال کے وصال کے بعد حضرت بندگی میراں سید محمودؓ ابنِ حضرت مہدی موعودؑ جماعتِ صحابہؓ امامؑ کو ساتھ لے کر ایک سال رہے اور عرسِ دہم کے روز بندگی میاں سید خوندمیرؓ صدیق مہدیؑ گجرات کی طرف روانہ ہوئے۔ عنقریب ان خلفاء ذات اقدس کے منقولات برمحل بیان کئے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ وحدہٗ۔

پس معلوم کر اے مصدق کہ حضرت امام نورٌ علیٰ نورٌ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر مبارک پر زمانۂ صحابہ رض میں ایک خیمہ بنایا گیا تھا جس کا کچھ حصہ اسی زمانے میں جل چکا بعد ازاں سنہ ۹۸۰ھ یا اس سے کچھ کم یا زیادہ میں جس زمانے میں کہ مرشد المرشدین قطب المحققین بندگی میاں سید شہاب الحق والدین موجود تھے یہاں کے بادشاہ قاسم عراقی نے جس کا دار السلطنت اسی شہر فرحت بخش فرہ میں تھا کمال محبت و اخلاص سے حضرت امام علیہ السلام کے گنبد عالی قدر معالی منظر کی تعمیر کی بنیاد ڈالی جس کو نیکاں سلطان حاکم فرہ مبارک نے از روئے اعتقاد و محبت تکمیل کو پہنچایا اور نیکاں سلطان کے برادر کلاں شیخ برحی نے حضرت امام علیہ السلام کی تصدیق

بدست میاں محمد لیث نوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ میاں ذکریا بودہ اند مرید شدہ کتاب مرآۃ العشاق تصنیف کردہ است۔

باب بست و نہم

دربیان اسمار مبارک حضرت امام آخر زماں خلیفۃ الرحمان وارث نبی السبحان عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقت والشریعت والرضوان و شرح آں فاعلم ایہا المصدق دریں شرح اسمار حضرت مہدی خاتم ولایت محمدی مقصود آنست کہ موافقاں را اسمار آنحضرتؑ معلوم شود و ہدایت بیفزاید ومخالفاں را فضائل آنحضرتؑ مفہوم شدہ قفل شقاوت بکشاید انشاء اللہ تعالیٰ فالاسم الاول آں محبوب عزوجل آنست کہ چوں حضرت امام علیہ السلام در بطن مبارک والدۂ خود کہ سیدہ عابدہ بی بی آمنہ ہمنام مادر پیغمبر بودند کہ بندگی میراں سید عبداللہ حضرت رسول اللہ را در خواب دیدند کہ آنحضرتؐ قدم سعادت در خانۂ ایشاں فرمودہ حکم نمودند کہ اے سید عبداللہ ما پسر ترا ہمنام خود کردیم بنابر در اصل نام آنحضرت خاتم ولایت میراں سید محمد نہادہ شدہ است بر حکم اشارت حضرت رسالت

کی تھی میاں محمد لشتوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر جو میاں ذکریا کے خلیفہ تھے ان سے مُرید ہو کر شیخ بڈھی نے ایک کتاب مرآۃ العشاق، تصنیف کی ہے۔

انتیسواں باب

حضرت امام آخر زماں خلیفۂ رحمٰن وارث نبی سجان عالم علم کتاب وایمان ظاہر کنندہ حقیقت وشریعت ورضوان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسما مبارکہ کے بیان اور ان اسمار کی تشریح میں پس معلوم کرائے مصدق کہ حضرت مہدی خاتم ولایت محمدیؑ کے اسماء کی شرح میں مقصود یہ ہے کہ موافقین کو آنحضرتؑ کے اسمار معلوم ہوں اور ان کی ہدایت میں اضافہ ہو اور مخالفین کو آنحضرتؑ کے فضائل سمجھ میں آئیں اور شقاوت کا قفل جو ان کے دلوں پر لگا ہے کھل جائے پس پہلا نام اس محبوب خدائے عزوجل کا یہ ہے کہ جب حضرت امام علیہ السلام اپنی والدہ کے شکم مبارک میں تھے جو سیدہ عابدہ بی بی آمنہ ہمنام حضرت پیغمبرؐ کی والدہ کی تھیں حضرت امام علیہ السلام کے والد بندگی میراں سید عبداللہ رحؒ نے حضرت رسول اللہ صلعم کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرتؐ قدم سعادت ان کے گھر لاکر حکم فرماتے ہیں کہ اے سید عبداللہ ہم نے تیرے لڑکے کو اپنا ہمنام کیا ہے اسی بنا پر دراصل آنحضرت خاتم ولایت کا نام میراں سید محمد

پناہ تا حدیث اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی و اسم امہ اسم امی درست شد پس شرح این اسم مبارک کردن حاجت نیست زیرا کہ معنی محمد ستودہ است از حق تعالیٰ و ہر کہ از حق تعالیٰ ستودہ باشد کدام کس باشد کہ ستایش ستودۂ حق بکند کہ خود ستودہ است فبہذا الاعتبار در سائر کلام اللہ آنجا کہ نام مبارک محمد رسول اللہ یاد کردہ شدہ است حقیقۃً ہمان نام حضرت محمد مہدی علیہ السلام است زیرا کہ اسمہ اسمی فرمودہ اند در صفات و ذات حکم القطع یکوجود یکذات بودہ اند اسم دوم چون عالیجناب مشیخت مآب برگزیدۂ لایزال بندگی مخدوم شیخ دانیال قدس اللہ سرہٗ بہ بندگی میران سید عبداللہ استفسار امام الابرار من و عن پرسیدند کہ نام آن پسر سید محمد نہادہ اید فاما کنیت او چہ کردہ اند گفتند کہ نام جد ما میران سید قاسم بود بنا برآن گاہ گاہ ابوالقاسم می خوانیم فاعلم ایہا المصدق در ینجا حق سبحانہٗ و تعالیٰ اسم و کنیت حضرت امام باسم و باکنیت

رکھا گیا۔ مطابق حضرت رسالت پناہ صلعم کے اشارہ ہٰذ کے جو حدیث میں ہے کہ اس کا نام میرا نام، اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام اور اس کی ماں کا نام میری ماں کا نام ہوگا درست ثابت ہوا پس اس نام مبارک کی شرح کی کوئی حاجت نہیں ہے اس لیئے کہ محمد کے معنی ہیں حق تعالیٰ کا تعریف کیا ہوا، اور جو کوئی حق تعالیٰ کا تعریف کیا ہوا ہو تو پھر اور کون ہوگا جو حق تعالیٰ کے تعریف کیئے ہوئے کی تعریف کرے جبکہ وہ خود تعریف کیا ہوا ہے پس اسی اعتبار سے تمام کلام اللہ میں جہاں کہیں محمد رسول اللہ کے نام مبارک کا ذکر آیا ہے حقیقت میں وہی نام حضرت محمد مہدی علیہ السلام کا ہے اس لیئے کہ آنحضرت نے مہدی کا نام میرا نام ہوگا فرمایا ہے اور صفات و ذات میں قطعاً و یقیناً ہر دو ایک ہوئے ہیں دوسرا نام یہ کہ جب عالی جناب مشیخت مآب برگزیدہ خدائے لایزال بندگی مخدوم شیخ دانیال قدس اللہ سرہٗ نے بندگی میراں سید عبداللہ سے امام الابرار کا احوال اول سے آخر تک دریافت کیا اور پوچھا کہ اس فرزند کا نام تو آپ نے سید محمد رکھا ہے لیکن اس کی کنیت کیا قرار دی ہے انہوں نے کہا کہ ہمارے دادا کا نام میراں سید قاسم تھا اس بناء پر کبھی کبھی ابوالقاسم کہہ کر اسکو پکارتے ہیں پس معلوم کر اے مصدق کہ یہاں حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے نام

خاتم النبی علیہما السلام جمع گردانید و تابع را بمرتبہ متبوع خود صوری و معنوی رسانید حضرت رسول اللہ صلعم را ابوالقاسم از بہرآں گفتند کہ فیض ختم نبوت از دست ہمچناں از امام آخرزماںؑ قسمت فیض ختم ولایت حق تعالیٰ گردانید چنانچہ بندگی میاں الٰہجی مہاجر لقبہ مہدیؑ دریں باب اشارتی می فرمایند

آنکہ ز تو جملہ مفتی و صبیح
شد ز صفی تا کہ نزول مسیح
زانکہ بکنیت شدہ بوالقاسمی
قاسم فیض اقدس آں عالمی

اسم سوم آنکہ چوں وقتیکہ عمر حضرت حبیب ذوالجلالؑ دوازدہ سال رسید بندگی مخدوم شیخ دانیال بزبان خود حضرت امامؑ را باسم اسدالعلماء مخاطب فرمودند بعدہ ہمہ علماء نواحی داناپور بر علم امام البر والبحورؑ اتفاق کردہ اسدالعلماء گفتند آری تحقیق اسدالعلماءؑ چرا نباشد کہ اسداللہ خطاب جدوی بود چوں برحکم الابن سرلابیہ نبیرہ برگزیدہ قائم مقام جد ذوالعز والاحترام شد حق سبحانہ وتعالیٰ بزبان علماء عالی

اور کنیت حضرت امام علیہ السلام کی حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام کے نام اور کنیت کے ساتھ جمع کردی اور تابع کو اپنے متبوع کے مرتبہ کو ظاہراً اور باطناً پہنچادیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوالقاسم اس سبب سے کہتے ہیں کہ تقسیم فیضان ختم نبوت کی آنحضرتؐ سے ہوئی ہے اسی طرح حضرت امام آخرزماں علیہ السلام سے حق تعالیٰ نے تقسیم فیضانِ ختم ولایت کی، فرمائی چنانچہ بندگی میاں الٰہجی مہاجر الملقب بہ مہدیؑ نے اس باب میں فرمایا ہے۔ (ترجمہ ابیات)

ہاں ہیں سبھی تجھ سے مفتی و صبیح
از صفی اللہؑ تا عیسیٰ مسیح
کنیت ابوالقاسم ہے تیری شہا
قاسم اس حاکم کے ہے تو فیض کا

تیسرا نام یہ کہ جب حضرت حبیب ذوالجلال علیہ السلام کی عمر مبارک بارہ سال کو پہنچی تو بندگی مخدوم شیخ دانیالؒ نے حضرت امامؑ کو اپنی زبانِ مبارک سے بنام اسدالعلماء مخاطب فرمایا اس کے بعد تمام شہر داناپور کے اطراف و جوانب کے علماء حضرت امام البر والبحورؑ کے علم پر اتفاق کرکے آنحضرتؑ کو اسدالعلماء کہنے لگے ہاں بہ تحقیق آپ اسدالعلماء کیوں نہ ہوں جبکہ اسداللہ آپ کے جد (حضرت علی مرتضیٰؓ) کا خطاب تھا، بیٹا اپنے باپ کا راز ہے کے حکم کے مطابق برگزیدہ پوتا جو قائم مقام اپنے جد صاحب عز و احترام کا ہوا تو حق سبحانہ وتعالیٰ

مقدار خطاب جد بر نبیرۂ آں جد بزرگوار اظہار گردانید

زہی پدری کہ چنیں باشدش پسر
شاباش ازاں صدف کہ چنیں پرورد گہر

اسم چہارم آنکہ درمیان اقل مدت حضرت خاتم ولایت چوں بحکم اشارت پُر بشارت خواجہ خضر علیہ السلام حامل بار امانت گشتند وحق سبحانہ وتعالیٰ بزبان جمیع اہل زماں آنحضرتؑ را سید الاولیاء گویانید فاعلم ایہا المصدق ایں خطاب مستطاب در حق امام الآفاقؑ متبوع زمرۂ اولوا الالباب وارث النبیؐ والکتاب درست ترشد زیراکہ خطاب متبوع آنحضرتؐ سید الانبیاءؑ والمرسلین است وخطاب تابع تمام آنحضرتؑ سید الاولیاء والمقربین واقع شدہ۔

اسم پنجم آنکہ چوں معاملہ قتل دلپت رائے بدست حضرت خاتم الاولیاء روی نمود بعد از واقعۂ جذبہ ہفت سال بر ہر کہ نظر مبارک فرمود کہ نظرش بہتر از عبادت ہزار سال بود او را قتل کردہ واز اوصاف بشری محو ومتلاشی ساختہ دبردی ضرب ہتہائے سیف المجاہدات والمخالفات النفس انداختہ درحال بفضل ملک المتعال او را بدیت ذات

علمائے عالی مقدار کی زبانی خطاب جد بزرگوار کا اس نبیرۂ نامدار کے حق میں ظاہر فرمایا،

کیا ہی ذی رتبہ پدر ہے جسکا ہو ایسا پسر
آفریں ہے اس صدف پر جو رکھے ایسا گہر

چوتھا نام یہ کہ تھوڑی ہی مدت میں جب حضرت خاتم ولایت خواجہ خضر علیہ السلام کے اشارۂ پُر از بشارت سے حامل بارِ امانت ہوئے تو حق سبحانہٗ تعالیٰ نے تمام اہلِ زمانہ کی زبانی آنحضرت علیہ السلام کو سید الاولیاء کہلایا پس معلوم اے مصدق کہ یہ خطاب مستطاب امام دو جہاں علیہ السلام کے حق میں جن کی ذات قدسی صفات متبوع گروہ اولوا الالباب اور وارث نبیؐ وکتاب ہے نہایت درست واقع ہوا ہے اس لیئے کہ آنحضرتؐ کے متبوع کا خطاب سید الانبیاء والمرسلینؐ ہے اور آنحضرتؑ یعنے حضرت سید الانبیاء والمرسلینؐ کے تابع تام کا خطاب سید الاولیاء والمقربین واقع ہوا ہے پانچواں نام یہ کہ جب معاملہ دلپت رائے کے قتل کا حضرت خاتم الاولیاءؑ کے ہاتھوں ظہور میں آیا تو جذبہ کے واقعہ کے سات سال بعد سے جس کسی پر آنحضرتؑ اپنی نظر مبارک جو ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہوتی تھی ڈالتے تھے اسکو مار ہی ڈالتے تھے اسکے بشری اوصاف مٹا کر اور نابود کر کے مجاہدہ اور مخالفت نفس کی تلوار کے پیہم ضرب لگا کر فوراً بفضلِ خداوندِ متعال اس قتل کی دیت میں ذات حق تعالیٰ تک اسکو

حق تعالیٰ رسانیدی بنا براں حبیب ذوالجلال را میراں سید محمد قتال میگفتند ہمہ جویندگان ذات مطلق و طالبان حق ہزار آرزو داشتی و بصدق جان و دل گفتی

فاقتلوانی فاقتلوانی یا ثقات

فاقتلوانی ان فی قتلی حیات

اما آنہا کہ اہل سعادت بودند او شاں بشرف ایں قتل مشرف شدند ذالک فضل اللہ بارسال خاتم الاولیا رواللہ یختص برحمتہ من یشا رایں معاملہ نہ بیک دو کس بلکہ ہر کہ بدو بطلب حق رسیدی اگر طالب صادق و عارف عاشق بودی خود را بسیف المجاہدات والمخالفات بحکم آنحضرتؑ قتل کردی درہماں ساعت بخدا رسیدہ حیات ابدی یافتی و خود را بشرف دیدار ذات مشرف ساختی قال النبی صلعم حاکیا عن اللہ تعالیٰ من طلبنی وجدنی ومن وجدنی عرفنی ومن عرفنی عشقنی ومن عشقنی احببتہ ومن احببتہ فاجبتہ ومن احببتہ قتلتہ و من قتلتہ فانا دیتہ سر ایں معنی است قولہ تعالیٰ یٰایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للّٰہ وللرسول اذا دعاکم ای الی القتال - لما یحییکم ای فی الدارین کما اخبر اللّٰہ تعالیٰ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ

پہنچاتے تھے اسی بناء پر اُس حبیب ذوالجلال کو میراں سید محمد قتال کہتے تھے تمام ذات مطلق کے ڈھونڈھنے والے حق کے طالب ہزاروں آرزوؤں کے ساتھ جان و دل سے بہ صداقت یہی کہتے تھے

مار ڈالو، مار ڈالو، اے ثقات

میرے مرنے ہی میں ہے میری حیات

لیکن جو سعادت مند تھے وہی اس موت معنوی کے شرف سے مشرف ہوئے یہ اللہ کا خاص فضل خاتم اولیاء کے بھیجے جانے سے ہوا ہے اور اللہ خاص کرتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جسکو چاہتا ہے اور یہ معاملہ ایک دو اشخاص ہی کو نہیں پیش آیا بلکہ جو کوئی حق تعالیٰ کی طلب لے کر آنحضرت سے ملا کرتا تھا اگر وہ طالب صادق اور عارف عاشق ہوتا تھا تو خود کو مجاہدہ اور مخالفت نفس کی تلوار سے آنحضرتؑ کا حکم پاکر اسی وقت قتل کرتا اور اُسی گھڑی میں خدا کو پہنچکر ابدی زندگی پاتا اور خود کو دیدار ذات خدا سے مشرف کرتا تھا، چنانچہ نبی صلعم نے اللہ تعالیٰ کے قول کی حکایت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی میرا طالب ہوگا مجھے پائے گا اور جو مجھے پائے گا مجھے پہچانے گا اور جو مجھے پہچانے گا میرا عاشق ہوگا اور جو میرا عاشق ہوگا مجھے دوست رکھے گا میں اُسے دوست رکھوں گا اور جسکو میں دوست رکھوں گا اسکو مار ڈالوں گا اور جسکو میں مار ڈالوں گا آپ ہی اس کا خوں بہا بنوں گا اور اسی معنی کا راز ہے

ﷺ یٰایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ ورسولہ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون ○ ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون ○ ان شر الدواب عند اللّٰہ الصم البکم الذین لا یعقلون ○ ولو علم اللّٰہ فیھم

اموات بل احیاء عند ربهم یُرزَقون۔ یقال فی شعر

کم تقتلونا و کم نحبکم
یا عجبا لمن یحب من قتل

ناملہ ایہا المصدق بسیار کساں در زمانہ خلیفۃ الرحمان للہ مقتول شدہ بدیت ذات اللہ رسیدند و بسیار کساں در محبت و آرزوی ایں قتل جان بجاناں سپردہ اند چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ میفرماید کہ فمنہم من قضیٰ نحبہٗ و منہم من ینتظر۔ و بندگی میاں ملکجی صاحب دیوان مہری رضی در نظم اشارتی می نماید

کم من فئۃ قتلہا سیف حبیب
کم مات علی الباب خیالا و خلالا

اسم ششم آنکہ چوں وقتیکہ فیض ولایت خاص محمدی از ذات حضرت امام محمد مہدی موعود ہر کہ بدو رسید حق تعالیٰ برو ظاہر گردانید و قابلان مستفیض شدہ بخدا پیوستند و طالبان بذات

جو اللہ نے فرمایا ہے۔ مومنو حکم مانو اللہ اور رسول کا جب وہ تم کو بلائے یعنے قتال کی طرف، ایسے کام کی طرف جس میں تمہاری زندگی ہے دونو جہان میں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے اور نہ سمجھو مردے ان لوگوں کو جو قتل ہوئے اللہ کے راستے میں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی دیئے جاتے ہیں۔ ایک شعر میں کسی نے کہا ہے ع

تابکے ہم تم کو چاہیں تم ہماری جان لیں
ہے عجب اس پر جو قاتل چاہنے والے کا ہو

پس معلوم کر اے مصدق کہ بہت سارے لوگ اس خلیفۂ رحمانؑ کے زمانہ میں اللہ کی راہ میں شہید ہو کر اللہ کی ذات کو دیت میں حاصل کئے اور بہت سارے اسی شہادت کی محبت اور آرزو میں اپنی جانیں حق کے حوالے کئے چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے ان میں کوئی ایسا ہے جو پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی منتظر ہے اور بندگی میاں ملکجی صاحب دیوان مہری رضی نے ایک نظم میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے ۵ (ترجمہ بیت)

مقتول ہو چکے کئی تیغ حبیب سے
کئی ایک در پہ اُسکے اسی دھن میں مر گئے

چھٹا نام یہ کہ جب ولایتِ خاصِ محمدی کا فیض حضرت امام

---

۵ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضیٰ نحبہ ومنہم من ینتظر۔
مومنوں میں کچھ مرد ایسے ہیں جنہوں نے اپنے عہد کو سچ کر دکھایا جو اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی ایسا ہے جو پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی منتظر ہے حضرت مہری رضی نے تحریر فرمایا ہے کہ فمنہم من قضیٰ نحبہ ومنہم۔ بوعدہ بر درش در انتظار زند (از دیوان مہری رضی جلد دوم مطبوعہ سنہ ۶۰)

بقیہ سلسلہ نمبر ۳۳۷ کا:۔ اذا دعاکم لما یحییکم ؕ جزء ۹ رکوع ۱۷۔ مومنو! حکم مانو اللہ اور اسکے رسول کا اور اس سے نہ پھرو سنکر اور نہ ہو ان جیسے جنہوں نے کہدیا کہ ہم نے سنا حالانکہ وہ سنتے نہیں۔ بدتر تمام جانداروں میں اللہ کے نزدیک وہی بہرے گونگے ہیں جو سمجھ نہیں سمجھتے اور اگر اللہ جانتا ان میں کچھ بھلائی تو ان کو سناتا اور اگر اب ان کو سنائے تو الٹے بھاگیں منہ پھیر کر۔ مومنو! حکم مانو اللہ اور رسول کا جب وہ تم کو بلائے ایسے کام کی طرف جس میں تمہاری زندگی ہے۔

خدا واصل گشتند آنگاه حضرت اللہ آں ولایت پناہ شاہنشاہ را خطاب مستطاب میراں سید محمد خدابخش عطا فرمود یعنی ہر کہ بدو پیوستی بخدا رسیدی بعضی را بیک نظر بخدا رسانیدی چنانچہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ را و بعضی بیک دم مبارک و بعضی بدو دم و بعضی بہ سہ دم متبرک بحق واصل گردانیدی چنانچہ اکثر اصحاب اکرام حضرت امام علیہ السلام بخدا واصل شدند و بعضی را بیک شب و بعضی را بیک شبانہ روز و ہیچ کس را سہ شبانہ روز زیادہ نگذشتی کہ بخدا رسیدی ذالک

فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم و

لہذا خطاب مستطاب مہدی موعودؑ درمیان خاص و عام اہل اسلام میراں سید محمد خدا بخش بود دریں باب مہاجر حضرت امام بندگی میاں الہداد حمید نام رضی اللہ عنہ خوش بیتی میفرمایند

فیضش کہ گشت فایض ایزد بر اہل دیں
بادا چناں کہ بود خدا بخش تا ابد

ش

اسم ہفتم آنکہ حضرت میراں بہ فرمان حضرت الرحمان خبر دادند کہ نام بندہ بآسمان چہارم سید مبارک است و ایں آیت خواندند کہ ــــــ

اللہ نور السمٰوٰت والارض ـــــــــــ

محمد مہدی موعودؑ کی ذات سے ہر اس شخص کو جس پر اس فیض کی حقیقت حق تعالیٰ نے ظاہر کی پہنچا اور قابلیت رکھنے والے فیض یاب ہو کر خدا کو پہنچے اور طالبان خدا ذاتِ خدا میں واصل ہوئے تو خداوند تعالیٰ نے اُس ولایت پناہ شہنشاہ اولیاء کو میراں سید محمد خدابخش کا خطاب مستطاب عطا فرمایا یعنے جو کوئی آنحضرتؑ کا گرویدہ ہوا خدا کو پہنچا بعضوں کو تو آنحضرتؑ نے ایک ہی نظر میں خدا سے ملا دیا چنانچہ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ کو اور بعضوں کو ایک ہی دم مبارک میں اور بعضوں کو دو دم میں اور بعضوں کو تین متبرک دموں میں آنحضرتؑ نے حق تعالیٰ سے ملایا چنانچہ اکثر اصحاب حضرت امام علیہ السلام کے اسی طرح خدا کو پہنچے اور بعضوں کو ایک رات کی تاخیر ہوئی اور بعضوں کو ایک رات دن کی کسی کو بھی تین رات دن کی مدت خدا کو پہنچنے میں نہیں لگتی تھی یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور اللہ بڑی بخشش والا ہے اسی لئے حضرت مہدی موعودؑ کا خطاب مستطاب خاص و عام اہلِ اسلام کے درمیان میراں سید محمد خدابخش تھا اس باب میں حضرت امامؑ کے ایک مہاجر مسمٰی بندگی میاں الہداد حمید رضؓ نے ایک بیت بہت خوب فرمایا ہے (ترجمۂ بیت)

فیض اس کا حق نما جو رہا اہلِ دین پر
جیسا کہ تھا رہے وہ خدا بخش دائما

ساتواں نام یہ کہ حضرت مہدیؑ نے بفرمان حضرت رحمٰن یہ خبر دی کہ بندے کا نام جو چوتھے آسمان پر سید مبارک ہے اور یہ آیت آنحضرتؑ نے تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے)۔

مثل نورہ کمشکوٰۃ الیٰ قولہ کشجرۃ مبارکۃ فرمودند مراد اسم بندہ است فاعلم ایہا المصدق چنانچہ از شجرۂ مبارک کنایت از ذات خاتم الانبیاء می دارند ہمچناں خطاب مذکور بر حکم امر اللہ تعالیٰ بر خاتم الاولیاء تحقیق شد۔

اسم ہشتم آنکہ داعی الی اللہ بحکم المنقول المھدی حیث انہ قال بامر اللہ ان اللہ تعالیٰ امرلی المراد قولہ تعالیٰ قل ھٰذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا و من اتبعنی انا مراد محمد و من اتبعنی ھو المھدی فبالسند المذکور کما کان رسول اللہ صلعم داعی الی اللہ باذنہ کذلک المھدی۔ فقط

اسم نہم آنکہ قائل بامر اللہ چنانچہ از آنحضرت خاتم ولایتؑ نقلست فرمود ہر حکمی کہ بیان میکنم از خدای و بامر خدا بیان میکنم ہر کہ ازیں احکام یک حرف را منکر شود او عند اللہ ماخوذ گردد۔

اسم دہم آنکہ حضرت عبد اللہ کما ورد فی المنقول انہ قال علمت من اللہ بلا واسطۃ جدید

اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اسکے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق یہ آیت شجرۃ مبارکۃ تک ہے پس آنحضرتؑ نے فرمایا شجرہ مبارکہ سے مُراد بندہ کا نام ہے۔ پس معلوم کر اے مصدق کہ جسطرح شجرۂ مبارکہ سے کنایتًا خاتم الانبیاء کی ذات مراد رہی ویسا ہی خطاب مذکور بحکم حق تعالیٰ خاتم الاولیاءؑ کے لیئے ثابت ہوا ہے۔

آٹھواں نام آنحضرتؑ کا داعی الی اللہ ہے مطابق نقل مہدیؑ کے چنانچہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مجھکو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ اللہ کے قول قل ھٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا و من اتبعنی (ترجمہ) کہہ دو اے محمدؐ یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں اللہ کی طرف بصیرت پر میں اور وہ (بلائے گا) جو میرا تابع ہوگا۔ میں انا سے مُراد محمدؐ کی ذات اور من اتبعنی سے مُراد مہدیؑ ہے پس سند مذکور سے جیساکہ رسول اللہ صلعم داعی الی اللہ باذن اللہ تھے ویسے ہی مہدیؑ بھی ہیں۔ فقط

نواں نام آنحضرتؑ کا قائل بامر اللہ ہے چنانچہ آنحضرت خاتم ولایتؑ سے نقل ہے فرمایا آپ نے جو کوئی حکم میں بیان کرتا ہوں خدا کی طرف سے اور خدا کے حکم سے بیان کرتا ہوں جو کوئی ان احکام سے ایک حرف کا منکر ہوگا وہ اللہ کے پاس پکڑا جائے گا۔ دسواں نام آنحضرتؑ کا عبد اللہ ہے چنانچہ آنحضرتؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا تعلیم دیا گیا ہوں میں اللہ سے بغیر کسی واسطہ کے

اليوم قل انی عبد الله
فقط اسم یازدہم آنکہ تابع تام محمد رسول اللہ
صلعم کما ورد فی المنقول انہ قال
علّمت من الله بلا واسطة جديد
اليوم قل انی عبد الله تابع
محمد رسول الله وقال علی حقه
المهدی منی يتبعنی بکل متابعة
اثنه يقفو اثری
ولا يخطی. اسم دوازدہم آنکہ خلیفۃ اللہ
وخلیفہ رسول اللہ با دلہ قولہ علیہ السلام
اذا رأيتم الرايات السود
قد جاءت من قبل
خراسان فاتوها فان
فيها خليفة الله المهدی
اسم سیزدہم آنکہ نظیر نبی اللہ کما
ورد علی حقه فی الحديث
لكل نبی نظير فی امته و
لخاتم النبی يكون نظير
فی امة هو المهدی وايضا
يؤيد هذا الحديث فی
هذا الباب كيف تهلك
امتی انا فی اولها وعيسی
فی آخرها والمهدی من اهل
بيتی فی وسطها. اسم چہاردہم
آنکہ نور نور اللہ۔ اسم پانزدہم آنکہ سر سر اللہ

ہر نئے دن کہ کہہ میں عبد اللہ (اللہ کا بندہ) ہوں
فقط گیارھواں نام آنحضرتؑ کا تابع تام
محمد رسول اللہ ہے چنانچہ نقل میں ہے کہ آنحضرتؑ
نے فرمایا تعلیم دیا گیا ہوں میں اللہ سے بے واسطہ ہر
نئے دن کہ کہہ میں اللہ کا بندہ محمد رسول اللہؐ کا
تابع ہوں نیز رسول اللہ نے آنحضرت کے حق میں
فرمایا ہے مہدی مجھ سے ہے پیروی کرے گا میری
کامل طور پر بے شک وہ میرے قدم بہ قدم
چلے گا اور خطا نہیں کرے گا بارھواں نام آنحضرتؑ
کا خلیفۃ اللہ اور خلیفہ رسول اللہ ہے رسول اللہ
کے اس قول کی دلالت سے کہ جب دیکھو تم سیاہ
جھنڈیوں کو کہ آئیں خراسان کی جانب سے تو پہنچ
جاؤ ان میں اس لیے کہ انہی میں ہوگا اللہ کا خلیفہ
مہدی تیرھواں نام آنحضرتؑ کا نظیر نبی اللہ
ہے چنانچہ آنحضرتؑ کے حق میں حدیث میں آیا ہے
ہر نبی کے لیے اسکی نظیر ہے اس کی امت میں
اور خاتم الانبیاءؐ کی نظیر آپ کی امت میں مہدی
ہی ہیں چنانچہ اس باب میں اس قول کی تائید
اس حدیث سے ہوتی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا
کیسے ہلاک ہوگی میری امت میں اسکے شروع میں
ہوں اور عیسیٰ اسکے آخر میں ہیں اور مہدی
میری اہل بیت سے اسکے درمیان میں ہیں۔
چودھواں نام آنحضرتؑ نور نور اللہ ہے۔
پندرھواں نام سر سر اللہ ہے۔
سولھواں نام آنحضرتؑ کا مخزن معرفۃ اللہ ہے

اسم شانزدہم آنکہ مخزن معرفتہ اللہ واسم
ہفدہم آنکہ معشوق اللہ بدلیل ہذا المنقول
عن المهدیؑ انه قال بامر الله تعالیٰ
امرنی یانور نوری وسرسری ویا
خزائن معرفتی افدیت علیک
ملکی یا محمد فاعلم ایها
المصدق چون وقتیکہ اسرار وحدت بقلم
نون والقلم می نوشتی قلم را حکم شد کہ بنویس
اشهد ان لااله الا الله وحده لا
شریک له باز فرمان رسید کہ بنویس
واشهد ان محمداً عبده ورسوله
قلم چوں ایں سخن شنید سینہ اش دو پارہ شد
وگفت الٰہی ایں نام کیست کہ برابر نام تو
کردہ می شور فرمان رسید کہ سکوتکن ایں نام
حبیب من و بندہ من ورسول من ونور من
وسر من است اے عزیز باتمیز فہم کن کہ
در بیان نور اللہ وسر اللہ سینہ قلم شگافتہ شد
کراطاعت باشد کہ بیان نور نور اللہ وسر سر
اللہ ومخزن معرفت اللہ وفضل معشوق اللہ کند
دریخانقل بندگی میاں سید خوندمیر صدیق
مہدیؑ جلوہ گری نماید کہ فرمودند مہدی
موعودؑ چنانکہ آمدہ بودہم چناں رفت ہیچ
کس حق شناختن او نہ شناخت و

اور سترھواں نام آنحضرتؐ کا معشوق اللہ ہے اس نقل
شریف کی دلالت ہے جو حضرت مہدیؑ سے منقول
ہے کہ آنحضرتؐ نے بحکم خدائے تعالیٰ فرمایا کہ مجھے
اللہ کا حکم ہوا کہ اے میرے نور کے نور اور اے
میرے راز کے راز اور اے میرے معرفت کے
خزانے میں نے تجھ پر فدا کیا اپنا ملک اے محمدؐ پس
معلوم کرائے مصدق کہ جس وقت اسرار وحدت نون
والقلم کی قسم کے ساتھ قلم لکھ رہا تھا تو قلم کو حکم ہوا کہ لکھ
گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی نہیں ہے کوئی معبود
سوائے اللہ کے جو ایک ہے اور اس کا کوئی شریک
نہیں پھر فرمان پہنچا کہ لکھ اور گواہی دیتا ہوں میں اس
بات کی کہ محمدؐ اس کا بندہ اور اس کا رسولؐ ہے قلم نے
جب یہ بات سنی تو اس کا سینہ شق ہو گیا اور اس نے کہا
یا اللہ یہ کس کا نام ہے جو تیرے نام کے برابر لکھوایا
جارہا ہے تو فرمان پہنچا کہ خاموش رہ یہ میرے حبیب
کا نام ہے میرے بندے کا نام میرے رسولؐ
اور میرے نور اور میرے راز کا نام ہے اے عزیز
صاحب تمیز اب اس بات کو سمجھ لے کہ اللہ کے نور
اور اللہ کے راز کے بیان میں قلم کا منہ شق ہو گیا
تو کسے طاقت ہوگی جو اللہ کے نور کے نور اللہ کے راز
کے راز اللہ کی معرفت کے مخزن اور اللہ کے معشوق کا
فضل بیان کر سکے اس جگہ بندگی میاں سید خوندمیر
صدیق مہدیؑ کی نقل اصل حقیقت کو روشن کرتی ہے

دریں باب ایں آیت کتاب اللہ
خوانند کہ ماقدروااللہ حق قدرہ فہم من فہم
و درباب اسم آنحضرتؑ کہ معشوق اللہ
است نقل وارد است کہ یک روز حضرت
امام خسپیدہ بودند و یک اصحاب آنحضرتؑ
درخدمت بود درخاطر گزرانید کہ عمر
حضرت امام علیہ السلام چہ مقدار باشد کہ
سوال بلسان حال کردہ جواب بلسان
قال فرمودند کہ سی سال ایں بندہ عاشق
حق تعالیٰ بودیم سی سال است کہ او عاشق
ایں بندہ شدہ است

اسم ہژدہم آنکہ محبوب اللہ بر حکم منقول
آنحضرتؑ چوں درمیان راہ خراسان
بمقامی رسیدند کہ در انجا ماراں بمثل
مورچگاں بودند یاراں گفتند کہ میرانجی
اینجائے چہ نوع شب گذرانیم دریں
اندیشہ بودند کہ حضرت میراںؑ فرمودند
فرمان حق تعالیٰ بر ماراں رسید کہ محبوب
ما دریں راہ می آید شما سہ روز در مسکن خود
بروید بیروں نیایند ہمچوں واقع شد

آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مہدی موعودؑ جیسے آئے تھے
ویسے گئے کوئی شخص آنحضرتؑ کو جیسا کہ پہچانا تھا
نہیں پہچانا اور اس باب میں بندگی میاںؓ نے قرآن
مجید کی یہ آیت پڑھی ماقدرواللہ حق قدرہ (ترجمہ)
اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسی کہ قدر چاہئے
تھی اس راز کو سمجھنے والا ہی سمجھے گا اور آنحضرتؑ کا
نام مبارک معشوق اللہ ہونے کے بارے میں ایک
نقل آئی ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام
لیٹے ہوئے تھے اس وقت ایک صحابی آنحضرتؑ کے
جو خدمت میں حاضر تھے ان کے دل میں یہ بات
آئی کہ حضرت امام علیہ السلام کی عمر مبارک کتنی ہوگی
یہ جو سوال انہوں نے زبان حال سے کیا تو
آنحضرتؑ نے زبانِ قال سے اس کا جواب ادا
فرمادیا کہ تیس سال یہ بندہ حق تعالیٰ کا عاشق تھا
اور تیس سال ہوئے ہیں کہ حق تعالیٰ عاشق اس
بندے کا ہوا ہے۔

اٹھارواں نام آنحضرتؑ کا محبوب اللہ
ہے۔ چنانچہ آنحضرتؑ سے منقول ہے کہ جب
خراسان کے راستے کے درمیان آنحضرتؑ ایک
ایسے مقام پر پہنچے جہاں سانپ چونٹیوں کی مانند کثر
ت سے تھے تو اصحابؓ نے عرض کیا کہ میرانجی
اس جگہ ہم رات کیسے گذاریں گے سب اسی فکر
میں تھے کہ حضرت میراںؑ نے فرمایا حق تعالیٰ کا
فرمان تمام سانپوں کو پہنچ گیا ہے۔

اسم نوزدہم آنکہ محفوظ اللہ بحکم
المنقول المشہور کہ امام نورعلی نور
درجواب علماء فرمودند کہ کار
آب غرق کردن است
وکار آتش سوختن است
وکار تیغ بریدن است فامابیچ
کس ازیں چیز ہا برذات مہدی
قادر دست نشود کہ خدائے
تعالیٰ محفوظ می کند . فقط
اسم بستم آنکہ خاتم اولیاء اللہ
واسم بست ویکم آنکہ خاتم دین اللہ
اسم بست و دوم آنکہ خاتم ولایت
محمدی می گویند بدلیل ہذا الحدیث
روی عن علیؓ قال قلت
یا رسول اللہ امنا المہدی
ام من غیرنا فقال
رسول اللہ صلعم بل منا
یختم اللہ بہ الدین
کما فتحہ بنا اخرجہ
جماعۃ من الحفاظ فی کتبھم
منھم ابوالقاسم الطبرانی
وابو نعیم الاصفہانی وعبدالرحمن
بن حاتم وابو عبداللہ
نعیم بن حماد رضی اللہ عنہم وکذا
فی عقد الدرر وایضا

کہ ہمارا محبوب اس راستے میں آتا ہے تم تین روز
تک اپنے مکانوں میں چلے جاؤ اور باہر نہ نکلو
پس یہی صورت واقع ہوئی انیسواں نام آنحضرتؑ
کا محفوظ اللہ ہے اس نقل مشہور کے مطابق کہ
امام نورؑ علی نورؑ نے علماء کے جواب میں فرمایا کہ
پانی کا کام غرق کرنا ہے آگ کا کام جلانا ہے
اور تلوار کا کام کاٹنا ہے لیکن ان چیزوں میں سے
کسی چیز کے ذریعہ بھی کوئی شخص بھی ذات
مہدی پر قادر دست نہ ہوسکے گا کہ خدائے تعالیٰ
اسکو محفوظ رکھنے والا ہے . فقط
بیسواں نام آنحضرتؑ کا خاتم اولیاء اللہ ہے
اور اکیسواں نام آنحضرتؑ کا خاتم
دین اللہ ہے بائیسواں نام آنحضرتؑ کا یہ کہ آنحضرتؑ
کو خاتم ولایت محمدی کہتے ہیں اس حدیث کی
دلالت سے جو حضرت علی رضؓ سے منقول ہے کہ
آنجنابؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے کہا کہ
یا رسول اللہ مہدی ہم میں سے ہے یا ہمارے اغیار
میں سے تو رسول اللہؐ نے فرمایا ہمارے غیروں
میں سے نہیں بلکہ ہم میں سے ہے ختم کرے گا
اللہ اس سے دین کو جیسا کہ شروع کیا اس کو ہم سے
بیان کیا ہے اس روایت کو حفاظ حدیث کی ایک
جماعت نے اپنی کتابوں میں انہی میں سے ابوالقاسم
طبرانی ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن حاتم اور
ابو عبداللہ نعیم بن حماد رضی اللہ عنہم ہیں اسطرح
لکھا ہے کتاب عقد الدرر میں، ایضاً حضرت

قدورد فی انشاء امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ فی حقہ

الا ان ختم الاولیاء شہید الخ

اسم بست و سوم آنکہ حضرت را قائم الدین می گویند بدلیل الحدیث قال النبیؐ علیٰ حقہ یقوم بالدین فی آخر الزمان کما قمت بہ فی اول الزمان

اسم بست و چہارم آنکہ حضرت را امام العارفین می گویند بمقتضای دعوت ابراہیمؑ حیث انہ قال اجعلنی اماما ومن ذریتی اماما ھو المہدیؑ وفی المنقول عن علی کرم اللہ وجہہ انہ قال

الا ان ختم الاولیاء شہید
وعین امام العارفین فقید

وفی اجماع المجتہدین کما ورد فی شرح المقاصد انہ ذھب العلماء الیٰ انہ امام عادل من ولد فاطمۃ بنت رسول اللہ یخلقہ اللہ متی شاء ویبعثہ نصرۃ لدینہ

اسم بست و پنجم آنکہ آنحضرتؑ را ناصر الدین می گویند بمقتضای ہذا الحکم الاجماع المذکور کہ یبعثہ نصرۃ لدینہ در صفت وی واقع شدہ است

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حق میں اپنے بعض اشعار میں فرمایا ہے

آگاہ رہو بیشک خاتم الاولیاء موجود ہونیوالا ہے الخ

تئیسواں نام آنحضرتؑ کا یہ ہے کہ آپ کو قائم بالدین کہتے ہیں اس حدیث کی دلالت سے کہ نبیؐ نے آپکے حق میں فرمایا قایم کریں گے مہدی دین کو، آخر زمانے میں جیسا کہ قایم کیا میں نے اس کو اول زمانے میں۔ چوبیسواں نام یہ کہ آنحضرتؑ کو امام العارفین کہتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے مطابق جو انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں کی تھی کہ اے پروردگار بنا مجھے امام اور میری اولاد میں سے امام وہی امام مہدی علیہ السلام ہیں چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے

آگاہ رہو کہ خاتم الاولیاء موجود ہونیوالا ہے
اس حال میں کہ امام العارفین اُسکے سوا کوئی ہوگا

اور مجتہدینؒ کے اجماع سے بھی یہی ثابت ہے چنانچہ شرحِ مقاصد میں یہ ذکر آیا ہے کہ علمائے اُمت کا مذہب یہی ہے کہ مہدیؑ امام عادل ہیں اولادِ فاطمہؓ بنتِ رسول اللہ سے اللہ جب چاہے گا انکو پیدا کرے گا اور اپنے دین کی نصرت کے لیئے مبعوث فرمائے گا۔

پچیسواں نام یہ کہ آنحضرتؑ کو ناصر الدین کہتے ہیں اسی حکم اجماعی کے مطابق جو اوپر مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ مہدی کو اپنے دین کی نصرت کیلئے

اسم بست و ششم آنکه آنحضرتؑ را مجدد الدین می‌نامند بادلة قوله علیه السلام قد اخبر النبی صلعم بان یکون من امتی علیہ راس کل مائة سنة من یجدد الدین وفی المائة الآخرة العشرة لا یکون سوی المهدیؑ. اسم بست و هفتم آنکه آیة الله علی العالمین میگویند کما ورد فی شرح المقاصد المهدی و عیسی کلاهما آیة من آیات الله. اسم بست و هشتم آنکه حجة الله علی الخلائق اجمعین میگویند کما ورد فی الفتوحات المکیة المهدی حجة الله علی الخلایق والحجة لا تحتاج الی حجة اخری.

اسم بست و نهم آنکه صارم الهند. اسم سی ام آنکه شمس التجلی. اسم سی و یکم آنکه والی الوسمی می نامند بر حکم قول امیر المومنین علی رض انه قال فی انشائه ؎

هو السید المهدی من آل احمد
هو الصارم الهندی حین یبید
هو الشمس یجلو کل غیم وظلمة

مبعوث فرمائے گا یہ قول اجماعاً مہدیؑ کی تعریف میں واقع ہوا ہے۔ چھبیسواں نام یہ کہ آنحضرتؑ کو مجدد الدین سے موسوم کرتے ہیں نبی علیہ السلام کے اس فرمان کی دلالت سے کہ آنحضرتؐ نے خبر دی ہے اس بات کی کہ میری امت سے ہر سو سال کے سرے پر ایک شخص پیدا ہوگا جو دین کی تجدید کرے گا۔ پس دسویں سدی کے آخری سو سال میں سوائے مہدیؑ کے کوئی مجدد نہیں۔ ستائیسواں نام یہ کہ آنحضرتؑ کو آیۃ اللہ علی العالمین کہتے ہیں چنانچہ شرح مقاصد میں یہ ذکر آیا ہے کہ مہدیؑ اور عیسیٰؑ علیہم السلام دونو آیت ہیں اللہ کی آیات میں سے۔

اٹھائیسواں نام یہ کہ آنحضرتؑ کو حجۃ اللہ کہتے ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کی ذات اللہ کی غالب دلیل ہے سب خلق پر چنانچہ فتوحات مکیہ میں یہ ذکر آیا ہے کہ مہدی اللہ کی حجت ہے سب خلق پر اور حجت سے یعنے دلیل غالب اور کسی حجت کی محتاج نہیں ہوتی

انتیسواں نام آنحضرتؑ کا صارم الہند ہے۔

تیسواں نام آنحضرتؑ کا شمس التجلی (شمس ولایت) ہے۔ اکتیسواں نام آنحضرتؑ کا یہ کہ آپ دائل بھی سے موسوم ہیں مطابق قول امیر المومنین علی رضؓ کے جو آپ نے اپنے اشعار میں فرمایا ہے ؎

وہی سید مہدی ہے آلِ احمدؐ سے
وہی صارم ہندی ہوگا جب کفر کو ہلاک کرے۔

هوالوابل الوسمی حین یجید

اسم سی و دوم آنکه امام الهدی اسم
سی و سوم آنکه امام اولی النهی می خوانند
بدلیل آنکه حق سبحانہ و تعالیٰ قوم ویرا در
کتاب خود اولوالالباب خطاب
مستطاب کرده است۔ نقلست
که زیر این آیت فرموده اندکه
اولوا الالباب الذین
یذکرون الله قیاما
وقعودا وعلیٰ جنوبهم
الآیة فرمان حق تعالیٰ می شود که
اے سید محمد در شان گروه تست
فقط باز فرمودند که چنانچه قوم
مهتر موسیٰ را یهود خطاب است
و قوم مهتر عیسیٰ را نصاری خطاب
بود امت محمد مصطفیٰ صلعم را مسلمان
خطاب است۔ و خطاب قوم ما
اولوالالباب است بنابر آنحضرتؑ
را امام اولوالنهی میگویند۔ اسم سی
و چهارم آنکه آنحضرتؑ را ماحی میگویند
و اسم سی و پنجم آنکه آنحضرتؑ را حضرت
محی هم نامند تا علم ایها المصدق ماحی نام مبارک
حضرت رسالت پناہؐ است کما ورد فی الحدیث
لی خمسة اسماء انا احمد ومحمد ومحمود وحاشر
والماحی یمحو الله بی الکفر و مهدی

وہی شمس ولایت ہے جس کی تجلی سے ہر گھٹا ٹوپ
تاریکی گمراہی کی دور ہو گی۔

وہ موسمی موسلا دھار بارش کے مانند ہو گا
فیض بخشی میں۔

بتیسواں نام آنحضرتؑ کا امام الہدیٰ ہے۔
تینتیسواں نام آنحضرتؑ کا یہ کہ آنحضرتؑ کو امام
اولی النہی کہتے ہیں۔ اس دلیل سے کہ حق سبحانہ
وتعالیٰ نے آپ کی قوم کو اپنی کتاب میں
اولوالالباب کا خطاب مستطاب عطا فرمایا
ہے۔ نقل ہے کہ آیت ہذا (ترجمہ) صاحبانِ
دانش وہی ہیں جو ذکر کرتے ہیں۔ ذکر کرتے
ہیں اللہ کا کھڑے بیٹھے اور لیٹے الخ کے تحت
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا
ہے کہ اے سید محمد یہ تیرے گروہ کی شان
میں ہے فقط پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ
جیسا کہ قوم بزرگوار موسیٰؑ کا یہود خطاب
تھا اور قوم بزرگوار عیسیٰؑ کا نصاریٰ
خطاب تھا اور محمد مصطفیٰ صلعم کی امت کا
مسلمان خطاب ہے ہماری قوم کا خطاب
اولوالالباب ہے بنابریں آنحضرتؑ کو امام
اولوالنہی کہتے ہیں چونتیسواں نام یہ کہ آنحضرتؑ کو ماحی
(مٹانیوالا ضلالت کا) کہتے ہیں پینتیسواں نام یہ کہ آنحضرتؑ
کو حضرت محی بھی کہتے ہیں پس معلوم کر اے مصدق کہ ماحی نام
مبارک حضرت رسالت پناہؐ کا بھی ہوا ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے
آنحضورؐ نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں احمد، محمد، حاشر اور
ماحی ہوں مٹاتا ہے اللہ میری ذات سے کفر کو اور

موعودؑ کہ تابع تام آنحضرتؐ بود بنا بر
او در اسم ماحی می گویند باعتبار آنکہ خاتم النبیؐ
ماحی الکفر والشرک والنفاق
بود و مہدی موعودؑ کہ خاتم الولایت است
ماحی الرسم والعادت والبدعت است
واز محی مراد محی السنت والدین است
کما ورد فی الاخبار والاثار
فی حقہ روی عن عبد اللہ
ابن عطا قال سألت ابا
جعفر محمد بن علیؓ فقلت اذا
خرج امام المہدی بای سیرۃ
یسیر قال یہدم
ما قبلہ کما صنع
رسول اللہ صلعم ویستا
نف الاسلام جدیدًا
وعن علیؓ قال المہدی
لا یترک بدعۃ
الا ازالہا ولا سنۃ
الا اقامہا۔ ونیز از حضرت
امیر جہاں دریں باب منقول
عیان است فرمودند کہ آمدن مہدی موعود رسم
وعادت وبدعت را دور ساختن وتازہ کردن سنت
رسول اللہ صلعم است وفرمودند کہ بندہ قدم بر قدم
رسول اللہ صلعم ودریں باب اصحاب امام اولوالالباب
المسمی مہدیؓ خوش می فرمایند در قصیدہ کہ المسمی
ظہور ولایت نام است

مہدی موعود آنحضرتؐ کے تابع تام تھے بنا بریں
آپ کو بھی ماحی کہتے ہیں۔ اس اعتبار سے کہ،
خاتم الانبیاءؐ کفر وشرک ونفاق کو مٹانے والے
تھے اور مہدی موعودؑ جو خاتم ولایت ہیں رسم وعادت
وبدعت کو مٹانے والے ہیں اور محی یعنے زندہ کرنے
والے سے مراد زندہ کرنے والا سنت اور دین کا
ہے چنانچہ اخبار وآثار میں آنحضرتؑ کے حق میں آیا
ہے۔ روایت کی گئی عبد اللہ ابن عطا سے کہ کہا
انہوں نے پوچھا میں نے ابو جعفر محمد بن علیؓ سے اور کہا
میں نے کہ جب امام مہدی نکلیں گے تو کس سیرت
پر چلیں گے انہوں نے کہا کہ وہ اپنے سے پہلے کی
سب بے بنیاد باتوں کو نابود کردیں گے جیسا کہ
رسول اللہؐ نے کیا اور از سر نو اسلام کو تازہ
کریں گے نیز حضرت علیؓ سے روایت ہے فرمایا،
آپ نے کہ نہ چھوڑے گا مہدی کسی بدعت کو مٹائے
بغیر اور کسی سنت کو قائم کئے بغیر۔ نیز حضرت
امیر جہاں امام زماں علیہ السلام کی نقل شریف
اس باب میں عیاں ہے فرمایا کہ مہدی موعود کا
آنا رسم وعادت اور بدعت کو دور کرنے اور
رسول اللہؐ کی سنت کو تازہ کرنے کے لئے ہے
نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ رسول اللہ کے قدم
بہ قدم ہے۔ اس باب میں حضرت امام اولوالالباب
کے صحابی مسمی مہدیؓ اپنے ایک قصیدہ میں جس کا
نام قصیدہ ظہور ولایت ہے کیا خوب فرماتے
ہیں ۔ (ترجمۂ ابیات)

کرم صاحب زماں مہدی
کرد ظاہر حقیقت احدی
گشت کونین زندۂ ابدی
ہرچہ ہست از ولایتست ظہور
بارک اللہ یا امام ہدیٰ
ماحی اسم و رسم و بدع دعویٰ
محی دین و دل زفیض خدا
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور

اسم سی و ششم آنکہ آنحضرتؑ را بحکم حدیث پیغمبرؐ کہ طاؤس روایت می کند قال علامۃ المھدی ان یکون شدید اعلی العمال ورحیما بالمساکین اخرجہ الحافظ ابوعبد اللہ نعیم فی کتاب الفتن حضرت رحیم میگویند در ینجا نکتۂ دقیق نزد اہل تحقیق است کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہیچ نبی را رحیم نام نکردہ است سوای خاتم النبی صلعم کما قال اللہ تعالیٰ فی حقہ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم و نیز بر اہل تمیز مخفی نماند کہ حضرت رسول اللہ صلعم ہیچ کس از اولیاء اُمت را رحیم نام نہ فرمودہ

کرم صاحب زماں مہدی
کیا ظاہر حقیقت احدی
ہوئے کونین زندۂ ابدی
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
بارک اللہ اے امام ہدیٰ
مٹنے والے رسم و بدع دعویٰ
دین و دل زندہ فیض حق سے کیا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور

چھتیسواں نام یہ کہ آنحضرتؑ کو پیغمبرؐ کی ایک حدیث کی بناء پر جس کی روایت طاؤس نے کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا مہدی کی علامت یہ ہے کہ سخت ہو حکام پر اور رحیم یعنے مہربان ہو مساکین پر ذکر کیا ہے اس روایت کا حافظ ابوعبداللہ نعیم نے کتاب الفتن میں۔ آنحضرتؑ کو حضرت رحیم بھی کہتے ہیں اور یہاں ایک نکتۂ دقیق اہل تحقیق کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے خاتم الانبیاءؐ کے سوائے کسی نبی کا نام رحیم نہیں۔ فرمایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے حق میں فرمایا ہے، تمہارے پاس آیا ہے رسول تم ہی کا اس پر شاق گذرتی ہے تمہاری تکلیف حریص ہے تمہاری بھلائی پر ایمان والوں پر نہایت درجہ شفیق و مہربان ہے۔ نیز صاحبانِ تمیز پر مخفی نہ رہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے اولیاء اُمت میں سے سوائے خاتم الاولیاءؑ کے اور کسی کا نام رحیم نہیں فرمایا اس لئے کہ یہ اسم ذاتی ہے

اند بغیر از خاتم الولی کہ مذکور شد چرا کہ ایں
اسم ذاتی بجز نبی و ولی کہ ذاتی اند روا نیست
فقط اسم سی و ہفتم آنکہ از ازل الآزال تا
ابدالآباد آں محبوب ومعشوق صمدی خاتم
ولایت مقیدۂ محمدی را حضرت امام محمد
مہدی میگونید کہ ایں خطاب مستطاب از
طرف ملک الوہاب آں امام اولوالالباب
را وربطن مادر وبوقت تولد عطا شدہ بود کہ
لاشک ولاشبہ تو ہستی مہدی موعود بعدہ آں
خاتم ولایت بدیر مدت توقف کردہ اند
چنانچہ رسول خدا کہ ایشاں ہر دو یک وجود
بودند آخر الامر آں امامؑ در کعبۃ اللہ میان
رکن والمقام در محضر خاص وعام بفرمان ملک
العلام بدیں طریق آں امام تحقیق اظہار
کردہ فرمودند کہ انا المہدی انا
المہدی الموعود من اتبعنی فہو مومن بر ذات
خود اشارات نمودہ اند بعدہ نیز آں ہادی
سبیل الرشاد آں رسانندۂ من المبدء الی
المعاد د آں صاحب الطریق الصواب
والسداد دوم بار در شہر احمد آباد دعوی
مہدویت کردہ اند سوم بار بفرمان
پروردگار تکرار علی التکرار محبوبلا یزال در
قصبۂ بڑلی دعوی مہدویت فرمودند کہ

جو سوائے نبی اور ولی کے جو صاحبان تجلی ذات ہیں
اور کسی کے لئے جائز نہیں ہے فقط سینتیسواں نام یہ
کہ ازل سے ابد تک ہمیشہ کے لئے اس محبوب
ومعشوق صمدی خاتم ولایت مقیدۂ محمدی کو حضرت
امام محمد مہدی کہتے ہیں کیونکہ خطاب مستطاب
خداوند وہاب کی طرف سے اس امام اولوالالباب
کو شکم مادر ہی تولد کے زمانے میں عطا ہوا تھا کہ بے
شک و بے شبہ تو مہدی موعود ہے بعد ازاں اس خاتم
ولایت نے ایک مدت دراز تک توقف فرمایا جیسا
کہ رسول خدا نے توقف فرمایا تھا کیونکہ یہ ہر
دو ذات ایک وجود تھے آخر کار آنحضرت امام زمانؑ
نے کعبۃ اللہ میں رکن ومقام کے درمیان مجمع خاص
وعام بفرمان خداوند علام اس طریق سے اس امام
تحقیق نے دعویٰ کا اظہار فرمایا کہ میں ہی مہدی
ہوں میں ہی مہدی ہوں میں ہی مہدی موعود ہوں
جس نے میری اتباع کی وہ مومن ہے اپنی ذات
مبارک کی طرف اشارہ کرکے آنحضرتؑ نے فرمایا
بعد ازاں بھی اس ہادی سبیل ارشاد اس مخبر
مبدرومعاد اس رہبر طریق صواب و سداد نے دوسری
دفعہ شہر احمد آباد میں دعوی مہدیت فرمایا پھر تیسرے
بار بفرمان پروردگار مکرر سہ مکرر اس محبوب خدائے
لایزال نے قصبۂ بڑلی میں دعوائے مہدیت فرمایا کہ

من مہدی موعود ام و دریں تکرار مقصود حضرت کردگار آں بُود کہ مبادا کسی در دعوی آنحضرتؑ شک کردہ اہل انکار شود و یا گمان کند کہ بر آں دعوی مصر ماندہ یا نہ بنا بر حق تعالیٰ کاظہر من الشمس آشکارا کردہ است۔ اسم چہلم آنکہ فاعلم ایہا المصدق قد ثبت فی حقہ عن النبی علیہ السلام انہ قال اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی واسم امہ اسم امی وکنیۃ کنیتی لانہ مقصود الکونین فبھذ الحکمۃ لہ محبوب الثقلین ومقصود الکونین فاعلم ایہا المصدق قد ثبت بالقطع ان المہدی یکون موصوفا بجمیع اسماء وصفات رسول اللہ صلعم صورۃً ومعناً وسیکون مظہر الاسماء الالٰھیۃ کما کان رسول اللہ فبھذ السند المذکور ہمہ صفات و اسماء معروف ومشہور بحضرت رسول اللہ صلعم امام محمد مہدی تابع تام بود اگر آں اسماء وصفات حضرت متبوع درباب تابع تام نوشتہ شود تا کتاب مطول می گردد کہ ہمہ اسماء وصفات آنحضرت نوشتن متیسر آید

میں ہی مہدی موعود ہوں اور اس تکرار میں مقصودِ خدائے کردگار یہی تھا کہ ایسا نہ ہو کوئی شخص آنحضرتؑ کے دعوے میں شک کرکے اہلِ انکار میں جا پڑے یا گمان کر بیٹھے کہ آنحضرتؑ اس دعوے پر مُصِر رہے یا نہیں۔ بنا بریں حق تعالیٰ نے آنحضرتؑ کے دعوے کو اظہر من الشمس آشکارا فرما دیا۔ چالیسواں نام یہ ہے کہ معلوم کر اے مصدق کہ آنحضرتؑ کے حق میں نبی کی جانب سے یہ روایت ثابت ہوئی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اُس کا نام میرا نام اُس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام اُس کی ماں کا نام میری ماں کا نام اور اُس کی کنیت میری کنیت ہوگی کیونکہ آپ کی ذات مقصودِ کونین ہے پس اسی لحاظ سے آنحضرتؑ کو محبوب الثقلین اور مقصود الکونین کہا جاتا ہے پس جان اے مصدق کہ یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ مہدی تمام اسماء وصفات رسول اللہ صلعم سے ظاہراً و باطناً موصوف ہوں اور تمام اسماءِ الٰہیہ کا مظہر ہوں جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے پس اسی سندِ مذکور سے تمام صفات اور اسماء معروفہ و مشہورہ میں حضرت مہدیؑ حضرت رسول اللہ کے تابع تام تھے اگر وہ تمام اسماء وصفاتِ حضرت متبوعؐ تابع تام کے باب میں لکھے جائیں تو ایک ضخیم کتاب ہوگی جس میں تمام اسماء وصفاتِ آنحضرتؐ باسانی لکھے جا سکیں اس لئے بطریقِ اختصار مطابق حکم آیاتِ قرآنی اور احادیث نبوی چالیس نام

بدیں موجب بطریق اختصار بحکم قرآن اخبار چہل عدد اسمار بزرگوار امام الابرار گفتہ شد دیگر آنکہ نیز اگر اصطلاحات مصدقین آں ذات پیغمبر صفات ہم نوشتہ شود کتاب مجلد گردد مثلاً محمد مہدی الزماں خلیفۃ الرحماں المخاطب بالمبین الفرقان وارث نبی السبحان عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقت والشریعت والرضوان مہتر سروراں و سرور پیراں حضرت امیر جہاں اصطلاح اہل خراسان است و امیر امیراں و پیر پیراں و مرشد دوراں حضرت میراں لغت اہل ہندوستان است بر مصدقان امام آخر زمانؑ رحمت و رضوان است۔

باب سی ام

در بیان حلیۂ مبارک و بعضے صفات ذات فائض فیوضات حضرت امام نظیر النبی فے مقام تابع تام علیہما الصلوات والسلام واضح باد کہ حضرت مہدی موعودؑ کرات مرات بامر اللہ تعالیٰ میفرمود کہ من لم یر محمداً فلیرانی یعنے کسیکہ ندیدہ باشد محمد صلعم رالیس گو کہ بہ بیند مرا نیز نقلست کہ آنحضرتؑ فرمودند اگر ایں بندہ و محمد رسول اللہ و ابراہیم خلیل اللہ در یک زمانہ بودندے ہیچ کس درمیان ایں ہر سہ کساں تمیز کردن نتوانستندے و نشناختندی کہ ذات

بزرگوار حضرت امام الابرارؑ کے کہے گئے ہیں دیگر یہ کہ ان اسماء و صفات کے علاوہ اگر اُس ذات پیغمبر صفات کے مصدقین کے اصطلاحات بھی لکھے جائیں تو ایک مجلد کتاب اور ہو جائیگی مثلاً محمد مہدی زماں خلیفۂ رحمان المخاطب بہ مبین فرقان وارث نبی سبحان عالم علم الکتابؑ الایمان مبین حقیقت و شریعت و رضوان مہتر سروراں و سرور پیراں حضرت امیر جہاں اہل خراسان کے اصطلاحی القاب ہیں اور امیر امیراں پیر پیراں مرشد دوراں حضرت میراں اہل ہندوستان کی لغت ہے اور حضرت امام آخر زماں علیہ السلام کے مصدقین پر خدا کی طرف سے رضوانؑ رحمت ہے

تیسواں باب

حلیۂ مبارک اور بعضے صفات ذات فائض فیوضات حضرت امامؑ کے بیان میں کہ آنحضرتؑ نظیر نبی در مقام اور تابع تام ہیں علیہم الصلوات والسلام واضح ہو کہ حضرت مہدی موعودؑ بار ہا بامر اللہ فرماتے تھے کہ من لم یر محمداً فلیرانی یعنے جو شخص محمدؐ صلعم کو نہ دیکھا ہو چاہیئے کہ مجھے دیکھے نیز نقل ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا اگر یہ بندہ اور محمدؐ رسول اللہ اور ابراہیم خلیلؑ اللہ ایک زمانے میں ہوتے تو کوئی شخص ان تین کے درمیان تمیز نہ کر سکتا اور نہ پہچان سکتا کہ مہدی کون ہے رسولؐ اللہ کون ہیں اور خلیلؑ اللہ کون ہیں۔

مہدی کدام است و رسولؐ کدام و خلیل اللہ
کرام از جہت یک صورت صوری و سیرت
معنوی تمام آری چرا نباشد کہ بر حکم حدیث
لکل نبی نظیر فی امتہ و
لخاتم النبی علیہ السلام یکون
نظیرا فی امتہ وھو المہدی
فقط بنا بر صورت و سیرت خاتم الاولیاء
بر صورت و سیرت خاتم الانبیاء بود و ظاہر و اظہر
است کہ صورت و سیرت خاتم الانبیاء از
خلیل اللہ علیہ السلام جدا نبود فلہذا درباب
صورت و سیرت مہدی موعودؑ حاجت شرح
کردن و بیان نبود زیرا کہ انچہ بیان حلیہ
حضرت خلیلؑ اللہ بود ہماں بیان درباب
حلیہ رسول اللہ حق تعالیٰ عیاں فرمود و انچہ
بیان حلیہ مبارک حضرت رسول اللہ بود ہماں
بیان یک بیک در حلیہ مبارک مہدی موعودؑ
حق تعالیٰ ظاہر نمود بر حکم دلیل قاطعہ و حجت
بالغہ ایں ہر دو ذات در صورت و سیرت یک
وجود بود کما ذکر فی تفسیر
کشف الحقایق تحت قولہ تعالیٰ
وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وکذا
فی بیان استخراج الانوار
والارواح من نور محمد علیہ السلام
وھو قولہ فقام منہ روح
المہدی کما قام الولد من الام

صورتاً سیرتاً یکسر جہتی تمام کے باعث ایسا
کیوں ہوتا جب کہ بحکم حدیث ہذا ہر نبی کے لیئے
نظیر ہے اسکی اُمت میں خاتم الانبیا علیہ السلام کی نظیر بھی
آنحضرتؐ کی اُمت میں ہے اور وہی مہدی علیہ السلام ہیں
فقط بنابریں صورت اور سیرت خاتم الاولیاءؑ کی صورت اور سیرت
خاتم الانبیاءؐ کے مطابق تھی اور یہ بھی ظاہر و اظہر ہے کہ صورت
اور سیرت خاتم الانبیاءؐ کی خلیل اللہ علیہ السلام سے جُدا نہ تھی اسی
لئے حضرت مہدیٔ موعودؑ کی صورت و سیرت کے باب میں شرح
بیان کی کوئی حاجت نہیں تھی کیونکہ جو کچھ بیان حضرت خلیل اللہ کے
حلیۂ مبارک کا تھا وہی بیان حضرت رسولؐ اللہ
کے حلیہ کے باب میں حق تعالیٰ نے ظاہر فرمایا اور
جو کچھ بیان حضرت رسولؐ اللہ کے حلیۂ مبارک کا
تھا وہی بیان از ابتدا تا انتہا حضرت مہدی موعودؑ
کے حلیۂ مبارک میں حق تعالیٰ نے ظاہر فرمایا کیونکہ
بحکم دلیل قاطعہ و حجت بالغہ یہ ہر دو ذات صورت
سیرت میں ایک وجود تھے چنانچہ تفسیر کشف الحقایق
میں اللہ تعالیٰ کے قول وآخرین منھم لما
یلحقوا بھم (اور دوسروں کی طرف بھی
پیغمبر بنا کر بھیجا جو ابھی ان سے نہیں ملے) کے
تحت مذکور ہے اور ایسا ہی نور محمد علیہ السلام سے
انوار و ارواح کے استخراج کے بیان میں ہے اور
وہ قول مفسر کا یہ ہے پس قائم ہوئی اس سے
رُوحِ مہدیؑ جیسا کہ قیام پذیر ہوتا ہے لڑکا ماں
سے پس جب نبیؐ کو نبیؐ کی نبوت دی گئی تو مہدیؑ
کو نبیؐ کی ولایت دی گئی پس ذات آپ کی نبیؐ کی

فلما اعطی النبی نبوتہا اعطی
المہدی ولایتہ فذاتہ کذات
النبی وحزبہ کحزب النبی ودعوتہ
کدعوۃ النبی وعلمہ کعلم النبی وصبرہ کصبر
النبی وتوکلہ کتوکل النبی وفی اکثر صورتہ
سیرتہ سواء لہ انتہی کذا فی تفسیر الکاشی
تحت قولہ تعالی واوحی الی ھذ القرآن
لانذرکم بہ ومن بلغ قال ابو جعفر
ابو عبد اللہ معناہ
ومن بلغ ان یکون اماما من
آل محمد فھو ینذر بالقرآن
کما انذر بہ رسول اللہ
صلعم ومن بلغ ھو ذات المہدی
فقط فاعلم ایھا المصدق قد
ظہر من ذلک الدلائل التحقیقیۃ
ان النبی والمہدی کانا فی الصورۃ
والسیرۃ واحدا بحکم الحجج الوثیقۃ
پس ہر کہ خواہد کہ حلیۂ مبارک مہدی موعودؑ نظر کند
او را باید و شاید کہ حلیۂ مبارک پیغمبر صلعم
بہ بیند مع ذالک اکثر تابعان حضرت
مہدی رضوان اللہ علیہم ابدی کہ در اتباع
آنحضرتؑ واثق بودہ و در تصدیق تحقیق
صادق وجویندگان ذات مطلق و روندگان
راہ حق بودہ اند آنچہ در باب حلیہ مبارک
حضرت مہدی موعود علیہ السلام والصلوٰۃ

ذات کے مانند گروہ آپ کا نبیؐ کے گروہ کے مانند
اور دعوت آپ کی نبیؐ کی دعوت کے مانند، علم
آپ کا نبیؐ کے علم کے مانند، صبر آپ کا نبیؐ کے
صبر کے مانند، توکل آپ کا نبیؐ کے توکل کے مانند،
اور اکثر احوال میں آپ صورتاً اور سیرتاً نبیؐ کے برابر
ہیں انتہی۔ ایسا ہی تفسیر کاشی میں اللہ تعالیٰ کے
قول واوحی الی ھذ القرآن لانذرکم
بہ ومن بلغ (اور وحی کیا گیا ہے میری
طرف یہ قرآن تاکہ ڈراؤں میں تم کو اسکے ذریعہ اور
وہ جو پہنچا اس مقام کو) کے تحت مذکور ہے کہا
ابو جعفر اور ابو عبد اللہؓ نے، اس کے معنی یہ ہیں کہ جو
پہنچا اس مقام کو کہ ہووے امام آل محمدؐ سے تو
وہ بھی ڈرائیگا قرآن کے ذریعہ جیسا کہ ڈرایا اسکے
ذریعہ رسول اللہؐ نے اور من بلغ سے مراد ذات
مہدی ہے فقط پس معلوم کر اے مصدق ظاہر ہو چکا
ان دلائل تحقیقیہ سے کہ نبی اور مہدی علیہما السلام،
صورت و سیرت میں ایک ہوئے ہیں بحکم براہین
قاطعہ پس جو کوئی چاہے کہ حضرت مہدی موعودؑ
کے حلیۂ مبارک پر نظر کرے تو اس کو لازم اور مناسب
یہی ہے کہ حلیۂ مبارک پیغمبر صلعم کا دیکھ لے باوجود
اس کے حضرت مہدی علیہ السلام کے اکثر تابعین
رضی اللہ عنہم نے جو آنحضرتؑ کی اتباع میں راسخ
اور تصدیق بہ تحقیق میں صادق ڈھونڈھنے
والے ذات مطلق کے اور چلنے والے راہ حق کے
ہوئے ہیں جو کچھ انہوں نے حضرت مہدی موعود

صفات ذات دیدہ اند و از بینندگان
شنیدہ انداز روی صدق و امانت بقدر
حوصلہ فرمودہ اند بعون اللہ تعالیٰ دریں اوراق
حلیۂ مبارک و بعضے صفات امام الآفاق آوردہ
شد تا مصدقاں را صدق بیفزاید و منصفان
را حق تعالیٰ راہ حق بنماید بمنہ و بفضلہ برای اللہ
حلیۂ مہدی مراد اللہ نظیر حضرت رسول اللہ
تابع شریعت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بگوش
ہوش جان بشنو و دریاب لان بیان
حلیۃ المہدی بفضل الصمدی ہو الہادی
الی الصواب جسم مبارک حضرت امام از سر تا
پای علی التمام بود چنانچہ جسم مبارک حضرت
پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام بود و قد و قامت
آں شہنشاہ ولایت پناہ میانہ بود نہ درازی
داشت و نہ کوتاہ یعنے متوسط قد بود فاما
ہرگاہ کہ آں قبلہ گاہ میان مجمع
ایستادہ شدی ہر دو کتف آنحضرت
خاتم ولایت از ہمہ بالا نمودے رنگ
آں خاتم الاولیا صدر نشین صفہ
صفا صاحب الجود و الوفا اسر اللون
پیغمبر لتا یعنے رنگ گندم گوں در
ملاحت از حد بیروں فاعلم ایہا الصادق
یوسف فقط صباحت داشت
و حضرت محمد ملاحت داشتند
صباحت محتاج ملاحت است

علیہ السلام والصلوٰۃ کے حلیۂ مبارک کے باب
میں بہ چشم خود دیکھا اور دیکھنے والوں سے سُنا
از رُوئے صدق و امانت بقدر اپنے اپنے حوصلے
کے بیان فرمایا ہے پس بہ تائید الٰہی ان اوراق میں
آنحضرتؑ کے حلیۂ مبارک کی کیفیت اور بعضے
صفات اُس امام الآفاق کے لائے گئے ہیں تاکہ
مصدقوں کے صدق میں اضافہ ہو اور انصاف والوں
کو حق تعالیٰ راہِ حق دکھلائے اپنے احسان اور اپنے
فضل سے اب برائے اللہ حضرت مہدی مُراد اللہ
نظیر حضرت رسول اللہ تابع شریعت نبی اللہ صلی اللہ
علیہما وسلم کا حلیۂ مبارک، گوشِ ہوش دل و جان سے
سنو اور اپنے علم میں لاؤ اس لیئے کہ بیان حلیہ
مہدیؑ بفضلِ صمدی ہے جو ہادی راہِ صواب ہے
واضح ہو کہ جسم مبارک حضرت امامؑ کا سر تا پا تمام
تھا جیسا کہ جسم مبارک حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا تھا اور قد و قامت اُس شاہنشاہ ولایت پناہ
کا درمیانی تھا نہ بہت دراز نہ بہت پست یعنے
متوسط قد مبارک تھا لیکن جب کبھی وہ قبلہ گاہ کسی
مجمع کے درمیان کھڑے ہوتے تھے تو دونوں مونڈھے
آنحضرت خاتم ولایتؑ کے سب سے بلند تر دکھائی
دیتے تھے اور رنگ اُس خاتم الاولیا صدر نشین
صفہ صفا صاحب جود و وفا کا خوشترین رنگ
پیغمبر تھا یعنے گیہوں والا رنگ، ملاحت حد سے
زیادہ لیا ہوا پس معلوم کرائے مصدق کہ حضرت
یوسفؑ فقط صباحت (گورا پن) رکھتے تھے

و ملاحت بصباحت احتیاج ندارد
چنانچه در نزهتہ الارواح
نقلست کہ مہتر عالم علیہ السلام
را سوال کردند کہ یا رسول اللہ جمال
جہان آرای تو خوب تر یا چہرۂ
دلکشائی و عارض زیبائی یوسف
صدیق آں طوطی شکرخائے انا
افصح چنیں جواب داد کہ اخی یوسف
اصبح و انا املح صباحت وا ملاحت باید
اما ملاحت از صباحت مستغنی است
صباحت نقشی است بر روی دیوار و
ملاحت شیوۂ استادان کار دیگر آنکہ
پاکیزہ خوی منزہ بوی پیچیدہ موی
درخشندہ روی بود روی او دافع البلا
موی او کمند فقر او سوی حق رہنما خوی او
کاشف العنا یعنے خوی آں ولایت پناہ
ہمچو خوی رسول اللہ صلعم کہ انہ
یقفو اثری ولا یخطی حدیث
ظاہر است و بندہ قدم بر قدم رسول اللہ
ہستیم نقل باہر است و خوشبوی آں
امام البر و البحور ہمچوں خوشبوئی پیغمبر بود
نقلست کہ با حضرت امام ہر کہ از
مردمان خاص و عام دست بوسی کردی
تا چہل روز کم زیادہ از دست آنکس
خوشبوئی زائل نہ شدی و بوئی

اور حضرات محمدین صاحبانِ ملاحت تھے، صباحت
محتاج ملاحت کی ہے لیکن ملاحت (نمکینی) صباحت
کی حاجت نہیں رکھتی چنانچہ نزہتہ الارواح میں ہے
نقل ہے کہ مہترِ عالم پیغمبر صلعم سے کسی نے سوال کیا
کہ یا رسول اللہ آپ کا جمال جہاں آراء بہتر
ہے یا چہرۂ دلکشا اور عارضِ زیبا یوسفِ صدیق
کا تو اُس طوطیٔ شیریں بیاں صاحبِ دعویٰ
انا افصح (میں ہوں فصیح ترین اہلِ جہاں)
نے جواب میں اسطرح ارشاد فرمایا کہ میرے
برادر یوسف صباحت میں یار تھے اور میں ملاحت
میں یار ہوں، صباحت کو ملاحت چاہیئے لیکن
ملاحت، صباحت سے بے نیاز ہے، صباحت
کی مثال ایک نقش کی ہے جو دیوار پر نمایاں ہے
اور ملاحت کمالِ ہنرمندی نقاشاں ہے دیگر یہ کہ
آنحضرتؑ کا پسینہ پاکیزہ بوئے اطہر لیا ہوا آپکے
مُوئے مبارک بٹے ہوئے اور چمکیلے تھے آپ کا
چہرۂ مبارک دافعِ بلا، آپکی زُلفوں کے بال کمندِ
فقرا جانبِ حق رہنما تھے آپ کا لعابِ دہن اقسام
کی تکالیف کو دُور کرنے والا یعنے اُس ولایت
پناہؑ کا آبِ دہن مانندِ رسولؐ اللہ کے آبِ دہن
کے تھا چنانچہ نبیؐ کا فرمان بے شک وہ میرے
قدم بہ قدم چلے گا اور خطا نہیں کرے گا آنحضرتؑ
کے حق میں ظاہر ہے اور خود آنحضرتؑ کا فرمان کہ
بندہ رسولؐ اللہ کے قدم بہ قدم ہے نقل روشن
تر ہے اور خوشبو اُس امام البر و البحورؑ کی مانندِ

عرق امام اولوالالباب ہمچوں خوشبوئی تیز گلاب بود و تاثیر پسخوردہ ولعاب او ہمچوں لعاب رسول ملک الوہاب بود و موی درسر آنحضرتؐ چوں موی رسالت پناہ نہ بسیار دراز بود نہ کوتاہ **نقلست** درباب داشتن موی درسر حکم آں سرور دین پرور مشہور الاشہر است کہ فرمودند سرمتراشید کہ عروس سرمحلوقہ نوشہ را خوش نمی آید

نکذا قال النبی صلعم من کان لہ شعر فی راسہ فلیکرمہ ھذا الحدیث من المشکوٰۃ وروی امام آخر زماںؑ ہمچوں خورشید تاباں بود کہ طلعت رویش موجب راحت سینہ وکاشف دردہا وکینہ ومطلع منظرش موجب فرحت درونہ وسبب شفاء بیرونہ کہ ہر کہ روی مبارک آں ولایت پناہ محبوب حضرت اللہ دیدی درہماں ساعت بصدقہ خاتم ولایت بمقصود خود رسیدی چنانچہ از سلطان نصیر صدیق شمس المنیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ **نقلست** کہ در اول ملاقات آں

پیغمبر علیہ السلام کی خوشبو کے تھی نقل ہے کہ خواص و عوام میں سے جو کوئی حضرت امام علیہ السلام کی دست بوسی کرتا تھا تو کم و بیش چالیس روز تک اُس کے ہاتھوں کی خوشبو زائل نہوتی تھی اور اس امام اولوالالباب کے پسینے کی خوشبو گلاب کی بُو سے تیز تر ہوا کرتی تھی اور آنحضرتؐ کے پس خوردہ اور لعابِ مبارک کی تاثیر وہی تھی جو لعابِ رسول ملکِ وہاب کی تھی اور آنحضرتؐ کے سَر کے بال مانند حضرت رسالت پناہؐ کے سَر کے بالوں کے نہ بہت لمبے تھے نہ بہت چھوٹے نقل ہے کہ سَر کے بال رکھنے کے بارے میں حکم اُس سرورِ دیں پرور کا ظاہر و اظہر ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سَر کے بال مت مونڈھا و دیکھو کہ سر مونڈھی دُلہن نوشہ کو بھلی نہیں لگتی، اسی طرح نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جس کے سَر میں بال ہوں انکو چاہیئے کہ انکی نگہداشت کرے یہ حدیث مشکوٰۃ کی ہے اور اس امام آخر زمانؑ کا چہرۂ مبارک مثلِ آفتاب کے تاباں تھا ایسا کہ اسکی آب و تاب راحت سینہ کی موجب دردوں اور دلی رنجشوں کی دافع تھی آپ کے روبرو ہو جانا فرحتِ باطنی کا اور امراضِ ظاہری سے شفا پانے کا سبب بن جاتا تھا اسطرح کہ جو کوئی طالب صادق اُس ولایت پناہ محبوبِ حضرت اللہ کا چہرہ مبارک دیکھتا اسی وقت اُس خاتم ولایت کے صدقے سے اپنے مقصود کو پہنچتا تھا چنانچہ سلطان نصیر صدیق، شمس منیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ

ذات پیغمبر صفات فرمودند
که شکسته شوند آں چشمہا که مہدیؑ
را دیدہ باشند بندہ خدای خود را در
ذات مہدی دیدیم۔ نیز بر اہل
تمیز واضح باد که بسیار عرفا ربانی و عشاق
سبحانی و مشتاق لقاء رحمانی در روی
مبارک حقانی بمقصود جانی رسیدہ اند
بعدہ خود را از حجاب عما سوی اللہ بیرون
کشیدہ اند عارفی از زمرۂ اولوالالباب
رباعی نیکوی فرماید در یں
باب

اے مہدی آخر زماں معناً محمد آمدی
بارک اللہ مرحبا مانند احمد آمدی
مہر ولایت نامور بر پشت تو دارد نشاں
بحر حقیقت را دو بے میم احمد آمدی

دیگر آں که آں سرور بزرگ سر ہچوں
سر پیغمبر بود نه بسیار بزرگ یعنے
میانه بود روشن پیشانی پیوستہ
ابروی امام بلند بینی بارو شنائی
تمام ھکذا قد ورد فی الحدیث
وصفه عن محبوب الکونینؑ۔ المہدی
منی اجلی الجبہة اقنی
الانف مقرون الحاجبین
چشم او ہچوں چشم بنی اسرائیل بسیار
آبدار یعنے سیاہ دیدہ سفید چشم

سے نقل ہے کہ اس ذاتِ پیغمبر صفاتؐ سے پہلی
ہی ملاقات میں فرمایا کہ پھوٹ جائیں وہ آنکھیں
جنہوں نے مہدیؑ کو دیکھا ہو بندے نے تو اپنے
خدا کو ذاتِ مہدیؑ میں دیکھا ہے نیز صاحبانِ تمیز
پر واضح ہو کہ بہت سارے عارفانِ الٰہی عاشقانِ
سبحانی مشتاقانِ لقاءِ رحمانی اُس امامِ زماں کے
رُوئے مبارکِ حقانی کے دیدار ہی سے اپنے مقصودِ
جانی کو پہنچے، بعدازاں خود کو ماسوی اللہ کے حجاب سے
بالکلیہ باہر کئے ہیں چنانچہ اسی زمرۂ اولوالالباب
کے ایک عارف نے اس باب میں ایک بہترین
رباعی کہی ہے ؎ (ترجمہ رباعی)

اے مہدیٔ آخر زماں معناً محمد آئے تم
بارک اللہ مرحبا مانندِ احمد آئے تم
مہرِ ولایت نامور پشتِ مبارک پر لئے
بحرِ حقائق میں رواں بے میم احمد آئے تم

دیگر یہ کہ اُس سرورؑ کا سرِ مبارک بزرگ مانندِ
پیغمبر علیہ السلام کے سرِ مبارک کے تھا بہت بڑا نہیں
یعنے میانہ تھا، پیشانی مبارک روشن ابرو باہم
ملے ہوئے اونچی ناک چہرۂ مبارک امام علیہ السلام
کا روشنائی تمام رکھتا تھا ایسا ہی حدیث شریف
میں آپکا وصف محبوبِ کونینؐ سے مروی ہے کہ
مہدی مجھ سے ہے روشن پیشانی بلند بینی جُھڑ
بھوں والا ہوگا۔ آنکھیں آپکی مثل بنی اسرائیل
کی آنکھوں کے بہت آبدار تھیں یعنے حلقہ مردمک
سیاہ اور چشم سفید دنبالہ دار سیاہی اور

گوشه دار وسیاهی وسفیدی
بغایت روشن اندکی مائل به سرخی
همچون چشم مهتر لولاک کحل العین دراز
مژگان کثیر اللحیه سخت سیاه سرخ
عذار روشن رخسار متوسط ومیانه گوش
آں ولایت پناه باریک لب کشاده
دنداں بسیار آبدار خطی باریک
داشت بموی از سینه تا ناف همچوں
رسول مختار متوسط گردن دردرخشانی همچوں
آفتاب درخشیدن بازوی حضرت امام باقوت
تمام بانهایت دراز تا بزانوی رسیده وکشاده کتف
متوسط پشت وسینه بے کینه کشاده تر بوده وسینهٔ
مبارک حضرت خاتم ولایت از شکم مبارک
بلند تر نمود نرم اعضاء آں
تمج الاصفیاء قوی قبضه دراز
انگشتاں متوسط ساق امام الآفاق
درست قدم پهن استخواں ونیز بر رخساره
راست آں شاهنشاه خال سیاه بود
فراخ شانه وبر شانهٔ راست مُهر
ولایت بمثل مهر نبوت حضرت رسول
الله بود فکذا قد ورد فی الاخبار
والآثار فی حق المهدیؑ لانه
امام الابرار والاحرار فمنها
ما ذکر فی عقد الدرر مهدی
عن ابی جعفر بن علیؑ قال سئل

سفیدی دونوں میں بے انتہا تھی کسی قدر مائل
سُرخی مانند چشم سرور لولاک صلعم کے آنحضرتؑ کی
آنکھیں بھی سُرمگیں دراز پلکوں والی تھیں ریش
مبارک گھنی اور بہت سیاہ چہرہ ورخسار سُرخ و
روشن ومتوسط، کان اوسط درجے کے لب مبارک
اُس ولایت پناہ کے باریک، دندانِ مبارک
کشادہ اور بہت آبدار تھے اور ایک باریک خط
موئے مبارک کا سینہ سے ناف تک آنحضرتؑ
رکھتے تھے مانند حضرت رسول مختار کے گردنِ مبارک
متوسط روشنائی میں مانند آفتاب کے تاباں تھی
بازو حضرت امامؑ کے کمال درجہ قوی نہایت دراز
زانو تک پہنچتے تھے، مونڈھے کشادہ پیٹھ کی
چوڑائی متوسط سینہ بے کینہ فراخ تر تھا اور سینہ مبارک
حضرت خاتم ولایتؑ کا شکم مبارک سے بہت اونچا
دکھائی دیتا تھا، اُس تمج الاصفیاء کے اعضائے
مبارک میں نرمی قبضہ میں قوت انگلیاں دراز سے
پنڈلیاں آنحضرتؑ کی متوسط قدم سیدھے اور
ہڈیاں چوڑی تھیں۔ نیز اس شاہنشاہ ولایتؑ
کے سیدھے رخسار پر سیاہ تل تھی اور آنحضرتؑ
کے کندھے کشادہ اور سیدھے کندھے پر مہر
ولایت مثل حضرت رسول اللہ کی مہر نبوت کے
تھی اور ایسا ہی اخبار و آثار میں حضرت مہدیؑ
کے حق میں آیا ہے کیونکہ آنحضرتؑ امام الابرار والا
حرار ہوئے ہیں انہی میں سے وہ روایت ہے جو
عقد الدرر میں مذکور ہوئی ہے کہ روایت کی گئی ہے

عن امیر المومنین وامام المتقین اسد الله الغالب علی ابن ابی طالبؓ عن صفة المهدی فقال هو شاب مربوع من الوجه یسیل شعره علی منکبیه یعلو نور وجهه سواد شعر لحیته وراسه۔ قلت هکذا کان وصف المهدی الذی نصدقه کما مر وصفه علی ذلک وفی روایة اخری عنه کرم الله وجهه انه قال ان المهدی من اهل بیت النبیؐ مولده بهند او بکابل اسمه اسم النبیؐ کثیر اللحیة مکحل العینین براق الثنایا فی وجهه خال وفی کتفه علامة مثل علامة النبی یخرج براية النبی قد صح ذلک بعد ظهور المهدی بالمشاهدة کما قال لیس الخبر کالمعاینة۔ اکنوں نیز

ابو جعفر ابن علیؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ امیر المومنین امام المتقین اسد اللہ الغالب، علی ابن ابی طالبؓ سے صفتِ مہدی کے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ وہ جوان ہوگا میانہ قد ذی وجاہت جس کے سر کے بال اُسکے دونوں کندھوں پر دراز ہوں گے اور اُس کے چہرے کا نور اُسکے سر اور داڑھی کے بال پر غالب ہوگا میں کہتا ہوں ایسا ہی تھا مہدیؑ کا وصف جن کی ہم نے تصدیق کی ہے چنانچہ آپ کا حلیہ اس وصف کے ساتھ سابق میں مذکور ہوا ہے اور ایک روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ مہدی اہل بیت نبیؐ سے ہیں جو ہند یا کابل میں پیدا ہوں گے ان کا نام نبیؐ کا نام ہوگا۔ ان کی داڑھی گھنی آنکھیں سرمگیں اور دانت چمکیلے ہوں گے ان کے چہرے پر ایک تل ہوگی اور کندھے پر ایک نشانی ہوگی مثل نبیؐ کی نشانی کے نکلیں گے وہ نبیؐ کا جھنڈا لیکر یہ سب علامتیں بعد ظہور مہدیؑ مشاہدے سے صحت کو پہونچ چکیں جیساکہ کہا گیا ہے لیس الخبر کالمعاینة (سنی ہوئی بات دیکھی ہوئی بات جیسی نہیں) اب مزید بعضے صفات ذات مبارک سُن لو اور اس امام تحقیق کی تصدیق کرکے راہ راست پر چلو، صفت ذات مبارک امام علیہ السلام کی علی الدوام یہ تھی کہ، آنحضرتؑ خداوند تعالیٰ کی قوت سے رعب و عظمت تمام رکھتے تھے ایسا کہ کسی شریر سے شریر کافر اور

یعنی صفات ذات مبارک بشنو وامام تحقیق را تصدیق کرده براه راست رو وصفت ذات مبارک امام علی الدوام بقوت ملک العلام مہابت تام عظمت تمام داشت کہ ہیچ کافری اشرار و ظالمی فجار را بعد از دیدن دیدار حضرت امام الابرار قوت و طاقت جبر و زور نماندی بلکہ در ہمان وقت پیش آنحضرت منقاد و تسلیم شدی کما مر علیٰ ذالک فی الابواب و نیز اصحاب آنحضرتؑ می فرمایند دریں باب مثنوی

گوی بدعوی ز جہاں بردۂ
تاکہ بمیدانش رخ آوردۂ
نامدہ کس باتو بزور آوری
تاگہ دوران خور خاوری
در دو جہاں داور فرمان تست
کون و مکان درگہ دیوان تست

نیز شیریں سخن نرم آواز غریب پرور بندہ نواز سخت دل بر فاجران مشتری طالباں مریخ مخالفاں مونس غریباں غمگسار یتیماں رحیم بر مسکیناں بود فھکذا روی عن طاؤس قال علامۃ المھدی ان یکون شدیدا علی العمال و رحیما بالمساکین نصح ذلک بالمشاھدۃ فی ذات المھدیؑ بالمعائنۃ

ظالم و فاجر کو بھی حضرت امام الابرارؑ کے روبرو ہونے اور آنحضرتؑ کو دیکھ لینے کے بعد کوئی قوت و طاقت جبر و زور کی باقی نہیں رہتی تھی بلکہ وہ اسی وقت آنحضرتؑ کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا اور مطیع و منقاد ہو جاتا تھا چنانچہ ایسے بہت سے واقعات گذشتہ ابواب میں مذکور ہوئے ہیں نیز آنحضرتؑ کے ایک صحابی نے اس باب میں ایک مثنوی میں فرمایا ہے (ترجمۂ مثنوی)

گیند کو دعوے کے جہاں سے لیا
دعوے کے میدان کا جب رخ کیا
لائے کوئی تجھ سے نہ لڑنے کی تاب
دور میں جب تک کہ رہے آفتاب
دو نو جہاں تابع فرماں ترے
کون و مکاں درگہِ دیواں ترے

نیز آنحضرتؑ شیریں سخن نرم آواز غریب پرور، بندہ نواز، فاجروں کے حق میں سخت، طالبانِ خدا کے دلدار، مخالفانِ حق کے قاتل، غریبوں کے مونس، یتیموں کے غمگسار مساکین پر مہربان تھے چنانچہ اسی مضمون کی ایک روایت طاؤس سے آئی ہے کہ کہا انہوں نے علامت مہدی کی یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ حکام کے حق میں سخت اور مساکین پر مہربان ہوں گے یہ بات مشاہدے سے حضرت مہدیؑ کی ذات میں ظاہر و عیاں دیکھی گئی ہے کہ آپ سخت تھے اہل دنیا پر اسطرح کہ دنیاداروں کے لئے آپ کے ساتھ ہمنشینی اور انست ممکن ہی نہیں

انہ کان شدید الہیبۃ علیٰ اہل الدنیا لا یمکن بہم الموانسۃ معہ من الہیبۃ والعظمۃ اما بالمساکین فیوانسون معہ موانسۃ الاخ بالاخ والابن بالاب اخرجہ الحافظ ابوعبد اللہ نعیم فی کتاب الفتن

ایضاً مجلس او دلربا صحبت او باطن کشا نظر او حق نما حکم او ہر درد را دوا امید و ایمان بخش محبت او من اللہ نقش تبسم افزون لطف او از حد بیرون شجاعت اکمل سخاوت افضل و بیان او ایمان کامل و اسلام تام ہدایت او ذکر دوام و فکر تمام ـ و عمل او اللہ و ترک ما سوی اللہ ـ صادق الاقوال پیغمبر احوال ـ معدن مروت مخزن فتوت غافر الذنوب ساتر العیوب قدم مسعود دیر خشم زود خوشنود سخن شنو امانت گو حسن صورت با حسن سیرت بالطافت و عدالت دائم الحزن کثیر البکا کما کان خاتم الانبیاء قلۃ المزاح انوار السراج حامی دینِ سنت مبین الحقیقت والشریعت و ماحی جمیع بدعت بود نہ ہمچوں بعض اولیاء علیہم رحمۃ اللہ کہ در بدعت حسنہ و

تھی آپ کی ہیبت اور عظمت سے لیکن مساکین آپ سے مانوس تھے جیسا کہ مانوس ہوتا ہے بھائی بھائی سے اور بیٹا باپ سے ۔ روایت مذکورۂ بالا کا ذکر حافظ ابوعبد اللہ نعیم نے کتاب الفتن میں کیا ہے ۔ ایضاً آپ کی مجلس دلوں کو گرویدہ کرنے والی آپ کی صحبت باطن کی کدورت کو زائل کرنے والی آپ کی نظرِ مبارک حق نما آپ کا ارشاد ہر درد کی دوا آپکے الطاف کی توقع ایمان بخش آپ کی صحبت اللہ کی طرف سے ہدایت کا نقش تھی، تبسم زیادہ لطف و نوازش بے اندازہ شجاعت بوجہِ کمال، سخاوت بے مثال، اور بیانِ مبارک آنحضرتؐ کا ایمانِ کامل اور اسلام تام پر دال تھا، ہدایت آنحضرتؐ کی یہی تھی کہ ذکر خدا علی الدوام رہے اور فکر فلاحِ آخرت تمام رہے آپ کا ہر کام للہ مبنی بر ترک ماسوی اللہ تھا آپ اقوال میں صادق، احوال میں پیغمبر کے مطابق تھے آپ کی ذات مبارک مروت کا معدن جواں مردی کا مخزن تھی، آپ گناہوں کو بخشنے والے عیبوں کی پردہ پوشی فرمانے والے اپنے قدم مبارک کی برکت سے بلاؤں کو دور فرمانے والے تھے، غصہ کرنے میں درنگ، خوشنود ہونے میں عجلت، فریاد کی سماعت، سیدھی بات کا سننا، حسن صورت حسن سیرت کے ساتھ لطافت و عدالت آپ کے اوصاف تھے اور اکثر اوقات غمگین اور زاری کی، حالت میں رہا کرتے تھے چنانچہ یہی حال خاتم الانبیاءؑ

سیئہ تمیز کردہ اند بلکہ آنحضرتؐ کراہت وحرمت فرمودہ اند کہ ہیچ افعال حسنہ باری تعالیٰ از حبیب خود پوشیدہ نداشت آں کدام حسنہ باشد کہ رسول اللہؐ نکردہ باشد و آں حسنہ بود لہذا بدعت کلیہ منع فرمودہ چنانچہ رسول علیہ السلام ارکان و احکام دین اسلام ادا فرمود ہمچناں حضرت امام آخر زماں باتمام رسانیدہ تر و تازہ نمود

فھکذا قد ورد فی الاخبار فی حق ھذا الامام الابرار عن علیؓ انہ قال فی قصۃ المھدی لایترک بدعۃ الا ازالھا ولا سنۃ الا اقامھا وایضاً آں شاہنشاہ حقیقت و آں بادشاہ شریعت و طریقت آں سلطان دین و ملت و آں مبین اسرار معرفت و آں مفتح حصون ضلالت و آں فاتح قلوب غفلت بود

فھکذا وصفہ فی الاحادیث علیہ السلام کما لایخفی علی المصدقین من الخاص والعام فمنھا قولہ علیہ السلام والذی بعثنی بالحق ان منھا

کا تھا، مزاحیہ کلام بہت کم فرماتے چہرہ مبارک کی روشنی کئی چراغوں کی روشنی سے افزوں تھی آنحضرتؐ دین وسنت کے حامی حقیقت وشریعت کے مبین اور تمام بدعتوں کو میٹنے والے تھے نہ بعض اولیاء رحمہم اللہ کے مانند جنہوں نے بدعت حسنہ اور سیئہ میں فرق کیا بلکہ آنحضرتؐ نے کئی بار یہ فرمایا کہ کوئی فعل افعالِ حسنہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے پوشیدہ نہیں رکھا وہ کونسا حسنہ ہوسکتا ہے جو رسول اللہؐ نے نہ کیا ہو اور وہ حسنہ ہو لہذا بدعت سے آنحضرتؐ نے بالکلیہ منع فرمادیا پس جیسا کہ رسول علیہ السلام نے ارکان و احکام دین اسلام کی ادائی فرمائی تھی ویسا ہی حضرت امامؑ نے ارکان و احکام کی ادائی کو تکمیل کو پہنچایا اور ان احکام کو تروتازہ فرمایا اسی طرح اخبار میں اس امام ابرارؑ کے حق میں آیا ہے حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مہدی کے ذکر میں فرمایا کہ نہ چھوڑے گا وہ کسی بدعت کو زائل کئے بغیر اور نہ کسی سنت کو قائم کیے بغیر۔ ایضاً وہ شاہنشاہِ حقیقت وہ بادشاہِ شریعت و طریقت اور وہ سلطان دین و ملت اور وہ بیان کرنے والا اسرار معرفت کا اور وہ فتح کرنے والا گمراہی کے قلعوں کا اور وہ قلوب غفلت زدہ کو مسخر کرنے والا ہوا جیسے یہ تمام اوصاف نبی علیہ السلام کی احادیث میں بیان ہوئے ہیں چنانچہ یہ بات مصدقین خاص و عام پہ مخفی نہیں ہے منجملہ ان کے یہ قول آنحضرت علیہ السلام کا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے بھیجا حق کے ساتھ کہ اس اُمت کا مہدی اس سے (فاطمہؓ سے) ہوگا

مہدی ھٰذہ الامۃ
اذا صارت الدنیا ھرجا
ومرجا وتظاھرت الفتن
وانقطعت السبل واغار
بعضھم علیٰ بعض فلا کبیرا
یرحم صغیرا ولا صغیر یوقر
کبیرا فیبعث اللہ فی ذٰلک
منھا من یفتح حصون
الضلالۃ وقلوبا غلفا
یقوم بالدین فی اٰخر الزمان
کما قمت بہ فی اول الزمان قد
صح ھٰذ الحدیث بالمشاھدۃ
بموافق النبیؐ کما قال لیس
الخبر کالمعاینۃ ایضا
آں مقصود الآخرین وآں مطلوب العاشقین
والصادقین وآں مغبوط الانبیاء والمرسلین
وآں رحمۃ اللہ علی العالمین وآں ماہتاب
انور وآں آفتاب اظہر وآں امام البر والبحور
وآں امیر صغیر و اکبر وآں امام خاص وعام
مبعوث میان ہر دو پیغمبر علیہما السلام کما
ورد فی الحدیث الصحیح من الصحاح
کیف تھلک امتی انا فی اولھا
وعیسیٰ فی اٰخرھا والمھدی من
اھل بیتی فی وسطھا وخلاصۃ نور علیٰ
نور بعد از ظہور آں سرمایہ حضور آں گنج گراں مایہ

جبکہ ہو جائے گی دنیا غل غول اور فتنے ظاہر
ہو جائیں گے اور راستے کٹ جائیں گے، ایک
دوسرے پر لوٹ مار کریں گے پس نہ بڑا چھوٹے
پر رحم کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کی عزت کرے گا
پس بھیجے گا اللہ ایسے وقت میں اسکی اولاد سے اُس
شخص کو جو فتح کرے گا گمراہی کے قلعوں کو اور بند
دلوں کو وہ دین کو آخر زمانے میں قائم کرے گا
جیسا کہ قائم کیا میں نے اسکو اول زمانے میں، یہ
حدیث مشاہدہ سے صحیح ثابت ہو چکی مطابق نبیؐ
کے فرمان کے چنانچہ آپ نے فرمایا ہے سُنی ہوئی بات
دیکھی ہوئی جیسی نہیں۔ ایضاً وہ جس کا وجود مقصود
آخرین تھا اور جو مطلوب عاشقین و صادقین تھا
اور جس پر انبیاء و مرسلینؑ کو رشک رہا اور وہ جو،
رحمۃ اللہ علی العالمین بنا اور وہ جو بدرِ انور آفتاب
روشن تر، امام بر و بحر، امیر اصغر و اکبر اور امام
خاص و عام ہوا دو پیغمبروں علیہما السلام کے درمیان
مبعوث ہوا۔ چنانچہ حدیثِ صحیح میں جو کتب صحاح
سے ہے آیا ہے کیسے ہلاک ہوگی میری اُمت، میں
اُسکے شروع میں ہوں اور عیسیٰ اسکے آخر میں،
اور مہدی میرے اہلِ بیت سے اسکے درمیان ہے
پس مدد گار دینِ خدا نور علی نور جو بعدِ ظہور اُس
سرمایۂ حضور کے گنج گراں مایہ سرورِ دین و ایمان
کا بحضور خاتم پیغمبرانؐ مانند چراغ تاباں کے مجلس
اہلِ ایماں کے درمیان ظاہر و عیاں تھا ویسا ہی
حضرت امام آخر زماں خلیفۂ رحماں وارث نبی سجاں

سرور دین و ایمان بحضور خاتم پیغمبران مثل
چراغ تابان درمیان مجلس بعین العیان
بود ہمچنان حضرت امام آخر زمان خلیفۃ الرحمان
وارث نبی السبحان مبین الحقیقت والشریعت
والرضوان تازہ نمود کما حقہ بیان فرمودہ مرحوم
الامت را از بلاء بدعت و رسم و عادت و از راہ
ضلالت برہانید و سوی ملجاء دین و سنت
پاک ملت رابرسانید فھکذا وصفہ
فی الحدیث علیہ السلام انہ قال بلاء
یصیب ھٰذہ الامۃ حتی لایجد الرجل
ملجاً یلجا الیہ من الظلم فیبعث اللّٰہ رجلا من
اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی الحدیث رواہ فی المصابیح

باب سی ویکم

دربیان خصائص حضرت امام محمد مہدی موعود
علیہ السلام بحکم القرآن والاحادیث والعبارات
وبادلۃ المنقولات الواضحات کہ بجز آن ذات
عالی درجات نظیر النبی علیہ السلام بالخصائص
والصفات کہ ہیچ کس را سزاوار نبود و روا
نباشد اگرچہ خلفاء راشدین و اولیاء
مقربین باشند خصوصیت اول آنکہ
ذات حضرت امام علیہ السلام بحکم چند
آیات کلام اللہ ملک الجلیل الجبار و بہفت
صد احادیث رسول مختار موعود بود مثلا
قولہ تعالیٰ فی حقہ افمن
کان علی بینۃ من ربہ

مبین حقیقت و شریعت و رضوان نے اُسکو
تازہ کیا اور کما حقہ اس کو بیان فرما کر اُمت مرحومہ
کو بلاء بدعت و رسم و عادت اور راہِ ضلالت
سے رہائی دلایا، پناہ گاہِ دین و سنّت پاک
تک ملّت کو پہنچایا چنانچہ یہی وصف آپ کا
نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ایک سخت بلا،
اس اُمت پر پڑے گی یہاں تک کہ کوئی
شخص جائے پناہ نہیں پائے گا ظلم سے پس
ایسے وقت میں اللہ ایک شخص کو مبعوث فرمائے
گا میری اہلِ بیت سے جو میرا ہمنام ہو گا یہ
روایت مصابیح میں ہے ۔

اکتیسواں باب

بیان میں حضرت امام محمد مہدی موعود علیہ السلام
کے خصائص کے جو بحکم آیاتِ قرآن و عباراتِ
احادیث دلائلِ واضحہ منقولات سے بجز اُس
ذاتِ عالی درجات نظیر نبی علیہ السلام بہ جملہ
خصائص و صفات کے اور کسی کے لئے سزاوار
نہیں ہوئے اور نہ ہوں گے اگرچہ خلفائے
راشدین اور اولیاء کاملین ہوتے ہوں ۔
پہلی خصوصیت یہ کہ ذات حضرت امام،
علیہ السلام کی بعثت کا وعدہ چند آیاتِ
کلامِ خداوند جلیل و جبّار اور سات سو احادیثِ
رسولِ مختار سے ہوا تھا ۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا یہ قول
جو آنحضرتؐ کے حق میں ہے افمن کان علی

الیٰ قولہ فلا تک فی مریة منه انه
الحق من ربک ولکن اکثر الناس
لا یومنون وفی الحدیث قال
رسول اللہ صلعم لولم یبق من
الدنیا الایوم واحد لطول اللہ
ذلک حتی یبعث اللہ فیہ رجلا من
اهل بیتی یواطی اسمه اسمی واسم
ابیه اسم ابی واسم امه اسم امی
بمثلہ چندصد احادیث در حق مجی
آنحضرتؑ وارد اند بحدیکہ منکر مجی
آنحضرتؑ را حکم کفر فرمود چنانچہ در کتاب
فصل الخطاب خواجہ محمد پارساؒ درذکر بصحیح
الاسناد عن النبیؐ انه قالؑ من
انکر بخروج المهدی فقد کفر بما
انزل علیٰ محمد الحدیث فاعلم
ایها المصدق برائے محبت دین
اللہ دریں باب آگاہ باش کہ بجز آں
ولایت پناہ حضرت شاہنشاہ چہ درمیان
اصحاب رسول اللہ ہیچ کس بدیں طریق
صریح بدلائل التحقیق موعود نبود فقط خصوصیت
دوم آنکہ ہیچ نبی قبل از بعث

بینه من ربه (ترجمہ) کیا پس وہ جو اپنے رب کی
طرف سے روشن دلیل پر ہو یہ آیت اللہ تعالیٰ کے
قول فلا تک فی مریة منہ انہ الحق من ربک ولٰکن
اکثر الناس لا یومنون (ترجمہ) پس نہ رہ تو شک
میں اسکی طرف سے بے شک وہ حق ہے تیرے
رب کی جانب سے لیکن اکثر لوگ جانتے تک نہیں
ہے اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا
اگر باقی نہ رہے دنیا کی مدت کا مگر ایک ہی دن
تو اللہ اسی ایک دن کو دراز فرمادے گا۔ یہاں تک
کہ مبعوث فرمائے گا اس میں ایک شخص کو میری اہل
بیت سے جس کا نام میرے نام کے مطابق اور اس
کی ماں کا نام میری ماں کے نام کے مطابق ہوگا
اسی کے مثل کئی سو حدیثیں آنحضرتؑ کی آمد کے
بارے میں آئی ہیں۔ یہاں تک کہ آنحضرتؑ کی
آمد کے منکر پر حضرت رسول اللہؐ نے کفر کا حکم فرمایا
ہے چنانچہ کتاب فصل الخطاب میں خواجہ محمد پارساؒ
نے سند صحیح سے ذکر کیا ہے کہ نبیؐ سے روایت ہے
کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے انکار کیا خروج
مہدی کا پس وہ جھٹلایا اس چیز کو جو محمد پر اتاری گئی
ہے الخ پس معلوم کر اے مصدق اور دین خدا کی
محبت کے واسطے سے اس باب میں آگاہ رہ کہ
بجز اس ولایت پناہ حضرت شاہنشاہؑ

نبی نبود و ہیچ ولی پیش از تحصیل شرائط ولایت ولی نبود مگر حضرت محمدین الخاتمین فهما خاتم النبی والمهدی خاتم الولی صلی الله علیهما وسلم کما ذکر فی الفصوص عن ابن اعرابی الشیخ محی الدین رح تحت قوله علیهم السلام کنت نبیا وکان آدم بین الماء والطین وغیره من الانبیاء ماکان نبیا الاحین بعث وکذالک خاتم الاولیاء کان ولیا وآدم بین الماء والطین وغیره من الاولیاء ماکان ولیا الابعد تحصیل شرائط الولایة فعلم بهذا ان خاتم الاولیاء افضل من جمیع الاولیاء کما کان خاتم الانبیاء فقط خصوصیت سوم آنکه حضرت رسالت پناه صلعم خبر مبعث مهدی موعودؑ درمیان دو پیغمبر مقرر فرمود و نجات امت از ہلاکت با آنحضرت حواله نمود بمرتبه برابری خود که

کے کوئی شخص اصحاب رسولؐ اللہ کے درمیان ہو خواہ تمام اولیاء للہ کے درمیان اس طریق سے صاف و صریح دلائل تحقیقی سے موعود نہیں تھا فقط دوسری خصوصیت یہ کہ کوئی نبی بعثت سے قبل نبی نہ تھا اور کوئی ولی شرائط ولایت حاصل کرنے سے پہلے ولی نہ تھا سوائے حضرات محمدین خاتمین کے کہ خاتم الانبیاء اور مہدیؑ خاتم الاولیاء ہوئے ہیں صلی اللہ علیہما وسلم چنانچہ فصوص الحکم میں مذکور ہے۔ قول ابن اعرابی شیخ محی الدین رح کا تحت قول نبی علیہ السلام کہ تھا میں نبی اس وقت میں کہ آدم پانی اور کیچڑ کے درمیان تھے۔ آنحضرتؐ کے سوا انبیاء میں سے کوئی بھی نبی نہ ہوا مگر مبعوث ہونے کے بعد اور اسی طرح خاتم الاولیاء بھی ولی تھے اس وقت میں کہ آدم پانی اور کیچڑ کے درمیان تھے اور ان کے سوائے دوسرے اولیاء میں سے کوئی بھی ولی نہ ہوا مگر شرائط ولایت کی تحصیل کے بعد ہی پس معلوم ہوا کہ خاتم الاولیاء سب اولیاء سے افضل ہیں جیسا کہ خاتم الانبیاء تھے فقط تیسری خصوصیت یہ کہ حضرت رسالت پناہ صلعم نے مہدی موعودؑ کی بعثت دو پیغمبروں کے درمیان مقرر ہونے کی خبر دی اور مہدی کے ذریعہ ہلاکت سے اُمت کے نجات پانے کا حوالہ دیا مرتبہ میں اپنے ساتھ برابری کے ساتھ یہ بات بجز اُس

بجز آں ذات ہیچ کس را نہ سزا وار نبود فهو الحديث الصحيح من الصحاح الستة قال النبی صلعم كيف تهلك امتی انا فی اولها وعيسٰی فی آخرها والمهدی من اهل بيتی فی وسطها وظهر ان النبیؐ نص الامامة بعده فی حق المهدی و عيسٰی عليهما السلام وما نص رسول اللهؐ فی غيرهما كما هو مذكور فی كتب العقائد نعلم ان من نص النبی صلعم امامة لامحالة انه افضل ممن لم ينص فی حقه الا ما شاء الله

خصوصیت چہارم آنکہ ان المهدی الموعود كان خليفة الله بقول النبی صلعم بلا خلاف كما روی عن ثوبان رضؓ قال قال رسول اللهؐ اذا رايتم الرايات السود قد جاءت من قبل خراسان فأتوها فان

ذات کے اور کسی کے لئے سزاوار ہوئی ہے اور نہ ہوسکتی ہے پس یہ حدیث صحیح صحاح ستہ سے ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے کیسے ہلاک ہوگی میری اُمّت جس کے شروع میں، میں ہوں اور اسکے آخر میں عیسٰیؑ ہوں گے اور مہدی میرے اہلِ بیت سے اس کے درمیان میں ہے اس حدیثِ شریف کے مضمون سے ظاہر ہے کہ نبیؐ نے اپنے بعد امامت کو قطعی قرار دیا مہدی اور عیسٰی علیہما السّلام کے حق میں اور ایسا قطعی حکم کسی کی امامت کا اُن دو کے سوا رسولؐ اللہ نے نہیں دیا چنانچہ یہ بات کُتبِ عقائد میں مذکور ہے پس معلوم ہوا کہ نبیؐ نے جس کی امامت قطعی قرار دی لامحالہ وہ افضل ہوگا اس شخص سے جس کے حق میں حکمِ قطعی امامت کا نہو اِلّا ما شاء اللہ۔

خصوصیت چوتھی یہ کہ مہدی موعودؑ خلیفۃ اللہ ہیں بقول نبیؐ بلا خوف چنانچہ ثوبانؓ سے مروی ہے کہا انہوں نے، فرمایا رسولؐ اللہ نے جب دیکھو تم کہ سیاہ جھنڈیاں نمودار ہوئیں خراسان کی جانب سے تو چلے آؤ اُن میں، اسلیئے کہ انہی میں ہوگا اللہ کا خلیفہ مہدی۔ روایت کی ہے اسکی بیہقی نے شعب الایمان میں دلائل نبوّت کی فصل میں ایسا ہی مشکوٰۃ کے آخر میں مذکور ہے اور حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے رسولؐ اللہ کے اصحابؓ کے اتفاق سے نہ کہ رسولؐ اللہ کے

فیها خلیفة الله المهدی رواه احمد بن البیهقی فی شعب الایمان فی فصل دلائل النبوة کذا فی آخر المشکوٰة و ابوبکرؓ کان خلیفة رسول الله باتفاق الاصحاب لا بامر رسول الله صریحا کما هو المذکور فی کتب العقائد اذ لو کان خلافة ابی بکرؓ صریحا من النبیؐ لما اختلف الانصار فی خلافته حین قالوا منا امیر و منکم امیر فتمسك ابوبکرؓ بقول النبیؐ لا یصلح السیفان فی غمد واحد فعلم بهذه العبارة ان من ظهر تصریح خلافته من النبیؐ فهو افضل ممن لا تصریح له خلافته فقط خصوصیت پنجم آنکه ان المهدی کان اماما عادلا علی خلق الله خلیفة الرسول بامر الله لاجل طلب ابراهیم خلیل الله صلوات الله من الله بقوله ومن ذریتی ای اجعل من ذریتی اماما کما جعلتنی اماما قال

امر صریح سے چنانچہ یہ بات کتب عقائد میں مذکور ہے اس واسطے کہ اگر خلافت ابوبکرؓ کی نبیؐ کے حکم صریح سے ثابت ہوتی تو انصار آپکی خلافت کے معاملہ میں اختلاف نہ کرتے جبوقت کہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم میں سے ایک امیر ہوگا اور تم میں سے ایک اس وقت ابوبکرؓ نے نبی صلعم کے فرمان ہذا کو حجت میں پیش کیا کہ ایک نیام میں دو تلواریں ٹھیک نہیں رہتیں پس اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ جس کی خلافت کا حکم صریح نبیؐ کی طرف سے ظاہر ہے وہی افضل ہے اس سے جس کی خلافت کی تصریح نبیؐ کی جانب سے نہیں ہوئی فقط پانچویں خصوصیت یہ کہ مہدی علیہ السلام امام عادل تھے خلق اللہ پر اور خلیفہ رسول اللہ تھے بامر اللہ۔ ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ کی دعا کے مطابق کہ انہوں نے اللہ سے یہ التجا کی تھی ومن ذریتی یعنے بنا میری اولاد سے اماماً ایک امام جیسا کہ بنایا ہے تو نے مجھے امام قال لا ینال عهدی الظالمین یعنے فرمایا اللہ نے میں نے اقرار کیا ہے تجھ سے اے ابراہیم کہ میں بنا دوں گا تیری اولاد سے ایک امام لیکن اس اقرار سے فائدہ ظالموں کو نہ پہنچے گا یہی وہ معنی ہے جو مہدیؑ نے بیان فرمایا اس آیت میں مطابق اللہ کی مراد کے جس کا علم اللہ نے آپ کو بغیر کسی فرشتہ کے واسطے کے عطا فرمایا پس یہ تخصیص جسکا

لاینال عہدی الظالمین ای
قال اللہ تعالیٰ عہدت معلک
یاابراھیم ان اجعل من ذریتک
اماما ولاکن لاینال افادۃ عہدی
الظالمین وھذا ما بین المہدی
فی ھذا الآیۃ من مراد اللہ تعالیٰ
ماعلمہ اللہ تعالیٰ بلاواسطۃ ملک
فھذا التخصیص الذی ذکرہ
ھذا الامام المہدیؑ لایوجد فی
ابوبکر وغیرہ من الصحابۃ
ولایوجد فی جمیع اولیاء الامۃ
من زمن آدمؑ الی قیام الساعۃ
فعلم انہ افضل من الاولیاء
کلھم **خصوصیت ششم** آنکہ ان المہدی
الموعود مراد اللہ داعی الخلق الی اللہ
بامر اللہ بلاواسطۃ وبالحجۃ
القاطعۃ التی یراہ بالمعاینۃ
والمشاھدۃ وغیرہ من الاولیاء
بعد النبیؑ الی قیام الساعۃ کلھم
یدعون الخلق الی اللہ بالاستدلال
والاخبار ولیس الخبر کالمعاینۃ
ولیس ھذا الفضل فی الخلفاء
الراشدین والاولیاء الکاملین
لغیر المہدیؑ وان کان ابابکرؓ
فعلم انہ افضل من الکل

ذکر امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے، نہ پائی گئی حضرت ابوبکرؓ میں نہ اور کسی صحابی میں اور نہیں پائی جاتی ہے۔ تمام اولیاء اُمت میں زمانہ آدمؑ سے قیامت قائم ہونے تک، پس معلوم ہوا کہ حضرت مہدی تمام اولیاء اللہؒ سے افضل ہیں **چھٹی خصوصیت** یہ کہ مہدی موعود مراد اللہ خلق کو اللہ کی طرف بلانے والے ہوئے بلا کسی واسطہ کے امر اللہ پاکر اور ساتھ حجت قاطعہ کے جو ظاہر تھی آپ پر معائنہ اور مشاہدہ سے اور آپ کے سوائے تمام اولیاءؒ نبی علیہ السلام کے بعد سے قیامت تک سب کے سب بلانے والے ہوئے خلق کو اللہ کی طرف بذریعہ استدلال اور اخبار اور خبر معائنہ کے مثل نہیں، پس یہ فضیلت خلفائے راشدین اور اولیاء کاملین میں بھی نہیں پائی گئی سوائے مہدیؑ کے، اگرچہ ابوبکر صدیقؓ بھی تھے پس معلوم ہوا کہ حضرت مہدیؑ سب سے افضل ہیں **ساتویں خصوصیت** یہ کہ مہدیؑ اللہ تعالیٰ کی جانب سے خلق کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے پر مامور ہوئے جیسا کہ رسول اللہ مامور تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ترجمہ آیت) کہدے (اے محمدؐ) یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں میں اللہ کی طرف بصیرت پر اور وہ بھی جو میرا تابع ہو۔ پس مہدی ہی فاضل ہوں گے نبی کی اتباع میں تمام اُمت میں کیونکہ نبی علیہ السلام نے آپکے حق میں فرمایا ہے کہ وہ میرے نقشِ قدم پر چلے گا اور خطا نہیں کرے گا یعنے پوری پیروی

خصوصیت ہفتم آنکہ ان المہدیؑ یکون
ماموراً من اللہ تعالیٰ بدعوۃ الخلق
الیہ کما کان رسول اللہ ماموراً بہا کما
قال اللہ تعالیٰ قل ھٰذہ سبیلی ادعو الی اللہ
علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی فالمہدیؑ یکون ناضلا
فی اتباعہ من جمیع الامۃ لان النبیؐ قال فی
حقہ انہ یقفو اثری ولا یخطی ای یتبعنی کل
المتابعۃ واعلم ان قولہ لا یخطی یقتضی ان یکون
محققاً فی قولہ وفعلہ من اللہ تعالیٰ ورسولہ
علیہ السلام وسائر الاولیاء لیس کذلک بل ھٰذا
قد ثبت ان المہدیؑ افضلہم واشرفہم خصوصیت
ہشتم آنکہ ان بیان المہدیؑ مراد اللہ بتعلیم اللہ
وبامرہ لا من الاستدلال والاخبار
بنفسہ کما قال اللہ تعالیٰ ثم ان
علینا بیانہ قال فی کشف الحقایق
ما کان بیان القرآن علیٰ ما یکون
مراد اللہ الا بلسان محمدین فہما النبی
والمہدی فقط لھٰذا قد ظہر ان فضلہ
علی الاولیاء کلہم الیٰ قیام الساعۃ
خصوصیت نہم آنکہ ان جمیع کلام المہدیؑ
معصوم عن الخطاء وسائر الاولیاء
لا یکونون معصومین عن الخطاء
لان العصمۃ من الخطاء بقول النبیؐ
مخصص لھٰذا الامام المہدیؑ وتخصیص
الشیٔ لا یوجد فی غیرہ ثم اعلم

کریگا پس جاننا چاہیئے کہ آنحضرتؐ کا یہ قول کہ
خطا نہیں کرے گا اس بات کا مقتضی ہے کہ
مہدیؑ اپنے ہر قول و فعل میں اللہ اور اللہ کے
رسولؐ کی جانب سے صاحب تحقیق ہوں، دیگر
اولیاء کی یہ شان نہیں ہے پس اس سے یہ ثابت
ہوا کہ مہدیؑ ہی سب سے افضل و اشرف
ہیں آٹھویں خصوصیت یہ کہ حضرت مہدی موعود
مراد اللہ کا بیان اللہ کی تعلیم اور اللہ کے امر پر
مبنی ہے اپنی ذات سے دلائل و اخبار کی چھان
بین پر مبنی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
ثم ان علینا بیانہ (پھر تحقیق
ہمارے ذمہ ہے بیان اس کا) تفسیر کشف الحقائق
میں بیان کیا ہے کہ بیان قرآن مراد اللہ کے مطابق
نہ ہوگا مگر محمدین ہی کی زبانی کہ وہ نبی اور مہدی
ہیں فقط پس اس سے ظاہر ہو چکا آپ کا فضل تمام
اولیاء اللہ پر قیامت تک۔

نویں خصوصیت یہ کہ مہدی علیہ السلام کا تمام
کلام خطا سے پاک ہونا ثابت ہے اور دیگر اولیاء
معصوم عن الخطا نہیں ہیں کیونکہ خطا سے عصمت
نبی علیہ السلام کے فرمان سے مخصوص اسی امام مہدیؑ
کے ساتھ ہے اور جو چیز کسی کے ساتھ
مخصوص کر دی جائے اُسکے غیر میں نہیں پائی جاتی
نیز معلوم ہو کہ حضرت ابوبکر رضؓ سے جب سوال کیا
گیا کلالہ کے بارے میں یعنے ایسے شخص کے بارے
میں جس کے ورثاء میں نہ باپ ماں ہوں نہ بیٹا بیٹی

ان ابا بکرؓ اذا سئل بالکلالۃ
فقال رضؓ اقول فی الکلالۃ برائی
فان یکن صوابا فمن اللہ ورسولہ
وان کان خطاءً فمنی ومن الشیطان
واللہ ورسولہ بریان منہ فعلم
من قولہؓ انہ ما کان محفوظا
والمہدیؑ عصمتہ عن الخطاء
بالقطع لقولہ علیہ السلام
کما ذکر فی الحدیث فھذا اسیدل
علی انہ افضل من ابی بکرؓ
وغیرہٖ خصوصیت دہم آنکہ ذات حضرت
میران سید محمد مہدی موعودؑ من کل الوجوہ تابع
تام نبی علیہ السلام بود چنانچہ حضرت مہدیؑ
کرات ومرات می فرمودند کہ بندہ قدم بر قدم
رسولؐ است ونیز فرمودند کہ آنچہ اتباع رسول اللہؐ
است حق تعالیٰ بے اختیار این بندہ از دست
بندہ می کنانند ونیز فرمودند کہ فرمان حق تعالیٰ
می شود کہ ای سید محمد ترا وارث خاص ولایت
محمدی گردانیدیم واتباع تام روزی کردیم
ونیز فرمودند کہ فرمان حق تعالیٰ می شود کہ
قولہ تعالیٰ فان حاجوک فقل اسلمت
وجہی اللہ ومن اتبعن وقولہ تعالیٰ لانذرکم
بہ ومن بلغ وقولہ تعالیٰ یا ایھا النبی حسبک اللہ
ومن اتبعک من المومنین وقولہ تعالیٰ
قل ھذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ

تو آپنے فرمایا کہ میں کلالہ کے بارے میں اپنی رائے
سے حکم دیتا ہوں پس اگر درست ہو تو اللہ اور اُسکے
رسولؐ کی طرف سے ہے اور اگر خطا ہو تو میرے اور
شیطان کی طرف سے اللہ اور اللہ کا رسول اس سے
پاک ہیں، پس آپکے اس قول سے معلوم ہوا کہ آپ
خطا سے محفوظ نہیں تھے اور مہدی علیہ السلام کا
معصوم عن الخطا ہونا قطعی ہے نبی علیہ السلام کے
فرمان سے، چنانچہ حدیث میں اُوپر ذکر کیا گیا ہے
پس یہ دلیل اس بات کی ہے کہ مہدی علیہ السلام
ابوبکر صدیق وغیرہ سب سے افضل ہیں۔
دسویں خصوصیت یہ ہے کہ حضرت میراں سید
محمد مہدی موعودؑ تمام وجوہ سے تابع تام حضرت
نبی علیہ السلام کے تھے چنانچہ بارہا حضرت مہدیؑ
فرماتے تھے کہ بندہ رسول اللہ کے قدم بہ قدم
ہے۔ نیز آنحضرتؑ نے فرمایا ہے کہ جو کچھ رسولؐ اللہ
کی اتباع ہے حق تعالیٰ اس بندے کے بلا اختیار
بندے کے ہاتھ سے کرواتا ہے نیز فرمایا کہ حق تعالیٰ
کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد ہمنے تجھ کو وارث
خاص ولایت محمدی کیا ہے اور محمدکی اتباع
تام تجھے روزی کی ہے نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حق
تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ آیت فان حاجوک
فقل اسلمت وجہی للہ ومن اتبعن اور آیت
لانذرکم بہ ومن بلغ اور آیت یا ایھا النبی
حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین
اور آیت قل ھذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ

اناومن اتبعنی این جملہ من کہ دریں آیات وارد شدہ
است مراد ذات تست فقط لا غیر اظہار بکن والا نہ
عاصی شوی فکذا قال النبیؐ المہدی منی اجلی
الجبھۃ اقنی الانف مقرون الحاجبین
فانہ یقفو اثری ولا یخطی
ای یتابعنی کل المتابعۃ
فظہر ان المہدیؑ متخلق علی
اخلاق النبیؐ کلہا بحکم القاطعۃ
کما قالؐ لو لم یبق من الدنیا
الا یوم واحد لیبعث اللّٰہ
رجلا من اہل بیتی
یواطی اسمہ اسمی وخلقہ
خلقی وفی الحدیث یواطی اسمہ
اسمی وکنیۃ کنیتی لانہ
مقصود الکونین یعنی ان المہدیؑ
یکون موصوفا بجمیع
صفات رسول اللّٰہ صلعم
صورۃً ومعنًا ویکون
مظہر الاسماء الالٰہیۃ کلہا
کما کان رسول اللّٰہ صلعم
دریں باب حجتہا بسیار است وغرض
ما بر سخن اختصار است خصوصیت یازدہم
آنکہ ان المہدی خاتم الاولیاء کما کان النبیؐ
خاتم الانبیاء کما روی عن علیؓ قال قلت
یا رسول اللّٰہ امنا المہدی

علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی ان جملہ
آیات میں لفظ مَن جو وارد ہوا ہے اس مَن
سے مراد فقط تیری ذات ہے سوائے تیرے اور
کوئی مراد نہیں اس امر کا اظہار کر دے ورنہ عاصی
ہوگا، ایسا ہی نبیؐ کا فرمان ہے کہ مہدی مجھ سے
ہے روشن پیشانی، بلند بینی پیوستہ ابرو والا
ہوگا بیشک وہ میرے نقش قدم پر چلے گا اور
خطا نہیں کرے گا یعنے میری پوری پیروی کریگا
پس ظاہر ہوا کہ حضرت مہدی بحکم دلائل قاطعہ
تمام اخلاق نبی سے آراستہ پیدا ہوئے چنانچہ
نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے اگر باقی نہ رہے
دنیا کی مدت سے مگر ایک ہی دن تو اسی ایک
دن کو اللہ تعالیٰ دراز فرما دے گا یہاں تک کہ
مبعوث فرمائے گا ایک شخص کو میری اہل بیت
سے جس کا نام میرے نام کے مطابق اور اس
کے اخلاق میرے اخلاق کے مطابق ہوں گے
اور ایک حدیث میں ہے اس کا نام میرے نام
کے مطابق اور اس کی کنیت میری کنیت کے
مطابق ہوگی کیونکہ اس کی ذات مقصود کونین
ہے یعنی یہ کہ مہدیؑ موصوف تمام صفات
رسول اللہ صلعم سے ہوں گے صورتاً اور معناً
اور ہوں گے آپ مظہر تمام اسماء الٰہیہ کا جیسا
کہ رسول اللہ ہوئے اس باب میں بہت دلیلیں
ہیں لیکن اختصار کلام ہمارا مقصود ہے۔ گیارھویں
خصوصیت یہ کہ مہدی علیہ السلام خاتم الاولیاء

ام من غيرنا فقال رسول الله
بل منا يختم الله به الدين
كما فتح بنا اخرجه جماعة
من الحفاظ كذا فى عقد الدرر و
فى انشاء امير المومنين
على ابن ابى طالب رضی فى
حقه

شعر

الا ان ختم الاولياء شهيد
وعين امام العارفين فقيد

كذا فى حاشية التعرف
ان المهدى خاتم الولاية
المحمدية وهو خاتم الاولياء
افضل من سائر الاولياء
كما كان خاتم الانبياء افضل
من الانبياء كذا فى الفتوحات
المكية قال المهدى خاتم
الولاية المحمدية وهو اعلم
الخلق بالله فى هذه الامة
وفى الفصوص وليس احد
من الانبياء والرسل الا يرى

ہوئے جیسا کہ نبی علیہ السلام خاتم الانبیاء ہوئے
چنانچہ حضرت علی سے مروی ہے کہا آپ نے
پوچھا میں نے رسول اللہ سے کہ یارسول اللہ
مہدی ہم میں سے ہے یا ہمارے اغیار
میں سے تو فرمایا رسول اللہ نے غیروں سے
نہیں بلکہ ہم میں سے ہے اللہ اس سے
دین کو ختم کرے گا جیسا کہ ہم میں سے اس
کی ابتدا کی ہے اس روایت کا ذکر حفاظ
حدیث کی ایک جماعت نے کیا ہے اس طرح
لکھا ہے عقد الدرر میں اور حضرت امیر المومنین
علی بن ابی طالب نے اپنے اشعار میں مہدی
کے حق میں فرمایا ہے بہ (ترجمہ شعر)
آگاہ رہو کہ ختم الاولیاء موجود ہونے والا ہے
ایسے وقت میں کہ عارفوں کا امام کوئی نہ ہوگا
ایسا ہی حاشیہ تعرف میں لکھا ہے کہ
مہدی خاتم ولایت محمدیہ ہیں اور وہی خاتم الاولیاء
افضل تمام اولیاء سے ہیں جیسا کہ خاتم الانبیاء
تمام انبیاء سے افضل ہوئے اسی طرح فتوحات
مکیہ میں مصنف نے فرمایا ہے کہ خاتم ولایت
محمدیہ ہیں جو اللہ کی معرفت میں تمام خلق سے
بڑھکر ہوں گے اس امت میں اور کتاب
فصوص میں ہے کہ جو کوئی نبی و رسول ہے مشکواۃ
رسول خاتم ہی سے نور بصیرت پاتا ہے
اور جو بھی اولیاء اللہ میں ہے مشکواۃ ولی خاتم
سے نور بصیرت پاتا ہے یہاں تک کہ مرسلین بھی

احد من الاولياء الا من مشكوة
الولی الخاتم حتی ان الرسل
لا یرونه الا من مشكوة خاتم
الاولياء فعلم بهذه العبارة
ان خاتم الاولياء افضل من
جميع الاولياء فقط خصوصیت دوازدہم
آنکه همه انبیاء و رسل علم باللہ تحصیل
می کنند از خاتم الرسل لختم رسالتہ صلعم و
خاتم الرسل حاصل می کند از باطن خویش که
خاتم الولی است لختم ولایتہ کما ذکر
فی فصوص الحکم ان الرسل
کلهم یاخذون العلم من
خاتم الرسل و خاتم الرسل
یاخذ العلم من باطنه
حیث انه خاتم الاولياء
لان الولاية التی ختمت
علی خاتم الاولياء هی
الولاية المصطفوية تسمی
بالولاية الشمسية
وولاية الاولياء تسمی
بالولاية القمرية لانها
ماخوذة من ولايته مستفادة
کنور القمر من الشمس
فالحاصل ان الرسل والاولياء
کلهم یاخذون العلم من

خدا کو نہیں دیکھتے ہیں مگر مشکوٰۃ سے خاتم الاولیاؑ
کے پس اس سے معلوم ہوا کہ خاتم الاولیاؑ اور سب
اولیاؑ سے افضل ہیں فقط بارھویں خصوصیت
یہ کہ تمام انبیاء و مرسلین اللہ کی معرفت حاصل
کرتے ہیں خاتم رسل سے آپ کا مقام مقام رسالت ختم
ہونے کے سبب سے اور خاتم رسل حاصل کرتے
ہیں فیض معرفت اپنے باطن سے جو خاتم ولی
ہے بہ سبب آپ کا مقام ختم ولایت محمدی
ہونے کے چنانچہ فصوص الحکم میں مذکور ہے کہ سب
رسول علم پاتے ہیں خاتم رسلؐ سے اور خاتم رسل
علم پاتے ہیں اپنے باطن سے اس حیثیت سے
کہ وہی خاتم الاولیاؑ ہے کیونکہ ولایت جو خاتم الاولیا
پر ختم ہوئی ہے وہ ولایت مصطفویہ ہی ہے
جو ولایت شمسیہ سے موسوم ہے اور سب اولیاؑ
کی ولایت، ولایت قمریہ کہلاتی ہے کیونکہ وہ
ماخوذ ہے ولایت مصطفویہ شمسیہ سے اور
فیضیاب اس طرح ہے جس طرح کہ قمر نور پاتا ہے
شمس سے پس حاصل اس کا یہ ہے کہ سب انبیا
و مرسلین اور اولیاء علم پاتے ہیں مشکوٰۃ خاتم الاولیاء
سے اور اسی لئے آنحضرتؐ کو شمس ولایت کہا جاتا
ہے۔ دیگر سب اولیاء مانند منازل ۲۸ کے
ہیں آسمان میں پس اسی اعتبار سے فرمایا ہے
رسول مختارؐ نے کہ ولایت افضل ہے نبوت سے
انتہی پس جان اے مصدق کہ یہ خصوصیت حضرت
مہدی موعودؑ کی بجز آنحضرتؐ کے اور کسی کے لئے

مشکوٰۃ خاتم الاولیاء فلہذا
یقال لہ شمس الولایۃ وسائر
الاولیاء کمنازل فی السماء
نسبۃ الاعتبار تمال
رسول اللہ المختار الولایۃ افضل
من النبوۃ انتہیٰ فاعلم ایہا
المصدق این خصوصیت مہدی موعودؑ است کہ
بجز آنحضرتؐ ہیچ کس را نہ سزد و ہرگز روا نہ بود۔
خصوصیت سیزدہم آنکہ در روز قیامت بجز آنحضرت
خاتم نبوت و خاتم ولایت ہیچ کس صاحب لوا نباشد
ہمہ انبیاء و رسل در زیر لوائے خاتم النبی صلعم جمع می شوند و
تمام اولیاء زیر لوائے خاتم الولی حاضر می شوند کما ذکر فی
شرح الفصوص ان الانبیاء کلہم یجتمعون یوم
القیامۃ تحت لواء النبی خاتم النبوۃ صلعم والاولیاء
کلہم یجتمعون یوم القیمۃ تحت لواء المہدیؑ
خاتم الولایۃ المحمدیۃ انتہیٰ فاعلم
ایہا المصدق اذا ثبت ذلک فی حق
للمہدیؑ فکان ذاتہ افضل من
جمیع الاولیاء الخاص والعام۔
خصوصیت چہاردہم آنکہ اگرچہ خصوصیت
صدیق اکبرؓ بہ نص مقرر ما طلعت الشمس
ولا غربت علی احد بعد النبیین
افضل من ابی بکر در جمیع امت
مشہور و الاشہر است اما ذات حضرت مہدی
موعود در مرتبہ برابر رسول علیہ السلام بود

سزا وار نہیں ہوئی اور نہ ہوگی۔ تیرھویں خصوصیت
یہ کہ قیامت کے روز بجز حضرت خاتم نبوت
اور خاتم ولایت کے اور کوئی صاحب لوا نہ ہوگا
تمام انبیاء و مرسلین خاتم الانبیاء صلعم کے جھنڈے
کے نیچے جمع ہونگے۔ اور تمام اولیاء خاتم الاولیاء
کے جھنڈے کے نیچے حاضر رہیں گے۔ چنانچہ شرح
فصوص میں مذکور ہے کہ انبیاء سب کے سب
جمع ہوں گے قیامت کے دن خاتم نبوت صلعم
کے جھنڈے کے نیچے اور اولیاء سب کے سب
جمع ہوں گے قیامت کے دن مہدی موعود
خاتم ولایت محمدیہ کے جھنڈے کے تحت انتہیٰ
پس معلوم کر اے مصدق کہ جب یہ فضیلت
ثابت ہو چکی مہدیؑ کے حق میں تو پس
آپ کی ذات افضل تمام اولیاء خاص و
عام سے ہے۔ چودھویں خصوصیت
یہ کہ اگرچہ خصوصیت صدیق اکبر ابوبکر کی
دلیل یقینی سے ثابت ہے کہ آفتاب طلوع
و غروب نہوا بعد انبیاء کے کسی شخص پر جو افضل
ہو ابوبکرؓ سے تمام امت میں۔ یہ خبر مشہور و
معتبر ہے لیکن حضرت مہدی موعودؑ مرتبہ میں
رسول اللہ کے برابر تھے چنانچہ آنحضرت کا
فضل بعضے انبیاء اور ابوبکر صدیق وغیرہ پر حق تعالیٰ
نے ظاہر فرمایا۔ چنانچہ روایت کی گئی ہے
محمد بن سیرینؒ سے کہ کہا انہوں نے جس وقت
کہ کہا گیا ان سے کہ مہدیؑ افضل ہیں یا ابوبکر و عمر تو

چنانچہ فضل آنحضرتؑ حق تعالیٰ بر بعض انبیاء
وابوبکر صدیق وغیرہ رضؓ اظہار نمود کما روی عن
محمد بن سیرینؓ انہ قال اذا قیل
لہ المہدی افضل ام ابوبکرؓ وعمرؓ
قال ھو خیر منھما ایضا قال قد
کان یفضل علیٰ بعض الانبیاء ویعدل
بالنبیؐ اخرجھا الحافظ ابوعبد اللہ
نعیم بن حماد فی کتاب الفتن وکذا
اخرجہ الامام ابوعمرو الدارانی انتھیٰ
ایضا یقال فی النظم قال اصحاب
المہدیؑ اسمہ میاں الہداد حمیدؓ بیت

فضلش کہ بر جمیع پیمبر شد از خدا
بادا بروز حشر شفاعت گر از احدا

فاعلم ایھا المصدق ان الآیات
والاحادیث وردت من کلام اللہ
تعالیٰ ومن النبیؐ فی حق المہدیؑ خصائص
کثیرۃ علیٰ ذلک لا واحد منھن
فی ابی بکرؓ وعمرؓ وغیرھما من الصحابۃ
کما مر علیٰ ذلک وسنذکر ان شاء اللہ
تعالیٰ فی محلھا وبھذا یظھر انہ
افضل من الکل فقط خصوصیت پانزدہم
آنکہ ان المہدیؑ الذی اتفقنا فی
مجیئہ بتواتر الاخبار لنصرۃ
دین رسول اللہ صلعم لو کان
یخرج بعد النبیؐ علیٰ طریق الفرض

کہا کہ وہ اُن دونوں سے بڑھکر ہیں نیز کہا کہ مہدیؑ کو بعضے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے اور نبی کے برابر بتلایا گیا ہے۔ اس روایت کو حافظ ابوعبداللہ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں لایا ہے اور ایسا ہی اس کا ذکر امام ابوعمرو دارانی نے بھی کیا ہے انتہیٰ نیز حضرت مہدیؑ کے ایک صحابی بندگی میاں الہداد حمیدؓ نے اپنی ایک نظم میں فرمایا ہے

(ترجمہ بیت)

نبیوں پہ فضل اُسکو خدا نے عطا کیا
ہو روز حشر اہلِ شفاعت وہ از خدا

پس معلوم کر اے مصدق کہ بہت سی آیتیں اور حدیثیں اللہ تعالیٰ کے کلام اور نبی علیہ السلام کی زبان سے حضرت مہدیؑ کے حق میں وارد ہیں جن سے بہت سی خصوصیتیں ثابت ہوتی ہیں جن میں سے ایک بھی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما یا ان کے سوا صحابہ میں سے کسی اور میں نہیں پائی جاتی جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے اور عنقریب اس کا بیان برمحل آئے گا۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مہدیؑ سب سے افضل ہیں فقط۔

پندرھویں خصوصیت یہ کہ مہدیؑ جن کی آمد پر ہم نے اتفاق کیا خبرِ متواتر المعنیٰ کی بنا پر دین رسول اللہ صلعم کی نصرت کے لیے اگر وہ نکلتے نبی صلعم کے بعد ہی بطریق فرض اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ حیات میں

بحکم اللہ تعالیٰ فی حیات ابی بکرؓ یکون ابابکر تابعا للمھدیؑ ام لا فان قلت نعم فھو المراد فان قلت لا قلت لا انسلم لانہ صدیق الاکبر فیما قال النبیؐ وبعث المھدیؑ علم بتواتر الاخبار من النبیؐ والمھدیؑ تابع تام للنبیؐ وھو خاتم الولایۃ المحمدیۃ بل ھو مخصوص للدعوۃ بعد النبیؐ کما ذکر فی الاحادیث فکیف لا یتبعہٗ ان اجتمعا ولاکن لا یجتمع الخلیفتان فی زمان واحد لورود النھی فی الاجتماع بین الخلیفتین انہ قال قال رسول اللہ صلعم اذا بویع الخلیفتان فاقتلوا الاخر منھما کذا فی المسلم فظھر بذٰلک ان المھدیؑ کان افضل منہ فقط

خصوصیت شانزدھم: آنکہ بعد صدیق اکبرؓ فضیلت علیؓ بحکم المنصوص و المخصوص مقرر بر اہل اسلام مشہور الاشہر است مع ذالک حیدر کرار و آں صاحب دلدل و ذوالفقار درباب امام الابرار و امیر الاحرار می فرماید ؎

تو ابوبکرؓ مہدیؑ کے تابع ہوتے یا نہوتے پس اگر تو کہے کہ ہاں تو وہی ہمارا مدعا ہے اور اگر تو کہے کہ نہیں تو ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے کیونکہ وہ صدیق اکبر ہیں نبی کے فرمان سے اور مہدی کی بعثت نبی کی خبر متواتر سے معلوم ہوچکی ہے اور مہدیؑ نبیؐ کے تابع تام ہیں اور وہی خاتم ولایت محمدیہ ہیں بلکہ وہی نبی کے بعد دعوت الی اللہ کے ساتھ مخصوص ہیں چنانچہ احادیث میں یہ مذکور ہے پس ابوبکرؓ مہدیؑ کے تابع کیسا نہ ہوتے اگر ایک زمانے میں دونوں ہوتے لیکن دو خلیفے ایک زمانے میں جمع ہوتے ہی نہیں ایک زمانے دو خلیفوں کے اجتماع کے بارے میں نہی وارد ہوچکی ہے۔ چنانچہ ابوہریرہؓ سے روایت کی گئی ہے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب بیعت کی جائے دو خلیفوں سے تو ان دونوں میں سے دوسرے کو قتل کر دو ایسا ہی ہے کتاب مسلم میں پس اس سے ظاہر ہوا کہ مہدیؑ افضل ہیں ابوبکر صدیقؓ سے۔

سولھویں خصوصیت یہ کہ صدیق اکبر ابوبکرؓ کے بعد فضیلت حضرت علیؓ کی بحکم دلائل قطعیہ مخصوص و مقرر اور تمام اہل اسلام پر ظاہر و روشن تر ہے باوجود اس کے وہ حیدر کرار اور وہ صاحب دلدل و ذوالفقار نے اس امام الابرار و امیر الاحرار علیہ السلام کے بارے میں فرمایا ہے۔ ؎

بنیّ اذا ما جاشت الترك فانتظر
ولایة مهدی یقوم فیعدل
وذل ملوك الظلم من آل هاشم
وبویع منهم من یلذ ویهزل
صبیّ من الصبیان لا رای عنده
ولا عنده جد ولا هو یعقل
فثم یقوم قائم الحق منکم
وبالحق یاتیکم وبالحق یعمل
سمّی رسول اللہ نفسی فداءه
فلا تخذلوه یا بنی وعجّلوا

فاعلم ایها المصدق فی قوله رض نفسی فداءه هذه خصوصیة المهدی لا یجوز لغیره فقط فافهم ان کنت ذا فهم خصوصیت هفدهم آنکه بعد فضائل خلفاء الراشدین رضوان اللہ علیهم اجمعین فضیلت امامین الهمامین الشمسین القمرین للمصطفٰے سبطین وللمرتضٰی والزهره قرة العینین یعنے امیر المومنین امام المتقین امام الحسن والحسین رضی اللہ عنہما معلوم است کہ بر حکم آیۂ کریمہ ندع ابناءنا وابناءکم الآیۃ منصوص بودند (جزء ۳ رکوع ۱۳) بمقتضائی بسیار احادیث مثل ھما سیدا شباب اھل الجنۃ مخصوص مع ذالک الفضل حضرت امام حسین ابن مرتضٰی علی درباب فضائل حضرت

(ترجمۂ ابیات)

اے میرے عزیز بیٹے جب ترک حملہ کریں تو انتظار کر مہدی کی حکومت کا جو قائم ہوگا پس عدل کریگا
زمین کے سارے علاقوں میں آل ہاشم کے حکمراں پست ہو جائیں گے (بالآخر) ان میں ایک ایسے شخص سے بیعت کی جائے گی
جو حقیر و ناتواں ہوگا. لڑکوں میں سے ایک لڑکا ہوگا جو صاحب رائے نہ ہوگا نہ اس میں مضبوطی ہوگی اور نہ وہ صاحب عقل ہوگا
پھر تم میں سے ایک حق کو قائم کرنے والا قائم ہوگا پس وہ حق کے ساتھ تمھارے پاس آئے گا اور حق پر عمل کرے گا وہ رسول اللہ کا ہمنام ہوگا میری جان اس پر فدا ہو.
پس اے میرے بچو! تم اس کو مت چھوڑو اور اس سے بیعت کرنے میں جلدی کرو. پس معلوم کر اے مصدق حضرت علیؓ کا یہ ارشاد کہ نفسی فداءہ (میری جان اس پر فدا ہو) بالخصوص حضرت مہدیؑ کے لئے ہے اور کسی کے لئے نہیں ہوسکتا فقط پس اس نکتہ کو سمجھ لے جب تو صاحب فہم ہے. سترھویں خصوصیت یہ کہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کے فضائل کے بعد دونوں امامان بلند مقام جو وہ آفتاب و مہتاب سبطین مصطفٰے اور قرۃ العینین مرتضٰیؓ و زہرہؓ یعنی امیر المومنین وامام المتقین امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت معلوم ہے جو بحکم آیۂ کریمہ

خاتم الولی می فرماید کہ اگر مہدی را بیابم ہر آئینہ خدمت کنم ایام حیات خاتم امام کما ذکر ابو شکور السالمی فی تمہیدہ فی کیفیۃ المرور علی الصراط روی انہ جری ذکر المہدی عند الحسین ابن علیؓ فقال لو ادرکتہ لخدمتہ ایام حیاتہ کذا فی عقد الدرر فظہر بذلک انہ افضل واکرم عند اللہ تعالیٰ من جمیع الاولیاء

خصوصیت ہژدہم آنکہ حضرت مہدی موعودؑ بحکم الحجۃ القاطعۃ صاحب مذہب بود چنانچہ **نقلست** کہ ہر چہار علماء کلان خراسان چہار سوال با حبیب ذو الجلال کردہ اند چنانچہ بالا گزشت یکی ازاں اینست کہ شما بر کدام مذہب ہستید فرمودند کہ ما بہیچ مذہب مقید نہ ایم مذہب ما مذہب مصطفٰےؐ و اتباع کتاب خدا فقط فاعلم ایہا المصدق ان المہدی جعل القرآن وسنۃ النبیؐ اصلاً فما وانقہما من احکام

ندع ابناءنا و ابناءکم (بلالیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے) قطعاً مبشر تھے اور بہت سی احادیث کے مطابق مثلاً یہ کہ وہ دونو (حسنؓ اور حسینؓ) اہل بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں کی بشارت کے ساتھ مخصوص تھے باوجود اس بزرگی کے حضرت امام حسینؓ ابن مرتضیٰ علی حضرت خاتم الولی کے فضائل کے باب میں فرماتے ہیں کہ اگر میں مہدی سے ملوں تو بالضرور ان کی خدمت کروں گا اپنی تمام عمر چنانچہ ابو شکور سالمی کی کتاب تمہید میں پل صراط پر سے گزرنے کی کیفیت کے بیان میں مذکور ہے روایت کی گئی ہے کہ ذکر کیا گیا امام مہدیؑ کا امام حسینؓ ابن علیؓ کے پاس تو فرمایا انہوں نے اگر میں مہدی سے ملاقات کرتا تو تمام عمر انکی خدمت کرتا. ایسا ہی مذکور ہے عقد الدرر میں پس اس سے ظاہر ہوا کہ حضرت مہدیؑ اللہ تعالیٰ کے پاس تمام اولیاء سے افضل و اشرف ہیں ۔

اٹھارھویں خصوصیت یہ کہ حضرت مہدی موعودؑ بحکم دلائل قطعیہ صاحب مذہب تھے چنانچہ **نقل** ہے کہ خراساں کے چار زبردست علماء نے چار سوال اس حبیب ذو الجلال سے کیے تھے چنانچہ اوپر یہ ذکر ہوا ہے ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ آپ کون سے مذہب پر ہیں. آنحضرت نے فرمایا کہ ہم کسی مذہب کے ساتھ مقید نہیں ہیں ہمارا مذہب حضرت محمد مصطفٰےؐ کا مذہب اور

المذاهب صوّبه وحسّنه وما لا فلا كذلك قد روح في صفته عن النبيؐ انه قال يقوم بالدين في آخر الزمان كما قمت به في اول الزمان وايضا قد روى عن جعفرؓ انه سئل باى سيرة يسير المهدى اذا قام قال بما سار به النبيؐ يهدم ما قبله كما صنع رسول اللهؐ ايضا يقال في المستزاد في نعت امام لكل قوم هاد

فالكل بدايع ذهبتْ كالزبد اذا جاء
باشرع محمد
مرفوع مذاهب شده چوں باز برآمد
حق عین عیاں شد

فثبت بهذا انك لو قدرنا اجتماع المهدىؑ مع الخلفاء الراشدين والخلف والسلف الصالحين والائمة الاربعة المجتهدين رحمة الله تعالى اجمعين فلا يعقلوا ما ان يكون المهدى تابعا لهم او متبوعا لهم اما الاول فغير

کتابِ خدا کی اتباع ہے فقط پس جان اے مصدق کہ حضرت مہدیؑ نے قرآن اور سنتِ نبی علیہ السلام کو اصل ٹھہرایا اور تمام مذاہب کے احکام جو ان دونوں کے موافق ہوئے اُنکو آپ نے درست ٹھہرایا اور اُن کی تحسین فرمائی اور جو احکام اُن دونوں کے موافق نہیں ہوئے اُن کو آنحضرتؐ نے درست نہیں فرمایا چنانچہ آپ کی تعریف میں یہی بات نبی صلعم سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ وہ قایم کرے گا دین کو آخر زمانے میں جیسا کہ قائم کیا میں نے اُس کو اول زمانے میں ایضاً جعفرؓ سے روایت ہے کہ اُن سے سوال کیا گیا کہ مہدی جب مبعوث ہوں گے تو کس سیرت پر چلیں گے تو انہوں نے کہا کہ نبیؐ کی سیرت پر چلیں گے اپنے سے قبل کی بے بنیاد باتوں کو نابود کردیں گے جیسا کہ رسولؐ اللہ نے کیا۔ نیز ایک قصیدۂ مستزاد میں جو امام علیہ السلام کی نعت شریف میں ہے یہ لکھا ہے ؎ (ترجمہ ابیات)

سب بدعتیں زائل ہوئیں جوں کف وہ جب آیا۔ با شرعِ محمدؐ جتنے بھی مذاہب تھے اُٹھے جبکہ وہ نکلا۔ حق ہوگیا ظاہر۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ اگر ہم فرض کریں جمع ہونا حضرت مہدیؑ کا خلفائے راشدین رضؓ کے ساتھ یا خلف وسلف صالحین کے ساتھ یا ائمہ مجتہدین

مسلم لان المہدی معصوم عن الخطاء قطعاً تمام علیٰ ذٰلک ومنصوص بالخلافۃ عن اللّٰہ وعن الرسول مبعوث للدعوۃ ومفترض للطاعۃ کالنبیؐ والخلفاء الراشدون والائمۃ المجتہدون لیسوا کذٰلک کما لا یخفی فظہر بالقطع انہ افضلہم واکرمہم خصوصیت نوزدہم آنکہ ذات مہدی وعیسیٰ علیہما السلام را آیات اللّٰہ گفتند کما ورد فی شرح المقاصد ان المہدی وعیسیٰ کلاھما آیات اللّٰہ وظاہر است کہ تصدیق آیۃ اللّٰہ فرض است وانکار وی کفر است بدلیل قولہ تعالیٰ ان الذین یؤمنون بآیات اللّٰہ وکانوا مسلمین وفی الآیۃ ان الذین کفروا بآیاتنا سوف نصلیہم نارا الآیۃ این درجات بجز این ہر دو ذات موصوف بہ پیغمبر صفات ہیچ کس را روا نیست فظہر بذٰلک انہ افضل واشرف من جمیع الاولیاء الکاملین

اربعہ رحمۃ اللّٰہ علیہم اجمعین کے ساتھ تو یہ بات دو صورتوں سے خالی نہ ہوگی یا تو مہدی علیہ السلام اُن کے تابع ہوں گے یا اُن کے متبوع ہونگے پہلی بات قابل تسلیم نہیں کیونکہ مہدیؑ معصوم عن الخطا ہیں قطعی طور پر، چنانچہ یہ بیان اُوپر گزرا ہے اور اللّٰہ اور اللّٰہ کے رسولؐ کی خلافت آپ کے لئے قطعی طور پر ثابت ہے اور دعوت الی اللّٰہ کے لئے آپ کا مبعوث ہونا اور طاعت آپ کی مانند نبیؐ کی طاعت کے فرض ہونا قطعی طور پر ثابت ہے اور یہ شان خلفائے راشدین اور ائمہ مجتہدین کی نہیں چنانچہ یہ امر پوشیدہ نہیں پس ظاہر ہو گیا قطعاً کہ حضرت مہدیؑ ہی ان سب سے افضل و اکرم ہیں اُنیسویں خصوصیت یہ کہ ذات مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام کو آیات اللّٰہ کہتے ہیں چنانچہ شرح مقاصد میں آیا ہے کہ مہدیؑ اور عیسیٰ دونوں اللّٰہ کی آیتیں ہیں اور ظاہر ہے کہ آیت اللّٰہ یعنی اللّٰہ کی نشانی کی تصدیق فرض اور انکار اُس کا کفر ہے اس قول حق تعالیٰ کی دلیل سے (ترجمہ آیت) بے شک جو لوگ ایمان لاتے ہیں اللّٰہ کی نشانیوں پر اور ہوتے ہیں مسلمان۔ اور ایک آیت میں ہے بے شک جو لوگ جھٹلاتے ہماری نشانیوں کو قریب میں جلائیں گے ہم ان کو آگ میں الخ یہ درجات سوائے ان دو کے جو تمام صفات پیغمبرؐ سے موصوف ہوئے اور کسی کے لئے روا نہیں ہیں

من الاولین والاخرین
فقط خصوصیت بستم آنکه انکار ہیچ
یکی از خلفاء الراشدین یا از ائمہ اربعہ
مجتہدین یا از مشایخ امت المرحومین
کفر صریحاً نہ فرمودند زیراکہ
اصحابی کالنجوم بایہم
اقتدیتم اہتدیتم
مشہور است کذالک ہذا الحکم بین المذاہب
الاربعہ ہم معمور و مسطور است و انکار
مہدی موعود صریحاً و اضحاً حکم
کفر فرمود کما قال اللہ تعالیٰ
ومن یکفر بہ من الاحزاب
فالنار موعدہ و فی
الحدیث من طبقات
الفقہاء قال النبیؐ من
انکر المہدی فقد کفر و
فی الحدیث من کذب
المہدی فقد کفر و فی الحدیث
سیخرج من امتی مہدی علیٰ
رأس کل مائۃ سنۃ
تسعۃ منہم لغوی والعاشر
موعود من آمن بہ فقد
آمن بی و من کفر بہ فقد
کفر بی و کذا اقدور دفی
منقول المقبول کما ذکر

پس ظاہر ہوا اس سے کہ مہدیؑ افضل و اشرف ہیں
تمام اولیاء کاملین اولین اور آخرین سے فقط۔
بیسویں خصوصیت یہ کہ خلفائے راشدینؓ
یا چاروں ائمہ مجتہدین یا دیگر مشائخین اُمت
مرحومہ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کے
انکار کو بھی نبیؐ نے کفر صریح نہیں فرمایا چنانچہ
اصحاب کی شان میں آنحضرتؐ نے یہ فرمایا ہے
میرے اصحاب تاروں کے مانند ہیں تم ان میں
سے جس کی پیروی کروگے راہ راست پاؤگے
یہ بشارت مشہور ہے اور یہی حکم چاروں مذاہب
کے درمیان دائر اور مسطور ہے لیکن مہدی موعودؑ
کے انکار کا کفر ہونا صاف و صریح طور پر ظاہر
فرمایا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
(ترجمہ آیت) اور جو کوئی جھٹلائے اسکو گروہوں
میں سے تو دوزخ اس کا ٹھکانا ہے اور ایک
حدیث میں ہے جو طبقات الفقہاء میں مذکور ہے
فرمایا نبی علیہ السلام نے جو کوئی انکار کیا مہدی کا
پس وہ کافر ہوا اور ایک حدیث میں ہے جو کوئی
جھٹلایا مہدی کو پس وہ کافر ہوا اور ایک حدیث
میں ہے، قریب ہے کہ نکلے میری اُمت سے
ہر سو سال پر ایک مہدی ان میں سے نو مہدی
لغوی (بمعنی ہدایت یافتہ) ہوں گے اور دسواں
موعود ہوگا جو اس پر ایمان لایا وہ مجھ پر ایمان لایا
اور جو اس کو جھٹلایا پس وہ مجھ کو جھٹلایا اور ایسا
ہی مذکور ہے۔ منقول مقبول میں چنانچہ تفسیر

فی تفسیر کاشف المعانی تحت قولہ تعالیٰ و اذا اخذ اللہ میثاق النبیین الآیۃ قال فکان تکذیب المہدی کتکذیب احد من الانبیاء لان فی تکذیبہ تکفیرہ و تکفیر المومن الصالح کفر انتہیٰ در باب انکار کفر دلائل بسیار بے شمار است و رسالہا نوشتہ شدہ است کہ حاجت تکرار نیست لاکن درینجا بخوف دراز شدن کلام اختصار کردہ می شود فثبت ان امام الاولین والآخرین کان افضل من الخلفاء الاربعۃ والائمۃ الاربعۃ المجتہدین فقط

خصوصیت بست و یکم آنکہ قال النبیؐ فی حقہ یخرج المہدی و علیٰ راسہ غمامۃ فیہا ملک ینادی ھذا المہدی خلیفۃ اللہ تعالیٰ فاتبعوہ و در روایت است کہ سہ ہزار فرشتہ برای مدد او ہمیشہ ملازم باشند و قال سعد الدین حموی رحمۃ اللہ تعالیٰ لن یخرج المہدی حتی یسمع من ثلاث لحلہ

کاشف المعانی میں اللہ تعالیٰ کے قول و اذا اخذ اللہ میثاق النبیین (اور جب کہ لیا اللہ نے عہد نبیوں سے) الخ کے تحت مفسر نے ذکر کیا ہے کہ جھوٹا قرار دینا مہدیؑ کو مانند جھوٹا قرار دینے کے ہے نبیوں میں سے کسی نبی کو کیونکہ ذات مہدیؑ کو جھٹلانا ذات مہدیؑ کو کافر قرار دینا ہے اور کافر قرار دینا کسی مومن صالح کو کفر ہے انتہیٰ مہدی علیہ السلام کو جھٹلانا کفر ہونے کے باب میں دلیلیں بے شمار ہیں اور بہت رسالے لکھے جا چکے ہیں جن کے مندرجات کو دہرانے کی یہاں حاجت نہیں لیکن اس جگہ بخوف طوالت کلام کو مختصر کیا جاتا ہے پس ثابت ہوا کہ امام اولین و آخرین علیہ السلام ہی افضل ہوئے چاروں خلفائے راشدینؓ اور چاروں ائمہ مجتہدینؒ سے فقط

اکیسویں خصوصیت یہ کہ نبی علیہ السلام نے حضرت مہدیؑ کے حق میں فرمایا ہے نکلے گا۔ مہدی اس حال میں کہ اُس کے سر پر ابر سایہ کیا رہے گا جس میں ایک فرشتہ ندا دیتا رہے گا کہ یہی مہدی ہے اللہ تعالیٰ کا خلیفہ پس اس کی پیروی کرو اور ایک روایت میں ہے کہ تین ہزار فرشتے مہدی علیہ السلام کی مدد کے لئے ہمیشہ متعین رہیں گے اور سعد الدین حموی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہا انہوں نے کہ جہاں کہیں مہدی علیہ السلام نکلیں گے انکے

اسرار التوحید انتھیٰ قد
صح ذٰلک بحکم المشاھدۃ والمعائنۃ
عند المؤمنین کما قال اللّٰہ تعالیٰ
اِن تسمع الا من یؤمن بآیٰتنا فھم
مسلمون فاعلم ایھا المصدق این نزول
فرشتگاں کہ در حق مہدیؑ فرمود بجز آنذات
پیغمبر صفات در حق ہیچ کس وارد نشدہ بود فقط
فظہر انہ افضل الاولیاء من
کلھم خصوصیت بست و دوم آنکہ
قال النبی صلعم ان جبرئیل
یکون علیٰ مقدمتہ و میکال علیٰ
ساقتہ ۔ ھٰذا الحدیث قد صح
فی حقہ بحکم القاطعۃ عند
المصدقین لاکن لا یخفی
علی المؤمنین شان نزول ولقد
رآہ بالافق المبین فاعلم
ایھا المصدق، ھٰذہ الخصوصیۃ
لا یجوز لغیر المھدی
کما لا یخفی علی اھل
الاسلام من الخاص والعام
خصوصیت بست و سوم آنکہ برکتف
مبارک حضرت مہدی موعودؑ مہر ولایت
مثل مہر نبوت پیغمبرؐ بود کما روی عن
علیؓ قال المھدی مولدہ
بالمدینۃ من اھل بیت النبیؐ

نعلین کے تسموں سے توحید کے اسرار سنائی دینگے
انتھیٰ یہ بات بھی بحکم مشاہدہ و معائنہ مؤمنین کے
پاس ثابت ہو چکی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہے (ترجمہ آیت) تو انہی کو سُنا سکتا ہے جو
ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں پس وہی مسلمان
ہیں ۔ پس معلوم کرلے مصدق کہ فرشتوں کے
اُترنے کی یہ بشارت جو مہدیؑ کے حق میں پیغمبرؐ
نے دی ہے سوائے اس ذاتِ پیغمبر صفاتؑ کے
اور کسی کے حق میں وارد نہیں ہوئی ہے ۔ پس
ظاہر ہو چکا کہ حضرت مہدیؑ سب اولیاءؒ سے
افضل ہیں بائیسویں خصوصیت یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبرئیل مہدی کے
سامنے اور میکائیل پیچھے پیچھے رہیں گے یہ حدیث
بھی بحکم دلائل قاطعہ حضرت مہدیؑ کے حق میں
مصدقین کے پاس صحیح ثابت ہو چکی ہے چنانچہ
مخفی نہیں ہے سب مؤمنین پر شانِ نزول آیتِ
کریمہ ولقد راٰہ بالافق المبین
(اور البتہ دیکھ ہی لیا (محمدؐ) نے اس کو روشن ترین
بلندی پر) کا پس جان اے مصدق کہ یہ خصوصیت
جائز نہیں ہے مہدی علیہ السلام کے سوائے
کسی کے لئے چنانچہ یہ امر خاص و عام اہلِ اسلام
پر مخفی نہیں ہے تیئسویں خصوصیت یہ کہ
حضرت مہدیؑ کے کتفِ مبارک پر مہرِ ولایت
مثل پیغمبرؐ کی مہرِ نبوت کے تھی ۔ چنانچہ حضرت
علیؓ سے روایت کی گئی ہے کہ فرمایا آپ نے مہدی

اسمه اسم النبی واسم ابیه اسم اب النبی و علی کتفه علامة مثل علامة النبی یخرج بذات النبی خلقة قد صح هذا المنقول فی حقه بشهادة اکثر العلماء کما لا یخفی علی الخاص والعام فظهر بذلك انه افضل من الکل خصوصیت بست و چهارم آنکه نقلست حضرت امام علیه السلام در فرح المفرح المقام درمیان مجمع خاص و عام فرمودند که فرمان حق تعالی می شود که اے سید محمد خدا را بچشم سر دیدهٔ فرمود آری دیدم باز فرمان شد که اے سید محمد خدائے را بچشم دل دیدهٔ فرمود آرے دیدم باز فرمان شد که اے سید محمد خدا را موی بموی دیدهٔ فرمود آرے دیدم نیز فرمودند که اینک رسول الله استاده گواه اند و نیز فرمودند که بینائی ذات باری تعالی بار امانت است و بار امانت که ما همین دو تن ادا کردند یکی خاتم النبی دوم خاتم الولی و نیز حکم کرده و کرات و مرات فرموده اند که بر هر مرد و زن طلب دیدار خدائے تعالی فرض است تا آنکه بچشم سر

کا مقام پیدائش مدینہ ہے وہ اہل بیت نبیؐ سے ہے اس کا نام نبیؐ کا نام اور اسکے باپ کا نام نبیؐ کے باپ کا نام ہوگا اور اسکے کندھے پر ایک نشانی مانند نبیؐ کی نشانی کے ہوگی پیدائش میں وہ نبیؐ کی ذات کے مشابہ ہوکر نکلے گا یہ بیان بھی حضرت مہدیؑ کے حق میں اکثر علماء کی شہادت سے صحیح ثابت ہو چکا ہے چنانچہ یہ بات خاص عام پر مخفی نہیں ہے پس اس سے بھی ظاہر ہوا کہ آنحضرتؑ سب اولیاء سے افضل ہیں۔

چوبیسویں خصوصیت یہ کہ نقل ہے حضرت امامؑ علیہ السلام نے مقام فرحت بخش فرہ میں خاص و عام کے مجمع کے درمیان فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ اے سید محمد خدا کو تو نے چشم سر سے دیکھا بندے نے عرض کیا ہاں دیکھا پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد خدا کو تو نے چشم دل سے دیکھا بندے نے عرض کیا ہاں دیکھا پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد تو نے خدا کو بال بال سے دیکھا بندے نے عرض کیا ہاں دیکھا نیز آنحضرتؑ نے فرمایا یہ دیکھو رسول اللہ رویت اللہ کے گواہ کھڑے ہیں نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ذات باری تعالیٰ کی بینائی ہی بار امانت ہے اور بار امانت کو جیسا کہ چاہیے یہی دو تن اٹھائے ہیں ایک خاتم النبی دیگر خاتم الولی نیز بارہا آنحضرتؑ نے یہ حکم بتاکید ظاہر فرمایا ہے کہ ہر مرد اور عورت پر دیدار خدائے تعالیٰ کی طلب فرض ہے جب تک کہ چشم سر سے یا چشم دل سے یا خواب میں خدائے تعالیٰ کو نہ دیکھے مومن نہ ہوگا

یا بہ چشم دل ویا در خواب خدا یرا نہ بیند مومن نباشد مگر طالب صادق کہ ردی دل خود را از غیر حق گردانیدہ سوی مولیٰ آوردہ ہموارہ مشغول بخدا است واز دنیا وخلق عزلت گرفتہ ہمت از خود بیروں آمدن می کند ایں چنیں کس را ہم حکم ایمان کردہ فاعلم ایها المصدق ایں بیاں رویت باری تعالیٰ در دار دنیا خصوصیت مہدی موعودؑ بود ورای آنحضرتؐ ہیچکس را ایں خصوصیت نہ سزد ورو انبود فظهر بذٰلک انه افضل من جمیع الصحابة المکرمین وکل الاولیاء الکاملین **خصوصیت بست وپنجم آنکہ نقلست** کہ روزی حضرت امامؑ بفرمان ملک العلام فرمودند کہ فرمان حق تعالیٰ می شود کہ ای سید محمد خلق اولین وآخرین را بہ پیشوائی قبول کن بندہ عرض کرد کہ الٰہی ایں ضعیف را چہ طاقت وقدرت باشد کہ پیشوائی ایشاں تواند باز بفضل خدا وعنایت خدا کہ بریں بندہ است نظر کردیم وگفتیم کہ خداوندا بفضل تو وبہ عنایت انچہ می فرمائی پیشوائی اختیار کردیم اگرچہ دہ چنداں دیگراں باشند قبول کردیم هذه خصوصية النبی قد اعطی الله تعالیٰ للخاتم الامام فظهر انه افضل واکرم من الکل فقط

مگر صادق جو اپنے دل کا رخ غیر حق سے پھیرا ہوا مولیٰ کی طرف لایا ہوا ہمیشہ مشغول بہ یادِ خدا ہے اور دنیا وخلق سے عزلت کیا ہوا ہے اور اپنے سے باہر ہونے کا قصد کرتا ہے ایسے شخص کے لئے بھی آنحضرتؐ نے حکمِ ایمان فرمایا ہے پس معلوم کر اے مصدق کہ یہ بیان باری تعالیٰ کے دیدار کا دار دنیا میں کرنا خصوصیت مہدی موعو دہی کی تھی سوائے آنحضرتؐ کے اور کسی کے لئے یہ خصوصیت سزاوار نہیں تھی نہ ہو سکتی تھی پس ظاہر ہوا اس سے بھی کہ آنحضرتؐ افضل ہوئے سب صحابۂ مکرمین اور سب اولیاء کاملین سے خصوصیت پچیسویں یہ کہ نقل ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام نے بہ فرمانِ خدا اعلام فرمایا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ اے سید محمد تمام خلائق اولین وآخرین کی پیشوائی کر سکے پھر خدا کے فضل وعنایت پر جو خدا نے اس بندے پر کیا ہے نظر کیا اور کہا کہ خداوندا تیرے فضل سے اور تیری عنایت سے جو تو فرماتا ہے پیشوائی اختیار کرتا ہوں اگرچہ دس گنے زیادہ اور ہوں ان کی پیشوائی بندے نے قبول کی یہ خصوصیت جو نبی علیہ السلام کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس خاتم ولایت امام آخر زماںؑ کو عطا فرمائی ہے پس ظاہر ہوا کہ آنحضرتؐ افضل واکرم سب سے ہیں۔

فاتبعوا **خصوصیت بست و ششم** آنکہ نقلست کہ حضرت امام علیہ السلام فرمودند کہ حق تعالیٰ بندہ را مراتب و مقامات جمیع انبیاء و اولیاء و مومنین و مومنات و احوال جملہ موجودات ہمچناں معلوم کردہ کہ چنانچہ کسی دانۂ خردل در دست دارد و ہر طرف بگرداند تا کما حقہ بشناسد و واقف گردد و ھٰذہٖ خصوصیۃ الامام لایجوز لغیرہ من الخاص والعام **خصوصیت بست و ہفتم** آنکہ نقلست کہ آنحضرت فرمودند پیش ایں بندہ تصحیح می شود ہر کہ ایں جا مقبول شد او مقبول خدا است و ہر کہ پیش ایں بندہ صحیح نشد او عند اللہ مردود است و نیز فرمودند کہ حق تعالیٰ مارا جمیع اہل ایمان را نمودہ است کسانیکہ پیش از ما بودند و کسانیکہ تا قیامت خواہند شد و نیز فرمودند میدانم ہر یکے را کہ فیض می گیرند از طاقچۂ ولایت مصطفےٰ صلعم کہ ذات من است ہر مقدار کہ باشد فاعلم ایہا المصدق ھٰذہ الفضیلۃ لم یعط من اللہ تعالیٰ سوی الخاتم الولایۃ

خصوصیت بست و ہشتم آنکہ حضرت شمس الولایت کامل بار امانت فرمود: ہر حکمی و بیانی کہ در تفاسیر و جز آں

فقط پس اے مومنو آنحضرتؑ کی اتباع کرو۔

چھبیسویں خصوصیت یہ کہ نقل ہے حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے بندے کو مراتب اور مقامات تمام انبیاء اولیاء مومنین اور مومنات کے اور احوال جملہ موجودات کے، اسطرح معلوم فرما دیئے ہیں جیسا کہ کوئی شخص رائی کا دانہ ہتیلی میں لے اور ہر طرف پھرائے جیسا کہ چاہیئے پہچان لے اور اس کے حال سے واقف ہو یہ خصوصیت بھی امام علیہ السلام ہی کی ہے جو آپکے سوائے خاص و عام میں سے کسی کے لئے روا نہیں۔

ستائیسویں خصوصیت یہ کہ نقل ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اس بندے کے آگے تصحیح ہوتی ہے جو اس جگہ مقبول ہوا وہ خدا کے آگے مقبول ہے اور جو کوئی اس بندے کے سامنے صحیح نہیں ہوا وہ اللہ کے پاس مردود ہے، نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھے تمام اہلِ ایمان کو دکھلایا ہے اُن تمام کو جو ہمارے سے پہلے تھے اور اُن تمام کو بھی جو قیامت تک ہوں گے نیز آنحضرتؑ نے فرمایا میں ہر ایک کو جانتا ہوں جو فیض لیتا ہے ولایت مصطفےٰ صلعم کے طاقچہ سے کہ وہی میری ذات ہے جس مقدار میں جو بھی فیض لے۔ پس جان اے مصدق کہ یہ فضیلت اللہ تعالیٰ کی طرف سے سوائے خاتم ولایتؑ کے اور کسی کو نہیں دیگئی

مخالف بیان ایں بندہ باشد آں صحیح نیست وہر اعمال و بیان کہ ازیں بندہ است از تعلیم خدا و از اتباع مصطفےٰ صلعم است ھٰذہ خصوصیۃ المھدی لایجوز لغیرہ فقط

خصوصیت بست ونہم آنکہ حضرت شمس التجلی علیہ السلام فرمود کہ در احادیث اختلاف بسیار است و ایں صحیح شدن مشکل است ہر حدیثے کہ موافق کتاب خدائے تعالیٰ و حال ایں بندہ است آں صحیح است فاعلم ایھا المصدق ھٰذا الفضل لم یعط لاحد من الاولیاء ذو التعظیم ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم۔

خصوصیت سی ام آنکہ فرمودہ اندکہ خناس بندہ مسلمان شدہ است کما روی عن النبی وھٰذہ الخصوصیۃ لم تکن لغیرہ قال الولی الصادق المھاجر مع المھدی الھداد بن حمید رضی اللّٰہ عنہ

شعر

اٹھائیسویں خصوصیت یہ کہ حضرت شمس ولایت حامل بار امانت نے فرمایا جو کوئی حکم اور جو کوئی بیان تفاسیر اور ان کے سوا اور کتابوں میں اس بندے کے بیان کے مخالف واقع ہو وہ صحیح نہیں ہے اور جو کوئی عمل اور بیان اس بندے کا ہے خدا کی تعلیم اور مصطفےٰ کی اتباع سے ہے یہ خصوصیت حضرت مہدیؑ ہی کی ہے جو دوسرے کے لئے جائز نہیں فقط

انتیسویں خصوصیت یہ کہ حضرت شمس تجلی علیہ السلام نے فرمایا کہ احادیث میں اختلاف بہت ہے ان کی صحت مشکل ہے جو کوئی حدیث اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق اور اس بندے کے حال کے موافق ہو وہ صحیح ہے پس معلوم کر اے مصدق کہ یہ فضیلت سوائے آنحضرتؑ کے اولیاء صاحبان عظمت میں سے اور کسی کو نہیں دی گئی یہ بخشش ہے اللہ کی دیتا ہے اللہ جسے چاہے اور اللہ ہی صاحب فضل عظیم ہے۔

تیسویں خصوصیت یہ کہ آنحضرتؑ نے فرمایا ہے کہ بندے کا خناس مسلمان ہو چکا چنانچہ ایسی ہی روایت حضرت نبی صلعم سے بھی آئی ہے اور یہ خصوصیت سوائے آنحضرتؑ کے اور کسی کے لئے نہیں چنانچہ فرمایا ہے ولی صادق مہاجر حضرت مہدیؑ بندگی میاں الہداد بن حمید رضی اللہ عنہ نے ؎

(ترجمہ بیت)

؎ قال علیہ السلام ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن قالوا ایاک قال وایای الا ان اللہ تعالیٰ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر۔ رواہ ابن مسعودؓ

ماند ہمزاد این و آں کافر
شد مسلماں ہر دو تن ہمزاد

نعلم انہ افضل من الاولیاء کلہم

خصوصیت ۲۱ وحکم انہ الھجرۃ مع المھدی فرض کما ذکر فی تفسیر المدارک تحت قولہ تعالیٰ فالذین ھاجروا الآیۃ الھجرۃ کائنۃ فی آخر الزمان کما کانت فی اول الاسلام فمن لم یھاجر مع المھدی بعد التصدیق حکم علیہ بالنفاق الا من کان معذورا وھکذا اجری ھذا الحکم فی رعیتہ نعلم ان من کانت الھجرۃ معہ فرضا فلا محالۃ افضل من الکل

خصوصیت ۲۲ ودوم انہ من خرج معہ مہاجرا من وطنہ ثم رجع الی بیتہ بغیر اذنہ صار منافقا بامر اللہ تعالیٰ لانہ التابع التام والھجرۃ معہ فرض ھذا الحکم لم یکن مع ابی بکر وعمر وغیرھما نظھر انہ افضل منھما

رہا ہمزاد ہر انساں کا کافر
مسلماں ہیں انہی دو تن کے ہمزاد

پس معلوم ہوا کہ آنحضرتؑ دیگر سب اولیاء اللہ سے افضل ہیں۔

اکتیسویں خصوصیت یہ کہ حضرت مہدیؑ کے ساتھ ہجرت فرض ہے، چنانچہ تفسیر مدارک میں اللہ تعالیٰ کے قول فالذین ھاجروا الخ کے تحت ذکر کیا ہے ہجرت آخری زمانے میں ہونے والی ہے جیسی کہ اسلام کے شروع میں تھی پس جس نے بعد تصدیق کے حضرت مہدیؑ کے ساتھ ہجرت نہیں کی اس پر آنحضرتؑ نے حکم نفاق جاری فرمایا۔ بجز اس کے کہ کوئی معذور ہو اور اسی طرح یہ حکم آنحضرتؑ کے پیروؤں کے زمانے میں بھی جاری ہے پس معلوم ہوا کہ وہ ذات جس کے ساتھ ہجرت فرض ہے لامحالہ سب سے افضل ہے۔

بتیسویں خصوصیت یہ کہ جو کوئی آنحضرتؑ کے ساتھ مہاجر ہو کر نکلا اپنے وطن سے پھر لوٹا اپنے گھر کو بغیر آنحضرتؑ کی اجازت کے تو وہ حکم خدائے تعالیٰ سے منافق قرار پایا کیونکہ آنحضرتؑ تابع تام حضرت نبی علیہ السلام کے تھے اور ہجرت آپ کے ساتھ فرض تھی آپ کا ساتھ چھوڑنے والا اللہ کے حکم سے منافق ہونے کا حکم آنحضرتؑ ہی کے لئے خاص تھا جو ابوبکرؓ و عمرؓ وغیرہما کے لئے نہیں رہا پس ظاہر ہوا

[illegible] عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کے ساتھ بھی ہے آنحضرتؑ نے فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے مگر اللہ نے مجھے اس پر غالب کیا ہے پس وہ مسلمان ہو چکا ہے اور کوئی فرمائش نہیں کرتا مگر نیکی کی۔ (مسلم)

رضی اللہ عنہما فقط

خصوصیت سی و سوم آنکہ آں شمس المنیر
حضرت امیر فرمودہ اند ہر حکمیکہ بیان می کنم از خدا و بامر خدا بیان می کنم ہر کہ ازیں احکام یک حرف را منکر شود او عند اللہ ماخوذ گردد فاعلم ایھا المصدق ھذا الحکم لا یجوز لغیر المھدی فقط فلذا ظہر انہ افضل من الخلفاء الراشدین و اولیاء المقربین والائمۃ الاربعۃ المجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

خصوصیت سی چہارم آنکہ از بندگی میاں دلاور رضی اللہ عنہ نقلست کہ از زبان مبارک حضرت امام آخر زماں امیر جہاں شنیدم کہ فرمودہ اند در دانا پور جذبہ شد اول مرتبہ تجلی ذات شد فرمان رسید کہ اے سید محمد ترا علم کتاب خود دادیم و علم مراد اللہ عطا کردیم و بر اہل ایمان آمر ترا گردانیدیم و کلید خزائن ایمان بدست تو دادیم و ناصر دین محمدی ترا کردیم فقط انکار تو انکار ماست و انکار ما انکار تست۔

خصوصیت سی و پنجم آنکہ نقلست کہ حضرت خاتم الولایت خلاصۂ نور نبوت

کہ آنحضرتؑ ان دونوں حضراتؓ سے افضل ہوئے فقط

تینتیسویں خصوصیت یہ کہ اُس شمسِ منیر حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ جو کوئی حکم میں بیان کرتا ہوں خدا کی طرف سے خدا کے حکم سے بیان کرتا ہوں جو کوئی ان احکام سے ایک حرف کا منکر ہوگا اللہ کے پاس پکڑا جائے گا۔ پس معلوم کر اے مصدق یہ حکم سوائے حضرت مہدیؑ کے اور کسی کے لئے جائز نہیں ہے فقط پس اسی سے ظاہر ہے کہ آپ افضل ہوئے خلفائے راشدینؓ اولیاء مقربین اور چاروں ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے۔

چوتیسویں خصوصیت یہ کہ حضرت بندگی میاں دلاور رضی اللہ عنہٗ سے منقول ہے آنحضرتؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت امام آخر زماں امیر جہاں علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے دانا پور میں جذبہ ہوا تو پہلی مرتبہ تجلی ذات ہوئی۔ فرمان پہنچا کہ اے سید محمد ہم نے تجھکو اپنی کتاب کا علم دیا اور علم مراد اللہ تجھکو عطا کیا ہے اور اہلِ ایمان پر تجھے آمر (حاکم) گردانا ہے اور ایمان کے خزانوں کی کنجیاں تیرے ہاتھ دی ہیں اور تجھے ہم نے دینِ محمدی کا ناصر کیا ہے تیرا انکار ہمارا انکار ہے اور ہمارا انکار تیرا انکار ہے

پینتیسویں خصوصیت یہ کہ نقل ہے حضرت

فرمود کہ فرمان شد یا نورِ نورِ ہی یا سرِ سرِ ہی یا خزائن معرفتی افتدیت ملکی علیک یا محمد فاعلم ایھا المصدق این خطاب بجز امام اولو الالباب ہیچ کس را روا نیست فظہر بذلک انہ افضل واکرم من الکل فقط

خصوصیت سی و ششم آنکہ خافی نیست بر خاص و عام کہ اکثر انبیاء و رسل و اولو العزم افضل علیہم السلام آرزوی صحبت مہدی موعود داشتہ ہر یکے دعا طلبیدہ بود کہ مارا در امت محمدی و در گروہ مہدی جمع کن چنانچہ صاحب دیوان مہری درباب نعت حضرت امیر علیہ السلام می فرمایند

بل چہ عالم ز آدم و عیسیٰ
ز نبی و خلیل و از موسیٰ
بود غایت بہ صحبتش ہوسیٰ
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور

(والمثنوی)

خاتمِ ولایت خلاصہ نورِ نبوت نے فرمایا کہ فرمان ہوا اے میرے نور کے نور اے میرے راز کے راز اے میری معرفت کے خزانے میں نے تجھ پر فدا کیا اپنا ملک اے محمد پس معلوم کر اے مصدق کہ یہ خطاب ساتھ حضرت خاتم نبوتؐ کے بجز خاتم ولایت امام اولوالالبابؑ کے اور کسی کے لئے روا نہیں ہے پس ظاہر ہوا اس سے بھی کہ آنحضرتؑ افضل واکرم سب اولیاء سے ہیں فقط

چھتیسویں خصوصیت یہ کہ خاص و عام پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ اکثر انبیاء اور مرسلین و اولوالعزم وافضل علیہم السلام مہدی علیہ السلام کی صحبت کے متمنی تھے دعا کے ساتھ اس امر کے طالب تھے کہ اے بارِ خدا امتِ محمدی اور گروہ مہدی میں ہم کو شامل فرما چنانچہ صاحب دیوان مہریؒ نے حضرت امام علیہ السلام کی نعت میں فرمایا ہے

(ترجمہ ابیات)

کیا ہے عالم کہ آدمؑ و عیسیٰؑ
تھے نبیؐ و خلیلؑ اور موسیٰؑ
انتہا درجہ اس کے سب شیدا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور

نیز حضرت مہریؒ ہی نے فرمایا ہے ؎

(ترجمہ مثنوی)

نقطۂ آں دائرۂ مفضلاں
شد متمنائے ہمہ مرسلاں
خواست ز حق ہر یک از اں اولین
رب اجعلنی من الآخرین

خصوصاً مہتر موسیٰ و عیسیٰ علیہ السلام کما قال النبیؐ ولقد تمنیٰ اثنا عشر نبیا ان یکونوا من امتی ومنہم موسیٰ ابن عمران وعیسیٰ ابن مریم علیہم السلام فاعلم ایہا المصدق اکنوں کہ مہتر عیسیٰ می آیند دعاء ایشاں اجابت شدہ است وبہرہ از ختم ولایت می گیرند فثبت بالقطع ہذہ الفضیلۃ ومرتبۃ العلیۃ لم یعط من الاولین والآخرین سوی المحمدین الخاتمین نبی النبی والمہدی علیہما السلام لانہما سید المخلوقین فقط۔

اکنوں فضائل آنکسانیکہ در صحبت مہدی موعودؑ مشرف شدہ بودند بشنو ودریاب کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ ورسول وی در حق ایشاں چہ فرمودہ اند۔

خصوصیت سی وہفتم آنکہ خصائص قوم حضرت مہدی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ابدی کہ خاص کردہ قوم ویرا خدائے تعالیٰ در کلام

دائرۂ ذوالفضل کا نقطہ وہی
جسکے طلبگار رُسل تھے سبھی
کرتے تھے حق سے یہ دعا اولین
بارِ خدا کر ہمیں در آخریں

خصوصاً مہتر موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے بہ تحقیق تمنی ہوئے بارہ انبیاء اس امر کے کہ میری اُمت سے ہوں اُنہی میں سے موسیٰ بن عمران اور عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام ہوئے ہیں پس جان اے مصدق اب جو مہتر عیسیٰؑ آنے والے ہیں ان کی دعا قبول ہو چکی ہے اور وہ ختمِ ولایت سے بہرہ مند ہونے والے ہیں پس قطعی طور پر ثابت ہو چکا کہ یہ فضیلت اور یہ رتبہ عالی نہیں دیا گیا اولین و آخرین میں سے کسی کو بھی سوائے محمدین خاتمین نبی اور مہدی علیہم السلام کے کیونکہ یہی دو ساری مخلوق کے سردار ہوئے ہیں فقط۔

اب یہاں سے فضائل اُن اشخاص کے جو حضرت مہدی موعودؑ کی صحبت سے مشرف ہوئے سُن اور معلوم کر کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ اور حق تعالیٰ کے رسولؐ نے ان کے حق میں کیا فرمایا ہے۔

سینتیسویں خصوصیت حضرت مہدی علیہ السلام کی قوم کی خصوصیتوں کو متضمن ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضوانِ ابدی ہے کہ خاص فرمادیا ہے

خویش بہ اوصاف مخصوصہ کہ بجز آں قوم ہیچ کس را ممکن نیست مثلاً قولہ تعالیٰ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہ اذلۃ علی المومنین واعزۃ علی الکافرین ویجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم الاٰیۃ وفی الاٰیۃ فان یکفر بھا ھٰؤلاءِ فقد وکلنا بھا قوما لیسوا بھا بکافرین وفی الاٰیۃ وان تتولوا یستبدل قوم غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم بمثلہ آیات نیز دریں باب بسیار است فاما بجہت تطویل شدن سخن اختصار کردہ شد ونیز بر اہلِ تمیز واضح باد کہ حضرت رسولؑ اصحاب حضرت امامؑ را بشرف بشارت خود بمنزلت خود بشر ساختہ مشرف فرمودہ اند ہیچ کس را بمثل آں بشارات واضحات نیست لغیر المہدی فقط فمنھا ماذکرھ فی تمہید عین القضات روی عن ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ صلعم آہ واشوقا الیٰ لقاءِ اخوانی یکونون من بعدی شانھم کشان الانبیاء وھم عند اللہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں آنحضرتؑ کی قوم کو ایسے اوصافِ مخصوصہ کے ساتھ کہ بجز اس قوم کے اور کسی کے لئے ممکن نہیں ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کا یہ قول (ترجمۂ آیت) پس عنقریب لائے گا اللہ ایک قوم کو کہ اللہ ان کو دوست رکھے گا اور وہ اللہ کو دوست رکھیں گے حقیر رہیں گے مومنوں کے حق میں اور غالب رہیں گے کافروں پر اور اللہ کی راہ میں جہاد کرینگے اور نہ ڈریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے الخ اور ایک آیت میں ہے (ترجمۂ آیت) پس اگر جھٹلائیں ان نشانیوں کو وہ سب تو ہم نے ان نشانیوں کو ایک قوم کے سپرد کر دیا ہے جو ان کو جھٹلانے والے نہیں ۔ اور ایک آیت میں ہے (ترجمۂ آیت) اور اگر تم پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ تو اللہ تمہارے بدلہ میں تمہارے سوائے ایک قوم کو لائے گا جو تم جیسے نہ ہوں گے ۔ ان آیات کے مانند اس باب میں بہت سی آیتیں ہیں لیکن عبادت کی درازی کے اندیشہ سے کلام مختصر کیا گیا ہے نیز صاحبانِ تمیز پر واضح ہو کہ حضرت رسول اللہ علیہ السلام نے حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام کے اصحاب کو اپنے ہم منزلت ہونے کی بشارت کے شرف سے مشرف فرمایا ہے اور کسی کے لئے ایسی بشارات واضح نہیں ہیں حضرت مہدیؑ کے سوا ایسی انہی میں سے

بمنزلة الشهداء يفرون
من الآباء والامهات والاخوان
والاخوات لابتغاء مرضات
الله تعالیٰ وهم يتركون
المال لله ويذللون انفسهم
بالتواضع ولا يرغبون
فی الشهوات وفضول الدنيا
ويجتمعون فی بيت من بيوت الله
تعالیٰ مغمومين محزونين من
حب الله وقلوبهم الی الله
وروحهم من الله وعملهم لله الی
آخر الحديث وفی الحديث
قال النبیؐ انی لاعرف
اقواما هم بمنزلتی
فقال الاصحاب كيف
يكون يا رسول الله وانت
خاتم النبيين ولا نبی
بعدك فقال ليسوا
من الانبياء ولا الشهداء
ولكن يغبطهم الانبياء
والشهداء لقربهم ومقعدهم
من الله وهم المتحابون
فی الله وكذا فی سراج السائرين
ومفتاح النجات قال
النبیؐ يخرج فی آخر الزمان

وہ روایت ہے جو تمہید عین القضاۃ میں مذکور
ہے کہ روایت کی گئی ہے ابو ذرؓ سے کہا انہوں
نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے آہ مجھے اپنے بھائیوں
کی ملاقات کا اشتیاق ہے جو میرے بعد ہونگے
اُن کی شان انبیاءؑ کی شان ہوگی اور وہ اللہ
کے پاس شہیدوں کے مرتبہ میں ہوں گے وہ
اپنے ماں باپ بھائیوں بہنوں سے بھاگیں گے
خدا کی خوشنودی کے لئے اور وہ اللہ کے لئے
سب مال و دولت کو ترک کرینگے اور اپنی
ذاتوں کو حقیر کئے رہیں گے تواضع سے
شہوتوں اور دنیا کی فضول باتوں کی طرف
رغبت نہیں کرینگے اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے
کسی ایک گھر میں جمع رہیں گے اللہ کی جستجو
میں غمگین و حزیں رہیں گے ان کے دل اللہ
کی طرف لگے رہیں گے اور ان کی راحت
اللہ ہی سے ہوگی اور ان کے سب کام خالص
اللہ کے لئے ہونگے الخ اور ایک حدیث
میں ہے نبیؐ نے فرمایا بے شک میں پہچانتا
ہوں اُن اشخاص کو جو میرے درجہ کے ہونگے
صحابہؓ نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا یا رسول اللہ
جبکہ آپ ہی سب نبیوں کے خاتم ہیں اور
آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تب آنحضرتؐ نے
فرمایا وہ انبیاء اور شہداء نہوں گے لیکن
انبیاء اور شہداء اُن کا قرب و منزلت
اللہ کے پاس دیکھکر ان پر رشک کرینگے

قوم انا منهم وهم منى وان
عامتهم اولياء الله
قال رجل يا رسول الله
ما علامتهم قال هم
قوم ليسوا بكثرة العلم
وليس عندهم من كتاب
كثير يتعلمون القرآن
على كبر سنهم ويتعلمون
الحكمة من حلاوة القرآن
والايمان والسنة تثبت
فى قلوبهم من الجبال الرواسى
يبعثهم الله بالبشرى
ويرضيهم بما هم فيه
ويحشرهم فى زمرة الانبياء
ويرزق العباد بسببهم
ويدفع البلاء بسببهم
بمثله درین باب احادیث بسیار
است لاکن خیر الکلام با اختصار است
تا علم ایها المصدق اول مقام
منزلت رسولؐ باید شناخت تا مقام
و منزلت ایشان علیهم الرضوان معلوم
شود و در خصایص قوم خصوصیت امام قوم
است چوں قوم ایں چنیں باشد شرف
متبوع شاں چہ نوع باشد بہ طریق
انصاف فہم باید کرد تا ظہور انہ افضل

اور وہ سب آپس میں محبت رکھنے والے
ہوں گے اللہ کی راہ میں ایسا ہی مذکور ہے
سراج السائرین اور مفتاح النجات میں کہ
فرمایا نبیؐ نے آخر زمانے میں ایک قوم ہو گی
کہ میں اُن سے ہوں اور وہ مجھ سے ہوں گے
اور ان میں کے عام لوگ بھی اولیاء اللہ رہیں گے
کسی نے کہا یا رسول اللہ اُن کی کیا نشانی ہو گی
آنحضرتؐ نے فرمایا وہ لوگ زیادہ علم والے
نہ ہوں گے ان کے پاس بہت کتابیں نہ ہوں گی
بڑی عمر کے ہو کر بھی قرآن سیکھیں گے اور
قرآن کی حلاوت سے حکمت معلوم کرینگے ایمان
اور سنت ان کے دلوں میں اُونچے پہاڑوں
سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ جمے ہوں گے
اللہ انہیں خلق میں خوشخبری کے ساتھ بھیجے گا
اور ان کے سب احوال سے راضی رہے گا اور
ان کا حشر انبیاء کے زمرہ میں فرمائے گا
اور بندوں کو ان کے سبب سے روزی دیگا
ان کے طفیل سے بلاؤں کو دفع فرمائے گا
اور اس جیسی حدیثیں اس باب میں بہت
ہیں لیکن خیر الکلام وہی ہے جو مختصر ہو ۔
پس معلوم کر اے مصدق کہ اول مقام و
منزلت رسول علیہ السلام کا معلوم کرنا چاہیئے
تاکہ اس مقام و منزلت کی بشارت پانیوالوں
کا بھی مقام و مرتبہ معلوم ہو اور قوم کے
خصائص میں خصوصیت امام قوم کی ہے

من الکل۔

خصوصیت سی و ہشتم آنکہ دوازدہ اصحاب کرام کہ خلفاء حضرت امام علیہ السلام اند بزبان حضرت پیغمبر علیہ السلام مبشر بودند کما ذکر فی شرح غایتہ الاحکام عن الحافظ ابن الجوزی قال قال رسول اللہ صلعم سیکون من بعدی اثنا عشر خلیفۃ قال ھٰذا انما سیکون بعد موت المہدی الذی یخرج فی اٰخر الزمان۔ قد صح ھٰذا الحدیث فی حقھم کما قال علیہ السلام لیس الخبر کالمعائنۃ فاعلم ایھا المصدق ہیچ اولیاء امت کہ مشائخ طریقت اند وائمۂ مجتہدین کہ علمائے شریعت اند بزبان خاتم رسالت صلعم تفضیلاً مخبر بنودند و دوازدہ خلفاء ذات خاتم الاولیاء را باعداد اثنا عشر خلیفہ مبشر اند فلہٰذا قد ظہر ان المہدی الموعود علیہ السلام کان افضل من الکل کما لا یخفی علی الخاص

جب قوم ایسی ہو تو اس کے متبوع کا شرف کیسا ہوگا بطریق انصاف سمجھنا چاہیئے پس ظاہر ہوا کہ حضرت مہدیؑ (نبیؐ کے مانند سب سے افضل ہیں)

اڑتیسویں خصوصیت یہ کہ بارہ اصحاب کرام جو خلفاء حضرت امام علیہ السلام کے ہیں حضرت پیغمبرؐ کی زبانی بشارت یافتہ ہیں چنانچہ شرح غایتہ الاحکام میں مذکور ہے روایت کی گئی ہے حافظ ابن جوزی سے کہ کہا انہوں نے فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے 'میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں یہ بارہ خلیفہ ہونے کی خبر مہدیؑ کے وصال کے بعد کی ہے جو آخر زمانے میں نکلیں گے۔ پس یہ حدیث حضرت مہدیؑ کے خلفاء ہی کے حق میں صحیح ثابت ہوئی مطابق نبیؐ کے اس ارشاد کے کہ سُنی ہوئی بات دیکھی ہوئی کی جیسی نہیں پس معلوم کرلے مصدق کہ اولیاء امت جو مشائخین طریقت ہیں اور ائمۂ مجتہدین جو علمائے شریعت ہیں ان میں سے کسی کے لئے بھی بزبانی خاتم رسالتؐ ایسی تفصیلی بشارت کی خبر نہیں آئی تھی صرف ذات خاتم الاولیاءؑ کے بارہ خلفاء ہی اثنا عشر خلیفہ کے لفظ کے ساتھ بہ تعداد شمار مبشر ہیں۔ پس اس سے بھی ظاہر ہے کہ مہدی موعود علیہ السلام اور سب اولیاء اللہ سے افضل ہیں چنانچہ یہ بات خاص و عام پر مخفی

والسلام۔

خصوصیت سی ونہم آنکہ خصوصیت خلفاء ذات مہدی علیہ الصلوٰۃ موصوف بہذہ الصفات کہ یک وجود و یکذات افضل وزراء المہدی واخص الخلفاء الہادی اند و رسول علیہ السلام کرات مرات در حق شان فرمودہ اند کما روی عن ابن حجرؒ قال قال رسول اللہ علیہ السلام ان فی ہٰذہ الامۃ مہدیان فالمہدی الاول یکون داعیا فقط والثانی امیر و غازی و مقاتل معہ جند کثیر کذا فی عقد الدرر تد صح ہٰذا الحدیث فی حق سیدین الصالحین الصدیقین المحمودین الامیرین بحکم منقول المشاہیر فالاول ابن مہدی الموعود بندگی میراں سید محمودؒ ثانی مہدی والثانی امیر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما فاعلم ایہا المصدق بمثل این دو خلیفۂ ذات کہ بہ مہدیؑ یک وجود و یک صفات بودہ اند ہیچ کس را

نہیں ہے۔

انچالیسویں خصوصیت یہ کہ بالخصوص ذاتِ مہدی علیہ السلام والصلوٰۃ کے خلفاء جو موصوف ان تمام صفاتِ حسنہ سے ایک وجود اور ایک ذات ہو سکے وہ وزراء مہدیؑ ہیں افضل اور خاص الخاص خلفائے مہدی ہادی علیہ السلام کے ہیں کہ جنکی شان میں حضرت رسول علیہ السلام نے بارہا فرمایا ہے چنانچہ روایت ہے ابن حجر سے کہا انہوں نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس امت میں دو مہدی ہونگے مہدی اول داعی الی اللہ ہوگا فقط اور مہدی ثانی امیر و غازی اور جنگ کرنے والا ہوگا جسکے ساتھ بڑی فوج ہوگی اسطرح مذکور ہے عقد الدرر میں اور یہ حدیث صحیح ثابت ہوئی ہے سیدینِ صالحین صدیقینِ محمودین کے حق میں جو دو مخصوص حاکم امت کے ہیں بحکم منقول مشہور پس اُن میں اوّل فرزندِ مہدی موعودؑ بندگی میراں سید محمودؒ ثانی مہدیؑ ہیں اور دوسرے حاکم بندگی میاں سید خوندمیر ہیں رضی اللہ عنہما پس معلوم کرائے مصدق ان دونوں کے جیسے خلفائے ذاتِ مہدیؑ کے جو ایک وجود اور ایک صفات ہوئے ہیں اور کسی کے نہیں ہوئے اور حضرت عیسیٰؑ کے سوائے اور کسی کے نہوں گے پس اس خصوصیت سے بھی ظاہر ہے کہ مہدی علیہ السلام (نبیؑ کی طرح) سب سے

نشده است و بجز مهتر عیسیٰ ایچ کس را نخواهد
شد فظهر بذلك انه افضل
من الكل فقط **خصوصیت چہلم**
آنکہ فی بیان خصوصیة
رجل الموعود بحکم القرآن
والاحادیث والنقل والعقل
الذی صدیق المهدی
وحامل مملکة المهدی
علی مقدمة یقال له
فی القرآن بنقل المهدی
سلطانا نصیرا ویقال له
فی الحدیث منصور المهدی
کما ذکر فی آخر المشکوٰة
فی حق هذا الذات روی
عن علی رض انه قال قال
رسول الله صلعم فی قصة المهدی
یکون علی مقدمته رجل
یقال له منصور یوطن
لآل محمد کما مکنت قریش
رسول الله صلعم وجب علی
کل مومن ومومنة نصرته
واجابته وکذا قد ورد
فی الترمذی فی باب الثانی
بیان برهان المهدی فی
حق صدیق المهدی وسیرته

افضل ہیں۔ فقط۔
چالیسویں خصوصیت اس شخصِ موعود کی خصوصیت کے بیان میں ہے جو بحکم قرآن و احادیث و نقل و عقل صدیقِ مہدیؑ اور حامل بارِ ولایت مہدیؑ ہے جو مہدیؑ کی فوج کے پہلے دستہ میں ہے جس کا لقب ازروئے قرآن بہ نقل مہدی علیہ السلام سلطانِ نصیر ہے اور جسکو حدیث میں منصورِ مہدی بھی کہا گیا ہے چنانچہ مشکوٰۃ کے آخر میں اس ذات کے حق میں ہے روایت کی گئی ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا آنحضرت رضؐ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے قصہ میں کہ مہدی کے اصحاب کی پہلی صف میں ایک شخص ہوگا جسکو منصور کہا جائے گا وہ آلِ محمد کو غالب کرے گا جیسا کہ قریش نے رسول اللہ کے اقتدار کو قائم کیا، ہر مومن مرد اور عورت پر اُس کی مدد اور اُس کی عظمت کو قبول کرنا واجب ہوگا اور ایسی ہی ایک روایت ترمذی کی کتاب کے باب دوم میں بھی بیانِ برہانِ مہدی میں صدیقِ مہدیؑ و سیرت مہدیؑ بندگی میاں سید خوندمیر خاتم حجتِ مہدیؑ کے حق میں آئی ہے کہ روایت کی گئی ہے ارطاۃ سے کہا انہوں نے پہنچی ہے مجھے نبی علیہ السلام سے یہ خبر کہ مہدی فاطمہ بنتِ رسول اللہ کی اولاد سے ہوں گے جو پانچ سال زندہ رہیں گے پھر اپنے بستر پر وفات پائیں گے پھر ایک شخص

بندگی میاں سید خوند میر
خاتم مجتہد روی عن ارطاۃ
قال بلغنی عن النبیؐ ان المہدی
من ولد فاطمۃ بنت رسول اللہ
یعیش خمس عاما ثم یموت علےٰ
فراشہ ثم یخرج رجل من ولد
فاطمۃ علےٰ سیرۃ المہدی بقائہ
عشرین سنۃ ثم یموت قتیلا بالسلاح
فاعلم ایہا المصدق بمثل این ذات حضرت
مہدی صفات قابل بار ولایت حامل اثقال امانت
در ہیچ کس چہ خلفاء الراشدین وچہ اولیاء
والمجتہدین نہ شدہ است کہ منصوص ومخصوص باشد
پس جائیکہ تابع تام محمد مہدی موعود علیہ السلام منصوص
مخصوص باشد خصوصیت متبوع کہ حضرت مہدی خاتم
ولایت محمدی است چہ تصور تواں کرد رحم اللہ
من انصف فظہر بذٰلک ان المہدی
الموعود کان افضل من الکل فقط فاعلم
ایہا المصدق خصایص حضرت امام علیہ السلام بحکم
الاحادیث وکلام ملک العلام بسیار وبے شمار است
اگر تمام عمر بنولیسد ہرگز اختصار نہ شود مگر بطریق موجز
چہل خصایص آنذات پیغمبر صفات آوردہ شد تا مصدقان
را معلوم شود۔

باب سی ودوم

دربیان معجزات پیغمبر صفات امام الکائنات سید محمد
مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ فاعلم ایہا المصدق

اولاد فاطمہ سے نکلے گا مہدیؑ کی سیرت پر چوبیس
سال زندہ رہے گا پھر شہید ہوگا ہتھیار سے
لڑکر ۔ پس معلوم کر اے مصدق کہ اس ذات مہدی
صفات کے مانند قابل بارِ ولایت حاملِ اثقالِ
امانت کسی خلیفۃ اللہ کے پاس نہیں ہوا نہ خلفائے
راشدینؓ میں نہ اولیاء و مجتہدین میں کوئی ایسا
ہوا ہی نہیں جو منصوص و مخصوص ہو پس جہاں کہ
محمد مہدی موعود کا تابعِ تام بھی منصوص و مخصوص
ہو تو پھر خصوصیتِ متبوع جو حضرت مہدی
خاتم ولایت محمدی ہیں کیا تصور میں لائی جاسکتی
ہے اللہ رحم فرمائے منصف پر۔ پس اس سے بھی
ظاہر ہوا کہ مہدی موعودؑ مانند نبی صلعم کے سب
سے افضل ہوئے فقط پس جان اے مصدق
خصوصیات حضرت امام علیہ السلام کے بحکم احادیث
نبوی اور آیاتِ کلامِ الٰہی بے حد و بے شمار ہیں
اگر تمام عمر لکھتے رہیں تب بھی ختم نہ ہوں مگر
بطریق اختصار چالیس خصائص اُس ذات
پیغمبر صفات کے لائے گئے تاکہ مصدقین
کو معلوم ہوں ۔

بتیسواں باب

ذاتِ پیغمبر صفات امام کائنات سید محمد
مہدی موعود علیہ السلام والصلوٰۃ کے معجزات
کے بیان میں ۔ پس معلوم کر اے مصدق کہ
یہ کتاب مولود ابتدا سے انتہا تک تمام

ازابتداء ایں کتاب مولود تا انتہا آں ہمہ معجزات ظاہرہ وباہرہ بود مع ذالک اگر میخواہی کہ معجزات آں سرور ہمسر پیغمبر امام البر والبحرؑ کہ مشہور الاشہر اندمی بنیم باید کہ در نسخۂ دیگر خارق عادات آنحضرت سر بسر گفتہ شدہ است بہ بیند وانصاف کند نام آں نسخہ افضل معجزات المہدی ونوادر خارقات الہادی است ودریں کتاب مولود المسمی شواہد الولایۃ المحمدیہ علیٰ قواعد الجحتہ المہدویۃ بطریق موجز ونہایت اختصار چہل معجزۂ نادرہ برای اہل ابصار بعون ملک الوہاب ازاں نسخۂ مذکور انتخاب کردہ آوردہ شد تا مصدقانِ حضرت شمس الولایت خلاصہ مبدء و غایت را صدق آنحضرتؑ روشن شود ومکذبانِ آنحضرتؑ را معجزات آنذات واخلاق محمودہ کہ دلیل قطعی است مبرہن میگردد وجملہ منصفاں دریں باب انصاف کنند وازروی انصاف بلااعتساف از حکم قرآن بدانند کہ حق سبحانہ وتعالیٰ حکیم است وحکیم کاذب را بہ معجزات مدد نمی کند کما ذکر فی تفسیر المدارک تحت قولہ تعالیٰ لٰکنّ اللہ یشہد بما انزل الیک۔ قال لما نزل انا اوحینا الیک کما اوحینا الآیۃ قالوا ما نشہد لک

معجزوں کے ذکر سے علانیہ اور آشکارا طور پر بھری پڑی ہے باوجود اس کے اگر تجھے منظور ہو کہ معجزات اُس سرور ہمسر پیغمبر امام بر و بحر علیہ السلام کے جو نہایت مشہور تر ہیں دیکھ لوں تو تجھے چاہیئے کہ ایک اور رسالہ جس میں آنحضرتؑ کے واقعات خارق عادات شروع سے آخر تک بیان کئے گئے ہیں دیکھے اور انصاف کرے نام اُس نسخہ کا افضل معجزات المہدی ونوادر خارقات الہادی ہے اور اس کتاب مولود میں جو شواہد الولایتہ المحمدیہ علیٰ قواعد الجحتہ المہدویہ کے نام سے موسوم ہے نہایت ہی اختصار کی راہ سے صرف چالیس معجزاتِ نادرہ ارباب بصیرت کے لئے بہ تائید خداوند وہاب اُسی نسخۂ مذکورہ سے انتخاب کرکے لائے گئے ہیں تاکہ حضرت شمس ولایتؑ خلاصۂ مبدٔ و غایت کے مصدقین پر آنحضرتؑ کا صدق اور زیادہ روشن ہو اور آنحضرتؑ کو جھٹلانے والوں کے لئے معجزات اُس ذات مبارک کے اور اخلاق پسندیدہ جو دلائل قطعیہ آپکی صداقت کے ہیں واضح طور پر ثابت ہوجائیں اور جملہ منصفین اس بارے میں انصاف کریں اور ازروئے انصاف بلا اعتساف حکم قرآنی سے جان لیں کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ حکیم ہے اور حکیم یعنے دانا و بینا کسی جھوٹے کی مدد معجزات کے ذریعہ نہیں کرتا چنانچہ تفسیرِ

بھذا انزل لکن اللہ یشھد بما انزل الیک ومعنی شھادۃ اللہ بما انزل الیہ اثبات الصحۃ باظہار المعجزات کما ثبت الدعاوی بالبینات اذ الحکیم لا یوئد الکاذب بالمعجزۃ انزلہ بعلمہ والملئکۃ یشھدون وکفی باللہ شھیدا ای شاھدا ان لم یشھد غیرہ لان التصدیق بالمعجزۃ ھو الشھادۃ حقا انتھی۔

معجزہ اول آنکہ خارق عادت افضل حضرت مہدی موعودؑ ابتداء آں بود کہ مادر آنحضرتؑ شمس ولایت سیدہ عابدہ صالحہ کاملہ شب خیز بودند کہ در شبے ثلثی اللیل معاملہ دیدند کہ آفتاب پرتاب از آسمان در گریبان مبارک آمدہ غائب شد و ملک قیام الملک کہ صاحب حالات و کرامات اہل طریقت بودند تعبیر ش فرمودند کہ ازیں معاملہ شما معلوم می شود کہ در شکم شما خاتم ولایت محمدی یعنی ظہور المہدی خواہد شد چرا کہ والدۂ حضرت رسالت پناہؐ بوقت ماندن حمل مبارک آنحضرتؐ ہمیں معاملہ دیدہ بودند

مدارک میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ کے قول ہٰذا (ترجمہ آیت) لیکن اللہ گواہ ہوگا اس چیز کا جو تجھ پر اُتاری گئی ہے، کے تحت مفسر نے کہا ہے جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم نے وحی بھیجی ہے تیری طرف جس طرح کہ وحی بھیجی تھی تجھ سے پہلے الخ تو کافروں نے کہا، ہم گواہی نہ دینگے اس کی جو تجھ پر نازل ہوا ہے لیکن اللہ گواہی دیوے اس چیز کی جو تیری طرف اُتارا ہے اور اللہ نے جو کچھ نبیؐ کی جانب وحی کی ہو اسکی گواہی اللہ کی جانب سے ہونے کی یہ معنی ہیں ہیں کہ اُس کی صحت کا ثبوت معجزات کے اظہار سے ہے جیسا کہ دعوے دلیلوں سے ثابت کئے جاتے ہیں، اسلئے کہ حکیم کسی جھوٹے کی تائید کرنیوالا نہیں اُسے معجزہ دیکر بلکہ جو کچھ اللہ نے جس کسی نبی پر اُتارا اپنے علم سے اُتارا اور فرشتے اسکے گواہ ہیں اور کافی گواہ اللہ ہے گواہی میں اگرچہ نہو اسکے سوا اور کوئی گواہ کیونکہ معجزے کے ذریعہ تصدیق ہی شہادت حقہ ہے انتہی

پہلا معجزہ جو سب سے پہلا معاملہ خرق عادت افضل ترین ابتداءً وقوع میں آیا یہ تھا کہ آنحضرتؑ شمس ولایت کی والدہ جو سیدہ عابدہ صالحہ کاملہ شب بیدار رہا کرتی تھیں ایک رات تیسرے پہر میں انہوں نے یہ معاملہ دیکھا کہ آفتاب اپنی کامل روشنی کے ساتھ آسمان سے اُترا اور بی بی کے گریبانِ مبارک میں آکر

آخر الامر چنانچہ دیدہ بودند ہمچناں در باب خاتم النبی و خاتم الولی صلی اللہ علیہما وسلم شد۔

معجزہ دوم آنکہ مدت حمل مبارک حضرت خاتم الولایت بمقدار چہار ماہ شدہ بود گاہ گاہ بی بی از غیب آواز شنیدند کہ مہدی موعود حق است مہدی موعود آمد و روایت است کہ از شکم مبارک خود این آواز حق و صداء صدق شنیدند مشہور است۔

معجزہ سوم آنکہ چوں آنحضرتؑ از بطن والدہ برگزیدہ جدا شدند از خون و دیگر کثافت پاک و منزہ بودند چنانچہ تبوع آنحضرتؑ

معجزہ چہارم آنکہ آں ولایت پناہ قبلہ قبلہ گاہ شاہنشاہ علیہ السلام بعد از تولد ہر دو دست بر شرمگاہ نہادہ بودند۔

معجزہ پنجم آنکہ بعد از تولد آنحضرتؑ ہاتفی آواز داد کہ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا کہ منادی خواجہ خضر بودند۔

معجزہ ششم آنکہ چوں حضرت

غائب ہوگیا بی بی کے برادر ملک قیام الملک جو صاحبِ حال و مقام اہل طریقت تھے انہوں نے اس خواب کی یہ تعبیر بیان فرمائی کہ تمہارے اس معاملہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے شکم سے خاتم ولایت محمدی یعنی مہدی موعودؑ کا ظہور ہوگا اس لئے کہ حضرت رسالت پناہؐ کی والدہ نے بھی آنحضرتؐ کا حملِ مبارک ٹھہرنے کے وقت ایسا ہی معاملہ دیکھا تھا آخرکار جیسا کہ ان بی بیوں نے دیکھا تھا ویسا ہی خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء صلی اللہ علیہما وسلم کا ظہور ہوا۔

دوسرا معجزہ یہ کہ حضرت خاتم ولایت کے حملِ مبارک کی مدت جب چار مہینے ہوئی تو بی بی کبھی کبھی غیب سے یہ آواز سنتی تھیں کہ مہدی موعود حق ہے۔ "مہدی موعود آیا" اور ایک روایت میں ہے کہ بی بی اپنے شکم مبارک سے یہ آوازِ حق اور صدائے صدق سنا کرتی تھیں مشہور ہے۔

تیسرا معجزہ یہ کہ جب آنحضرتؑ اپنی برگزیدہ مادر کے بطنِ مبارک سے جدا ہوئے تو خون سے اور دیگر کثافت سے بالکل پاک و صاف تھے چنانچہ آنحضرتؑ کے متبوع یعنی حضرت رسول اللہ بھی اسی طرح پیدا ہوئے تھے۔

چوتھا معجزہ یہ کہ وہ ولایت پناہ قبلہ گاہ شاہنشاہ علیہ السلام بعدِ تولد اپنے ہر دو ہاتھ شرمگاہ پر رکھے

امامؑ بہ بلوغیت تمام رسیدند خواجہ خضر علیہ السلام بار امانت سپردند و خواجۂ مذکور و مشیخت مآب برگزیدۂ لایزال بندگی مخدوم شیخ دانیالؒ تلقین آں امام العارفین شدند چنانچہ بالا مذکور شدہ است۔

معجزۂ ہفتم آنکہ حضرت شمس الولایت مظہر الہدایت درمیان ہفت سال کہ جذبۂ الوہیت بود، ہیچ طعام و آب نخوردند مع ذالک ادائے فرایض و سنن نمودند می فرمودند چناں پی در پی تجلّی الوہیت می شود کہ ازیں ابحار قطرۂ بولی کامل یا نبی مرسل دادہ شود در تمام عمرش ہیچ آگاہی نماند فرمان می شود کہ ای سید محمد بواسطہ آنکہ ترا خاتم ولایت محمدی گردانیدیم بداں سبب فرایض ادائی کنانیم ایں منت و فضل ما بر تست۔

معجزۂ ہشتم آنکہ از برکت لبخوردۂ مبارک آں ذات پیغمبر صفات آب شور شیریں شدہ است چنانچہ در دولت آباد تخت گاہ دکن در روضہ سید محمد عارف و در موضع سولہ ساہ نیز مشہور است۔

ہوتے تھے۔

پانچواں معجزہ یہ کہ آنحضرتؑ کے تولد کے بعد ہاتف نے یہ آواز دی کہ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا یہ ندا دینے والے دراصل خواجہ خضرؑ علیہ السلام ہی تھے۔

چھٹا معجزہ یہ کہ جب امام علیہ السلام سنِ بلوغ کو پہنچے تو خواجہ خضرؑ نے بارِ امانت (ذکرِ خفی) آپ کے سپرد فرمایا۔ خواجہ خضرؑ اور مشیخت مآب برگزیدۂ خدائے لایزال بندگی مخدوم شیخ دانیالؒ دونوں اُس امام العارفین سے تلقین ہوئے چنانچہ اس کا اُوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔

معجزہ ساتواں یہ کہ حضرت شمسِ ولایت مظہرِ ہدایت نے جذبۂ الوہیت کے دوران میں سات سال تک مطلقاً کچھ کھایا پیا نہیں باوجود اس کے فرائض اور موکدہ سنتیں برابر ادا فرماتے رہے نیز اس جذبہ کے زمانے میں فرماتے تھے کہ اسطرح پے درپے الوہیت کی تجلی ہوتی ہے کہ اگر ان سمندروں سے ایک قطرہ کسی ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جائے تو تمام عمر وہ ہوش میں نہ رہے۔ فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمدؐ اس واسطے سے کہ ہم نے تجھ کو خاتمِ ولایتِ محمدی کیا ہے تجھ سے فرائض ادا کرواتے ہیں یہ تجھ پر ہمارا فضل و احسان ہے۔

آٹھواں معجزہ یہ کہ اُس ذاتِ پیغمبر صفات کے

هٰذه معجزة النبی کما لا یخفی علی من له درایة فی معجزاته علیه السلام۔

معجزه نهم آنکه اگر آنحضرت چوب خشک بدست مبارک در زمین می نشاندی درخت سبز و برگ دار شدی چنانچه **نقلست** یک روز اصحاب کرام بندگی میاں نظامؓ سوال کردند که میرانجی علماء می گویند که علامت مهدی این است که درختان خشک سبز می شوند و آنحضرتؑ دراں وقت در دست مبارک مسواک داشتند در زمین نشاندند فی الحال سبز و برگ دار شد باز آں همه لواک مسواک را از زمین دور کرده فرمودند که میاں نظام این کار بازی گراں است۔ مراد حدیث آنست که در زمانه مهدی مرده دل زنده شوند۔

معجزهٔ دهم آنکه بول و غایت آنحضرتؑ مرئی نه شدے اگرچه بعضے کساں بجهت امتحان قصد دیدن آں می کردند که ایں صفت ذاتِ پیغمبرؑ است اگر ایں ذات پیغمبر صفات باشد

پسخوردہ کی برکت سے کئی جگہ کھاری پانی شیریں ہوا ہے چنانچہ دکن کے پلّے تخت دولت آباد میں سید محمدؐ عارفؒ کے روضہ میں اور موضع سولہ سانپتج میں ایسا ہونا مشہور ہے اور یہ معجزہ معجزات نبی صلعم میں سے ہے چنانچہ یہ بات آنحضرتؑ کے معجزات کو جاننے والے پر مخفی نہیں

نواں معجزہ یہ کہ اگر کبھی آنحضرتؑ نے سوکھی لکڑی اپنے دستِ مبارک سے زمین میں گاڑ دی تو وہ سرسبز درخت ہو جاتی تھی چنانچہ **نقل** ہے کہ ایک روز اصحاب کرامؓ میں سے حضرت بندگی میاں شاہ نظامؒ نے آنحضرتؑ سے سوال کیا کہ میراں جی! علماء کہتے ہیں کہ مہدیؑ کی نشانی یہ ہے کہ سوکھے درختوں کو سرسبز کریں گے اس وقت آنحضرتؑ کے دستِ مبارک میں مسواک تھی وہی مسواک آنحضرتؑ نے زمین میں گاڑ دی فوراً وہ سبز اور برگ دار ہوئی وہیں پھر اس ہمہ صاحبِ لوالیٰ مسواک کو زمین سے اکھیڑ کر فرمایا کہ میاں نظام یہ کام بازیگروں کا ہے۔ حدیث کی مراد یہ ہے کہ مردہ دل مہدی کے زمانے میں زندہ ہوں گے۔

دسواں معجزہ یہ کہ پیشاب و پاخانہ آنحضرتؑ کا دکھائی نہ دیتا تھا اگرچہ بعضے لوگ امتحان کے لئے قصداً دیکھا کرتے تھے کہ چونکہ یہ صفت خاص ذات پیغمبر کی ہے اگر یہ ذات حقیقتاً پیغمبر صفات ہے تو اس صفت سے بھی آپ

البتہ بایں صفت موصوف بود آخر الامر بجز آب ہیچ چیزی دیدہ نہ شد۔

معجزۂ یازدہم آنکہ اصلاً آن ذات پیغمبر صفات را سایہ نبود چنانچہ حضرت رسول اللہؐ سایہ نداشت۔ بسیار کسان ہمیں معجزہ عیاں دیدہ ایمان آوردہ اند و تصدیق کردہ اند۔

معجزۂ دوازدہم آنکہ خوشبوی آن ذات مبارک حضرت آنچناں بود کہ ہر کہ دست بوسی کردی بسیار روز خوشبوی از دست او زائل نہ شدی و در ہر راہی کہ آں شاہنشاہ رفتہ باشد آثار خوشبوئی آنحضرت معلوم شدی دریں باب چنانچہ قصۂ بندگی میاں شاہ دلاورؓ بالادر معاملہ مذکور نوشتہ شدہ است۔

معجزۂ سیزدہم آنکہ ہیچ بدبوی را سوی آنحضرتؑ گذر نبودی یعنی خوشبوی آنحضرتؑ بران بدبوی چناں غلبہ کردی کہ بدبوی اصلاً مضمحل و زائل شدی چنانچہ در تولد آنحضرتؑ ہاتفی آواز داد کہ قد جاء الحق وزھق الباطل این عین معجزہ بود۔

معجزۂ چہاردہم آنکہ بذات مبارک امام آخر زماں حضرت امیر جہاں مگس نہ نشستی بسیار کساں ہمیں معجزہ دیدہ تصدیق کردہ اند

بالیقین متصف ہوں گے لیکن ان جستجو کرنے والوں نے بجز آب دست کے اور کچھ نہ دیکھا۔

گیارہواں معجزہ یہ کہ مطلقاً اس ذاتِ پیغمبر صفات کے لئے سایہ نہیں تھا جیسا کہ حضرت رسولؐ اللہ سایہ نہیں رکھتے تھے۔ بہت سے لوگوں نے یہی ظاہر معجزہ دیکھ کر ایمان لایا اور تصدیق کی ہے۔

بارہواں معجزہ یہ تھا کہ اُس ذاتِ مبارک کی خوشبو ایسی تھی کہ جو کوئی شخص دست بوسی کرتا کئی روز تک اُس کے ہاتھ سے خوشبو زائل نہ ہوتی تھی اور جس راستے سے اُس شاہنشاہؑ کا گزر ہوتا آنحضرتؑ کے جسمِ اطہر کی خوشبو کے آثار علانیہ معلوم ہو جاتے تھے۔ چنانچہ اس باب میں بندگی میاں دلاورؓ کا قصہ اُوپر معاملہ مذکور میں لکھا جا چکا ہے۔

تیرہواں معجزہ یہ کہ کوئی بدبو آنحضرتؑ کی جانب گزرنے نہیں پاتی تھی یعنے آنحضرتؑ کی خوشبو اُس بدبو پر اسطرح غالب ہوتی تھی کہ بدبو بالکل مضمحل اور زائل ہو جاتی جیسا کہ آنحضرتؑ کے تولد کے وقت ہاتف نے آواز دی تھی کہ کہہ دے حق آیا اور باطل نابود ہو گیا۔ یہ بھی وہی کھلا معجزہ تھا۔

چودہواں معجزہ یہ کہ اُس ذاتِ مبارک امام آخر زماں حضرت امیرِ جہاں علیہ السلام پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی بہت سارے لوگوں نے

معجزۂ پانزدہم آنکہ برای استماع کلام آنحضرتؑ درہر جا ودرہر مقام بسیار و بے شمار ازدحام شدی وکسیکہ زانو درزانو نشستے وکسیکہ دورتر بودی آواز بیان یکساں شنودی۔

معجزۂ شانزدہم آنکہ درہر شہر کہ رفتے ودرہر ولایت کہ قدم سعادت فرمودی بزبان آں ولایت بیان قرآن اداکردی **ھٰذہٖ معجزۃ جمیع الانبیاء والمرسلین کما اخبر اللہ رب العالمین وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ الآیۃ** وحضرت محبوب الکونین خاتمین صلے اللہ علیہما وسلم برحکم **وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا** برہمہ عالم فرستادہ شدہ اند بنابر داناز بان ہمہ عالم گردانیدہ اند۔

معجزۂ ہفدہم آنکہ حضرت الامیر شمس المنیرؑ فرمودند اگر کسی را درباب مہدویت ایں بندہ شک باشد کتاب توریت و انجیل وزبور وقرآن بیارید بندہ باد میخواند اگر ازاں کتاب یک حرف خطا خوانم مہدی موعود نباشم **ھٰذہٖ معجزۃ ظاھرۃ لاولی الابصار**

یہی معجزہ دیکھ کر آنحضرتؑ کی تصدیق کی۔

پندرہواں معجزہ یہ کہ آنحضرتؑ کا کلام مبارک سننے کے لئے ہر جگہ ہر مقام پر بے حد وبے شمار لوگ جمع ہوتے تھے پس جو شخص زانو سے زانو ملا کر بیٹھتا اور جو شخص بہت فاصلہ پر ہوتا بیانِ مبارک کی آواز دونوں کو یکساں پہنچتی تھی۔

سولہواں معجزہ یہ کہ جس کسی شہر میں آنحضرتؑ تشریف لے جاتے اور جس کسی علاقہ میں قدم سعادت لاتے وہاں کے رہنے والوں کی زبان ہی میں بیانِ قرآن فرمایا کرتے تھے۔ یہی معجزہ تمام انبیاء ومرسلینؑ کا رہا ہے چنانچہ خداوند رب العالمین نے خبر دی ہے اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اُس کی قوم کی زبان ہی میں اور حضرات محبوب کونین خاتمین صلی اللہ علیہما وسلم مطابق حکم آیت ہٰذا (ترجمہ آیت، اور نہیں بھیجا ہم نے تجھے مگر سب لوگوں کے لئے خوش خبری سنانیوالا اور ڈرانیوالا بناکر۔ تمام عالم پر بھیجے گئے ہیں اسی بنا پر تمام اہل عالم کی زبانوں سے واقف کئے گئے ہیں۔

سترہواں معجزہ یہ تھا کہ حضرت امیر شمس منیر علیہ السلام نے فرمایا اگر کسی شخص کو بندے کی مہدیت کے بارے میں شک ہو تو کتاب توریت، انجیل، زبور اور قرآن سامنے رکھ کر دیکھے بندہ حافظہ سے پڑھتا ہے۔ اگر کسی کتاب کا بھی ایک حرف غلط پڑھوں تو مہدی موعود نہیں، یہ بینائی رکھنے والوں کے لئے کھلا معجزہ ہے اور امام الابرار

وحجة قاطعة علیٰ ثبوت
امام الابرار۔ نقط **معجزۂ ہژدہم** آنکہ
برپشت مبارک آنحضرت مہر ولایت بود
چنانچہ برپشت مبارک حضرت رسالتپناہ
مہر نبوت بود و عکاشہ ابن محصن الاسدی
دیدہ بود و درینجا بندگی میاں یوسف
سہیت رض مبشر از آنحضرت کہ عالم باللہ
بودند و میاں شیخ ممن توکلی کہ عاشق اللہ
بودند دیدہ اند۔

معجزۂ نوزدہم آنکہ ہرگاہ کہ حضرت
ولایت پناہ اسپ خود را در راہ رواں
کردی اگر درمیان راہ پیش آں شاہنشاہ
دیواری یا درختی یا عمیق چاہ آمدی
بقدرۃ اللہ تعالیٰ ہموار شدی و
یاراں در راہ شدہ آمدندی ھٰذا
لایخفیٰ علی المصدقین۔

معجزۂ بستم آنکہ چہل فرسنگ
پیش از آمدن مہدی موعودؑ در ہمہ ولایت ہا
آوازہ شدہ بودے کہ مہدی موعودؑ
می آید و ہر طرف کہ رواں شدے
تمام حجر و شجر منادی میکردی کہ ہٰذا
مہدی ہٰذا مہدی آں را کہ گوش
دل حاصل بودی شنیدی چنانچہ دریں
باب محققی از اولوالالباب می
فرماید

علیہ السلام کی مہدیت کی قطعی حجت ہے۔

اٹھارہواں معجزہ یہ کہ آنحضرت علیہ السلام
کی پشت مبارک پر مہر ولایت تھی جیسی کہ رسالت
پناہ صلعم کی پشت مبارک پر مہر نبوت تھی جسکو
عکاشہ ابن محصن اسدی نے دیکھا تھا اور یہاں
حضرت مہدی علیہ السلام کی مہر ولایت کو بندگی
میاں یوسف سہیت رض نے جن کو حضرت مہدیؑ نے
عالم باللہ ہونے کی بشارت دی تھی اور میاں شیخ
ممن توکلی رض نے جن کو آنحضرتؑ نے عاشق اللہ
فرمایا تھا دیکھا ہے۔

انیسواں معجزہ یہ کہ جس وقت حضرت ولایت
پناہ اپنے گھوڑے کو بڑھاتے تھے تو راستے کے
درمیان اس شاہنشاہ کے روبرو کوئی دیوار
آتی یا درخت آتا یا کوئی گہرا کنواں سامنے آتا جو
بھی ہوتا ہموار ہو جاتا تھا اور سب اصحاب راستہ
دیکھکر آتے تھے یہ معاملہ آنحضرتؑ کے تمام
مصدقین پر مخفی نہیں ہے۔

بیسواں معجزہ یہ کہ حضرت مہدی موعودؑ کی
آمد کی اطلاع چالیس کوس کے فاصلے سے ہو جایا
کرتی تھی تمام شہروں میں اس بات کی شہرت
ہو جاتی تھی کہ مہدی موعودؑ آتے ہیں جدھر سے
آنحضرتؑ روانہ ہوتے تمام پتھروں اور درختوں
سے یہی ندا آتی تھی کہ ہٰذا مہدی، ہٰذا مہدی
(یہی مہدی ہے، یہی مہدی ہے) جسکو گوش
دل نصیب ہوتے تھے اس ندا کو سنتا تھا۔

منادی بانگ می گوید نگر وید ید مولیٰ را
دلی بے گوش وبے دیدہ چہ شنود بانگ مہدی را

معجزۂ بست و یکم آنکہ حضرت شمس المنیر کالنبی بشیر و نذیر مخبر الضمیر نام ہر کسی ونسب وحسب ہر شخص بغیر پرسیدہ فرمودندی چنانچہ قصۂ ملک بجن کہ نام ایشاں بغیر پرسیدہ گفتند کہ بیائید ملک برخوردار وقصۂ تصدیق علی التحقیق سیرت حضرت امیر اعنی میاں سید خوندمیر دریں باب بالا نوشتہ شدہ کہ بغیر پرسیدہ فرمودند کہ بیائید برادرم سید خوندمیر کہ ما و شما یک جدی حسینی سید ہستیم چنانچہ فرمودہ بودند ہمچناں بود و ایں معاملہ نہ بایک دو کس بلکہ ہر کس کہ ملاقات کردی ہمیں معجزہ دیدی۔

معجزۂ بست و دوم آنکہ ضمیر دل ہر کس بہ فرمان خدائے تعالیٰ آشکار فرمودی **چہ مصدقان باشند وچہ مخالفان** چنانچہ نقل در باب گفتن ضمیر دل ایشاں بالا گفتہ شدہ است کہ روزی چند **متعلمان منکر** در مجلس حضرت مہدی حاضر شدند و در خاطر ہر یکی اندیشہ کردند و بطریق امتحان نشستند حضرت مہدی موعودؑ بہ دعوت خلق مشغول بودہ ہمیں کہ ایں منکراں نشستند

چنانچہ اس بارے میں ایک محقق نے جو گزرے اولوالالباب سے ہوئے ہیں فرماتے ہیں ؎

منادی کی ندا یہ ہے کہ مولیٰ کے ہو گرویدہ
سُنیں پیغام مہدی کو کہاں بے گوش دبے دیدہ

اکیسواں معجزہ یہ کہ حضرت شمسِ منیرؓ جو مانندِ نبیؐ کے بشیر و نذیر اور مافی الضمیر کی خبر دینے والے تھے ہر شخص کا نسب وحسب بغیر اس سے پوچھے کے فرمایا کرتے تھے چنانچہ ملک بجن کا قصہ کہ ان کا نام پوچھے بغیر آنحضرتؑ نے فرمایا آؤ ملک برخوردار اور سیرت حضرت امیر یعنے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی تصدیق علی التحقیق کا قصہ جو اس بارے میں اُوپر لکھا گیا ہے کہ بغیر پوچھنے کے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ آؤ میرے برادر سید خوندمیرؓ ہم اور تم ایک جدی حسینی سید ہیں جیسا آنحضرتؑ نے فرمایا ویسا ہی تھا اور یہ معاملہ ایک دو اشخاص ہی کی حد تک نہیں رہا بلکہ جو کوئی آنحضرتؑ سے ملا اُس نے یہی معجزہ دیکھا۔

بائیسواں معجزہ یہ کہ ہر شخص کے دل کا راز آنحضرتؑ بہ فرمانِ خدائے تعالیٰ آشکار فرماتے تھے مصدقین ہوں یا مخالفین چنانچہ لوگوں کے دلوں کی باتیں ظاہر کرنے کے بارے میں نقل اوپر بیان کی گئی ہے کہ ایک روز چند طالب علم جو منکرین میں سے تھے حضرت مہدیؑ کی مجلس میں حاضر ہوئے ان میں سے ہر ایک نے اپنے دل میں ایک ایک بات سوچ لی تھی اور آزمائش

حضرت میرانؑ بایشاں التفات کردہ
ایں آیت خواندند کہ قل لا اقول
لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم
الغیب ولا اقول لکم
انی ملک الآیہ و بامصدقاں ہم
ہمیشہ ایں معاملہ بود کہ اکثر احوال
سائل را التماس بلسان قال نبود بلکہ
سوال بلسان حال بود و جواب بلسان
قال چنانچہ نقل بالا یاد کردہ شد کہ
یک اصحاب آں امام اولوالالبابؑ
بحضور حضرت امیر در ضمیر منیر خود
گذرانید کہ عمر حضرت امام الابرار چہ مقدار
باشد کہ ناگاہ آں ولایت پناہ جواب
فرمودند کہ سی سال ما عاشق او
بودیم و سی سال است او عاشق ایں
بندہ شدہ است و قصہ بعضے
مہاجراں علیہم الرضواں ہمچناں بالا
گذشتہ است۔

معجزۂ بست و سوم آنکہ آنحضرتؑ
فرمودند کہ یک نظر بندہ بہتر از عبادت
ہزار سال است بنا بر جملہ تاثیر او چہ در
نظر و چہ در پسخوردۂ آں سرور ہمچوں
خاتم پیغمبرؐ بود ہر کہ بدور سیدی محبت
دنیا فی الحال از دل او رفتی و ذکر ذات
حق و فکر حق در دل او قرار و آرام

کے لئے بیٹھے تھے، حضرت مہدی موعودؑ جو خلق کو
دعوت الی اللہ کرنے میں مشغول تھے جونہی کہ یہ
منکرین آکر بیٹھے ان کی طرف پلٹے اور یہ آیت
آنحضرتؑ نے سُنائی۔

(ترجمہ آیت) کہدے میں تم سے یہ نہیں کہتا ہوں
کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں
غیب کی باتوں کو جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا
ہوں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں الخ اور
مصدقوں کے ساتھ تو یہی معاملہ تھا کہ
اکثر اوقات سائل کو زبان سے معروضہ کرنے کی
حاجت ہی نہ ہوتی تھی بلکہ زبان حال سے
سوال ہوتا اور زبان قال سے جواب ملتا تھا۔
چنانچہ اور ایک نقل مذکور ہوتی ہے کہ اُس امام
اولوالالبابؑ کے اصحابؓ میں سے ایک نے
حضرت امیرؑ کے حضور میں اپنے نورانی دل میں
یہ خیال لایا کہ حضرت امام الابرارؑ کی عمر مبارک
کتنی ہوگی، اسکے ساتھ ہی یکایک اُس ولایت
پناہ نے جواب میں فرمایا کہ تیس سال ہم اُس
(خدائے ذوالجلال) کے عاشق تھے اور تیس
سال ہوئے ہیں کہ وہ (خدائے ذوالجلال)
عاشق اس بندے کا ہوا ہے' اور ایسے ہی بعض
مہاجرین علیہم الرضوان کے واقعات اُوپر
مذکور ہوئے ہیں۔

تیئیسواں معجزہ یہ کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اس
بندے کی ایک نظر ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے

گرفتی آنچه به ریاضت و خلوت با لہانہ شدی دریک ساعت شدی نہ یک دو کس را بلکہ ہر کس را کہ بدو پیوست واصل حق گشت از مرد و زن و بالغ و صبی امی و عالم حر و مملوک کمترین خارق مہدی موعودؑ این بود کہ گفتہ شد ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا بلکہ در بعضی جانوراں تاثیر پسخوردہ و نظر آنحضرت امام البر و البحر ہمسر خاتم پیغمبر موثر شدی مثلاً بدنبال حضرت حبیب ذو الجلال کما لا یخفی علی الخاص والعام سگی اختیار کردہ بود کہ نامش بھائی بگہ میکرد ہمیشہ ہر جا کہ آنحضرتؑ فرو شدہ منزل کردی بطریق پنج وقت پیش از موذن بانگ نماز گفتی تا بحدیکہ از بانگ این سگ موذن از خواب بیدار شدی از فجر تا ربع روز بر زانو نشستہ ذکر خفی میکردی و از نماز عصر تا خفتن ہمچناں کردی و دریں اوقات شریفہ بانگ نہ گفتی و در ماہ رمضان روزہ داشتی و بسیار کساں از جہت آزمودن آں سگ پیش او دراں اوقات چیزی خوردنی نہادند ہرگز نخوردی بعدہ اورا

یہی وجہ ہے کہ جملہ تاثیریں خواہ آنحضرتؑ کی نظر مبارک کی ہوں یا اس سرورؑ کے پسخوردے کی مانند خاتم پیغمبراںؐ کے تاثیرات کی تھیں جو کوئی آنحضرتؑ سے فیضیاب ہوتا فوراً دنیا کی محبت اُسکے دل سے جاتی رہتی اور ذات حق کا ذکر اور فکر طلب دیدار حق کی اُسکے دل میں جاگزیں ہوتی اور اسی وہ آلہم پاتا اور جو کیفیت سالہا سال کی ریاضت اور خلوت سے حاصل نہیں ہوتی ایک گھڑی میں میسر ہو جاتی تھی ایک دو شخص نہیں بلکہ جو کوئی بھی آنحضرتؑ کی ملاقات سے مشرف ہوتا واصل بخدا ہوتا تھا مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا بچہ اُمی ہو یا عالم آزاد ہو یا غلام و کنیز حضرت مہدی موعودؑ کا معمولی سا معجزہ یہی تھا جو کہا گیا اگر شمار کریں اللہ کی نعمتوں کا تو نہ کر سکو گے تم شمار اُن کا بلکہ بعضے جانوروں میں بھی آنحضرت امام بر و بحر ہمسر خاتم پیغمبرانؐ کی نظر مبارک اور آنحضرتؑ کے پسخوردے کی تاثیر ایسی ہی دیکھی گئی مثلاً حضرت حبیب ذو الجلالؑ کے قافلہ کی ہمراہی ایک کتے نے اختیار کی تھی چنانچہ یہ بات خاص کو عام پر مخفی نہیں ہے اُس کو بھائی بگہ کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا ہمیشہ ہر جگہ جہاں کہیں آنحضرتؑ منزل فرماتے تھے پانچوں نمازوں کے اوقات میں بطریق موذن، موذن سے پہلے نماز کے لئے پکارتا تھا یہاں تک کہ اس کتے کی آواز سُنکر موذن نیند سے اُٹھتے تھے اور نماز فجر کے بعد سے سوا پہر دن تک ذکر خفی میں

یک سویت معین کردہ حوالہ یک کس فرمودند بعضے کساں در پیش حضرت امام آخر زمانؑ عرض کردند کہ حال ایں سگ کدام است آنحضرتؑ فرمودند کہ ایں سگ یار سگ اصحاب کہف خواہد شد ایں معجزۂ عظیم است کہ اثر نظر آں سرور در جانور چنیں موثر بود قال اللہ تعالی ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا

ونیز نقلست کہ یک روز آں سگ را مار گزیدہ بود زبان کشیدہ پیش حضرت امامؑ آمد آنحضرتؑ پرسیدند کہ ایں را چہ شدہ است یاراں گفتند کہ میرانجی ایں را مار گزیدہ است حضرت امام اولوالالباب از دہن مبارک لعاب خود بر زبان سگ انداخت فی الحال بہ فرمان لایزال زہر مار دفع شد وکرتی دیگر باز آں سگِ نیکوکار را مار گزیدہ بود و در سکرات موت شدہ بود حضرت امیر امیراں پیر پیراں حضرت میراںؑ را معلوم کردند آنحضرتؑ برسر آں لطف فرمودہ پسخوردۂ آب بدست خود در دہن سگ ریختند

مشغول رہا کرتا تھا۔ پھر نمازِ عصر سے عشا تک ایسا ہی مشغول بیٹھا رہتا تھا اور ان اوقات شریفہ میں کبھی پکارتا نہ تھا اور رمضان کے مہینے میں روزے برابر رکھتا تھا۔ بہت سارے اشخاص نے اس کتے کی آزمائش کی۔ ان اوقات میں کھانے کی چیزیں اُس کے سامنے لا رکھیں اُن کو ہرگز نہ کھاتا تھا بعد ازاں آنحضرتؑ نے اُس کے لئے ایک سویت مقرر فرما کر اُس کی سویت ایک شخص کے ذمہ کردی، بعض اصحاب نے حضرت امام آخر زمانؑ سے عرض کیا کہ اس کتے کا حال کیا ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ یہ کتا اصحاب کہف کے کتے کا ساتھی رہے گا یہ معجزۂ عظیم ہے کہ اُس سرورؑ کی نظرِ مبارک نے ایک جانور میں ایسا اثر کیا چنانچہ اللہ تعالی کا فرمان ہے (ترجمۂ آیت) بے شک کہف ورقیم والے ہماری نشانیوں میں عجیب ہوتے ہیں، نیز نقل ہے کہ ایک روز اُس کتے کو سانپ کاٹ لیا تھا وہ اپنی زبان لٹکائے ہوئے حضرت امامؑ کے سامنے آیا۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اسکو کیا ہوا ہے؟ صحابہ نے کہا میرانجی اسکو سانپ کاٹا ہے حضرت امام اولوالالبابؑ نے اپنے دہنِ مبارک کا لعاب اس کتے کی زبان پر ڈالا۔ فوراً بہ فرمانِ خدائے لایزال سانپ کا زہر دفع ہوگیا اور ایک بار اسی سگِ نیکوکار کو سانپ نے ڈسا اور وہ جاں بلب حالتِ سکرات میں حضرت امیر امیراں پیرِ پیراں

چونکہ قطرۂ پسخوردہ در حلقوم رسید فی الحال ایستادہ شد و شفا یافت

نقلست کہ آں سگ نیکوکار بعد از وفات امام الابرار ہم در فرح بموت رسیدہ است و در روضۂ متبرکہ بہ طرف قطب بیرون چہار دیوار روضۂ بزرگوار دفن کردہ اند و در ینجا شہرت دارد فاعلم ایہا المصدق اکثر بزرگان دین زیرکان حق الیقین آرزوی این سگ کردہ اند و تعریف آن سگ فرمودہ اند مثلاً بندگی میاں ملک جی مہاجر حضرت مہدی لقبہ مہری می فرمایند

مہری بوفا چوں سگ درگاہ شہنشاہ
جاہش بہ شماری زسگان باد ہمیشہ

ولہ ایضاً

ہانکہ ولاز نہار زاں در دل خواہ خواہ
گو کہ شمار و بلطف با سگ درگاہ گاہ

ولہ ایضاً یقال فی قصیدۃ المسمیٰ ظہور الولایت

ؔ

بندۂ عشق حسن مہر رخانش
ہمچو ذرات بے عدد رقصانش
نیز مہری ز کمترین سگانش
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور

یعنی میراں علیہ السلام کو اس کی خبر دی گئی آنحضرتؑ نے از راہ لطف اُس کے پاس تشریف لاکر پانی کا پسخوردہ اپنے دستِ مبارک سے اس کتے کے مُنھ میں ڈالا۔ جونہی کہ ایک قطرہ پسخوردے کا اُس کے حلق میں پہنچا وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور شفایاب ہوا۔ **نقل** ہے کہ حضرت امام الابرار علیہ السلام کی وفات کے بعد فرحہ ہی میں اُس نیکوکار کتے کی موت واقع ہوئی۔ روضۂ متبرکہ میں قطب کی جانب روضۂ مبارک کی چاردیواری کے باہر اُس کو دفن کیا گیا ہے۔ یہ بات یہاں مشہور ہے۔ پس جان اے مصدق کہ اکثر بزرگان دین صاحبانِ دانش و حق الیقین نے اس کتے کے حال کی آرزو کی ہے اور اُس کی تعریف فرمائی ہے۔ مثلاً بندگی میاں ملک جی مہاجر حضرت مہدیؑ جن کا لقب مہری ہے فرماتے ہیں: ؎

مہری بہ وفا جوں سگِ درگاہِ شہنشاہ
کُتوں میں اُسی جیسے گِنا جائے ہمیشہ

ایضاً

ہوش رکھ اے دلِ پناہ اُس درِ دلخواہ سے چاہ
کہہ کہ سگِ در کے ساتھ تجھکو گنے گاہ گاہ

نیز حضرت مہریؒ نے اپنے قصیدے مسمّیٰ ظہور ولایت میں فرمایا ہے ؎

حسن کے مہر رُخ کے اُسکے غلام
مثلِ ذرّات رقص میں ہیں تمام
کمترین سگ ہے اُس کا مہری نام
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور

و نیز میاں ولی یوسف از تابع مہاجران
علیہم الرضواں می فرمایند

در سگان درگہ شاہ محمد مہدی ام
می شماری یا الٰہی در پناہت آمدم

و بعضے بزرگان عالی مقدار در تعریف
آں سگ نیکو کار ایں بیتہا نوشتہ اند

من کیستم کہ با تو دم دوستی زنم
چندیں سگان کوی تو یک کمتریں منم

من کیستم اندر چہ شمارم چہ کسم
کہ با سگان کوی تو دارم ہوسم

ایں فقیر الحقیر پر تقصیر سگ آستانہ
حضرت امیر شمس المنیر اولوا الامیر سید خوندمیر
رضی اللہ عنہ در حال خود میگوید

من خاک کف پای سگ کوی کسی ام
کو خاک کف پای سگ کوی تو باشد

معجزہ بست و چہارم آنکہ ہمہ ماہیاں
و ماراں و گژدماں و شیراں و جملہ
درندگاں منقاد و مسخر حضرت امام آخر زماں
بودہ اند چنانچہ ضمناً قصہ مسخر شدن
شاں بالا بیان شدہ است۔

معجزہ بست و پنجم آنکہ اگر ظالمی
کفاریا فاجری یا اشرار با سلطنت بسیار
و دبدبہ دنیوی بے شمار در پیش امام
الابرار آمدی بعد از دیدن دیدار آنحضرتؑ

نیز بندگی میاں ولی یوسف جو مہاجرین مہدیؑ علیہم الرضوان
کے تابعین میں سے ہیں فرماتے ہیں ؎

کتوں ہی میں درگاہِ شہ مہدی دیں کے
ہوں تیری پناہ میں مجھے یا رب تو جگہ دے

اور بعضے بزرگان نامدار نے اُس سگِ نیکو کار کی
تعریف میں یہ ابیات لکھے ہیں ؎

میں کون ہوں کہ تجھ سے دم دوستی بھروں
تیری گلی کے کتوں میں اک کمترین ہوں

میں کون کس شمار میں کس مرتبہ کا ہوں
جو ساتھ تیرے کتوں کے رہنے کی ٹھان لوں

یہ فقیر حقیر سراپا التقصیر جو حضرت امیر شمس منیر اولوالامیہ
سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے آستانہ کا کتا ہے اپنے
حسبِ حال کہتا ہے ؎

میں ہوں خاک کفِ پا اُس کے ہی کوچہ کے کتے کا
جو خاکِ پا ترے کوچے کے کتے کا ہے اے آقا

چوبیسواں معجزہ یہ ہے کہ تمام مچھلیاں، سانپ،
اژدھے اور شیر وغیرہ سب درندے حضرت
امام آخر زماںؑ کے مطیع و تابع فرمان رہے چنانچہ ضمناً
ان کے مسخر ہونے کے واقعات اوپر بیان ہوئے ہیں

پچیسواں معجزہ یہ کہ بڑے سے بڑا ظالم و کافر
فاجر و شریر کیسی ہی بڑی سلطنت والا اور کیسے ہی دبدبہ
والا ہوتا جیسے ہی حضرت امام الابرار کے روبرو آتا
آنحضرت کو دیکھتے ہی سر جھکا دیتا تھا اور فرمانبردار
ہو کر جاتا تھا۔ چنانچہ گذشتہ قصوں میں بیان کیا

منعقاد شده رفتے چنانچه در قصص گذشته
است و نیز قصه راجه جیسلمیر و معامله شه بیگ
امیر قندهار و میر ذوالنون و معتقد شدن
با امام الاولین والآخرین مرقوم شده است
هٰذهٖ معجزة ظاهرة معجزه بست و ششم آنکه
آب و آتش و شمشیر و غیر آں بر ذات مبارک
آنحضرتؑ کارگر نه شدی چنانچه قصه
آزمودن میر ذوالنون بالا گذشت **معجزه**
بست و هفتم آنکه **نقلست** که در میان
راه خراساں چند منزل آب نبود و یاراں معلوم
کردند که آب یافته نمی شود لبعده بحکم الله
تعالیٰ ابری پر آب بر سر اصحاب امام
اولوالالباب پیدا شده باراں بارید همه
صحرا پر آب گردانید هر یکی بمراد
خویش ازاں آب سیراب شدند تا چند روز راه
که بے آب بود بدیں مانند حق تعالیٰ
عطا فرمود بهر وقتی که حاجت آب شدی
بقدر حاجت باراں باریدی مغاک پر شدی
تا که امام الابرار بر زمین آبدار رسیدند **معجزه**
بست و هشتم آنکه بهر مقام و منزل که
آنحضرتؑ فرود آمدی تمام شب گرداگرد
دائرہ حصار از مس شدی چنانچه قصه
بندگی میاں حیدر مهاجر آں سرور بالا نوشته
شده است حاجت تکرار نیست **معجزه**
بست و نهم آنکه بر سر مبارک آں امام البر والبحر

گیا ہے نیز قصہ جیسلمیر کے راجہ کا اور معاملہ شہ بیگ
امیر قندھار کا اور میر ذوالنون کا حضرت امام الاولین والآخرینؑ
کی خدمت میں آکر معتقد ہونا لکھا جا چکا ہے یہ ظاہر و آشکارا
معجزہ ہے۔ **چھبیسواں معجزہ** یہ کہ پانی، آگ اور تلوار
وغیرہ کوئی چیز آنحضرتؑ کی ذاتِ مبارک پر کارگر نہ ہوتی
تھی۔ چنانچہ میر ذوالنون کے اس بات کو آزمانے کا قصہ
اوپر گذرا ہے **ستائیسواں معجزہ** یہ کہ **نقل ہے**
کہ خراسان کے راستہ میں کئی منزل تک پانی نہیں تھا
آنحضرت کے اصحاب نے یہ خبر دی کہ پانی نہیں ملتا
ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے امام اولوالالبابؑ
کے اصحاب کی جماعت پر برسنے والا ابر چھا گیا اور پانی
برس کر تمام جنگل پانی سے بھر گیا۔ ہر ایک نے اپنے
حسبِ خواہش پانی سے سیری حاصل کی۔ کئی روز
تک جہاں کہیں راستہ میں پانی نہ ہوتا تھا۔ اسی طریق
سے حق تعالیٰ کی عطا سے ہر وقت پانی کی حاجت جب
کبھی ہوتی بقدر حاجت بارش ہو کر گڑھے معمور ہو جایا
کرتے تھے۔ یہاں تک کہ پانی والے علاقہ میں حضرت
امام الابرارؑ معہ اصحاب پہونچے **اٹھائیسواں معجزہ**
یہ کہ جس کسی مقام پر آنحضرتؑ اترتے تھے تمام رات
دائرے کے اطراف تانبے کی حصار بن جایا کرتی تھی
چنانچہ بندگی میاں حیدر مہاجرؓ کا قصہ اوپر لکھا گیا
ہے اسکو دہرانے کی حاجت نہیں **انتیسواں معجزہ**
یہ کہ اس امام البر والبحر ہمسر پیغمبرؑ کے سرِ مبارک پر
ہمیشہ ابر سایہ کیا رہتا تھا۔ اس سبب سے
آنحضرتؑ کا سایہ کبھی دکھائی نہ دیتا تھا **تیسواں**

ہمسر پیغمبر ہمیشہ سایہ ابر بودی بداں موجب
سایۂ آنحضرتؑ اصلا مرئی نشدی **معجزہ**
سی ام آنکہ آں شمس ولایت وآں مظہر
ہدایت وآں خلاصہ مبدء و غایت ہر کرخواستی
بحکم خدائے تعالیٰ ہدایت بخشیدی چنانچہ
نقلست کہ یک روز پیش حضرت امامؑ
شخصی سوال کرد کہ حضرت رسالت پناہ
را حق تعالےٰ برای ہدایت خلق فرستادہ
است وحکم کرد کہ اُدعُ الیٰ سبیلی
ربک مع ذالک حق تعالیٰ می فرماید کہ
لیس علیکم ھدٰیھم ولکن
اللہ یھدی من یشاء چوں است
حضرت امامؑ فرمودند یک ساعت توقف
کنید جواب سوال شما واضح کنم بعد
از ساعتی در رہ گذری زنار داری باروش
ورسم کافری پیش آنحضرتؑ در رسید
آں زنار دار را نزد خود طلبیدہ ناگاہ بے
آگاہ آں شخص را حکم فرمود کہ ٹیکہ بشکن
ونشانۂ کافری از پیشانی دور کن وکلمہ
طیب بگو وتصدیق بندہ بکن من مہدی
موعود ہستم وبر منبر سوار شود کلام اللہ بخواں
آں شخص ہمہ حکم بلا توقف بجا آوردہ ومصدق
شدہ حافظ کلام اللہ گشت بعدہ سائل مذکور
را فرمودند کہ دیدی اگر رسول اللہ وتابع تام
او (مہدیؑ) می خواہند کہ تمام اہل مشرق

معجزہ یہ کہ وہ شمسِ ولایت وہ مظہر ہدائیت
اور وہ خلاصۂ مبداء و غائیت جس کسی کو چاہتے حکم
خدائے تعالیٰ سے ہدائیت بخش سکتے تھے۔ چنانچہ
نقل ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام کے آگے
ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت رسالت پناہؐ کو حق
تعالیٰ نے ہدایتِ خلق کے لئے بھیجا اور حکم فرمایا کہ بلا
اپنے رب کے راستہ کی طرف پھر اس کے ساتھ حق تعالیٰ
یہ بھی فرماتا ہے کہ تیرے ذمہ اُن کا راہِ راست پر آنا
نہیں ہے لیکن اللہ ہی راہِ راست دکھلاتا ہے
جسے چاہتا ہے۔ یہ معاملہ کیسا ہے؟ حضرت امامؑ
نے فرمایا ایک گھڑی بھر ٹھہر جاؤ۔ تمہارے سوال کا
جواب ظاہر کرتا ہوں۔ وہیں ایک گھڑی بعد راستے
میں ایک زنّار دار (مشرک) کافروں کی روش ورسم
کے ساتھ آنحضرتؑ کے سامنے آیا۔ آنحضرتؑ نے
اُسکو اپنے نزدیک بلایا اور یکایک اُس شخص کو حکم دیا
کہ اپنا ٹیکہ توڑ دے۔ کفر کا نشان پیشانی سے دُور
کر دے اور کلمۂ طیبہ پڑھ اور بندے کی تصدیق کر
میں ہی مہدی موعود ہوں۔ اور منبر پر چڑھ کر کلام اللہ
سُنا۔ شخص مذکور آنحضرتؑ کے یہ تمام احکام بلا کسی
توقف کے بجا لایا مصدّق ہوا اور حافظ کلام اللہ
ہو گیا۔ اس کے بعد آنحضرتؑ نے سائل مذکور کی طرف
پلٹ کر فرمایا کہ تو نے دیکھا اگر رسول اللہؐ اور رسول اللہؐ
کا تابع تام (مہدیؑ) چاہئیں تو تمام اہل مشرق ومغرب کو
راہِ راست پر لا سکتے ہیں اور مسلمان کر سکتے ہیں اور
تمام عالم کے لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں لیکن اِن کا کام

ومغرب راہدایت نمایند ومسلمان کنند ہمہ عالم مسلمان می شوند ولاکن کار ایشان تبلیغ رسالت وہدایت نمودن کار رب العزت است **معجزۂ سی ویکم** آنکہ روزی حضرت میرانؑ برای غسل درجوی سانبھرمتی می رفتند کہ دراحمد آباد است یک شخص اجنبی غیر آشنا دید کہ درجوی بود اورا فرمودند بیا بہ نشیں پشت ما بمال آنکس آمدہ پشت مبارک بمالید انگہ آنحضرتؑ فرمود تو بہ نشیں ماہم پشت تو بمالیم چونکہ دست بر پشت او انداختند ہماں وقت اورا جذبۂ حق در ربودیہ دہ از پیش او برداشتہ شد عالم غیب معائنہ شد **معجزۂ سی ودوم** آنکہ روزی کہ درکشتی نشستہ بطرف کعبۃ اللہ رواں شدہ بودند کہ یک مہاجرؓ آنحضرتؑ در دل خطرہ آورد کہ روضۂ فلاں اولیا اللہ درمیان راہ بود حضرت امیرؑ زیارت نہ کردند اگر زیارت کردندی خوب بودی اکنوں آں روضہ کجا وآمدن باین طرف کجا دراں میاں ناگاہ آں شاہنشاہ تند نگاہ کردند وفرمودند کہ نیکو بہ بیں چوں بتاثیر آں نظر مبارک آں مہاجرؓ را پردہ از عالم غیب دور کردہ شد چہ می بنید کہ ہمہ اولیاء اللہ کہ در ہندوستان آسودہ اندر سنہای کشتی بر کتف خود

فرمانِ خدا پہنچانا ہے اور راہ راست دکھلانا کام خداوند رب العزت کا ہے۔ **اکتیسواں معجزہ** یہ کہ ایک روز حضرت میراں علیہ السلام غسل کیلئے سانبھرمتی ندی میں تشریف لے گئے تھے جو احمد آباد میں ہے آنحضرتؑ نے وہاں ایک شخص اجنبی ناآشنا کو دیکھا کہ ندی میں تھا اُس سے آنحضرتؑ نے فرمایا اِدھر آ بیٹھ اور ہماری پیٹھ مل۔ وہ شخص آیا اور آنحضرتؑ کی پشتِ مبارک ملا۔ تب آنحضرتؑ نے فرمایا تو بھی بیٹھ ہم بھی تیری پیٹھ ملیں گے، جب آنحضرتؑ نے اپنا دستِ مبارک اُس کی پیٹھ پر رکھا اسی وقت جذبۂ حق نے اس کو بے خود کردیا اُسکی آنکھوں سے پردہ اُٹھ گیا اور عالم غیب اس پر آشکارا ہوا۔ **بتیسواں معجزہ** یہ کہ جس روز آنحضرتؑ جہاز میں سوار ہوکر کعبۃ اللہ کی طرف روانہ ہوئے تھے اُس وقت آنحضرتؑ کے ایک مہاجرؓ نے اپنے دل میں یہ خطرہ لایا کہ فلاں اولیاء اللہ کا روضہ راستے کے درمیان تھا۔ حضرت امیر علیہ السلام نے زیارت نہیں کی۔ اگر زیارت فرماتے تو بہتر تھا۔ اب وہ روضہ کہاں اور اس طرف آنا کہاں۔ وہ اسی سوچ میں تھے کہ حضرت شاہنشاہ علیہ السلام نے ان پر ایک تیز نگاہ ڈالی اور فرمایا کہ اچھی طرح سے دیکھ۔ چونکہ آنحضرتؑ کی نظرِ مبارک کی تاثیر سے اُس مہاجرؓ کی آنکھوں سے پردہ عالم غیب سے دُور ہوچکا تھا۔ وہ کیا دیکھتے ہیں کہ تمام اولیاء اللہ جو ہندوستان میں آسودہ ہیں جہاز کی رسیاں اپنے کندھوں پر لئے ہوئے کھینچ رہے تھے۔ جب مہاجر مذکور نے یہ

نہادہ می گشتند چوں چنیں معاملہ دید بسیار شرمندہ گردید و عذر خواہی بحضرت قبلہ گاہی کرد آنحضرتؑ فرمودند کہ بعد ازیں چنیں گستاخی مکن **معجزہ سی و سوم** آنکہ چوں حضرت میرانؑ بطواف کعبۃ اللہ آمدند بہ بندگی میاں شاہ نظامؓ پرسیدند کہ شما اول مرتبہ کہ بہ کعبۃ اللہ آمدہ بودند چہ نشان دیدہ بودید و اکنوں چگونہ می بینید بندگی میاں شاہ نظامؓ عرض کردند کہ میرانجی اول بار کعبۃ اللہ را سوائے صاحب دیدہ بودیم و ایں بار با صاحب دیدیم باز فرمودند کہ میاں نظام چیزی می بینید گفتند آری کعبۃ اللہ گرداگرد حضرت میرانؑ میگردد و میگوید **فلیعبدوا رب ہذا البیت** **معجزہ سی و چہارم** آنکہ روزی حضرت امامؑ غسل جمعہ می کردند و میاں شیخ بھیکؓ آب می انداختند و میاں مذکور می شنیدند کہ قطرۂ آب کہ از تن مبارک افتادی میگوید کہ خدا یرا شکر میگوئیم کہ مارا بر اندام مبارک صاحب زماںؑ مشرف کردی **معجزہ سی و پنجم** آنکہ روزی حضرت امامؑ وضو می ساختند و بی بی فاطمہؓ آب می انداختند دراں زماں پیش خلیفۃ الرحمٰنؑ چغدی آمدہ نشست و آواز میکرد حضرت بی بی فاطمہ ولایتؓ

معاملہ دیکھا تو بہت شرمندہ ہوئے اور حضرت قبلہ گاہؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگی۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ پھر کبھی ایسا نالائق خیال نہ لاؤ **تینتیسواں معجزہ** یہ کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام کعبۃ اللہ کا طواف فرمانے لگے اُس وقت بندگی میاں شاہ نظامؓ سے آنحضرتؑ نے پوچھا کہ تم پہلی مرتبہ جو کعبۃ اللہ کو آئے تھے کیا نشان تم نے دیکھا تھا اور اب کس طور سے دیکھتے ہو۔ بندگی میاں شاہ نظام نے عرض کیا کہ میرانجی پہلی بار کعبۃ اللہ کو صاحبِ کعبہ کے بغیر دیکھا تھا۔ اور اِس دفعہ صاحبِ کعبہ کے ساتھ دیکھا پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ میاں نظام کچھ دیکھتے ہو انھوں نے کہا ہاں یہ دیکھ رہا ہوں کہ کعبۃ اللہ حضرت میراںؑ کے گرد پھرتا ہے اور کہتا ہے **فلیعبدوا رب ہذا البیت** (چاہیئے کہ سب عبادت کریں اس گھر کے مالک کی) **چونتیسواں معجزہ** یہ کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام جمعہ کا غسل فرما رہے تھے۔ میاں شیخ بھیکؓ آنحضرتؑ کے جسمِ مبارک پر پانی ڈال رہے تھے اور میاں مذکور کو ایسا سُنائی دے رہا تھا کہ پانی کا ہر قطرہ جو آنحضرتؑ کے جسم مبارک پر سے گرتا یہ کہتا کہ شکر خدا ادا کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے صاحبِ زماںؑ کی خدمت سے مشرف کیا۔ **پینتیسواں معجزہ** یہ کہ ایک روز حضرت امامؑ وضو فرما رہے تھے بی بی فاطمہ رضؓ پانی ڈال رہی تھیں اس وقت حضرت خلیفۃ الرحمٰنؑ کے سامنے ایک چغد آکر بیٹھا اور بولنے لگا۔ تب بی بی فاطمہؓ ولایتؓ نے

پرسیدند کہ میرانجی خلق میگوید کہ ایشاں پیشتر آدمیاں بودند چغد مجرد گفتن ایں قول بزبان حال در آمد و گفت کہ ای مہدی موعود انچہ بی بی فاطمہ رض میگویند چنیں نیست ما پیشتر آدمیاں بنودیم حضرت میراں ع تبسم کردہ فرمودند کہ بی بی فاطمہ چغد چنیں میگوید **معجزہ سی و ششم** آنکہ روزی حضرت ع در شہر فرح المفرح المقام میاں عصر و نماز شام بیان کلام ملک العلام میکردند کہ جماعت جنیاں براہ گذراں می رفتند چوں دراں محل رسیدہ انداستادہ شدہ استماع نمودند چوں حضرت میراں ع از بیان فارغ شدند ہمہ جماعت آمدہ ملاقات کردہ تصدیق حق کردہ اند ھذا صار معجزۃ ظاھرۃ علی ثبوت خاتم الولی کمثل معجزۃ النبی صلعم **معجزہ سی و ہفتم** آنکہ در شہر فرح عنقریب وصال حبیب ذوالجلال بعد از ادائے نماز جمعہ در مسجد جامع در مجمع علماء و صلحا نیت وتر بآواز بلند فرمودند از اں مجمع یکی علماء کلاں گفت کہ اگر ایں سید مہدی موعود است بہ جمعہ دیگر نخواہد آمد کہ من در حدیث دیدہ ام کہ حضرت رسالت پناہ ؐ ہمچنیں وتر اداکردند و قبل از آمدن جمعہ ازیں عالم رحلت فرمودند

آنحضرت ع سے کہا کہ میرانجی لوگ کہتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں یہ چغد کہلانے والے پرندے آدمی تھے۔ چغد یہ بات سنتے ہی گویا ہوا اور کہنے لگا کہ اے مہدی موعود بی بی فاطمہ جو کہتی ہیں بات ایسی نہیں ہے۔ ہم اگلے زمانہ میں آدمی نہیں تھے۔ حضرت مہدی ع نے مسکرا کر فرمایا کہ بی بی فاطمہ چغد ایسا کہہ رہا ہے **چھتیسواں معجزہ** یہ کہ ایک روز شہر فرحت بخش فرہ میں عصر و مغرب کے درمیان حضرت مہدی علیہ السلام بیان قرآن فرمارہے تھے اسی وقت جنات کی ایک جماعت راستہ سے گذر رہی تھی۔ جب وہ اس مقام پر پہونچے تو کھڑے ہو کر سننے لگے۔ جب حضرت میراں علیہ السلام بیان سے فارغ ہوئے تو تمام جنات آکر ملاقات کئے اور تصدیق حق سے مشرف ہوئے۔ یہ معجزہ ظاہرہ خاتم ولایت ع کے دعوے کے ثبوت پر جیسے مانند معجزہ آنحضرت صلعم کے **سینتیسواں معجزہ** یہ کہ شہر فرہ میں حضرت حبیب ذوالجلال ع نے اپنے وصال کے عنقریب ادائی نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد میں علماء و صلحاء کے مجمع میں نماز وتر کی نیت بلند آواز سے باندھکر وتر ادا فرمائی۔ پس اس مجمع میں سے ایک بڑے عالم نے کہا کہ اگر یہ سید مہدی موعود ع ہے تو دوسرے جمعہ کو نہیں آئے گا۔ کیونکہ میں نے حدیث میں دیکھا ہے کہ حضرت رسالت پناہ ؐ نے اسی طرح وتر ادا فرمائی اور دوسرا جمعہ آنے سے قبل اس عالم سے رحلت فرمائے۔ آخرکار آنحضرت ع کا وصال بھی جمعہ آئندہ سے پہلے ہی واقع ہوا۔ اڑتیسواں معجزہ یہ کہ

آخرالامر وصال آنحضرتؑ قبل از جمعه شده است معجزهٔ سی و هشتم آنکه چون وصال حبیب ذوالجلال شده است تکفین و تجهیز آنحضرتؑ همدرانمقام آنحضرت کردند و قتیکه جنازه مستعد ساختند و قصد برداشتن میکردند که درمیان مردمان اهل فرح المفرح المقام که فضلاء ذوالعزو الاحترام بودند و میان مردمان اهل رچ که اهل اکرام بودند اختلاف بسیار و تنازع بی شمار روی نمود ایشان هر دو طائفه علیهم الرحمته والغفران خواستند که قبر مبارک امام الزمان در زمین خود کنند هر دو طائفه بنقل صحیح و روایت صریح مصدقان درباب مهدیت و مخلصان در شانِ آنحضرتؑ بودند و سبب دعوی و مناظره درباب دفن آنحضرتؑ آن بود که اهل فرح گفتند که حضرت امامؑ در زمین ما اقامت کرده بودند وصال آن حبیب ذوالجلال همدرینجا شده است جای دیگر روضهٔ منور آن سرور بزرگ و برتر را کردن نمی دهیم و اهل رچ گفتند از آن که گاه گاه آن ولایت پناه حضرت شاهنشاہ در دیه ما برای نماز جمعه به رچ قدم سعادت فرموده اند و بر ما نوازش نموده اند و ما هم مصدقان و مخلصان آنحضرتؑ هستیم روضهٔ مبارک آنحضرتؑ در زمین خود بکنیم دران زمان اهل رچ پُر زور بودند آخرالامر معاملهٔ اختلاف و تنازع بجای

جب حضرت حبیب ذوالجلالؑ کا وصال ہوا تو تجہیز و تکفین آنحضرت کی اُسی مقام پر کیگئی۔ جس وقت جنازہ تیار کرکے اُٹھانے کا ارادہ کر رہے تھے فرہ کے رہنے والوں میں جو علماء و فضلاء صاحب عزو احترام تھے اور اہلِ رچ میں بھی جو شرفاء کرام تھے ان کے درمیان سخت اختلاف اور حد سے زیادہ جنگ و جدال کی صورت پیدا ہوگئی یہ دونو جماعتیں ان پر خدا کی رحمت و مغفرت ہو یہ چاہتی تھیں کہ امام زماں علیہ السلام کی قبر مبارک اپنے علاقہ کی زمین پر ہو ہر دو جماعتوں کے لوگ بہ نقل صحیح اور بروایت صریح آنحضرتؑ کی مہدیت کے مصدقین اور آنحضرتؑ کے مخلصین تھے اور آنحضرتؑ کے دفن کے بارے میں ان دونوں جماعتوں کے دعوے اور مناظرہ کا سبب یہ تھا کہ اہل فرہ کہتے تھے کہ حضرت امامؑ نے ہمارے علاقہ میں سکونت اختیار فرمائی تھی اور اُس حبیب ذوالجلال کا وصال بھی اسی جگہ ہوا ہے۔ پس اور کسی جگہ اس سرورِ بزرگ و برتر کا روضۂ منورہ ہم ہرگز ہونے نہ دیں گے اور اہلِ رچ کا کہنا تھا کہ کبھی کبھی وہ ولایت پناہ شہنشاہ علیہ السلام ہمارے شہر میں نمازِ جمعہ کے لیئے بمقام رچ تشریف لاتے رہے۔ اور ہم پر آنحضرتؑ کی نوازش رہی۔ ہم بھی مصدقین و مخلصین آنحضرتؑ کے ہیں۔ لہٰذا آنحضرتؑ کا روضۂ مبارک ہمارے علاقہ میں بنائیں گے۔ اس زمانہ میں اہلِ رچ زور و طاقت میں زیادہ تھے آخرکار اس اختلاف و نزاع کا معاملہ اس نوبت تک پہنچا کہ تلواریں کھنچ گئیں اور فریقین جنگ کرنے پر

رسید کہ سلاح بستند و بر سر مقاتلہ آمدند بنا بر ہر دو خلیفۂ ذات عالی درجات حضرت مہدی صفات اعنی بندگی میراں سید محمودؓ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما بر خاستند و ہر دو طائفہ را گفتند کہ نسبت ایں ذات مبارک تعلق بمایاں دارد و حکم وراثت بمایاں میرسد شمارا با جنگ چہ کار ہر جا کہ رضاء امام الابرار باشد ما ہمانجا روضۂ منور آں سرور می کنیم آخر الامر چوں مابین فرح دریچ جنازۂ آنحضرتؑ رسید جنازۂ آنحضرتؑ آں چناں گراں شدہ است کہ ہیچ کس طاقت جنبانیدن نداشت چوں آں معجزۂ امام آخر زمانؑ بعین العیاں دیدند یاراں قرار دادند کہ روضۂ آنحضرتؑ درینجا است آنجا روضہ مبارک کردند ایں نقل در باب رحلت سر بسر آوردہ شدہ است دریں جا بطریق مختصر بیان کردہ شد ھذہ معجزۃ باھرۃ بعد وصال علیہ السلام فاعلم ایھا المصدق معجزات حضرت امام بسیار است فاما بر حکم کتاب و سنت و بشواہدات المنقول علماء الاست بر دو معجزہ اختصار است فمنہا معجزہ سی و نہم آنکہ معانی کلام اللہ کہ بیواسطہ عطا بود قال الامام المہدی صلے اللہ علیہ وسلم علمت من اللہ بلا واسطۃ جدید الیوم قل انی

تل گئے۔ بنا بریں حضرت مہدیؑ کے ہر دو خلیفۂ ذات عالی درجات مہدی صفات یعنے بندگی میراں سید محمودؓ اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما نے اُٹھ کر ان دونوں جماعتوں سے کہا کہ اس ذات مبارک کا تعلق ہم سے ہے اور آنحضرتؑ کی وراثت کا حکم ہم کو پہنچتا ہے۔ تم کو اس لڑائی جھگڑے سے کیا کام جہاں اس امام الابرار کی رضا ہوگی وہیں ہم اُس سرور کا روضۂ منور بنائیں گے۔ آخر کار جب فرہ اور ریچ کے درمیان آنحضرتؑ کا جنازہ پہنچا تو اس قدر وزنی ہوگیا کہ ہلانے کی طاقت کسی میں نہیں رہتی۔ جب امام آخر زماں علیہ السلام کا یہ معجزہ علانیہ سب نے دیکھ لیا۔ تو صحابہؓ نے یہ رائے ٹھہرائی کہ آنحضرتؑ کا روضہ اسی جگہ ہے وہیں روضۂ مبارک بنایا گیا۔ یہ نقل رحلت کے باب میں اول سے آخر تک بیان ہوئی ہے یہاں مختصراً یہ بیان لایا گیا ہے یہ کھلا معجزہ ہے آنحضرت علیہ السلام کے وصال کے بعد پس معلوم کر اے مصدق کہ حضرت امام علیہ السلام کے معجزات بیشمار ہیں لیکن بحکم کتاب و سنت و شواہد منقولۂ علماء یہاں اور دو معجزوں کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ھے ان دونوں میں سے **انچالیسواں معجزہ** یہ کہ کلام اللہ کے معانی بغیر کسی فرشتہ کے واسطہ کے آنحضرتؑ کو عطا ہوئے تھے۔ چنانچہ آنحضرتؑ نے فرمایا تعلیم دیا گیا ہوں میں اللہ سے بلا واسطہ ہر نئے دن کہ کہہ میں اللہ کا بندہ محمد رسول اللہ کا تابع ہوں محمد مہدی آخر زماںؑ وارثِ نبی رحمن عالم علم کتاب و

عبد اللہ تابع محمد رسول اللہ محمد مہدی آخر زمان وارث نبی الرحمان عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقت والشریعت والرضوان و نیز فرمودند کہ تفسیر ما بمراد اللہ و تعلیم ما بامر اللہ یعنے از تامل و مطالعہ کتب نیست بلکہ ہر چہ گفتہ می شود بامر خدا گفتہ می شود ای طالب تحقیق و ای سامع دلائل تصدیق از صحابۂ کرام خاص و عام و از تابعین و تبع تابعین الی یومنا ہذا ہیچ کس این دعوی نکردہ است کہ ما معنی کلام از حق تعالی آموختیم مگر این ذات ستودہ صفات صاحب معجزات مظہر آیات بینات موصوف باوصاف انبیاء و رسل علیہم الصلوات سزاوار بود و دعوی کردہ است و بدلیل قطعی درین دعوی صادق باید گفت و تصدیق باید کرد زیرا کہ مہدی موعود من کل الوجوہ با ذات خاتم النبی یکذات و یک صفات و یک وجود بود کما مر علی ذالک فاعلم ایہا المصدق معجزہ در بیان قرآن امام آن بود کہ ہیچ کس علماء و فقہاء و صلحاء را طاقت نبود کہ بعد از استماع کلام آنحضرت در قلم آرند چنانچہ نقلست کہ بادشاہ تخت ہرات مرزا حسین غفر اللہ لہ بعد از شنیدن اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ کہ بیان آنحضرت نہ در کتاب کسی نوشتہ شدہ

ایمان بیان کرنے والے حقیقت شریعت اور رضوان کے ہیں۔ نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہماری تفسیر مراد اللہ سے اور ہماری تعلیم امر اللہ سے ہے یعنے غور و فکر کرنے اور کتابوں کا مطالعہ کرنے سے نہیں ھے بلکہ جو کچھ کہا جاتا ہے حکمِ خدا سے کہا جاتا ہے۔ اے طالب تحقیق اور دلائل تصدیق کے سننے والے اس بات کو سمجھ رکھ کہ صحابۂ کرام خاص و عام اور تابعین و تبع تابعین کے زمانہ سے آجتک کسی شخص نے یہ دعویٰ نہیں کیا ہے کہ میں نے کلام اللہ کا معنی حق تعالیٰ سے سیکھا ہے مگر یہی ذات ستودہ صفات صاحبِ معجزات مظہر آیاتِ بینات انبیاء و رسل علیہم الصلوات کے اوصاف سے موصوف سزاوار اس دعوے کی تھی اور اسی نے یہ دعویٰ کیا۔ اور دلیل قطعی سے اس دعوے میں اس کو صادق کہنا چاہیئے اور اسکی تصدیق کرنی چاہیئے اس لئے کہ مہدی موعود تمام وجوہ سے ذاتِ خاتم النبیؐ کے ساتھ مساوی ایک صفات اور ایک وجود ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہ بیان گذر چکا پس معلوم کر اے مصدق کہ بیان قرآن میں امام علیہ السلام کا معجزہ یہ تھا کہ علماء فقہاء اور صلحاء میں سے کسی کو یہ طاقت نہیں تھی کہ آنحضرتؑ کا کلام سننے کے بعد اسکو تحریر میں لا سکیں۔ چنانچہ نقل ہے کہ پایۂ تخت ہرات کے بادشاہ مرزا حسین غفر اللہ لہ نے آنحضرت کے اوصاف حمیدہ اور اخلاقِ پسندیدہ کا حال سننے کے بعد اور یہ معلوم کرنے کے بعد کہ آنحضرت جو کچھ بیان فرماتے ہیں نہ کسی کتاب میں مکتوب ہے نہ علماء و فقہا کی زبانی کسی نے سنا ہے

است ونہ بزبان علمار و فقہا کسی شنیدہ است بنا بر سلطان مذکور علمار مشہور کہ عالم فاضل و کاتب کامل در ای جماعت چہار علمار کہ برابر ملا علی فیاض آمدہ بودند فرستادہ اند کہ بروید و تقریر بیان امام الابرار کہ بزبان دربار فرمایند نوشتہ بیارید آخر الامر آں چہار علمار کلاں بوقت بیان درخدمت امام آخر زمانؑ با استعداد کتابت گرفتہ ہر یکی بیان قرآن استماع بردہ نوشتہ اند چوں بعد از نماز مغرب خواستند کہ مقابلہ می کنند چہ بینند کہ ہر یکی جدا تقریر کردہ است نوشتۂ یکی با یکی موافق نیاید حیران شدند و چوں بحضور معلا گذرانیدند فرمودند ما چنیں نہ گفتہ ایم معانی باز تکرار کردہ فرمودند بعدہ ہمہ علمار تائب شدہ گفتہ اند کہ از ما خطا واقع شدہ است کہ ایں معانی مراد اللہ را قصد نوشتن داشتیم تحقیق است کہ ایں معانی در قلم نمی گنجد دیگر معجزہ در معانی قرآن حضرت امام آخر الزماں آں بود کہ مراد تمام معانی کلام اللہ ملک العلام در یک کلمہ لا الہ الا اللہ ادا فرمودند چنانچہ نقلست کہ سائل سوال کرد میرانجی مراد تمام کلام اللہ در کدام یک آیت است آنحضرتؑ فرمود کہ ایں آیت میاں دلاور ما میگویند بندگی میاں شاہ دلاور

سلطان مذکور نے چند مشہور علما، جو علم و فضل و کتابت میں کامل ماہر تھے۔ علاوہ چار علماء کے جو ملا علی فیاض کے ہمراہ آئے تھے روانہ کیئے یہ کہکر کہ جاؤ جو کچھ تقریر و بیان حضرت امام الابرار اپنی زبان دُربار سے فرماتے ہیں لکھکر لاؤ آخر کار وہ چاروں علماء مشاہیر بیان قرآن کے وقت امام آخرالزمانؑ کی خدمت میں سامان کتابت ساتھ رکھکر بیٹھے اور ہر ایک نے قرآن کا بیان جو کچھ سُنا لکھ لیا۔ جب مغرب کی نماز کے بعد انھوں نے ارادہ کیا کہ ایکدوسرے کی تحریر ملاکر دیکھیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہر ایک نے جدا تقریر کی ہے۔ ایک کا لکھا ایک سے نہیں ملتا یہ دیکھکر حیران ہوئے! اور جب حضور عالی میں یہ سب تحریریں پیش کیں تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ میں نے ایسا کہا ہی نہیں پھر مکرر آنحضرتؑ نے اُن آیات کے معانی بیان فرمائے اسکے بعد اُن سب علماء نے تائب ہوکر کہا کہ ہم سے خطا واقع ہوئی جو ان معانی مراد اللہ کو لکھنے کا ہم نے ارادہ کیا۔ بہ تحقیق یہ معانی تحریر میں نہیں آسکتے نیز معانی قرآن کے بیان میں حضرت امام آخر زمانؑ کا دوسرا معجزہ یہ تھا کہ تمام کلام ملک العلام کے معانی کا حاصل ایک کلمہ میں ادا فرمادیا کہ وہ کلمۂ لا الہ الا اللہ ہے۔ نقل ہے کہ ایک سائل نے سوال کیا کہ میرانجی تمام کلام اللہ کی مراد جس آیت میں ہے وہ کونسی ہے۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ وہ آیت ہمارے میاں دلاور کہدیں گے۔ بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے وہیں عرض کیا کہ ہاں میرانجی خوندکار کے صدقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ توریت انجیل زبور اور فرقان تمام

عرض کردند کہ آری میسر انچہ ابہمد قبہ خوندکار
معلوم می شود کہ مراد تمام توریت و انجیل و زبور و
فرقان یک کلمہ لا الہ الا اللہ ہست سائل
قبول کردہ تصدیق کردہ است کہ ایں خاصہ
مہدیؑ است معجزہ چہلم آنکہ آیت اظہر
حجت انور و معجزہ بزرگ تر بر ثبوت مہدویت
امام البر و البحر کا شمس و القمر جنگ بدر ولایت
بود و آں جنگ مذکور بہ فرمان رب الغفور
بحوالہ سید السادات امجد السعادات
بدر المنیر سراج کبیر سلطان نصیر اولوالامیر
بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ
کردہ کرات و مرات می فرمودند کہ اگر تمام
لشکر مشرق و مغرب می آید در روز اول
پیش شما بہ فرمان عزوجل بگریزند و بروز
دوم خبر شہادت سید الشہداء دادہ اند و
نیز فرمودند کہ برادرم سید خوندمیر مرد باشید
خوشحالی کنید کہ خدائے تعالیٰ بار ولایت
محمدی بر شما عطا کردہ است و ہر جا کہ
بار ولایت مصطفےٰ صلعم آمدہ است سر جدا
و تن جدا و پوست جدا شدہ است
و نیز فرمودند کہ اگر بندہ مہدی موعود
است با شما ایں صفت ذات بندہ
خواہد شد اسنہ کان صادق الوعد
چنانچہ خبر دادہ بود ہمچناں وقوع یافت
و حجت مہدی موعود بر ایں معجزہ قاطعہ

کی مراد ایک کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے۔ سائل نے اس جواب
کو قبول کیا اور تصدیق کی کہ یہی خاصہ مہدیؑ کا ہے
چالیسواں معجزہ جو آیتِ اظہر، حجت روشن تر
امام البر والبحر علیہ السلام کی مہدویت کے ثبوت پر
شمس و قمر کے مانند معجزۂ بزرگتر ہے وہ جنگِ بدر
ولایت تھا۔ جنگِ مذکور کو بفرمانِ ربّ غفور سیّد
السّادات امجد السعادات بدر منیر سراج کبیر
سلطان نصیر اولوالامیر بندگی میاں سید خوندمیر
رضی اللہ عنہ کے حوالہ کر کے بارہا آنحضرتؑ فرمایا
کرتے تھے کہ اگر تمام لشکر مشرق و مغرب کے مقابلہ
کے لئے آئے تو پہلے روز تمہارے سامنے سے بفرمان
خدائے عزّوجل شکست کھا کر بھاگیں گے اور دوسرے
روز کی جنگ میں سید الشہداءؓ کی شہادت کی خبر
آنحضرتؑ نے دی تھی۔ نیز یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے
برادر سید خوندمیر مرد بنے رہو۔ خوشی مناؤ کہ خدائے
تعالیٰ نے بارِ ولایتِ محمدیؐ تم کو عطا فرمایا ہے
جہاں کہ ولایتِ مصطفےٰؐ کا بار آپڑا ہے۔ سر
جُدا، تن جُدا اور پوست جُدا ہوا ہے۔ نیز آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ اگر بندہ مہدی موعود ہے تو یہ صفت
ذاتِ بندہ تم سے ہو کر رہیگی بیشک آنحضرتؑ
صادق الوعد (سچے وعدے کے) تھے۔ جیسی خبر
آنحضرتؑ نے دی تھی۔ ویسا ہی معاملہ وقوع میں آیا
اور حجت مہدی موعودؑ اسی معجزۂ قاطعہ پر تمام ہوئی۔
اور اسی ایک معجزے میں کئی معجزے آنحضرتؑ کی
مہدیت کے ثبوت پر صادر ہوئے ہیں۔ چنانچہ

عرض کردند کہ آری میرانجی ابہمد قبہ خوندکار معلوم می شود کہ مراد تمام توریت وانجیل و زبور و فرقان یک کلمۂ لا الہ الا اللہ ہست سائل قبول کردہ تصدیق کردہ است کہ ایں خاصہ مہدیؑ است

معجزہ چہلم آنکہ آیت اظہر حجت انور و معجزہ بزرگ تر بر ثبوت مہدویت امام البر والبحر کالشمس والقمر جنگ بدر ولایت بود و آں جنگ مذکور بہ فرمان رب الغفور بحوالہ سید السادات امجد السعادات بدر المنیر سراج کبیر سلطان نصیر اولوا الامیر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کردہ کرات و مرات می فرمودند کہ اگر تمام لشکر مشرق و مغرب می آید در روز اول پیش شما بہ فرمان عزوجل بگریزند و بروز دوم خبر شہادت سید الشہداء دادہ اند و نیز فرمودند کہ برادرم سید خوندمیر مرد باشید خوشحالی کنید کہ خدائے تعالیٰ بار ولایت محمدی بر شما عطا کردہ است و ہر جا کہ بار ولایت مصطفےٰ صلعم آمدہ است سر جدا و تن جدا و پوست جدا شدہ است و نیز فرمودند کہ اگر بندہ مہدی موعود است باشما ایں صفت ذات بندہ خواہد شد اسنہ کان صادق الوعد چنانچہ خبر دادہ بود ہمچناں وقوع یافت و حجت مہدی موعود بریں معجزہ قاطعہ

کی مراد ایک کلمۂ لا الہ الا اللہ ہے۔ سائل نے اس جواب کو قبول کیا اور تصدیق کی کہ یہی خاصہ مہدیؑ کا ہے

چالیسواں معجزہ جو آیتِ اظہر حجت روشن تر امام البر والبحر علیہ السلام کی مہدویت کے ثبوت پر شمس و قمر کے مانند معجزۂ بزرگتر ہے وہ جنگِ بدر ولایت تھا۔ جنگِ مذکور کو بفرمانِ ربِّ غفور سیّد السّادات امجد السعادات بدر منیر سراج کبیر سلطان نصیر اولوالامیر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے حوالہ کر کے بارہا آنحضرتؑ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تمام لشکر مشرق و مغرب کے مقابلہ کے لئے آئے تو پہلے روز تمہارے سامنے سے بفرمانِ خدائے عزّ و جل شکست کھا کر بھاگیں گے اور دوسرے روز کی جنگ میں سید الشہداء کی شہادت کی خبر آنحضرتؑ نے دی تھی۔ نیز یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے برادر سید خوندمیر مرد بنے رہو۔ خوشی مناؤ کہ خدائے تعالیٰ نے بارِ ولایتِ محمدیؐ تمکو عطا فرمایا ہے جہاں کہ ولایتِ مصطفےٰؐ کا بار آپڑا ہے سر جُدا، تن جُدا اور پوست جُدا ہوا ہے۔ نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اگر بندہ مہدی موعود ہے تو یہ صفتِ ذاتِ بندہ تم سے ہو کر رہیگی بیشک آنحضرتؑ صادق الوعد (سچے وعدے کے) تھے۔ جیسی خبر آنحضرتؑ نے دی تھی۔ ویسا ہی معاملہ وقوع میں آیا اور حجت مہدی موعودؑ اسی معجزۂ قاطعہ پر تمام ہوئی۔ اور اسی ایک معجزے میں کئی معجزے آنحضرتؑ کی مہدیت کے ثبوت پر صادر ہوئے ہیں۔ چنانچہ

خوندمیر یک رسالہ در باب نہج مدعا آنحضرتؑ
خاتم ولایت بقدر حوصلہ جمع کردہ است کہ
آں را منہاج التقویم کاشف الاشکال بالصراط
المستقیم نام نہادہ است کہ دراں رسالہ نہج
مدعا آنحضرت امام البرد البحور در اعتقادات
وعملیات معلوم می شود بہ طریق سربسر طالب
را باید کہ دراں رسالہ مذکور نظر کند واگر بطریق
موجز می باید تا دریں جا بہ فہمد کما قال المصدق
المحقق والعارف الصادق ایھا المنصف
السامع فان فہمت ما اشرت لک
فی ھٰذا الباب فحصل لک العلم
النافع واز سلطان نصیر بدر المنیر
افضل الوزیر سید السادات بندگی میاں
سید خوندمیر صدیق مہدیؓ نقلست کہ
اشارت بریں دارد کہ از رسولؐ خبر آمدہ است
بتعیین ختم الاولیاء وگفتہ اند کہ بعث
انبیاء و رسل در حکمت ارحم الراحمین واجب
است زیرا چہ واجب الوجود را بر بندگان
فرمان لازم است واگر حق تعالیٰ وتقدس
بیواسطہ با بشر سخن گوید بشر را طاقت و
قوت آں نبود پس از جنس بشر شخصی باید
کہ آں فرمان ہا را بخلق برساند پیغمبران
برای ایں مبعوث اند کہ شریعت را بر خلق
اظہار کنند تا آں شریعت سبب نظام عالم
و مصالح بنی آدم بود تا احکام ظاہری کہ

الاشکال بالصراط المستقیم اس کا نام رکھا ہے۔
جس سے آنحضرت امام بر و بحورؑ کے مدعا کا نہج اعتقادات
وعملیات میں اول سے آخر تک معلوم ہو سکتا ہے
طالب کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو غور سے پڑھے
اور اگر بطریق اختصار دیکھنا مطلوب ہو تو یہی عبارت
پڑھکر سمجھ لے جیسا کہ مصدقِ محقق اور عارف صادق
نے فرمایا ہے۔ اے منصفِ سامع اگر تو نے سمجھ لیا
میرا اشارہ اس باب میں تو تجھے علم نافع حاصل ہوگا،
اور سلطان نصیر بدر منیر افضل الوزیر سید السادات
بندگی میاں سید خوندمیر صدیق مہدیؓ سے نقل
ہے جس کا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ رسول علیہ السلام
سے خبر آئی ہے ختم الاولیاء کی تعیین کے بارے میں جسکی
بناء پر محققین نے کہا ہے کہ انبیاء و رسل کی بعثت
حکمت ارحم الراحمین کے رو سے واجب ہے۔ اس لئے
کہ واجب الوجود حق تعالیٰ کے لئے بندوں کو فرمان دینا
لازم ہے اور اگر حق تعالیٰ جو مقدس و منزہ ہے بغیر
کسی واسطہ کے بشر سے کلام کرے تو بشر کو یہ طاقت
وقوت نہیں پس جنس البشر سے ایک ایسا شخص چاہیئے
جو حق تعالیٰ کے فرامین خلق کو پہنچائے۔ تمام پیغمبر اسی
لئے بھیجے گئے ہیں کہ شریعت الٰہی کو خلق پر ظاہر کریں
تاکہ وہ شریعت نظام عالم اور مصالح بنی آدم کا سبب
بنے تاکہ احکام ظاہری جو قالب سے تعلق رکھتے ہیں
مستحکم ہوں اور ان کا استحکام بغیر تصدیق و اخلاص
قلب کے از قبیل محالات ہے اور تمام علماء ستودہ
اقوال اور صلحاء پسندیدہ افعال نے اس بات پر اتفاق

تعلق بقالب دارد مستحکم گردد و استحکام آں
بغیر تصدیق و اخلاص قلب از محالات است
و ہمہ علماء مرضیۃ الاقوال و صلحاء پسندیدہ
افعال اتفاق بریں کردہ اند کہ چنانچہ
بعث رسل در حکمت ارحم الراحمین واجبست
ہمچناں بعث شخصے ولی کامل کہ مظہر ولایت
رسول و حامل اثقال مملکت او باشد لازم
است تا احکام اصول بواسطۂ او ظاہر شود
و اسرار حقیقت در عالم شریعت بیان
فرماید و در ہمہ احکام متابعت رسول کند و تمام
ظاہر و باطن نسبت با رسولؐ دارد کہ لکل
نبی نظیر فی امتہ انتہی اعلم
ایھا المصدق فثبت باجماع
المحققین علیہم الرضوان والرحمۃ
کہ پیغمبراں برای ایں مبعوث اند کہ شریعت را
بہ خلق اظہار کنند و بعث خاتم الولی از محمد مہدی
خاتم ولایت محمدی است بواسطۂ آنکہ اسرار
حقیقت در عالم شریعت بیان فرماید فبالسند
المذکور حضرت رسول رب غفور اگرچہ
از سر تا پا از حقیقت کہ مراد ولایت است
معمور بود فاما باظہار کردن بر خلق عام مامور
نبود بجہت آنکہ آں حسنۂ باقی را خاتم
ولایت محمدی کہ ذات مہدی است تمام کند و
در عالم شریعت عیاں فرماید چنانچہ دریں
باب از ثانی امیر زمرۂ اولوالالباب میاں سید

کیا ہے کہ جس طرح پیغمبروں کی بعثت ارحم الراحمین کی حکمت میں
واجب ہے، ویسا ہی یہ بھی لازم ہے کہ ایک شخص ولی کامل ہو
جو مظہر ولایت رسولؐ کا اور حامل اُن کی مملکت کے اثقال
کا ہو تاکہ احکام اصول اُس کے واسطہ سے ظاہر ہوں
اور اسرار حقیقت کو عالم شریعت میں وہ بیان فرمائے
اور تمام احکام میں رسول کا پیرو رہے اور تمام ظاہری اور
باطنی امور میں رسولؐ کے ساتھ نسبت رکھتا ہو۔ کیونکہ ہر
نبی کے لئے اُس کی اُمت میں ایک شخص نظیر اُس نبی کا
ہوتا ہے۔ انتہا پس معلوم کر اے مصدق کہ اجماع محققین
علیہم الرضوان والرحمۃ سے یہ ثابت ہو چکا کہ سب پیغمبر
اِس لئے مبعوث ہوئے کہ شریعتِ الٰہی کو خلق پر ظاہر
کریں اور بعثت خاتم اولیاء کی جو محمد مہدیؑ خاتم ولایت
محمدی کے ذریعہ ہوئی اِس واسطے ہے کہ وہ اسرار حقیقت
کو عالم شریعت میں بیان فرمائے۔ پس سند مذکور سے
حضرت رسولِ ربّ غفور علیہ السّلام اگرچہ سر تا پا
حقیقت سے جو کہ مراد ولایت سے ہے معمور تھے
لیکن خلق پر عام طور پر اس کو ظاہر کرنے پر مامور نہیں تھے
تاکہ آنحضرت کے اس حسنۂ باقیہ کو خاتم ولایت
محمدی جو ذات مہدی ہے پورا کرے اور عالم
شریعت میں ظاہر فرمائے۔ چنانچہ اس باب میں ثانیؓ
امیر زمرۂ اولوالالباب میاں سید خوندمیرؓ سے
منقول ہے اُس ذات مہدیؑ صفات نے اپنے
رسالہ مسمیٰ بعض الآیات میں تحریر فرمایا ہے کیونکہ
نبوّت نبیؐ کا ظاہر ہے اور ولایت نبیؐ کا باطن پس
جبکہ مہدیؑ مظہر اُس ولایت کا ہوں جو بجز ذاتِ نبیؐ

خوندمیرؓ کہ آں ذات مہدی صفات در رسالۂ خود المسمی بعض الآیات می فرمایند

لان النبوۃ ھی ظاھر النبی والولایۃ ھی باطنہ صلعم فاذا کان المھدی مظہر الولایۃ التی لا تظہر الا فی ذاتہ فھی حسنۃ من حسنات خاتم الرسل لانہ علیہ السلام مادام ظاھرا بالشریعۃ فی مقام الرسالۃ لم یظہر ولایتہ بالاحدیۃ الذاتیۃ الجامعۃ للاسماء کلہا لیوفی اسم الھادی حقہ فبقیت ھذہ الحسنۃ اعنی ولایتہ باطنۃ حتی تظہر فی مظہر الخاتم کما قال النبی صلعم اذکرکم اللہ فی اھل بیتی وھو المھدی یعنی المھدی یکون مظہر ولایۃ خاتم النبی صلعم وھی تظہر فی ذات المھدی بنفسہ لیذکرکم اللہ فیہ ای فی ذات المھدی بنفسہ والکانت ولایتہ فی ذاتہ بطریق الاجمال ولکن لم تظہر تفصیلا ولھذا یقال محمد صلعم خاتم النبیین

کے اور کسی سے ظاہر نہ ہو سکتی تھی تو وہ ولایت ایک حسنہ ہی ٹھہری۔ خاتم رسلؑ کے حسنات میں سے کیونکہ خاتم پیغمبران علیہ السلام جبتک کہ ظاہر رہے شریعت کیساتھ مقام رسالت میں تو ظاہر نہ ہو سکی۔ آپکی ولایت احدیتِ ذاتیہ کے ساتھ جسکی شان یہ ہے کہ جامع ہو تمام اسماء کو تاکہ اسم ہادی اپنا حق پورا پورا لیوے پس باقی رہ گیا تھا۔ یہ حسنہ یعنی ولایت محمدی باطن ہی کیحالت میں تاکہ ظاہر ہو خاتم کے مظہر میں چنانچہ فرمایا ہے نبی صلعم نے میں تمہیں یاد دلاتا ہوں خدا کو اپنے اہلبیت کے بارے میں۔ اور وہ اہلبیت میں خاص مہدیؑ ہے یعنی مہدیؑ خاتم الانبیاءؑ کی ولایت کا مظہر ہوگا اور وہ ولایت ظاہر ہوگی۔ ذاتِ مہدیؑ میں تمام و کمال تاکہ وہ تمہیں خدائے تعالیٰ کی یاد دلائے۔ اس میں یعنی خاص مہدیؑ کی ذات میں اگرچیکہ آپکی ولایت آپکی ذات میں بطریق اجمال موجود تھی لیکن تفصیل کے ساتھ ظاہر نہ ہوئی تھی۔ اور اسی وجہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کو خاتم نبوت بنایا ہے اور آپکی ولایت کے لئے بھی آپ کی امت میں سے ایک خاتم ہے اور وہی مہدیؑ ہے آپ کی اہلبیت سے پس سمجھ لے مصداق حضرت مصنفؓ کے قول ہذا کو کہ تاکہ اسم ہادی اپنا حق پورا پورا لیوے وہی اسم ہادی کا مظہر کامل مہدی موعودؑ ہیں فقط نیز صاحبان تمیز پر واضح ہو کہ حضرت مہدی موعود خاتم ولایتِ محمدیؐ سے نقل

لانہ یختم بہ النبوۃ ولولایتہ یکون ختم آخر من امتہ وھو المھدی من اھل بیتہ فانظر ایھا المصدق الی قولہ رضی اللہ عنہ لیوفی اسم الھادی حقہ وھو المھدی الموعود فقط ونیز بر اہل تمیز واضح باد کہ از حضرت مہدی خاتم ولایت محمدی نقلست کہ بدر المنیر حضرت سید خوندمیرؓ در رسالۂ خود المسمی ام العقاید بحر الفواید است آوردہ اند کہ آنحضرتؑ فرمود کہ حق تعالیٰ مارا کہ فرستادہ است مخصوص برای این است کہ آں احکام وبیان کہ تعلق با ولایت محمدی دارد بواسطۂ مہدی ظاہر شود ونیز فرمودند کہ ثم ان علینا بیانہ این بیان بزبان مہدی می شود فاعلم ایھا المصدق بنا بر از امام البر والبحر نقل مشہور الاشہر آوردہ شدہ است کہ فرمودہ شریعت ما عین حقیقت وفروع ما عین اصول وابتدا ما عین انتہا است فثبت بحکم المنصوص والمخصوص وبادلۃ المنقول والمعقول وبشواھد ارباب الوصول والاصول کہ اعظم المقاصد ومقصد الاعلیٰ من کل الوجوہ لقاء اللہ جل وعلا است کما قال المحقق

مارا برای دیدن یار آفریدہ اند
ورنہ وجود ما بچہ کار آفریدہ اند

ہے جو بدرِ منیر حضرت سید خوندمیرؓ نے اپنے رسالہ مسمّیٰ بہ ام العقائد بحر الفوائد میں بیان کی ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ہم کو جو بھیجا ہے مخصوص اس لئے ہے کہ وہ احکام وبیان جو ولائیتِ محمدی سے تعلق رکھتا ہے مہدیؑ کے واسطہ سے ظاہر ہو نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ فرمان حق تعالیٰ ثم ان علینا بیانہ (پھر تحقیق کہ ہمارے ذمہ ہے بیان اس کا) سے مراد جو بیان ہے وہ بزبانی مہدیؑ ہوتا ہے۔ پس معلوم کر اے مصدّق اسی بناء پر تو حضرت امام بر وبحرؑ کی یہ نقل مشہور وروشن تر ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہماری شریعت عین حقیقت ہے اور ہمارے فروع عین اصول ہیں اور ہماری ابتداء عین انتہا ہے۔ پس ثابت ہوا مطابقِ حکم منصوص ومخصوص اور بدلائل منقول ومعقول اور بہ شواہد ارباب وصول واصول کہ سب سے بڑا مقصد جو بہمہ وجوہ مقصدِ اعلیٰ ہے دیدار باری تعالیٰ ہے۔ چنانچہ ایک محقق نے فرمایا ہے ؎

پیدا ہوئے ہیں واسطے دیدار یار کے
ورنہ وجود ہمارا ہے کس کام کے لئے

اور خاتمِ ولایتِ محمدیؐ یعنے ذات مہدی موعودؑ کی آمد مخصوص اسی صفت کے ساتھ ہے کہ دیدارِ خدا دارِ دنیا میں حاصل ہو۔ چنانچہ نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے بفرمانِ حضرت رحمٰن فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے بندے کو مہدیؑ موعود بنا کر بھیجا ہے اسی راستہ پر چلانے کے لئے جس کا نبیؐ کو حکم دیا۔

وآمدن خاتم ولایت محمدی اعنی ذات مہدی
موعود برہمیں صفت مخصوص کہ رویت اللہ
فی الدنیا بود چنانچہ **نقلست** کہ حضرت میرانؑ
بفرمان حضرت رحمان فرمودند کہ خدائے تعالیٰ
بندہ را مہدی موعود کردہ فرستادہ است برای
این راہ کہ نبی علیہ السلام را امر کردہ است قولہ
تعالیٰ قل ہٰذہٖ سبیلی ادعو
الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی
انہ قال فالمراد من اتبعنی
ہو المہدی فقط **ونیز نقلست** کہ فرمود
خدای را بچشم سر در دنیا دیدنی است باید دید
و برویت حق تعالیٰ ہم خود گواہی داد باذن
خدا و بجہت مصطفےٰ **ونیز نقلست** کہ حضرت
میران در ملک خراسان بفرمان حضرت رحمان
درمیان مجمع بیان کردہ فرمودہ اند کہ فرمان
حق تعالیٰ می شود کہ اے سید محمدؐ خدای را بچشم
دل دیدہ گفتم آری دیدم باز فرمان شد کہ
ای سید محمد خدای را بچشم سر دیدہ گفتم آری
دیدم باز فرمان شد کہ اے سید محمد خدائی را بچشم
مو بموی دیدہ گفتم آری دیدم باز فرمان شد کہ
سید محمد خدای را ورای مو بموی دیدہ گفتم
آری دیدم بعدہ نیز فرمودند کہ اینک رسول
علیہ السلام ایستادہ گواہ اند نیز **نقلست**
کہ فرمودند بینائی ذات حق تعالیٰ بار امانت
است و بار امانت تمام ہمیں دو تن ادا کردند

چنانچہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے (ترجمہ آیت) کہہ دے میرا
راستہ ہے۔ بلاتا ہوں اللہ کی طرف بصیرت پر
میں اور وہ بلائے گا جو میرا تابع ہوگا' بہ تحقیق
حضرتِ مہدیؑ کا یہ فرمان ہے کہ مراد **من اتبعنی**
(جو میرا تابع ہوگا) سے مہدی ہے۔ **نیز نقل**
ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کو چشمِ سر سے
دارِ دُنیا میں دیکھنا ہے دیکھنا ہی چاہیئے اور
آنحضرت نے دیدارِ حق تعالیٰ کی گواہی خود بھی دی
اور حکم خدا سے حضرت مصطفےٰ کی جانب سے بھی
دی۔ نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام
نے ملکِ خراسان میں بفرمان حضرت رحمٰن مجمع
خاص و عام کے درمیان فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان
ہوتا ہے کہ اے سید محمد خدا کو تو نے چشمِ دل سے
دیکھا۔ بندے نے عرض کیا ہاں دیکھا پھر فرمان
ہوا کہ اے سید محمدؐ خدا کو تو نے چشم سر سے دیکھا
بندے نے عرض کیا ہاں دیکھا پھر فرمان ہوا کہ اے
سید محمد کو خدا کو بال بال کی آنکھ سے دیکھا۔ بندے
نے عرض کیا ہاں دیکھا پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد
خدا کو بال بال کے ورے دیکھا بندے نے عرض
کیا ہاں دیکھا۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا
کہ یہ لو رسول اللہ علیہ السلام بھی کھڑے ہوئے
گواہ ہیں **نیز نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا
کہ ذاتِ حق تعالیٰ کا دیدار بار امانت ہے
اور بارِ امانت تمام یہی دو تن اٹھائے ہیں ایک
خاتم الانبیاؑ دیگر خاتم الاولیاء بعد ازاں اُس نظیر

یکی خاتم النبی دوم خاتم الولی لبعدہ نیز آں
نظیر خاتم الانبیار حضرت مہدی خاتم الاولیار
علیہم الصلواۃ والسلام بر جمیع خلایق خاص و
عام حکم کردہ است کہ بر ہر یکی مرد و زن طلب
دیدار خدا فرض است تا آنکہ بچشم سر یا بچشم
دل یا در خواب خدای را نہ بیند مومن نباشد
مگر طالب صادق کہ علامات وی در پیش
بیان خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ فاعلم
ایھا المصدق در باب اثبات رویت
ذات در دار دنیا دلائل بسیار است
فاما غرض ما درینجا از نقل حضرت امام است
بنا بر سخن بر اختصار کردیم القصہ این نقل منیر کہ
یاد کردہ ایم از عقیدۂ بندگی میاں سید خوندمیر
است **ونیز نقلست** کہ جمیع یاراں از
بندگی حضرت میراں تحقیق کردہ اند کہ مومن آں
را میگویند کہ بینائی حق باشد بچشم سر یا
بچشم دل یا در خواب و دیگر کسیکہ این صفت
ندارد و طلب دارد او را ہم حکم ایمان کردہ اند
ونیز نقلست فرمودند ہر کہ دریں جہاں
نابینا است دراں جہاں ہم نابینا است
من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو فی
الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا فاعلم
ایھا المصدق اگرچہ از جانب حضرت
امام مہدی موعودؑ بدیں حکم اعلیٰ فضل صادر
شدہ بود فاما اگر ارشاد بنودی بر حکم

خاتم الانبیاء حضرت مہدی موعود خاتم الاولیاء علیہما
الصلوٰۃ والسلام نے تمام خلائق خاص و عام کو یہ حکم
سنایا ہے کہ ہر ایک مرد اور عورت پر دیدارِ خدا کی طلب
فرض ہے جبتک کہ چشمِ سر یا چشمِ دل سے یا خواب
میں خدا کو نہ دیکھے مومن نہ ہوگا۔ مگر طالبِ صادق
جنکی علامتیں آگے بیان ہونگی پس معلوم کر اے
مصدق کہ دارِ دُنیا میں ذاتِ خدا کے دیدار کے
ثبوت کے باب میں دلائل بے شمار ہیں۔ لیکن
ہمارا مقصود اس جگہ صرف حضرت امام علیہ السلام
کی نقل مبارک کو پیش کرنا ہے۔ بناء بریں اختصار
سے ہم نے کام لیا ہے۔ مختصر یہ کہ یہ نقل روشن تر
جو ہم نے بیان کی ہے حضرت بندگی میاں سید
خوندمیرؓ کے رسالہ عقیدہ کی ہے۔ نیز **نقل ہے**
کہ حضرت مہدیؑ کے تمام اصحابؓ نے آنحضرتؑ سے
اس امر کی تحقیق کی ہے کہ مومن اُسی کو کہتے ہیں
جو حق تعالیٰ کو دیکھتا ہو چشمِ سر سے یا چشمِ دل سے
یا خواب میں دوسرا جو شخص یہ صفت نہ رکھتا ہو
اور اُس کی طلب رکھتا ہو اُس کے لئے بھی حکمِ ایمان
روا رکھا گیا ہے۔ نیز **نقل ہے** کہ حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ جو شخص اس جہان میں اندھا ہے
اُس جہان میں بھی اندھا ہے (ترجمہ آیت)
جو کوئی اندھا ہو اس (دنیا) میں پس وہ آخرت
میں بھی اندھا اور زیادہ گمراہ ہوگا۔ پس معلوم کر
اے مصدق اگرچہ حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام
کی جانب سے یہ حکم اعلیٰ و افضل صادر ہوا لیکن

قولہ تعالیٰ لولا فضل اللہ علیکم
بارسال الرسل و رحمتہ ۔
بانزال الکتب ۔ لاتبعتم الشیطن
الا قلیلا ۔ بسیار کساں ہلاک
شدندی و بلقاء اللہ بمشکل مشرف
شدندی لکن الحمد للہ آں مہدی موعود مراد اللہ
آں داعی بالحق الی اللہ آں ہادی جمیع
عباد اللہ کہ امام لکل قوم ہاد بود در
باب لقاء اللہ نیکو ارشاد فرمود
چنانچہ نقلست کہ فرمودند بر طالب
چہ چیز فرض است کہ بداں بخدا
رسد باز خود فرمودند کہ آں عشق است
آمنا و صدقنا بیت

استاد کائنات چو ایں کارخانہ ساخت
مقصود عشق بود جہاں را بہانہ ساخت

آں عشق ذات حضرت معبود در زمانہ مہدی
اتم و ختم شدہ بود چنانچہ مہاجر مہدی
موعود در باب تاریخ وصال آنحضرت
می فرمود

ﻫ

چوں عشق حق بدور او شد در جہاں اتم
تاریخ سال شد ز وفاتش کہ عشق تم

حاصل الغرض نقلست کہ فرمودند بار امانت
عشق ذات حق بود ہر یکی بقدر حوصلہ خویش
حمل کردند و بشرف لقاء اللہ تعالیٰ مشرف شدند

لیکن اگر صحیح رہبری اس حکم کی جانب نہ ہوتی تو حق تعالیٰ
کے قول ہذا (ترجمۂ آیت و تفسیر) اگر نہ ہوتا تم پر فضل
اللہ کا پیغمبروں کے بھیجے جانے سے اور اس کی رحمت
کتابوں کے نازل ہونے سے تو البتہ پیروی کرتے تم
لوگ شیطان کی بجز تھوڑوں کے ۔ کے مطابق بہت
سارے لوگ ہلاک ہو جاتے اور بمشکل دیدارِ خدا سے
مشرف ہوتے ۔ لیکن الحمد للہ اُس مہدی موعود
مراد اللہ اور داعی برحق بہ جانب اللہ اور اس ہادی
تمام خلق اللہ نے جو سب جہان کا امام و ہادی تھا
لقاء خدا کے بارے میں خوب ارشاد فرمایا ہے
چنانچہ نقل ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ طالب پر
کیا چیز فرض ہے جس سے وہ خدا کو پہنچتا ہے
پھر خود ہی آنحضرتؑ نے فرمایا کہ وہ عشق ہے
آمنا و صدقنا ﻫ (ترجمۂ بیت)

بنایا جو خالق نے یہ کارخانہ
تھا مقصود عشق اور جہاں سب بہانہ

وہی عشقِ ذاتِ حضرتِ معبود زمانۂ مہدی موعود
میں اتم اور ختم ہوا ۔ چنانچہ مہاجر مہدی موعودؑ نے
آنحضرت کی تاریخ وصال میں اس طرح فرمایا ہے
(ترجمۂ بیت)

دور میں اُس کے ہوا عالم میں عشق حق اتم
عشق تم نکلا ہی سال رحلتِ شاہ اُمم
۹۱۰

حاصل یہ کہ نقل ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا
بارِ امانت ذات حق تعالیٰ کا عشق تھا ہر ایک نے
بقدر اپنے حوصلہ کے اس بار کو اُٹھایا اور دیدار خدا

کماحقہ ایں دو تن برداشتند یکی خاتم النبی ؐ
دوم خاتم الولی و نیز نقلست کہ اکثر الاوقات
آں ذات پیغمبر صفات ہر کہ برای ملاقات
از جہت طلب ذات واہب العطیات
آمدندی اورا بزبان دربار گوہر نثار بطریق
استفسار فرمودندی کہ چہ مقدار عشق ذات
ملک الجلیل الجبار می دارید ایشاں عرض
کردند کہ میرانجی جان و تن و زن و فرزندہم
بر نام خدائے تعالیٰ فدا است عشق و محبت
خدائے تعالیٰ ازیں اشیاء مذکورہ فاضل
تر است بعد آں مبین ثم ان علینا بیانہ
درین باب یک تمثیل واضح نمودہ فرمودند کہ شخصی
است کہ او یک پسر دارد وقتی من الاوقات
از قضاء قاضی الحاجات آں پسرک جگر گوشہ
مادر و پدر و قرۃ العین آں ہر دو از نظر غائب
می شود و مظنہ در باب وی می گردد کہ کسی او
را ببرد یا در چاہ افتادہ آنگاہ حال
مادر و پدر برای آں پسر چگونہ می شود ایشاں
عرض کردند کہ میرانجی از جہت محبتی و عشقی
کہ مادری و پدری واقع شدہ است ہیچ طعام
و آب خوش نمی آید و در شب و روز خواب
بہ طرف می شود و حیران و پریشان و سرگردان
می گردد تا آنکہ آں پسر یافتہ شود۔ درین جا
حضرت مہدی موعود خاتم ولایت محمدی فرمودند
کہ ای فلاں کس برای طلب ذات خدا تعالیٰ

کا شرف پایا لیکن اس بار کو جیسا کہ چاہیئے یہی دو
تن اُٹھاتے ہیں۔ ایک خاتم النبی ؐ دوم خاتم الولی۔
نیز نقل ہے کہ اکثر اوقات اُس ذات پیغمبر صفات
سے ملنے کے لیے طلب ذات واہب العطیات
لے کر جو کوئی آتا تھا اُس سے آنحضرت اپنی زبان
دُربار گوہر نثار سے بطریق استفسار فرماتے تھے
کہ ذات خداوند جلیل و جبار کا عشق کتنی مقدار
میں رکھتے ہو۔ آنیوالے عرض کرتے تھے کہ میرانجی
ہمارے جان و تن زن و فرزند سب نام خدائے تعالیٰ
پر قربان ہیں۔ خدائے تعالیٰ کا عشق و محبت ان اشیاء
مذکورہ سے برتر و بہتر ہے۔ یہ سنکر آنحضرت مبین
کلام اللہ حسب وعدہ ثم ان علینا بیانہ اس باب
میں ایک تمثیل واضح طور پر فرماتے تھے کہ ایک شخص
ہے جو ایک ہی لڑکا رکھتا ہے۔ کسی وقت قضائے
الٰہی سے وہ لڑکا، ماں باپ دونوں کا جگر گوشہ
دونوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث اُن کی
نظروں سے غائب ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بارے
میں یہ گمان ہو جاتا ہے کہ کسی نے اُس کو لے گیا
یا یہ کہ وہ کسی کنوئیں میں جا گرا تو اس وقت ماں باپ
کا حال اپنے اُس لڑکے کے لیے کیسا ہوتا ہے۔
صحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ میرانجی بہ سبب اس محبت و عشق
کے جو ماں باپ کو فطری طور پر واقع ہے۔ ماں باپ
کھانے پانی سے اُٹھ جاتے ہیں۔ رات دن کا چین
و قرار اور ان کی نیند اُڑ جاتی ہے۔ حیران پریشان
سرگردان رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ لڑکا ان کو

درعشق وی چنیں شدن است باز آنحضرتؑ فرمودند کہ عشق پسر بسیار است اگر عشق حق تعالیٰ بندہ را از عشق سوزن کہ گم می کند و در طلب وی حیران و سرگرداں می گردد حاصل کند بخدا برسد **نقلست** کہ یک روز حضرت امامؑ بیان می فرمودند کہ ملا درویش ہردی در مجلس آنحضرتؑ حاضر بودند ایشان گریبان پیراہن خود بدست خود چاک می کردند و عرض نمودند کہ میرانجی عشق حق از کجا بیاریم آنحضرتؑ فرمودند کہ ای میاں درویش بندہ کدام وقت فرمودہ بودم کہ عشق عطائی بیارید عشق عطائی خاصۂ انبیاء است مومناں را عشق کسبی است کسب کنید و عشق را بیارید بعدہ طریق کسب عشق ذات و تحصیل ایمان اظہر من الشمس بیان فرمودند **نقلست** کہ امیر امیراں پیر پیراں مہتر سرداراں بعض طالبان حضرت رحماں را پرسیدند کہ جاے عاشق شدہ بودید گفتند آری باز فرمودند کہ آں عشق کہ در جای غیر خرچ کردید ہماں عشق را بجای حق صرف کنید فاعلم ایھا المصدق عشق مبلغ نقد است اگر خواہی متاع ابدی کہ دولت سرمدی است خرید کن و اگر خواہی متاع فانی حسنۃ الدنیا والاٰخرۃ حاصل کن فاما کسیکہ عشق ندارد ہیچ ندارد اصل عشق است بنا بر محقق عاشق مصدق صادق می فرماید

مل جائے۔ اس موقع پر حضرت مہدی موعود خاتم ولایت محمدیؐ نے فرمایا کہ اے لوگو ذاتِ خدائے تعالیٰ کی طلب میں اُس کے عشق میں ایسے ہی ہونا چاہیئے پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ماں باپ کو اپنے بچہ کا عشق بہت ہوتا ہے۔ اگر حق تعالیٰ کا عشق بندے کو گم شدہ سوئی کے عشق کے برابر جسکی تلاش میں حیران و سرگردان ہوتا ہے حاصل ہو جائے تو بندہ خدا کو پہنچ جاتا ہے **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام بیان فرمارہے تھے ملا درویش ہروی آنحضرتؑ کی مجلس مبارک میں موجود تھے انھوں نے اپنے کرتے کا گریبان اپنے ہاتھ سے چاک کرلیا اور عرض کیا کہ میرانجی ہم عشق کہاں سے لائیں۔ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میاں درویش بندے نے کس وقت کہا کہ عشق عطائی لاؤ۔ عشق عطائی انبیاء کا خاصہ ہے۔ مومنوں کیلئے عشق کسبی ہے۔ محنت کرو اور عشق کو پاؤ۔ بعد ازاں عشقِ ذات الٰہی کے کسب اور تحصیل ایمان کا طریق روزِ روشن کی طرح ظاہر فرمایا۔ **نقل** ہے کہ اُس امیر امیراں پیر پیراں مہتر سرداراں نے بعضے طالبانِ ذات رحمٰن سے پوچھا کہ کسی جگہ تم عاشق ہوئے ہو۔ اُنہوں نے کہا ہاں پھر آنحضرتؑ نے فرمایا وہی عشق جو تم نے غیر جگہ خرچ کیا حق کی جگہ صرف کرو پس معلوم کر اے مصدق کہ عشق ایک نقد پونجی ہے اگر تو چاہے تو متاعِ ابدی جو دولتِ سرمدی ہے، اس سے

کفر کافر را و دین دیندار را
ذرۂ دردت دل عطار را

فاعلم ایھا المصدق درینجا اہل تحقیق تمثیل می آرند کہ مثلاً شخصی مردار خوار است و گوشت مردار می پزد اگر حلال خوار آتش از دیگدان مردار خوار بیارد و حلال خود می پزد روا باشد و ہیچ باک ندارد زیرا کہ اصلاً آتش پاک است در لطافت آتش گرچہ زیر دیگ مردار کنند قصوری ندارد ہمچناں آں عشق کہ بر آرزوی نفس و ہوا و عصیان کہ سالہا خرچ کردہ است بطرف طلب حق خرچ کنند مقصود دریں جا حاصل شود ہمیں معنی از نقل امام علیہ السلام جلوہ گری نماید کہ فرمود اگر آب خواہی بخدا خواہ و آتش خواہی بخدا خواہ و ہیزم خواہی بخدا خواہ و نان خواہی بخدا خواہ و ہر چہ خواہی بخدا خواہ فہم من فہم

فاعلم ایھا المصدق الصادق دیا عارف المحقق شاید کہ دریں اسرار نقل امام علی التحقیق کہ در بیان تحصیل عشق آوردہ است خوب طریق فہم نکردہ باشی نقل حضرت امام الکائنات درباب تحصیل عشق ذات روشن تر و واضح معلوم کنیم ان شاء اللہ تعالیٰ از بدر المنیر سدیق حضرت امیر خطاب سلطان نصیر اسمہ میاں سید خوندمیر رض نقل می کند کہ حضرت مہدی موعود کرات و مرات می فرمود

خرید لے اور اگر چاہے تو متاعِ فانی جس میں دُنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا ہے اس سے حاصل کرلے لیکن جو شخص عشق نہیں رکھتا ہے کچھ بھی نہیں رکھتا۔ اصل چیز عشق ہی ہے۔

کفر کافر کو پسند اور دین ہے دیندار کو
دردِ فرقت کا ترے ذرہ دلِ عطّار کو

پس معلوم کر اے مصدق کہ اس جگہ اہلِ تحقیق ایک تمثیل لاتے ہیں کہ مثلاً ایک شخص مُردار خوار ہے اور وہ مُردار گوشت پکاتا ہے۔ اگر رزق حلال کھانے والا مُردار خوار کے چُولھے سے آگ لائے اور اسی آگ سے حلال غذا پکائے تو یہ بات روا ہے اس میں کوئی اندیشہ نہیں۔ اس لئے کہ آگ تو اپنی اصل کے لحاظ سے پاک ہے۔ آگ کی لطافت میں اگرچہ وہ مُردار کے چولھے میں جلے کوئی قصور واقع نہیں ہوتا۔ اسی طرح وہ عشق جسکو نفس و ہویٰ کے تقاضہ کے مطابق گناہوں میں سالہا خرچ کیا ہو اگر اسکو طلبِ حق کی طرف پھیر کر خرچ کرے تو یہاں کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ یہی معنی حضرت امام علیہ السلام کی نقل سے جلوہ گر ہے۔ کہ آنحضرت نے فرمایا اگر تو پانی چاہتا ہو تو خدا سے چاہ، آگ چاہتا ہو تو خُدا سے چاہ، لکڑی چاہتا ہو تو خدا سے چاہ، روٹی چاہتا ہو تو خدا سے چاہ اور جو کچھ چاہتا ہو خُدا سے چاہ۔ سمجھنے والا ہی اس راز کو سمجھیگا پس معلوم کر اے مصدق صادق اور اے عارفِ محقق ممکن ہے کہ نقل امام علی التحقیق جو تحصیل عشق کے بیان میں لائی گئی ہے۔ اس کے اسرار بخوبی تیری سمجھ میں نہ

که عشق چگونه حاصل می شود باز خود
فرمودند که توجه دل دایم سوی حق دارد
چنانچه در دل هیچ چیز مائل نه شود و برای
این معنی همیشه خلوت اختیار کند و
با هیچ کس نه پردازد نه با یار و نه با اغیار
همه حال در استادن و نشستن و غلطیدن
و خوردن و آشامیدن در همه حال
در حفظ حق کند و در باب فریضهٔ ذکر دوام
این آیت خواندند و حکم فریضه
داشتند فاذا قضیتم الصلٰوة
فاذکروا اللّٰه قیاماً و قعوداً
و علیٰ جنوبکم فاذا اطمأننتم
فاقیموا الصلٰوة ان الصلٰوة
کانت علی المومنین کتابا
موقوتا نیز نقلست که در باب
ذکر اللّٰه عزوجل که سائل سوال کرد
که ای حضرت امیر ایمان
چیست فرمودند که ایمان بنده
ذات اللّٰه و ایمان شما ذکر اللّٰه
است و نیز نقلست که آنحضرت
بزبان مبارک در باب ذکر این
بیت خواندند۔

آئے ہوں اس لئے ایک اور نقل حضرت امام الکائنات
علیہ السلام کی تحصیل عشق ذاتِ الٰہی میں روشن تر اور
واضح ہم تجھے دکھلاتے ہیں ان شاء اللّٰہ تعالیٰ روایت
ہے بدرِ منیر صدیق حضرت امیرؑ سے جن کا خطاب سلطان
نصیر اور نام مبارک میاں سید خوندمیرؓ ہے ۔نقل فرماتے
ہیں کہ حضرت مہدی موعودؑ بارہا فرماتے تھے کہ عشق کس
طرح حاصل ہوتا ہے ۔پھر آنحضرت خود فرماتے تھے کہ
دل کا رخ ہمیشہ حق تعالیٰ کی طرف رکھے ۔اس طرح کہ
دل میں کوئی چیز آنے نہ پائے اور اس معنی کے لئے ہمیشہ
خلوت اختیار کرے کسی کے ساتھ مشغول نہ ہو نہ اپنوں
کے ساتھ نہ بیگانوں کے ساتھ کھڑے رہنے بیٹھنے
لیٹنے کھانے اور پینے تمام احوال میں حق پر نظر رکھے
اور حق تعالیٰ کے ذکر دوام کی فرضیت کے باب میں یہ
آیت آنحضرتؑ نے تلاوت فرمائی اور اس کے فرض ہونے
کا حکم فرمایا ۔ (ترجمۂ آیت)۔ پس جب تم پڑھ چکو نماز
تو یاد کرو اللّٰہ کو کھڑے بیٹھے اور لیٹے پھر جب مطمئن
ہو جاؤ تو قائم کرو نماز بیشک نماز مسلمانوں پر مقررہ
اوقات میں فرض ہے ۔ نیز نقل ہے کہ اللّٰہ بزرگ و
برتر کے ذکر کے بارے میں ایک سائل نے سوال کیا
کہ اے حضرت امیر ایمان کیا ہے ۔ آنحضرتؑ نے
فرمایا کہ بندے کا ایمان ذاتِ اللّٰہ ہے اور تمہارا
ایمان ذکر اللّٰہ ہے ۔نیز نقل ہے کہ آنحضرتؑ
نے اپنی زبانِ مبارک سے ذکر کے بارے میں یہ بیت
پڑھا ؎

(ترجمہ بیت)

ہرآں کو غائب از وی یک زمان است
دراں دم کافر است اما نہان است

فاعلم ایہا المصدق در زمان خاتم نبوت ہر کہ کلمہ طیب می گفت بزبان و بدل تصدیق می کرد و احکام شریعت بجامی آورد و در قتال کافراں ہمراہی می نمود او را مومن کامل می گفت و در نہج مدعا حضرت امام علیہ السلام خاتم ولایت محمدی اعنی سید محمد مہدی موعود برائے ایمان کامل مع شرائط مذکورہ ذکر کثیر کہ ہشت پاس شبانہ روز فرمودند بر حکم آیت کلام ربانی کہ بالا مذکور شد و نیز در ظہور خاتم نبوت مومن ناقص آں را گویند کہ کلمۂ طیب بزبان میگوید و تصدیق بہ دل می کند و در احکام شریعت نقصان باشد و در ظہور ولایت محمدی حضرت مہدی فرمودند کہ مومن ناقص آں باشد کہ از ہشت پاس شبانہ روز پنج پاس در ذکر حق گذراند و سہ پاس در ماورای آں یعنے اوقات کثیر در ذکر ثابت باشد کما قولہ تعالیٰ والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما ۔ و در زمان خاتم نبوت منافق آں را گفتند کہ زبان بغیر تصدیق

جو کوئی حق سے غائب اک زماں ہے
ہے کافر اُس گھڑی لیکن نہاں ہے

پس معلوم کر اے مصدق کہ خاتم نبوتؐ کے زمانے میں جو کوئی کلمۂ طیبہ زبان سے پڑھتا اور دل سے تصدیق کرتا احکام شریعت بجالاتا اور کافروں کے ساتھ جہاد میں مومنوں کے ہمراہ رہتا تھا اس کو مومن کامل کہتے تھے اور حضرت امام علیہ السلام جو خاتم ولایت محمدی یعنے سید محمد مہدی موعودؑ ہیں ۔ آپ کے مدعاء یعنے نہج طریقت کے مطابق ایمانِ کامل کے لئے شرائطِ مذکورہ کے ساتھ ذکر کثیر آٹھ پہر دن رات کا بھی آنحضرتؐ نے فرض فرمایا ہے بحکم آیات کلام ربانی جو اوپر مذکور ہوئے ہیں نیز خاتم نبوتؐ کے ظہور کے زمانے میں مومن ناقص اس کو کہا گیا جو کلمۂ طیبہ زبان سے کہتا اور تصدیق دل سے کرتا تھا ۔ مگر احکام شریعت کی بجا آوری میں ناقص رہتا تھا اور ظہور ولایت محمدی کے زمانے میں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ مومن ناقص وہ ہے جو آٹھ پہر میں سے پانچ پہر ذکر حق میں گذارے اور تین پہر اس کے ماسوا میں یعنے زیادہ وقت ذکر میں لگا رہنے پر ثابت رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (ترجمہ آیت) اور بہت ذکر کرنے والے اللہ کا اور بہت ذکر کرنے والیاں اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے اور خاتم نبوتؐ کے زمانے میں منافق اسکو کہتے تھے جو محض زبان سے بغیر دل سے تصدیق کرنے کے

دل کلمۂ طیبب می گوید و در تحت روشنائی
کلمۂ پاک زندگانی کند و خود را و متاع
خود را از تاراج نگاہ دارد و در زمانہ خاتم
ولایت محمدی اعنی محمد مہدی علیہ السلام
فرمودند کسیکہ سہ پاس ذکر کند و پنج پاس
ماورای آں ضائع کند او نفاق دارد
کما قال اللہ تعالیٰ فی صفۃ
المنافقین ولایذکرون اللہ
الاقلیلا و در ظہور خاتم نبوت صلعم مشرک
آں را نامند کہ دوست دارد بتاں را
ہمچوں دوست داشتن خدائے تعالیٰ را
ومن الناس من یتخذ من
دون اللہ انداداً یحبونھم
کحب اللہ و در ظہور خاتم ولایت سید
محمد مہدی موعود علیہ السلام فرمودند ہر کہ
چہار پاس ذکر اللہ بگوید و چہار پاس
در کار و بار دنیا بگذراند مشرک باشد
ایں نہج ولایت مصطفےٰ صلعم است بعدہ
از جہت استکمال عشق ذات ملک العلام
و امتثال امر ذکر اللہ عزوجل علی الدوام
حضرت امام آخر زماں وارث نبی الرحماں
خاتم ولایت محمدی میراں سید محمد مہدی
علیہ السلام نہج مدعاء خویش مجملاً و مفصلاً
بیان فرمودہ اند و طالبان حق را بفرمان
خدائے تعالیٰ دریں باب ارشاد نمودہ اند

کلمۂ طیبہ کہتا تھا اور کلمۂ طیبہ کی روشنی کے سہارے
میں زندگی گذارتا تھا اور جان و مال کو تاراج ہونے
سے بچاتا تھا اور زمانۂ خاتمِ ولایتِ محمدی میں یعنے
حضرت سیّد محمد مہدی علیہ السلام نے اپنے عہد میں
فرمایا ہے کہ جو شخص تین پہر ذکر خدا میں رہے اور پانچ
پہر اس کے ماسوا میں ضائع کرے وہ نفاق رکھتا
ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے منافقین کی
صفت میں کہ وہ نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر بہت کم
اور خاتمِ نبوت کے ظہور میں مشرک اس کا نام تھا جو
بتوں سے دوستی خدا سے دوستی کے مانند رکھتا
تھا۔ چنانچہ آیت کریمہ میں ہے اور بعض لوگ ہیں
جو بناتے ہیں اللہ کے سوائے شریک کہ محبت
رکھتے ہیں ان سے جیسے اللہ کی محبت ہے اور ظہورِ
خاتمِ ولائیت میں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام
نے فرمایا کہ جو کوئی چار پہر اللہ کا ذکر کرے اور چار
پہر دنیا کے کاروبار میں گذارے مشرک ہے۔ یہی
طریقِ ولائیتِ مصطفےٰ صلعم ہے۔ بعد ازاں ذات
خداوندِ علّام کے عشق کی تکمیل اور اللہ عزوجل کے ذکر
علی الدوام کے حکم کی بجا آوری کے لئے حضرت امام
آخر زماں وارث نبی رحمٰن خاتم ولائیت محمدی میراں
سید محمد مہدی علیہ السلام نے اپنے مدعا کی کیفیت
اجمالاً اور تفصیلاً بیان فرمائی اور طالبانِ حق کو بفرمانِ
حق تعالیٰ اس باب میں ارشاد فرمایا ہے۔ **نقل** ہے کہ آنحضرت
نے فرمایا کہ جو کوئی حکم میں بیان کرتا ہوں خدا کی طرف سے حکم خدا
سے بیان کرتا ہوں جو کوئی ان احکام میں سے ایک حرف کا منکر ہوگا

نقلست فرمودند ہر حکمیکہ بیان می کنم
از خدا و بامر خدا بیان می کنم ہر کہ ازیں
احکام یک حرف را منکر شود او عند اللہ
ماخوذ گردد فاعلم ایہا المصدق مجملاً نہج مدعاً
حضرت خاتم الاولیار شنیدی کہ برائے دیدار
کردگار تحصیل عشق پروردگار با ذکر خفی لیل ونہار
سر وجہار فرمودند مع ذالک مجملاً در باب نہج مدعاء
خویش چند نقل اظہار فرمودند یکی **نقل** ازاں ایں
است کہ فرمودند آمدنی بندہ بر بے کاری
است بیائید بیکار شوید یعنے از کار عما
سوی اللہ بیکار شوید تا در ہر دو جہاں رستگار
گردید نیز **نقلست** کہ فرمودند آمدنی بندہ
بے اختیاری است باید کہ بے اختیار شوید کہ
اختیار شوم است و نیز فرمودند ہر کہ بے اختیار
شد بختیار شد و نیز **نقلست** فرمودند کہ
حق تعالیٰ بندہ را اختیار دادہ است کہ بے
اختیار شود قال اللہ تعالیٰ ربک یخلق
ما یشاءُ ویختار ما کان لہم
الخیرۃ الآیۃ نیز **نقلست** فرمودند
کہ مرغ دمیدہ بخورید ہمین وسری صاف
بپوشید و بر سکہاسن واسپ سوار شوید
با بے اختیاری خود خدائے را حاصل کنید
بے اختیار شوید کہ اختیار شوم است
فاعلم ایہا المصدق ازیں منقول
حضرت امام البر والبحرین بیان نہج آں سرور

وہ اللہ کے پاس پکڑا جائے گا۔ پس معلوم کر اے مصدق کہ
بطریق اجمال حضرت خاتم الاولیاء علیہ السلام کے مدعا
کی کیفیت تو نے سن لی جو دیدار کردگار کے لئے عشق
پروردگار ذکر خفی شب و روز کے ذریعہ حاصل کرنے کے
باب میں ہدایت نہاں و آشکارا آنحضرتؑ نے فرمائی
ہے ساتھ اس کے آنحضرتؑ کے مدعا کی کیفیت کے
بیان میں چند احکام مجملاً آنحضرتؑ کے ہیں۔ ایک **نقل**
شریف منجملہ ان کے یہ ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا بندہ
کا آنا دنیا کے کاموں سے چھڑانے کے لئے ہوا ہے
آؤ بے کار ہو جاؤ یعنے غیر اللہ کے کاموں سے بیکار
ہو جاؤ تاکہ دونو جہاں میں رہائی پاؤ۔ نیز **نقل**
ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا بندے کا آنا بے اختیاری
پر ہے چاہیئے کہ بے اختیار ہو جائیں کیونکہ اختیار
بد ہے۔ نیز آنحضرتؑ نے فرمایا جو بے اختیار ہوا
بختیار (خوش نصیب) ہوا۔ نیز **نقل** ہے آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے بندے کو اختیار دیا ہے
کہ بے اختیار ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہے (ترجمہ آیت) تیرا پروردگار کرتا ہے۔ جو
چاہتا ہے اور جسے چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے
ان لوگوں کے ہاتھ اختیار نہیں۔ نیز **نقل** ہے
کہ آنحضرتؑ نے فرمایا دم دیئے ہوئے مرغ کھاؤ
باریک صاف ستھرے کپڑے پہنو پالکی اور گھوڑے
پر سواری کرو۔ اپنی بے اختیاری سے خدا کو پاؤ۔
بے اختیار ہو جاؤ اختیار بد ہے پس معلوم کر
اے مصدق ان منقولات حضرت امام بر و بحر علیہ السلام

در پیش طالبان ظاہر و اظہر است و بعضی نقلہا باین قدر ہم مشہور الاشہر است فاما از خوف اطناب سخن بر مختصر می رود فہم من فہم اکنوں آمدیم بر بیان نہج مدعا حضرت مہدی موعود بطریق مفصلا کہ آنحضرت بہ فرمان رب العزت می فرمود چنانچہ در زمانہ خاتم انبیاء صلعم بیان اصول دین و احکام اسلام و ارکان ایمان چوں کلمۂ طیب و نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ وغیرہ و صفت ایمان معلوم است مقرر شدہ بود بعدہ جملہ اوامر و نواہی و اعتقادات کہ نزد اہل سنت و جماعت صحیح است مع ذالک کلہا در زمانہ حضرت خاتم الاولیاء نظیر خاتم الانبیاء ہم چند چیز بر حکم نصوص کتاب عزیز و بمقتضاء سنت نیز چنانچہ بر اہل تمیز خافی نیست اظہار نمودند و در بیان نہج اصول طریقت خود مشخص فرمودند آں احکام در پیش مصدقاں مبین است مثلاً یکی ازاں احکام مذکورہ اینست کہ فرضیت تصدیق امام علی التحقیق و تسویت با رسول مقبول دانستن بطریق تابع و متبوع و فرزند و پدر و صاحب امر و مخبر صادق اعتقاد کردن و انکار او کفر داشتن کما روی عن بندگی میاں سید خوند میر رضی اللہ عنہ انہ قال قال حضرت امیر امام المہدی

سے عین بیان اُس سر کے مُدّعا کے طور و طریق کا طالبانِ حق کے آگے ظاہر و اظہر ہے اور بھی بعضے نقول ایسے ہی مشہور ہیں لیکن درازی کلام کے خوف سے اختصار سے کام لیا جاتا ہے۔ صاحب سمجھ ہی اسکو سمجھیگا۔ اب ہم بطریق تفصیل حضرت مہدیؑ کے مدعاء مبارک کا نہج بیان کرتے ہیں جو آنحضرتؑ نے بفرمانِ رب العزت پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ خاتم انبیاء صلعم کے زمانہ میں بیان اُصول دین کا اور اسلام کے احکام اور ایمان کے ارکان جیسے کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کا اور ایمان کی تعریف کا بیان ہو چکا تھا۔ یہ بات معلوم اور مقرر ہے۔ بعد ازاں جملہ اوامر و نواہی اور اعتقادات جو اہلسنت و جماعت کے نزدیک صحیح ثابت ہوئے وہ بھی روشن ہیں۔ ان تمام کے ساتھ حضرت خاتم الاولیاء نظیر خاتم الانبیاء کے زمانہ میں بھی چند چیزیں بحکم دلائل قطعیۂ کلام الٰہی اور بہ مقتضائے سنت نبوی نیز جیسا کہ صاحبانِ تمیز پر مخفی نہیں ہے اظہار میں آئی ہیں اور بیان نہج اصول طریقت میں خود آنحضرت نے اُصول و فرائض مشخص فرمائے ہیں وہ سب احکام مصدقین پر روشن ہیں۔ احکام مذکورہ میں سے ایک فرضیت تصدیق حضرت امام کی ہے اعتقاد تسویت کا ہے یعنی برابر جاننا حضرت مہدیؑ کو حضرت رسول مقبول کے ساتھ باوجود تابع و متبوع فرزند و پدر کی نسبت کے اور آنحضرتؑ

صلے اللہ علیہ وسلم علمت من اللہ بلاواسطۃ جدید الیوم قل انی عبد اللہ تابع محمد رسول اللہ محمد مہدی آخر الزمان وارث نبی الرحمان عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقۃ والشریعۃ والرضوان الی آخر العقیدۃ المفیدۃ فاعلم ایہا المصدق تمام العقاید چنیں بیان شدہ است کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ می فرمایند ہر کہ در بیان وی چیزی تاویل و تحویل کند مخالف بیان آں ذات باشد و نیز در باب انکار کفر آنحضرتؑ در عقیدہ مفیدہ آوردہ کہ فرمودند ہر کہ از مہدیت ایں ذات منکر شود او از کلام خدا و از رسولؐ منکر باشد فاعلم ایہا المصدق دریں باب حجت قاطعہ و دلیل بالغہ بسیار است حاجت تکرار نیست سخن مخبر صادق دریں جا بس است فاعلم ایہا المصدق تا آنکہ بر ذات امام بحق و مہدی بصدق ایں اعتقاد ندارد او را بہرۂ خاتم ولایت محمدی روزی نہ شود و اگر دارد مصدق بحق باشد و بہرہ روزی شود بفضل اللہ و بجہ

دوم آنکہ ترک دنیا و در باب کسب نفس کسب را حلال داشتہ چنیں

کے صاحب امر ہونے، مخبر صادق ہونے کا اعتقاد اور آنحضرتؑ کا انکار کفر جاننا چنانچہ روایت ہے بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آنخضرتؑ نے فرمایا ہے حضرت میر یعنے امام مہدی صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دیا گیا ہوں اللہ کی طرف سے بغیر کسی واسطہ کے ہر نئے روز کہ کہہ میں اللہ کا بندہ محمد رسول اللہ کا تابع ہوں۔ محمد مہدی آخر زماں وارثِ نبی رحمٰن عالم علم کتاب و ایمان بیان کرنے والے حقیقت و شریعت و رضوان کے ہیں الخ عبارت عقیدۂ مفیدہ کی ہے پس معلوم کر اے مصدق کہ رسالۂ عقیدہ یعنے ام العقائد کا اتمام اس بیان پر ہوا ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرماتے ہیں جو کوئی آنحضرتؑ کے بیان میں کچھ تاویل و تحویل کرے وہ اُس ذات کے بیان کا مخالف ہوگا۔ نیز آنحضرتؑ کا انکار کفر ہونے کے بارے میں عقیدۂ مفیدہ میں یہ نقل شریف لائے ہیں کہ حضرت مہدی نے فرمایا جو کوئی اس ذات کی مہدیت کا منکر ہو وہ کلام خدا اور رسولؐ کا منکر ہوگا۔ پس معلوم کر اے مصدق اس باب میں حجت قاطعہ اور دلائل واضحہ بہت ہیں جن کو دہرانے کی حاجت نہیں۔ مخبر صادق کا قول ہی اس جگہ بس ہے۔ نیز معلوم کر اے مصدق جب تک کہ کوئی اس امام برحق مہدی موعودؑ کے ساتھ صدق دل سے یہ اعتقاد نہ رکھا اس کو خاتم ولایت محمدی کا بہرہ روزی نہ ہوگا اور اگر یہ اعتقاد رکھا تو مصدق برحق ہوگا اور بہرۂ ولایتِ محمدی پائے گا اللہ کے فضل و کرم سے

فرمودند کہ طالب حق را باید کہ در ہر کاریکہ
مشغول شود بانصاف نظر کند اگر آں کار ذکر
وتوجہ حق را مانع شود حرام داند و بت خود
پندارد و ما شغلك عن اللّٰہ فهو
صنمك ای فهو طاغوتك ۔ وحب
دنیا را کفر فرمودند چنانچہ نقلست کہ
فرمودند وجود حیات دنیا کفر است یعنے
زیستن بجان کہ آں را خودی وہستی گویند و
اموال واولاد را متاع حیات دنیا نام کردند
ہر کہ ارادت او دارد و مشغول بدو شود و
زیستن حیات دنیا خواہد او کافر است
دریں باب چند آیات از کتاب خواندند
مثلاً قولہ تعالیٰ من کان
یرید الحیوٰة الدنیا وزینتها
نوف الیهم اعمالهم فیها وهم فیها
لا یبخسون اولئك الذین
لیس لهم فی الاخرة الا النار و
حبط ما صنعوا فیها وباطل ما کانوا
یعملون قولہ تعالیٰ من کان
یرید العاجلة عجلنا له فیها
ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا
له جهنم یصلٰها مذموما مدحورا
وقولہ تعالیٰ فاما من طغیٰ
وآثر الحیوٰة الدنیا فان الجحیم
هی الماویٰ ۔ مؤید منقولات ایں ذات ستہ۔

دوسرا حکم ترکِ دُنیا کا ہے اور کسب روزی کے بارے
میں نفس کسب کو حلال رکھکر آنحضرت ؑ نے اس طرح ارشاد
فرمایا کہ طالبِ حق کو چاہیئے کہ جس کسی کام میں مشغول ہو
انصاف کے ساتھ نظر کرے اگر وہ کام ذکرِ حق اور
توجہ بحق سے مانع ہو تو اُسکو حرام جانے اور اپنا بُت
قرار دے جیسا کہ کہا گیا ہے جو چیز تجھے اللہ سے
پھیر دے وہ تیرے حق میں تیرا بُت ہے یعنے وہی تیرا
شیطان ہے اور دُنیا کی محبت کو آنحضرت ؑ نے کفر
فرمایا ہے ۔ چنانچہ نقل ہے کہ آنحضرت ؑ نے فرمایا حیاتِ
دُنیا کا وجود کفر ہے یعنے جینا جان کے ساتھ جسکو ہستی
وخودی کہتے ہیں اور اموال واولاد کا نام متاعِ دُنیا ہے
جو کوئی مرید اسی کا ہو اور اسی میں مشغول ہو اور حیاتِ
دُنیا کا خواہاں رہے وہ کافر ہے ۔ اس باب میں چند
آیتیں کتابِ خدا کی آنحضرت ؑ نے پڑھی ہیں مثلاً قول
اللہ تعالیٰ کا ہے (ترجمۂ آیت) جو کوئی چاہتا ہے دُنیا
کی زندگی اور دُنیاوی رونق ۔ ہم پورا بھر دیتے ہیں ان
کو ان کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں اور وہ یہاں نقصان
میں نہیں رہتے یہی ہیں جن کے لئے کچھ نہیں ہے آخرت میں
سوائے آگ کے اور مٹ گیا جو کچھ کیا تھا دُنیا میں اور
نیست و نابود ہوگیا جو وہ کرتے تھے نیز فرمانِ حق تعالیٰ
ہے (ترجمۂ آیت) جو شخص دنیا کا طالب ہو ہم جلد
دیدیتے ہیں انکو اسی میں جتنا چاہیں جسے چاہیں
پھر ہم نے ٹھہرا رکھی ہے اس کے لئے دوزخ داخل ہوگا
بُرے حالوں راندہ (درگاہ) ہوکر ۔ اور حق تعالیٰ کا فرمان
ہے (ترجمۂ آیت) تو جس نے سرکشی کی اور بہتر سمجھا دُنیا

پیغمبر صفات احادیث وآیات بسیار است لاکن از جہت خوف اطناب سخن نظر بر اختصار است ونیز ملاقات باطالبان دنیا منع کردند چنانچہ نقلست کہ فرمودند اگر کسی با طالب دنیا صحبت کند ویا دخانۂ او برود ویا باوالفتی دارد حضرت میراں فرمودند کہ او از آن ما نیست واز آنِ محمد نیست واز آن خدا نیست وترک دنیا فرض فرمودند بر حکم امر اللہ تعالیٰ بہ موافق کتاب اللہ ومتابعت رسول اللہ صلعم واین آیت خواندند در باب ترک دنیا من عمل صالحا من ذکر او انثیٰ وھو مومن فلھم حیوٰۃ طیبۃ ومراد از عمل صالح ترک دنیا فرمودند وترک دنیا ترک تدبیر وترک تدبیر عدم وجود فنا حاصل موتو اقبل ان تموتو ا حکم کردند چنانچہ در گروہ حضرت امیر این نہج نیز خانی نسیت حکم سوم علایق دنیا ترک کردن فرض فرمودند باین آیات یٰایھا الذین اٰمنو الا تخذو اٰباء کم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان و من یتو کھم منکم فاولئک ھم الظلمون قل ان کان اٰباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیر تکم واموال اقتر فتموھا وتجارۃ

کا بینا تو بیشک دوزخ ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔ یہ جو منقولات اس ذاتِ پیغمبر صفاتؑ کے ہیں ان کی تائید میں احادیث وآیات بہت ہیں لیکن درازی کلام کے خوف سے ہماری نظر اختصار پر ہے۔ نیز آنخضرتؑ نے طالبانِ دنیا سے ملاقات کو منع فرمایا ہے چنانچہ نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی کسی طالب دنیا کی صحبت میں رہے یا اس کے گھر جائے یا اس کے ساتھ الفت رکھے تو وہ ہماری آن سے نہیں اور آنِ محمدؐ سے نہیں ہے اور آنِ خدا سے نہیں ہے اور ترکِ دنیا کو آنخضرتؑ نے فرض فرمایا۔ مطابق حکم خدا موافق کتابِ خدا ومتابعت رسول اللہ صلعم اور یہ آیت آنخضرتؑ نے ترک دنیا کے بارے میں پڑھی (ترجمہ آیت) جس نے نیک کام کیا مرد ہو یا عورت اور وہ ہو مسلمان تو ہم اسکی زندگی اچھی بسر کرائیں گے عمل صالح سے مراد ترک دنیا ہونا آنخضرتؑ نے بیان فرمایا۔ نیز فرمایا کہ ترکِ دنیا ترک تدبیر ہے اور ترک تدبیر وجود کو گم کرنا فنا حاصل ہونا ہے اس طرح مرنے سے پہلے مرو کا حکم آنخضرتؑ نے فرمایا ہے۔ چنانچہ آنخضرتؑ کے گروہ میں یہ روش مخفی نہیں ہے تیسرا حکم یہ کہ علائق دنیا کے ترک کرنے کو آنخضرتؑ نے فرض فرمادیا ہے۔ ان آیات کی رو سے (ترجمہ آیت) ایمان والو نہ بناؤ اپنے باپ اور بھائیوں کو رفیق اگر وہ عزیز رکھیں کفر کو ایمان کے مقابلہ میں اور جو تم میں سے انکی رفاقت کرے تو وہی لوگ گنہگار ہیں کہدے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہاری برادری

تخشون کسادھا ومسٰکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفسقین حکم چہارم وطن ترک کردن فرض فرمودند بایں آیت ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ وکان اللہ غفورا رحیما حکم پنجم ہجرت در راہ خدائے تعالیٰ فرض فرمودند بحکم بسیار آیات واضحات کہ درباب ہجرت نازل شدہ است مثلا قولہ تعالیٰ فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا الآیۃ وقولہ تعالیٰ الذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجۃ عند اللہ واولئک ھم الفائزون یبشرھم ربھم برحمۃ منہ ورضوان وجنٰت لھم فیھا نعیم مقیم خٰلدین فیھا ابدا ان اللہ عندہ اجر عظیم ۝ ودرباب تارکان ہجرت حق تعالیٰ می فرماید والذین آمنوا ولم یھاجروا مالکم من ولایتھم من شیء حتی یھاجروا الآیۃ ۔ وفی الآیۃ ان الذین

اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مند پڑجانے کا خوف کرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو یہ چیزیں تم کو زیادہ عزیز ہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو منتظر رہو۔ یہاں تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم اور اللہ نہیں ہدایت دیتا نافرمان لوگوں کو۔ چوتھا حکم یہ کہ آنحضرتؐ نے ترکِ وطن کو فرض فرمایا اس آیت کے رو سے (ترجمۂ آیت) اور جو نکلے اپنے گھر سے ہجرت کرکے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھر اس کو موت آپکڑے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ثابت ہو چکا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ پانچواں حکم یہ کہ آنحضرتؐ نے راہِ خدائے تعالیٰ میں ہجرت کو فرض فرمایا۔ بہت سی آیات واضحہ کے حکم سے جو ہجرت کے بارے میں نازل ہوئی ہیں مثلاً قول اللہ تعالیٰ کا۔ (ترجمۂ آیت) پس جو لوگ کہ ہجرت کیے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور قتل کیے اور قتل ہوئے الخ۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول (ترجمۂ آیت) جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے وہ بڑھکر ہیں درجہ میں اللہ کے ہاں اور وہی ہیں جو مُراد پانے والے ہیں ان کو خوشخبری دیتا ہے ان کا پروردگار اپنی مہربانی اور اپنی رضامندی کی اور ان باغوں کی جن میں ان کو آرام ہے ہمیشہ کا ہمیشہ ہمیشہ انہی میں رہیں گے بیشک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے اور تارکانِ ہجرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمۂ آیت) اور جو ایمان لائے اور ہجرت نہیں کی

توفیهم الملٰئکة ظالمی انفسهم
قالوا فیم کنتم قالوا کنا
مستضعفین فی الارض قالوا الم
تکن ارض الله واسعة فتهاجروا
فیها فاُولٰئك ماوٰهم
جهنم وساءت مصیرا حکم ششم آنکه
صحبت صادقاں فرض فرمودند باین آیت
یاایها الذین اٰمنوا اتقوا الله
وکونوا مع الصادقین۔ وتارکان
صحبت را حکم نفاق کرده اند چنانچه در عقیده
نقلست کهر که مهدی را قبول کرده است
او را حکم منافقی بدین آیت فرمود
لایستوی القاعدون من المومنین
غیر اولی الضرر والمجاهدون
فی سبیل الله باموالهم وانفسهم
فضل الله المجاهدین باموالهم
وانفسهم علی القاعدین درجة
وکلا وعد الله الحسنی وفضل الله
المجاهدین علی القاعدین اجرا
عظیما درجات منه ومغفرة
ورحمة وکان الله غفورا رحیما ○
ودرباب صحبت یازده شرائط
لازم فرمود باین آیت یاایها الذین
اٰمنوا لاتقدموا بین یدی الله
ورسوله واتقوا الله ان الله سمیع

تم کو ان کی رفاقت سے کچھ کام نہیں جبتک ہجرت نہ کریں۔ اور ایک آیت میں ہے (ترجمۂ آیت) وہ لوگ کہ جن کی فرشتے ایسی حالت میں جان نکالتے ہیں کہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم مغلوب تھے اس زمین میں فرشتے کہتے ہیں اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں کسی طرف کو ہجرت نہ کر جاتے تو یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ چھٹا حکم یہ کہ صادقوں کی صحبت میں رہنا آنحضرت نے فرض فرمایا اس آیت سے (ترجمۂ آیت) ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ رہو اور تارکانِ صحبت پر آنحضرت نے حکم نفاق فرمایا ہے۔ چنانچہ عقیدہ میں یہ نقل ہے کہ جو کوئی مہدی کو قبول کیا اور ہجرت سے اور آنحضرتؑ کی صحبت سے باز رہا اس پر منافقی کا حکم آنحضرتؑ نے اس آیت سے فرمایا (ترجمۂ آیت) نہیں برابر ہو سکتے وہ جہاد سے بیٹھ رہنے والے مسلمان جو غیر معذور ہیں اور وہ مسلمان جو جہاد کرتے ہیں اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے اللہ نے فضیلت دی ہے ان کو جو جہاد کرتے ہیں اپنے مال اور جان سے اُن لوگوں پر جو بیٹھ رہتے ہیں مرتبہ میں اور سب سے اللہ نے نیک وعدہ کیا ہے اور اللہ نے فضیلت دی ہے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بڑے ثواب میں بہت درجوں میں اپنے یہاں کے اور بخشش اور رحمت میں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور صحبت کے باب میں گیارہ شرائط لازم فرمائے ہیں۔ اس آیت سے (ترجمۂ آیت) ایمان والو! پیش دستی نہ کرو اللہ اور اُس کے رسولؑ کے روبرو اور

علیم۔ یعنے پیش دستی نکنید در ہر کار خواہ خورد باشد خواہ بزرگ شرط دوم آنکہ آواز خود بلند نکند بر حضرت بدلیل قولہٗ تعالیٰ یاایھا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی شرط سوم آنکہ سخن نرم گوید نہ کہ جہر در میان آواز دارد بدلیل قولہ تعالیٰ ولاتجھروالہٗ بالقول کجھر بعضکم بعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون۔

شرط چہارم آنکہ در پیش خانہ آواز نکند کہ ترک ادب است کما قال اللہ تعالیٰ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرھم لایعقلون باز ایشاں را حق تعالیٰ فاسق فرمودہ است شرط پنجم آنکہ بر مرشد حکم نکند کہ فلاں کار کن یا مکن کہ ترک ادب است کما قال اللہ تعالیٰ واعلموا ان فیکم رسول اللہ لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم شرط ششم آنکہ ولکن اللہ حبب الیکم الایمان شرط ہفتم آنکہ وزینہ فی قلوبکم شرط ہشتم آنکہ وکرہ الیکم الکفر و شرط نہم آنکہ والفسوق وشرط دہم آنکہ والعصیان وحکم ہفتم آنکہ درمیان آبادانی خلق عزلت از خلق فرمودند بدلیل قولہ تعالیٰ واذا اعتزلتموھم ومایعبدون

ڈرو اللہ سے بیشک اللہ سنتا جانتا ہے یعنی پیش دستی نہ کرو کسی کام میں خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا دوسری شرط یہ کہ اپنی آواز بلند نہ کرے اللہ کے رسول کے حضور میں اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے (ترجمہ آیت) ایمان والو نہ بلند کرو اپنی آواز نبی کی آواز سے تیسری شرط یہ کہ بات نرمی سے کہے چیخ کر نہیں درمیانی آواز رکھے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

(ترجمہ آیت) اور نہ رسول کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے زور زور سے بات کیا کرتے ہو ایک دوسرے سے ایسا نہ ہو کہ اکارت ہوجائے تمہارا سب کیا کرایا اور تم کو خبر بھی نہ ہو چوتھی شرط یہ کہ گھر کے سامنے آکر نہ پکارے کہ یہ ترک ادب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ترجمہ آیت) جو لوگ تجھکو پکارتے ہیں حجروں کے باہر سے اُن میں سے بہتیرے عقل نہیں رکھتے پھر ایسے لوگوں کو حق تعالیٰ نے فاسق فرمایا ہے۔ پانچویں شرط یہ کہ اپنے رہبر کو حکم نہ کرے کہ فلاں کام کر یا مت کر کہ یہ بھی ترک ادب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ترجمہ آیت) اور جان لو کہ تم میں اللہ کا پیغمبر ہے اگر وہ تمہارا کہنا مانا کرے۔ بہتیرے کاموں میں تو تم پر مشکل پڑ جائے چھٹی شرط یہ کہ مطابق حکم آیت (ترجمہ آیت) لیکن اللہ نے محبت ڈالدی تمہارے دلوں میں ایمان کی۔ (ایمان کی محبت دل میں ہو) ساتویں شرط یہ کہ و زینہٗ فی قلوبکم (اور عمدہ کر دکھایا اس کو تمہارے دلوں میں) کے مطابق (ایمان ہی عمدہ نظر آئے)

الا الله فأوا الى الكهف ينشر لكم ربكم من رحمته ويهيئ لكم من امركم مرفقا۔ وفی الحدیث من عزل الناس سلم دینه نیز درباب اختیار عزلت از حضرت خاتم ولایت بدیں عبارت نقلست که فرمودند آدمی را چهار حجاب است دو ظاهر و دو باطن ظاهر دنیا و خلق و باطن نفس و شیطان باز فرمودند که دنیا را ترک دهد و از خلق عزلت اختیار کند و از مکر نفس و شیطان ساعت به ساعت لحظه به لحظه التجا به حق کند فاعلم ایها المصدق ویا عارف المحقق بعد ازیں هفت احکام حضرت امام علیه السلام هشتم درباب خوردن رزق طیب فرمودند که مراد متوکل است باین آیت یا ایها الذین آمنوا کلوا من طیبٰت ما رزقنٰکم واشکروا لله ان کنتم ایاه تعبدون۔ باز فرمودند اگر متوکل باضطرار رسد باین اشیاء مردار بخورد فاما سوال نکند بحکم این آیت انما حرم علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما

آٹھویں شرط یہ کہ مطابق آیت وکرّہ الیکم الکفر (اور تمہاری نظروں میں بُرا بنا دیا کفر کو) کفر بُرا معلوم ہو نویں شرط یہ کہ فسق یعنے بدکاری بُری معلوم ہو دسویں شرط یہ کہ عصیان یعنے نافرمانی بُری معلوم ہو بیسا تو اس حکم یہ کہ خلق کی بستی کے درمیان ہی خلق سے عزلت کا آنحضرتؐ نے حکم فرمایا ہے حق تعالیٰ کے اس قول کی دلالت سے (ترجمۂ آیت) جب تم کنارہ کش ہوئے ان کافروں سے ان معبودوں سے جنکو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں تو اب چل بیٹھو فلاں غار میں تاکہ پھیلا دے تم پر تمہارا پروردگار اپنی رحمت اور تمہارے لئے مہیا کردے تمہارے آرام کا سبب۔ اور حدیث میں ہے کہ جو خلق سے کنارہ کش ہوا اس کا دین سلامت رہا۔ نیز عزلت اختیار کرنے کے باب میں حضرت خاتم ولائیتؑ سے اس عبارت میں نقل شریف آئی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ آدمی کے لئے چار حجاب ہیں دو ظاہر اور دو باطن ظاہری حجاب دنیا اور خلق ہیں۔ اور باطنی حجاب نفس وشیطان۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ دنیا کو ترک کرے اور خلق سے عزلت گزیں ہو۔ اور نفس وشیطان کے مکر سے ہر گھڑی ہر لحظہ حق تعالیٰ کی پناہ ڈھونڈے۔ پس معلوم کر اے مصدق صادق اور اے عارف محقق کہ ان سات احکام کے بعد حضرت امام علیہ السلام نے آٹھواں حکم رزقِ حلال طیب کھانے کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہی رزق پسندیدہ متوکل کے لئے ہے بحکم آیت ہذا (ترجمۂ آیت) ایمان والو! کھاؤ پاک اور ستھری چیزیں جو ہم نے تم کو دی ہیں اور

اھل بہ لغیر اللہ فمن
اضطر غیر باغ ولا عاد
فلا اثم علیہ ان اللہ
غفور رحیم ہ ونیز درباب رفع
حجاب از حضرت خاتم ولایت بدیں
عبارت نقلست کہ یک روز آں
امام اولوالالباب وارث النبی
والکتاب در دست نان گرفتہ
فرمودند کہ درمیان بندہ و ملک الوہاب
ہمیں حجاب بیش نیست اگرچہ
دریں نقل اسرار بسیار است یکی ازاں
اسرار یکی گفتار ہم اینست کہ لاشک
رزق حرام و شبہت آلودہ است
حجاب غلیظ درمیان عابد و معبود
و رزق طیب لاشک نور است و نور
قاطع حجاب ظلمانی و حضرت امیر
شمس المنیرؒ درباب انواع رزق چنیں
تفسیر فرمودند کہ رزق سہ نوع است
یکی حرام کہ حق دیگر بہ ظلم و غصب
می خورد دوم حلال کہ باختیار بندہ
بموافقت شرع میرسد سوم طیب
کہ بے اختیار بندہ می رسد باز فرمودند
کہ حلال را محاسبہ است و طیب
را محاسبہ نیست قال اللہ تعالیٰ
ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب

اللہ کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو پھر آنحضرتؑ
نے فرمایا۔ اگر متوکل کو اضطرار کی نوبت پہنچے تو یہ اشیاء
جو مُردار ہیں جن کا ذکر آئیت مندرجہ ذیل میں ہے کھالے
لیکن سوال نہ کرے مطابق حکم آئیت ہذا (ترجمہ آئیت)
اللہ نے تو حرام کیا ہے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت
اور جس پر نام پکارا جائے اللہ کے غیر کا، پھر جو کوئی ناچار
ہوجائے کہ نہ عدول حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد سے
بڑھنے والا تو اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے
والا مہربان ہے اور نیز بندے اور خدا کے درمیان
جو پردہ ہے اس کے اُٹھانے کے بارے میں حضرت
خاتم ولائیت کی ایک نقل شریف اس عبارت میں ہے
کہ ایک روز وہ امام جماعت اولوالالباب وارث
نبی و کتاب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ میں
روٹی پکڑ کر فرمایا کہ بندے اور خداوند وہاب کے
درمیان اس سے بڑھکر کوئی اور پردہ نہیں ہے۔
اگرچہ اس نقل میں اسرار بہت ہیں۔ ان اسرار میں سے
ایک باریک بات یہ بھی ہے کہ بے شک جو رزق
حرام ہے اور جو مشتبہ حالت رکھتا ہے عابد و معبود
کے درمیان سخت حجاب ہوتا ہے اور جو رزق پاک
ہے بے شک نور ہے اور نور تاریکی کے پردے
کو قطع کرتا ہے اور حضرت امیر شمس منیرؒ نے رزق کے
اقسام کے بارے میں یہ تفسیر فرمائی ہے کہ رزق تین
طرح کا ہوتا ہے۔ ایک حرام اس کی صورت یہ ہے
کہ دوسرے کا حق ظلم و غصب سے کھائے دوسرا
حلال جو شرع کے حکم کے موافق بندے کے اختیار

وکذا فی الحدیث حلالها
حساب وحرامها عذاب وطیبها
بغیر حساب ۔ ونیز بر اہل تمیز
مخفی نماند کہ آں ذات پیغمبر صفات
کرات ومرات تعین را تعین فرمودند
وخورندۂ تعین خارج ایں گروہ ہست
ونیز اگر آرندۂ فتوح نام خدائے تعالیٰ
اول مرتبہ یاد نہ کردہ نام کسیکہ اُو
فرستادہ است گفت قبول نہ فرمودند
برحکم ایں آیات بینات فکلوا مما
ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم
بآیتہ مومنین ومالکم
الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ
وقد فصل لکم ما حرم علیکم
الا ما اضطررتم الیہ الآیتہ
وفی الآیتہ ولا تاکلوا مما لم
یذکر اسم اللہ علیہ وانہ
لفسق الآیۃ ونیز نقلست از بعضے
مہاجرانؓ حضرت میرانؑ فرمودند ہر کہ
منتظر فتوح باشد او متوکل نبود نیز نقلست
حضرت میرانؑ را پرسیدند کہ اگر کسی بر فقر و
فاقہ صبر کردن نتواند چہ کند فرمودند
بمیرد سہ کرت سائل سوال کرد ہر سہ
کرت آنحضرتؑ ہمیں جواب فرمودند
ونیز نقلست حضرت مہدی موعودؑ

سے بندے کو پہنچے میسر اطیب جو بے اختیار بندے کو
پہنچتا ہے۔ پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حلال کا محاسبہ
ہے اور طیب کا محاسبہ نہیں ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہے (ترجمۂ آیت) بیشک اللہ رزق دیتا ہے جسے
چاہے بے حساب ۔ اور اسی طرح حدیث میں بھی ہے
کہ دنیا کے رزق حلال کے لئے حساب ہے اور رزقِ
حرام کے لئے عذاب ہے اور رزق طیب کے لئے
حساب نہیں ۔ نیز صاحبانِ تمیز پر پوشیدہ نہ رہے
کہ اُس ذات پیغمبر صفاتؑ نے کئی بار تعین کو تعین فرمایا
ہے اور تعین کھانے والا اس گروہ سے خارج ہے
نیز اگر کوئی فتوح لانے والا پہلے خدائے تعالیٰ کا نام
نہ لیکر بھیجنے والے کا نام لیا تو ایسی فتوح کو حضرت مہدیؑ
نے قبول نہیں فرمایا۔ ان آیات واضحہ کے حکم کی بناء پر
(ترجمۂ آیت) پس کھاؤ تم اس رزق سے جس پر یاد
کیا جائے اللہ کا نام اگر تم اللہ کی آیتوں پر ایمان رکھنے
والے ہو اور کیا سبب کہ تم نہ کھاؤ ایمں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا
ہو حالانکہ وہ تم سے مفصل بیان کرچکا جو کچھ تم پر حرام کیا مگر
ہاں جسوقت مجبور ہوجاؤ اسکی جانب اور ایک آیت میں ہے اور
اسمیں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور اس میں سے
کھانا البتہ گناہ ہے الخ نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ
کے بعضے مہاجرینؓ سے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جو کوئی
فتوح کا منتظر ہو وہ متوکل نہ ہوگا نیز نقل ہے
حضرت مہدیؑ سے بعض اشخاص نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص
فقر وفاقہ پر صبر نہ کرسکے تو کیا کرے ۔ آنحضرتؑ نے
فرمایا کہ مرجائے ۔ سائل نے تین بار وہی سوال کیا ۔

کرات و مرات می فرمودند کہ ہر چہ خواہی از خدا خواہ اگر نمک و آب و ہیزم خواہی از خدا خواہ رخصت در طریق خاتم ولایت این است و عزیمت آنست کہ بارہا این بیت بزبان مبارک فرمودند

ے

ہشت جنت گر دہندت سر بسر
تو مشو راضی ازانہا در گذر

نیز نقلست حضرت امام الکائنات پیغمبر صفات کرات مرات فرمودند کہ تسلیم کنید ذات خود را بخدائے و باہیچ کس نپردازید و جز ذات خدائے تعالیٰ ہیچ چیزے نخواہید و یک ذرہ با خلق احتیاج نہ نمائید کما قال اللہ تعالیٰ

ومن احسن دینا ممن اسلم وجہہ للہ وھو محسن واتبع ملۃ ابراھیم حنیفا۔ فاعلم ایھا المصدق نوبت کردن یکپاس شب ہم حکم از احکام خاتم ولایت علیہ السلام است کہ برادران را سہ قسم فرمودند بعد از گذشتن یکپاس شب یک قسم برادران در نوبت بیائیند بنشینند و مشغول بیاد خدائے می شوند اگر درین میان کسی را خواب غلبہ کند سخن لغو نگویند بنام خدای و رسول

اور آنحضرت نے تینوں دفعہ جواب میں یہی فرمایا۔ نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی موعودؑ بارہا فرماتے تھے کہ جو کچھ چاہتا ہے خدا سے چاہ اگر نمک پانی اور لکڑی بھی چاہتا ہو تو خدا سے چاہ۔ خاتم ولائیتؑ کی طریقت میں رخصت یہی ہے اور عزیمت یہ ہے کہ بارہا آنحضرتؑ نے یہ بیت اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ے

(ترجمۂ بیت)

آٹھ جنت بھی تجھے دیویں اگر
تو نہ ہو راضی گذر جا چھوڑ کر

نیز نقل ہے کہ حضرت امام کائنات پیغمبر صفاتؑ نے کئی بار فرمایا کہ اپنی ذات کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دو اور کسی کے ساتھ مشغول نہ رہو اور ذات خدا تعالیٰ کے سوا کسی چیز کے خواہاں نہ رہو اور ایک ذرہ برابر خلق کی احتیاج نہ رکھو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اس سے بہتر کس کا دین ہو سکتا ہے جس نے جھکا دیا اپنا منھ اللہ کے لئے اور وہ نیکی میں لگا ہوا ہے اور چل رہا ہے ابراہیم کے مذہب پر جو ایک اللہ کے ہو رہے تھے۔ نیز معلوم کر اے مصدق کہ نوبت ادا کرنا یعنے ذکرِ خدا میں شب میں ایک ایک پہر باری باری سے ہشیار رہنا بھی۔ حضرت خاتم ولائیت کے احکام میں سے ایک حکم ہے کہ آنحضرتؑ نے سب برادرانِ دائرہ کو تین حصوں میں منقسم فرمایا۔ تاکہ ایک ایک پہر رات ایک ایک جماعت اپنی باری پر آئے اور بیٹھے اور یادِ خدا میں مشغول ہو۔ اگر اس اثناء میں کسی پہ نیند کا غلبہ ہو تو دوسرا کوئی شخص کوئی لغو بات

ومہدی صلے اللہ علیہا وسلم ہشیار کنند بدیں ترتیب تسبیح قرار دادہ اند یک برادر بگوید لاالــہ الا الـلــہ ہمہ برادراں بآواز بلند جواب دہند کہ محمد رسول اللہ باز آں برادر مذکور بگوید کہ اللہ الٰہنا ہمہ برادراں جواب بگویند محمد نبینا باز آں برادر مذکور بگوید القرآن والمہدی امامنا ہمہ کس بگوید آمنا وصدقنا بدیں ترتیب تا نصف شب تمام می کنند بعدہ دو پاس کہ ماندہ اند دو قسم برادراں می آیند ونوبت خود تمام کنند ایں عمل بامر اللہ بموافق نص کلام اللہ کہ صفت ذات رسول اللہ صلعم بود حضرت خاتم ولی علیہ السلام بر عام حکم فرمود وہو دقولہ تعالیٰ یا یہا المزمل قم الیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا اوزد علیہ ورتل القرآن ترتیلا وفی الأیۃ ان ربک یعلم انک تقوم ادنیٰ من ثلثی الیل ونصفہ وثلثہ وطائفۃ من الذین معک الاآیۃ فاعلم ایہا المصدق بناء تسبیح نوبت بحضور خاتم ولایت علیہ السلام از بندگی میاں سید امین محمد مہاجر مہدیؑ حضرت جلیل الجبار اظہار کردہ است چنانچہ در زمانہ خاتم نبوتؐ

نہ کہے بلکہ نام خدا اور نام رسول ومہدی صلی اللہ علیہا وسلم لے کر ہشیار کریں لہذا اس ترتیب سے تسبیح مقرر کی گئی ہے کہ ایک برادر کہے لا الــہ الا الـلــہ تو اور سب برادر بہ آواز بلند جواب میں کہیں محمد رسول الله پھر وہی برادر جس نے لا اله الا اللہ کہا تھا۔ یہ کہے کہ اللہ الٰہنا پھر سب برادر جواب میں کہیں محمد نبیّنا پھر وہی برادر کہے القرآن والمہدی امامنا تو سب جواب میں کہیں آمنا وصدقنا اس ترتیب سے آدھی رات تمام کرتے ہیں بعد ازاں دو پہر جو رہتے ہیں اور دو حصے برادرانِ دائرہ کے آکر اپنی اپنی نوبت تمام کریں یہ عمل امر اللہ سے موافق نص کلام اللہ ہے جو صفت ذاتِ رسول اللہ صلعم کی تھی حضرت خاتم الاولیاء علیہ السلام نے اسی کا حکم عام طور پر فرمایا ہے چنانچہ فرمان حق تعالیٰ ہے (ترجمہ آیت) اے چادر اوڑھنے والے کھڑا رہا کر رات کو آدھی یا اس میں سے کچھ کم کرلے یا آدھی رات سے کچھ بڑھا دیا کر اور ٹھیرا ٹھیرا کر قرآن پڑھا کر صاف۔ اور ایک آیت میں ہے (ترجمہ آیت) تیرا پروردگار جانتا ہے کہ تو کھڑا رہتا ہے قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات اور تہائی رات اور نیز کچھ لوگ جو تیرے ساتھ ہیں الخ پس معلوم کرا اے مصدق کہ نوبتِ ذکر کے لئے تسبیح کی بناء خاتم ولایت علیہ السلام کے حضور میں خداوندِ جلیل وجبّار کے حضرت مہدیؑ کے مہاجر بندگی میاں سید امین محمدؓ سے ظاہر فرمائی ہے جیسا کہ خاتم نبوتؐ

بنا ر بانگ نماز از خواب امیر المومنین عمر خطاب رضہ شدہ است ایں معاملہ ولایت باں معاملہ نبوت بطریق مطابقت تمام مشابہت دارد بجہت دراز شدن کیفیت نوشتہ نشدہ حاصل الغرض مع ذالک حضرت امام علیہ السلام از حضرت ملک العلام گروہ خود را از بلاء کرامت رہانیدہ اند و در حق ایشاں صفت استقامت طلبیدہ اند چنانچہ مشہور است و نیز در نہج تصدیق امام الابرار چوں ایں دہ احکام کبار الافتخار یکی تصدیق[۱] حضرت امام علی التحقیق و ترک[۲] دنیا با طلب[۳] مولیٰ و ترک[۴] علایق با ترک اوطان از جہت اکمال ایمان و ہجرت[۵] و صحبت[۶] با یازدہ شرایط تمام و عزلت[۷] و توکل[۸] و صبر[۹] و تسلیم[۱۰] تمام کہ اصول روشن حضرت خاتم ولایت است و عین نہج شریعت حضرت خاتم نبوت ایں است کہ بنقل مشہور مذکور شد و دریں اوصاف مذکورہ اصول است لا شک دراں مندرج ہمہ اخلاق مقبول است چوں توبہ صادق و انابت واثق و عبادت با حب و معرفت با صحبت و رافت با سکینت و طمانیت با ہمت و عزیمت با قناعت و فتوت با مروت و عدالت و امانت و اخوت و شفقت و ذلت و سخاوت و شجاعت و مجاہدت و ریاضت و ذکر

کے زمانے میں نماز کے لئے اذاں کی بناء امیر المومنین عمر خطاب رضہ کے خواب سے ہوئی ہے۔ یہ معاملہ ولائیت کا اُس معاملۂ نبوت سے بطریقِ مطابقت تمام مشابہت رکھتا ہے۔ اس کی پوری کیفیت درازی عبارت کے خوف سے نہیں لکھی گئی۔ حاصلِ مطلب یہ کہ ان تمام احکام کے ساتھ حضرت امام علیہ السّلام نے بارگاہِ خداوندِ علام سے اپنے گروہ کو بلاءِ کرامت سے رہائی دلوائی ہے۔ اور ان کے حق میں استقامت یعنی دین پر ثابت قدمی کی صفت جنابِ الٰہی میں آنحضرتؐ نے طلب فرمائی چنانچہ یہ بات مشہور ہے۔ نیز حضرت امام الابرارؑ کی تصدیق کی راہ میں چونکہ یہ دس احکام جو کبار ہیں (الفقر فخری کے معنی میں) باعثِ افتخار ہیں۔ ایک تصدیق حضرت امام علی التحقیقؑ اور ترکِ دُنیا طلبِ مولیٰ کے ساتھ اور ترکِ علائق ترکِ اوطان کے ساتھ ایمان کو مکمل کرنے کیلئے اور ہجرت اور صحبت پورے گیارہ شرطوں کیساتھ اور عزلت توکل اور صبر و تسلیم تمام یہی اصولِ روشنِ حضرت خاتمِ ولائیت علیہ السلام ہیں اور عین نہجِ شریعتِ حضرت خاتمِ نبوت بھی یہی ہے جو بہ نقلِ مشہور مذکور ہوا اور ان اوصافِ مذکورہ میں جو اُصول ہیں بیشک ان میں داخل تمام اخلاق مقبول یہ ہیں۔ جیسے توبہ میں صداقت اللہ کے طرف رجوع ہونے میں مضبوطی عبادت میں خلوص معرفت با محبت رافت با سکینت طمانیت باہمت عزیمت باقناعت جوانمردی دلیری کے ساتھ، عدالت، امانت، برادری، شفقت، راہِ خدا میں ذلت و خواری، سخاوت، شجاعت

دوام با فکر تمام با ذوق و شوق وخضوع
وخشوع وتقوی وغنا ورضا وحیا وتہذیب
وترغیب وتوکل با تبتل وتجرید وتفرید و
تسلیم با تفویض وحلم وکرم وصبر وشکر و
صدق ویقین با تمام احکام شریعت وطریقت
وحقیقت ومعرفت با جمیع ایتمار اوامر ونواہی
کتاب وسنت نہج حضرت خاتم ولایت
نظیر خاتم نبوت صلے اللہ علیہما وسلم فاعلم
ایہا المصدق این ہمہ احکام نہج شریعت
وطریقت وحقیقت برای محافظت ذکر
رب العزت ومداومت یاد آنحضرت تعالی
اسمہ تقدس صفاتہ وذکر اللہ برای تحصیل عشق
وعشق برائے طلب دیدار پروردگار است
کما قال المحقق بیت

ہر کہ مہدی را بگوید گفت او در دل کند
بے حجابش رویت اللہ بالیقین حاصل کند

فاعلم ایہا المصدق از امام نور علیٰ
نورؑ این احکام بامر ملک العلام نہج مدعاء
خاتم ولایت مصطفےٰ است در تمام عالم
کالظہر الشمس ہویدا است حق تعالی خاتم
نبوت را فرمود کہ ثم جعلنٰک علی
شریعۃ من الامر فاتبعہا وبیان
نہج شریعت آنحضرتؐ کہ بر حکم لکل
جعلنا منکم شرعۃ ومنہاجًا
واقع شدہ است بجوائہ خاتم ولایت

مجاہدہ اور ریاضت ذکر خدا علی الدوام فکر عاقبت تمام
طلبِ خدا میں ذوق وشوق، عاجزی زاری خوف و
رجا کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں رجوع، پرہیزگاری، بے
نیازی، رضا بر رضاء الٰہی حیا، تہذیب یعنے اخلاق
کی آراستگی ترغیب یعنے طلب خدا کی جانب اوروں
کو مائل کرنا، توکل اور تمام کاروبار دُنیا سے بے تعلقی
خلق سے علٰحدگی، خود سے علٰحدگی اپنی ذات خدا کے
سپرد کئے رہنا، اپنے سب کام خدا کے سپرد کئے رہنا
حلم اور کرم صبر وشکر، صدق ویقین تمام احکام شریعت
وطریقت وحقیقت ومعرفت کے ساتھ اور تمام
اوامر ونواہی کتاب وسنت کی بجائے آوری کے مع
حضرت خاتم ولائیت کا طور طریق نظیر خاتم نبوت صلی اللہ
علیہما وسلم واقع ہوا ہے پس جان اے مصدق کہ یہ
تمام احکام نہج شریعت، طریقت اور حقیقت کے ذکر
ربّ العزّت کی محافظت کے لئے ذات حق جس کا
نام بزرگ تر جسکی صفات پاکیزہ تر ہیں اسکی یاد کی
مداومت کے لئے ہیں اور ذکر اللہ تعالیٰ کا عشق کی
تحصیل کیلئے ہے اور عشق دیدار پروردگار کی طلب
کے لئے۔ چنانچہ ایک محقق نے فرمایا ہے ؎

(ترجمۂ بیت)

مہدویؑ جو قولِ مہدیؑ کو کرے دل سے قبول
ہے یقینی اسکو دیدارِ الٰہی کا حصول

پس معلوم کر اے مصدق کہ حضرت امام نورؑ علیٰ نور علیہ السلام
کی جانب سے یہ احکام بحکم خداوند علّام جو نہج مدعاءِ
خاتم ولائیتِ مصطفےٰ ہیں تمام عالم میں آفتاب کی طرح

اشارت شد کہ ثم ان علینا بیانہ
ای بلسان المہدی دریں جا بہ نظر
انصاف باید دید کہ حق سبحانہ وتعالیٰ
خصوصیت ہر دو چگونہ بیان کردہ است
فاعلم ایھا المصدق درباب امر
شریعت کہ خاصہ خاتم نبوت بود حق
سبحانہ وتعالیٰ چنیں فرمود لا یکلف اللہ
نفسا الا وسعھا وفی الآیۃ
یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید
بکم العسر الآیۃ وفی الآیۃ
وما جعل علیکم فی الدین
من حرج ملۃ ابیکم ابراھیم
الآیۃ ودرباب بیان نہج شریعت
کہ اسرار حقیقت خاصہ بیان خاتم
ولایت بود چوں سیر حضرت مصطفیٰ صلعم
در آخر سہ سال در ولایت او شدہ
بود حق تعالیٰ چنیں اظہار نمود کہ اِنّا
سنُلقِی علیک قولاً ثقیلاً
ومراد از قولاً ثقیلاً احکام ولایت
نبی علیہ السلام است بالا مذکور شد
نقل است وقتی کہ حضرت رسول اللہ صلعم
لوازمہ ولایت خود درمیان یارانِ خویش بیان
فرمودند اکثر یاراں را ایں بیان گراں آمد
حق سبحانہ وتعالیٰ ایں آیت فرستاد کہ
یٰایھا الذین آمنوا امت

روشن ہو چکے ہیں۔ حق تعالیٰ نے خاتم نبوّت کو فرمایا کہ (ترجمہ آیت) پھر ہم نے تجھکو قائم کیا دین کی شریعت پر پس تو اسی پر چل۔ اور بیان آنحضرت کی شریعت کے نہج کا جو حکم آیت کریمہ (ترجمۂ آیت) تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک شریعت اور خاص طریقہ ٹھیرایا۔ اسی کے بیان کا حوالہ خاتم ولایت کو اشارتاً ہوا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ (ترجمۂ آیت) پھر بیشک ہمارے ذمہ ہے بیان اس کا یعنے بزبانی مہدیؑ۔ اِس جگہ بنظرِ انصاف دیکھنا چاہیئے کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے دونو کی خصوصیت کس طرح بیان فرمائی ہے۔ پس معلوم کر اے مصدّق کہ امر شریعت کے بارے میں جو خاصہ خاتم نبوّت کا تھا حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس طرح فرمایا۔ (ترجمۂ آیت) نہیں بار ڈالتا ہے اللہ کسی نفس پر مگر اس کی گنجائش کے موافق۔ اور ایک آیت میں ہے (ترجمۂ آیت) چاہتا ہے اللہ تم پر آسانی اور نہیں چاہتا تم پر دشواری الخ اور ایک آیت میں ہے (ترجمۂ آیت) اور نہیں کی تم پر دین کے بارے میں کچھ تنگی (تمہارے لئے تجویز کیا) تمہارے باپ ابراہیم کا دین۔ اور بیان نہج شریعت میں جو اسرارِ حقیقت خاصہ بیانِ خاتم ولایت کے تھے جب حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری تین سال اپنی ولائیت کی سیر میں گذرے تھے تو اس وقت حق تعالیٰ نے اُن اسرار کا اظہار اس طرح فرمایا کہ (ترجمۂ آیت) عنقریب ڈالیں گے ہم تجھ پر ایک بھاری فرمان۔ بھاری فرمان سے مراد نبی علیہ السلام کی ولائیت کے احکام ہیں جو اوپر مذکور ہوئے
نقل ہے کہ ایک وقت جبکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ

یرتد منکم عن دینہ فسوف
یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ
اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی
الکفرین یجاھدون فی
سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ
لائم ذلک فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء واللہ واسع علیم۔
درینجا حضرت مہدی موعودؑ بہ فرمان
حضرت معبود کرات مرات چنیں فرمودند
کہ فرمان حق تعالیٰ می شود کہ اے سید محمد
مراد ازیں قوم گروہ تست آمنا وصدقنا
فاعلم ایھا المصدق ایں بارگراں
کہ قولا ثقیلا حضرت رحمان در قرآن
خبر دادہ بجز عاشقان گروہ حضرت
امام آخر زماں کسی طاقت ندارد کہ بردارد
الا ماشاء اللہ تعالیٰ وکما قال اللہ
تعالیٰ انھا لکبیرۃ الا علی الخشعین
کل حزب بما لدیھم فرحون۔
الا قوم امام العارفین لانھم
باکین من الم الفراق متورمی
الاقدام من قیام اللیالی
منتفخ العیون من البکاء وسھرھا
وکم منھم صارخ مرتفع الاجفان
وکم منھم متاوہ قائم
علی الاقدام وکم منھم

علیہ وسلم نے اپنی ولایت کے لوازم اپنے اصحاب کے درمیان بیان فرمائے تو یہ بیان اکثر اصحاب کو گراں ہوا اس وقت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے یہ آئیت نازل فرمائی (ترجمہ آئیت) ایمان والو! جو تم میں اپنے دین سے پھر جاوے گا تو اللہ ایسے لوگ موجود کر دے گا جن کو وہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہوں گے نرم دل ہونگے مسلمانوں کے ساتھ سخت دل ہوں گے کافروں کے ساتھ۔ جانیں لڑا دیں گے اللہ کی راہ میں اور کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑی گنجائیش والا خبردار ہے۔ اس آئیت کریمہ کے بیان کے وقت حضرت مہدی موعودؑ نے بفرمان خداوند معبود بارہا اس طرح فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد اس قوم سے مراد تیرا گروہ ہے آمنا وصدقنا۔ پس معلوم کر اے مصدق کہ یہ بارِ گراں جسکو حضرت رحمٰن نے قرآن میں قولِ ثقیل فرمایا ہے۔ حضرت امام آخر زمان علیہ السلام کے گروہ کے عاشقان حق کے سوائے کوئی اس بار کو اُٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا بجز ان کے جو حسبِ مشیتِ الٰہی اس کے حامل ہوئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بیشک نماز شاق ہے مگر اُن لوگوں پر نہیں جن کے دل پگھلے ہوئے ہیں۔ ہر فرقہ اس دین سے جو اُس کے پاس ہے خوش ہے (آخرت سے غافل ہے) مگر امام العارفینؑ کی قوم کا حال یہ ہے کہ وہ آہ و زاری میں رہتے ہیں حق تعالیٰ کے فراق کے درد سے اُن کے قدم متورم ہو جاتے ہیں۔ راتوں کے

متضرع ساقط علی الجنوب وکم منھم صایح مستلق علی الظھور فھؤلاء تابعون لاصحاب المھدی فانظر ایھا المصدق الی خوف اصحابہ وشوقھم الی اللہ عزوجل رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ والسلام علی من اتبع الھدی قل کل مترىعٔ فتربصوا فستعلمون من اصحاب الصراط السوی ومن اھتدی فھذہ شھادات قاطعات علی ثبوت امام اٰخر الزمانؑ فبای اٰیۃ بینۃ وشھادۃ قاطعۃ تؤمنون بعدھا فانظر فبای اٰلاءٔ ربکما تکذبان۔

باب سی وچہارم

در بیان دانستن اسماء اہل بیت خاتم الاولیاء علیہ السلام از زناں وفرزنداں وجمیع اولاد شاں علیہم الرحمۃ والرضوان

جاگنے سے آنکھیں سوجھ جاتی ہیں رونے ادر کثرت سے جاگنے سے اور ان میں کے کئی ایک چیخ چیخ کر رونے والے ہوتے ہیں جن کی آنکھیں کھُلی کی کھُلی رہتی ہیں اور ان میں کے کئی ایک کھڑے کے کھڑے آہ کرنے والے اور ان میں کے کئی ایک لیٹے ہوئے زاری کرنے والے اور کئی ایک چِت لیٹے ہوئے چیخنے والے ہوتے ہیں (عشق وطلب حق تعالیٰ میں) اور یہ حضرت مہدیؑ کے اصحابؓ کے تابعین کی شان ہے پس اسی سے اے مصدّق صحابہؓ کے شوق اور ان کے خوفِ خدائے عزوجل کا حال سمجھ لے اللہ راضی ہوا اُن سے اور وہ راضی ہوئے اس سے اور سلامتی ہے اسی کی جس نے پیروی کی ہدایت کی۔ (ترجمۂ آیت) کہدے ہر ایک منتظر ہے سو تم بھی منتظر رہو آگے چلکر تم جان لوگے کہ کون ہیں سیدھے راستے والے اور کس نے راہ پائی پس یہ قطعی شہادتیں ہیں حضرت امام آخر زمان علیہ السلام کی مہدیت کے ثبوت پر پس ان کو دیکھنے کے بعد اور کس کھُلی نشانی اور قطعی شہادت پر ایمان لاؤ گے اے انصاف والو دیکھو قول اللہ تعالیٰ کا کہ تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

چونتیسواں باب

حضرت خاتم الاولیا علیہ السلام کے اہل بیت بی بیوں فرزندوں اور ان کی تمام اولاد علیہم الرحمۃ والرضوان کے اسماء معلوم کرنے کے بیان میں پس معلوم کر اے مصدق کہ حضرت سرور کائنات مفخر موجودات رحمۃ للعالمین

فاعلم ایھا المصدق حضرت سرور کائنات مفخر موجودات رحمۃ للعالمین خاتم المرسلین صلعم را زناں و فرزنداں علیہم الرضواں بودند چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ بسیار جا در حق زناں و فرزندان وی می فرمود مثلِ قولہ تعالیٰ نقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم۔ وکذا فی الحدیث حبب الیّ من دنیاکم ثلثۃ الطیب والنساء و قرۃ عینی فی الصلوٰۃ کہ مراد قرۃ عینی فی الصلوٰۃ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا دارند فی الحدیث اولادنا اکبادنا چونکہ حق تعالیٰ در حق پیغمبر خویش چنیں خبر دادہ پیغمبر علیہ السلام ہم در باب زناں و فرزندان خود چنیں فرمودند معاندان آنحضرتؐ زبان طعن دراز کردند کہ چگونہ پیغمبری کہ زناں و فرزنداں داری بنا بر حضرت رب العالمین در حق سید المرسلین و حجت برائے مومنین المصدقین در جواب معاندان دین ایں آیۃ واضحہ و حکمی قاطعہ فرستاد ولقد ارسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم ازواجا و ذریۃ فاعلم ایھا المصدق چنانچہ تمام پیغمبراںؑ را زناں و فرزنداں بودند ہمچناں خاتم پیغمبر

خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بی بیاں تھیں اور فرزند ہوئے تھے علیہم الرضوان چنانچہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ قرآنِ مجید میں کئی جگہ آنحضرتؐ کی بی بیوں اور فرزندوں کا ذکر فرمایا ہے مثلاً حق تعالیٰ کا قول (ترجمۂ آیت) پس کہدے آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور بلائیں ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو۔ اور اسی طرح حدیث میں بھی ہے میرے لئے پسندیدہ کی گئی ہیں تمہاری دنیا میں تین چیزیں خوشبوئی عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اس حدیث میں قرۃ عینی فی الصلوٰۃ سے مراد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی ذات قرار دیتے ہیں نیز حدیث میں ہے کہ ہماری اولاد ہمارے جگر پارے ہیں چونکہ حق تعالیٰ نے اپنے پیمبر کے حق میں اس طرح خبر دی۔ اور پیغمبر علیہ السلام نے بھی اپنی بی بیوں اور فرزندوں کے بارے میں اس طرح فرمایا ہے۔ یہ دیکھکر آنحضرتؐ کے دشمنوں نے زبانِ طعن دراز کی کہ تم کیسے پیغمبر ہو کہ بی بیاں اور بچے رکھتے ہو۔ بناء بریں خداوند ربّ العالمین نے سید المرسلین کے حق میں مومنین مصدّقین کی حجّت کے لئے دشمنانِ دین کے جواب میں یہ آیت واضحہ اور حکم قطعی بھیجا (ترجمۂ آیت) اور بتحقیق ہم نے بھیجے کئی رسول تجھ سے پہلے اور دیئے ان کو بھی بی بیاں اور بچے پس جان اے مصدّق جیسا کہ تمام پیغمبر صاحبانِ زناں و فرزنداں ہوئے ویسا ہی خاتم پیغمبراںؐ بھی صاحبِ زنان و فرزنداں ہوئے۔ اسیطرح حضرت مہدی موعود علیہ السلام

زناں و فرزنداں داشت صلعم کذلک
المہدی الموعود علیہ السلام
لانہ کان للنبی صلعم متابعًا
تابعًا و آنحضرتؑ را چہار زناں کاملاں
برگزیدہ شدہ است از حضرت رحمان
فخر النساء فی العالمین بحکم القرآن
یکی ازاں خدیجۃ الزمان جناب سیدۃ النسوان
دختر عم نام میاں سید جلال الدین بعد
سپردن امانت مہتر خواجہ خضرؑ دوستی
حضرت امام الکائنات با بی بی مذکورہ کردہ
کار خیر کردند المسمی بلسان الفارسی
حضرت بی بی کلاں و بلسان العرب
بی بی عطیۃ اللہ البشر بلسان خلیفۃ اللہ و
بلسان الہندی یقال بی بی الہدتی رضی اللہ
عنہا آں بی بی مذکور بحضور پر نور امام البر والبحر
قبل از دعوی مہدویت خاتم ولایت محمدیہ
در شہر چاپانیر وصال با ذات ملک المتعال
بتاریخ سوم ماہ ذیحجہ شدہ است در زیر سایہ
ڈونگری مدفون اند اگر مناقبات و بشارات
و کرامات و حالات آں ذات خدیجہ صفات
را سر بسر بیان آریم تا مجلدات مطولات
می باید کہ نوشتن میسر می آید و قصہ تصدیق
امام الکائنات کہ از معلومات حق کردہ اند
و بشارات آں ذات در حق بی بی نیکو صفات
در باب ہفتم و ہشتم شمہ یاد کردیم و دریں جا

صاحبِ زنان و فرزندان ہوئے کیونکہ آنحضرتؑ
تابع تام نبی صلعم کے تھے۔ آنحضرت علیہ السلام کی
چار زوجہ کاملُ الحال بارگاہ حضرت رحمٰن سے برگزیدہ
ہوئی ہیں۔ ایک ان میں سے فخرِ نساءِ عالمین بحکم
قرآن خدیجۃ الزمان جناب سیدۃ النسوان آنحضرتؑ
کے چچا میاں سید جلال الدین کی دختر ہیں آنحضرتؑ
کو خواجہ خضرؑ نے جو امانت حوالہ کی اِس واقعہ کے
بعد آنحضرتؑ نے بی بی مذکورہ سے کارِ خیر کیا۔ نامِ مبارک
اس بی بی کا زبانِ فارسی میں بی بی کلاں ہے اور
زبانِ عربی میں عطیۃ اللہ۔ یہ بی بی بزبانِ خلیفۃ اللہ
علیہ السلام بہت بشارتیں پائی ہیں اور زبانِ
ہندی میں ان کو بی بی الہدتی (الہ دادی) کہا
جاتا ہے۔ رضی اللہ عنہا۔ بی بی مذکورہ حضرت
امام البرؑ و البحرؑ کے حضور پُر نور میں آنحضرت خاتمِ
ولایت محمدی کے دعویٰ مہدیت سے قبل ہی شہر
چاپانیر میں واصل بہ ذاتِ خداوندِ متعال ہوئیں۔
بتاریخ ۳۔ ماہ ذیحجہ اور کوہِ ڈونگری کے سایہ
میں مدفون ہوئی ہیں۔ اگر اس بی بی کے فضائل و
بشارات اور اس ذاتِ خدیجہ صفات کی بزرگی کے
واقعات و حالات اوّل سے آخر تک بیان کروں
تو کئی ایک دفتر درکار ہوں گے تاکہ ان کا لکھنا
آسان ہو۔ اور بی بی رضی اللہ عنہا نے حضرت
امام الکائنات کی تصدیق جو منجانب حق تعالیٰ آگاہی
پا کر کی اور آنحضرتؑ نے جو بشارتیں اس ذاتِ نیکو
صفات کے حق میں دیں۔ ساتویں اور آٹھویں باب

مختصر نمودیم حاصل الغرض حضرت بی بی سیدہ
عابدہ صالحہ عارفہ کاملہ واصلہ بی بی کلاں
علیہا الرضوان را چہار فرزند شدہ بودند دو
پسر و دو دختر بدیں تفصیل بندگی میراں
سید محمود رضؓ المبشر بہ ہمسر مہدی موعود علیہ السلام
دوم بندگی میاں سید اجمل محبوب حضرت
عزوجل و از دختراں بی بی بڈن و بی بی
فاطمہ رضی اللہ عنہا دراں فرزنداں امیر
سید اجمل خورد سالہ باحق واصل شدند چنانچہ
قصہ وفات ایشاں در باب نہم ذکر کردہ شدہ
ذکر اولاد بندگی میراں سید محمود و اولاد بی بی فاطمہ ولایت رضؓ
در باب خلافت بندگی میراں سید محمودؓ و بندگی میاں سید خوندمیر
صدیق مہدی رضی اللہ عنہما خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ و
بی بی بڈن رضؓ ہژدہمی سال حضرت حبیب ذو الجلال را شدہ
بودند و آنحضرتؑ بی بی مذکور را خواہرم بی بی
بڈن فرمودند در خانہ بندگی میاں
ابوبکر کبار مہاجر امام الابرار بودند ایشاں
فضلا شہر جونپور بودند و از جہت انکساری
سیدی خود را رضی اللہ عنہ پوشیدہ داشتہ
بودند ایشاں را یکی پسر بندگی میاں
ابو الفتح شدہ بودند مقتدا کامل و مرشد
واصل شدہ بودند ایشاں را حق تعالیٰ
بسیار پسراں و دختراں دادہ بود کہ اکثر
پسراں مقتدا کامل شدہ بودند کنوں
دریں زماں نسل از ایشاں بسیار بے شمار

میں ہم نے ان کا کچھ ذکر کیا ہے اور اس جگہ اسی ذکر پر
اختصار کیا جاتا ہے ۔ حاصل یہ کہ حضرت بی بی جو
سیدہ، عابدہ، صالحہ، عارفہ، کاملہ و واصلہ بی بی
کلاں علیہا الرضوان تھیں ان کے چار اولاد ہوئے
دو لڑکے اور دو لڑکیاں جن کا تفصیلی ذکر یہ ہے
اوّل بندگی میراں سید محمود جو مبشر بہ ہمسر مہدی
موعود علیہ السلام ہوئے دوسرے بندگی میاں سید
اجمل محبوب حضرت عزوجل ہوئے اور دختروں میں
ایک بی بی بڈن دوسری بی بی فاطمہ ہوئیں رضی اللہ
عنہم ان میں سے امیر سید اجمل رضؓ بچپن ہی میں واصل
بحق ہوئے ۔ چنانچہ ان کی وفات کا قصہ نویں باب
میں بیان کیا گیا ہے حضرت بندگی میراں سید
محمودؓ اور بی بی فاطمہ ولایتؓ کی اولاد کا ذکر بندگی
میراں سید محمودؓ اور بندگی میاں سید خوندمیر صدیق
مہدی رضی اللہ عنہما کی خلافت کے باب میں آئے گا
انشاء اللہ تعالیٰ اور بی بی بڈن رضی اللہ عنہا حضرت
حبیب ذو الجلالؑ کو اٹھارہویں سال میں ہوئی تھیں
آنحضرتؑ بی بی مذکورہ رضؓ کو خواہرم بی بی بڈن فرمایا کرتے
تھے ۔ یہ بی بی بندگی میاں ابوبکر کو دی گئی تھیں ۔
جو حضرت امام الابرارؑ کے مہاجرین کبار میں شہر
جونپور کے فضلاء میں سے تھے از راہِ انکسار
انھوں نے اپنی سیادت کو مخفی کر دیا تھا رضی اللہ عنہ
ان کے ایک ہی فرزند میاں ابو الفتح ہوئے جو مقتداء
کامل اور مرشد واصل باللہ ہوئے ۔ ان کو حق
تعالیٰ نے بہت سے لڑکے لڑکیاں عطا کیں ۔ انکے

ہستند بعضے مقتدار دین و بعضے امراء واغنیا خصوصاً میاں عبد الفتح کہ امراء پنج ہزاری حاتم زماں در سخاوت شدہ بودند، اکثر و اغلب لشکر ایشاں مصدقان حضرت امام آخر زماں بودند بندگی میاں ابوبکرؓ و بی بی بڈھن ہم پہلوی در شہر رادھن پور آسودہ اند و میاں ابو الفتح نبسہ حضرت مہدی علیہ السلام بہ طرف کعبۃ اللہ رواں شدہ بودند در راہ واصل باللہ شدند فرزندان ایشاں کہ مقتدا، کامل بودند در دکھن آسودہ اند حرم دوم ام المومنین زوجۂ حضرت امام العالمین عائشۃ الزماں حضرت بی بی ملکان رضی اللہ عنہا از اولاد امیر المومنین ابی بکر صدیق رضؓ از جماعت برگزیدۂ لایزال قبیلہ مرحومہ باریوال بعد از وفات بی بی کلاں حضرت امام آخر الزماںؑ در ملک گجرات در پیراں پٹن نکاح کردند حضرت بی بی را یک پسر اسمہ بندگی میراں سید حمید رضؓ و یکی دختر اسمہا بی بی ہدنجی رضؓ و از بندگی میراں سید حمید رضؓ بندگی میراں سید میر انجی شدند و میاں سید میر انجی را بادشاہ دکھن اسمہ ملک برہان نظام غفر لہ ذنوبہ طلبیدہ دختر خود برای خدمت ایشاں داد و اکثر صحابۂ آنحضرت امام علیہ السلام را طلبیدہ محبت و خدمت

ان کے اکثر فرزند مقتدایان کامل ہوئے۔ اب اس زمانے میں بھی ان کی اولاد میں بہت اشخاص ہیں جن میں سے بعضے مقتداء دین ہیں اور بعضے امراء اور اغنیاء ہیں خصوصاً میاں عبد الفتح جو پنجہزاری منصب دار سخاوت میں حاتم زماں ہوئے ان کی فوج کے اکثر و اغلب افراد حضرت امام آخر الزماںؑ کے مصدقین ہی تھے۔ بندگی میاں ابوبکرؓ اور بی بی بڈھن رضؓ ایک دوسرے کے متصل شہر رادھن پور میں آسودہ ہیں، میاں ابو الفتح جو حضرت مہدی علیہ السلام کے نواسے تھے کعبۃ اللہ کی طرف روانہ ہوئے تھے راستے ہی میں واصل باللہ ہوئے ان کے فرزند جو مقتدایان کامل ہوئے دکھن میں آسودہ ہیں۔ حضرت امام العالمینؑ کی دوسری زوجہ ام المومنین عائشۂ زماں حضرۃ بی بی ملکان رضی اللہ عنہا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق کی اولاد سے جماعت برگزیدۂ خدائے لایزال قبیلۂ مرحومۂ باریوال سے تھیں حضرت بی بی کلاںؓ کی وفات کے بعد حضرت امام آخر زماںؑ نے ملک گجرات شہر پیراں پٹن میں ان سے عقد فرمایا۔ اس بی بی رضؓ کو ایک فرزند ہوئے مسمیٰ بندگی میراں سید حمید اور ایک دختر ہوئیں مسماۃ بی بی ہدنجی رضؓ بندگی میراں سید حمید کے فرزند بندگی میر السید میر انجی ہوئے میاں السید میر انجی کو دکن کے بادشاہ مسمیٰ ملک برہان نظام (اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرمائے) نے بلا کر اپنی دختر سے ان کی شادی کی تھی۔ اور

بسیار پیش آورده بود چنانچه معروف و مشهور
است و بندگی میاں سید میران جی را چند
فرزنداں شده بودند که اکنوں نسل ایشاں
بسیار است اگر نام هر یکی نوشته می شود تا
کتاب بسیار دراز گردد آخر الامر بندگی
میراں سید حمید در دکهن در بادل گهوره و ملک
لطیف شرزه خاں که امرا کلاں بودند از
دست متمرد کفار شهید شدند و بندگی میراں
سید میرانجی هم در ملک دکهن قصبهٔ لانگ آسوده
اند که دریں جا مناقب شاں و بی بی هدنجی را
بشارات حضرت امام علیه السلام بسیار است
یکی ازاں آنست که شمع در مجلس فرمودند
ایشاں در خانهٔ بندگی میاں ابو الفتح ابن میاں
بدر الدین که از فضلا گجرات بودند و هم برای
زیارت حضرت ولایت پناه قبله گاه آمده
بودند ایشاں را دو پسر شدند یکی میاں یحیی الدین
دوم میاں تاج محمد هر دو مقتدار کامل بحق
واصل بودند از ایشاں فرزنداں بسیار
شدند و اکنوں دریں زماں هم هستند که در
مقتدار کامل اند اگر شرحی کنیم تا عبارت
بسیار دراز می شود یکی دختر بی بی زینب
نام و از ایشاں هم بسیار فرزنداں شدند
و اکثر مقتدار بزرگ حضرت بی بی هدن
و میاں عبد الفتح و تمام فرزنداں خرد و کلاں
در دکهن شهر است که نام آں چهونڈ است

آنحضرتؑ کے اکثر صحابہ رضؓ کو اپنے ملک میں بلا کر رکھا
اور خلوص و محبّت کے ساتھ بہت خدمت کیا کرتا
تھا۔ چنانچہ یہ واقعہ مشہور و معروف ہے۔ بندر
بندگی میاں سید میرانجی کو چند فرزند ہوئے
تھے اب بھی ان کی اولاد بہت ہے۔ اگر ہر ایک کا
نام کے ساتھ ذکر کیا جائے تو کتاب بہت دراز
ہو جاتی ہے، آخرکار بندگی میراں سید حمید دکن کے
قصبہ بادل گھورہ میں ایک امیر کلاں ملک لطیف
المخاطب شرزہ خاں کے ساتھ چند سرکش کفّار کے
ہاتھوں شہید ہوئے اور بندگی میراں سید میرانجی بھی
ملک دکن میں قصبۂ لانگ میں آسودہ ہیں۔ اس جگہ
ان کے فضائل اور بی بی ہدنجی رضؓ کو جو بشارتیں حضرت
امام علیہ السلام نے دی ہیں بہت ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے
کہ بی بی مذکورہ رضؓ کو آنحضرتؑ نے شمع مجلس فرمایا
یہ بی بی میاں ابو الفتح بن میاں بدر الدین کو دی
گئی تھیں جو فضلاء گجرات سے تھے، حضرت
ولائیت پناہ قبلہ گاہ علیہ السلام کی زیارت کے
لئے بھی آئے تھے۔ ان کو دو لڑکے ہوئے ایک
میاں یحیی الدین دوسرے میاں تاج محمد۔ ہر دو
مقتداء کامل و اصل باللہ تھے ان کی اولاد بہت
ہوئی۔ اب بھی ان کے فرزندوں میں مقتداء کامل
ہیں۔ اگر ان کے احوال تفصیل سے بیان کئے جائیں
تو عبارت دراز ہوتی ہے۔ بی بی ہدنجی رضؓ کی ایک
دختر بی بی زینب نام تھیں۔ ان کی بھی اولاد بہت
ہوئی جن میں اکثر مقتدایان بزرگ ہوئے ہیں۔

درانجا آسوده اند واکثر صحابهٔ آنحضرت
امام علیہ السلام ہمدراں مقام مقام کرده
اند رضی اللہ عنہم اجمعین حرم سوم صاحب
سرّ والعین ام المومنین بی بی بون رضی اللہ
عنہا کہ مبشر بلسان امام البر والبحر علیہ السلام
اند وچنانچہ سوم احکام دین از حضرت
ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا تحقیق شده
بود ہمچناں بعضے احکام ولایت ازاں بی بی
مذکور شده است اگر قصہا بنویسم دراز
می گردد مناقب آں بی بی مذکوره معروف و
مشہور است بعد از وصال حضرت حبیب
ذوالجلال ایشاں در احمد آباد در دیہ نین پور
اقامت کرده بودند و در وعظ و تاثیر
پسخورده وفیض ذات آں بی بی رضہ مذکور
آں چناں بود کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضہ
فرمودند کہ بہ بی بی بون رضہ فیض مہدی موعود
مقید شد درمیان چند روز ہمدراں جاے
مذکوره واصل حق شدند قبر شاں در نین پور
عیاں است ایں فقیر حقیر خود را بشرف زیارت
ایشاں مشرف کرده است بفضل خداے
تعالیٰ واز ایشاں یک پسر بندگی میاں سید
ابراہیم رضہ شده بودند واز ایشاں نسل شده
است ایشاں ہم در گجرات آسوده اند وحرم
چہارم ام المومنین اسمہا بی بی بھیکا رضی اللہ
عنہا کہ ایشاں را فرزند نشده بود بہ سیت

حضرت بی بی بدن جی میاں عبد الفتح اور ان کے فرزند
بڑے چھوٹے سب دکن کے ایک شہر میں جس کا نام
چچونڈ ہے آسوده ہیں۔ اور حضرت امام علیہ السلام کے
اکثر صحابہ رضہ نے بھی وہیں مقام فرمایا ہے رضی اللہ عنہم اجمعین
حضرت امام علیہ السلام کی تیسری ازوجہ صاحب سرّ والعین
ام المومنین بی بی بون رضی اللہ عنہا ہوئیں جو حضرت
امام البر والبحر علیہ السلام سے کئی ایک بشارتیں پائیں اور
جس طرح کہ ایک تہائی احکام دین کے حضرت ام المومنین
بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے تحقیق ہوئے تھے ویسا
ہی بعض احکام ولایت کے اس بی بی رضہ سے تحقیق کئے
گئے ہیں۔ اگر وہ سب قصے لکھوں تو عبارت دراز
ہوجاتی ہے۔ بی بی مذکوره رضہ کے فضائل معروف و مشہور
ہیں۔ حضرت حبیب ذوالجلال علیہ السلام کے وصال
کے بعد بی بی موصوفہ رضہ شہر احمد آباد کے ایک قریہ میں جس کا
نام نین پور ہے اقامت اختیار کیں۔ بی بی مذکوره رضی اللہ
عنہا کے وعظ وبیان اور پسخوردے کی تاثیر اور بی بی
کا فیض ایسا رہا کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ
عنہ فرماتے تھے کہ حضرت مہدی موعود کا فیض بی بی
بون رضہ کی ذات میں مقید ہوا ہے۔ کچھ عرصہ وہیں رہنے
کے بعد بی بی واصل بحق ہوئیں۔ ان کی قبر مبارک نین پور
میں موجود ہے۔ یہ فقیر حقیر بفضل خدا تعالیٰ
شرف زیارت سے مشرف ہوا ہے۔ بی بی موصوفہ
کے ایک فرزند بندگی میاں سید ابراہیم رضہ ہوئے
تھے۔ ان کی اولاد نہیں ہیں۔ وہ بھی گجرات ہی میں آسوده
ہیں۔ حضرت امام علیہ السلام کی چوتھی زوجہ ام المومنین

یعنے خدمتگار حضرت امام الابرار اسمہا اماں بہان متی دختر راجہ جیسلمیر بودند وازایشاں یک پسر شدہ بود کہ نام او بندگی میاں سید علی رحمۃ اللہ علیہ کہ ایشاں در گجرات آسودہ اند وازایشاں دختری شدہ بود نام او بی بی فاطمہ ازاوشاں فرزنداں شدہ بودند فاما اکنوں دریں زماں نسل شاں نیست فاعلم ایہا المصدق فافہم بالصدق کہ اگر نامہائے اولاد حضرت امام آخرزماں خلیفۃ الرحمان صلے اللہ علیہ وسلم کہ دریں زماں مقتدا رعیاں ہستند نوشتہ شود کتاب مطول می باید تا میسر می آید درینجا اصل مقتدایاں وبنیاد ایشاں گفتہ می شود بطریق ایں حدیث کہ خیر الکلام ماقل ودل۔

بادسلام وصلوٰۃ ہمہ
برہمہ اصحاب وبی بی فاطمہ
بخش خدایا بحق اہل رسول
برگ بہ مہدی بوصول اصول

ان فی ذلک لآیات بینات وشہادات قاطعات علی ثبوت المہدی بالعیان فبای آیۃ بینۃ وحجۃ قاطعۃ تومنون بعدہا فبای آلاء ربکما تکذبان۔

بی بی بھیکار رضی اللہ عنہا تھیں انکو اولاد نہیں ہوئی اور ایک سریت یعنے خدمتگارہ حضرت امام الابرار علیہ السلام کی تھیں مسماۃ اماں بھان متی جو جیسلمیر کے راجہ کی دختر تھیں ان سے ایک فرزند ہوئے مسمیٰ بندگی میاں سید علی رحمۃ اللہ علیہ جو گجرات میں آسودہ ہیں ان کو ایک دختر ہوئی تھیں بی بی فاطمہ نام صاحب اولاد ہوئی تھیں لیکن اب اس زمانے میں انکی اولاد میں کوئی نہیں ہے پس معلوم کر اے مصدق بصدق و یقین کہ اگر حضرت امام آخرزمان علیہ السلام کی اولاد کے نام جو اس زمانے میں مقتدایان قوم ہیں سب کے سب لکھے جائیں تو ایک بڑا دفتر چاہیئے تاکہ لکھنا آسان ہو۔ اس لئے یہاں اصل چند مقتداؤں کا ذکر اور ان کے احوال کی ابتدا بیان کی جاتی ہے مختصر طریقہ پر مطابق اس قول کے کہ بہتر کلام وہی ہے جو قلیل ہو اور بادلیل ہو

ہو نازل درود وسلام از ہمہ
براصحاب رضی اللہ عنہم واولاد بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا
خدایا بحق سب اہل رسول
ہو مہدی کو حاصل وصول اصول

بیشک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے مہدیت کے ثبوت پر ظاہر و آشکارا پس اور کس کھلی نشانی اور قطعی حجت پر تم ایمان لاؤ گے اس کے بعد دیکھیو فرمان خدا اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے

باب سی و پنجم

در بیان خلافت بندگی میراں سید محمود رضؓ ابن مہدی موعود صلے اللہ علیہ وسلم و تفصیل اولاد آنحضرت رضؓ فاعلم ایہا المصدق تولد بندگی میراں سید محمود رضؓ بعد از تولد بی بی بڈن رضؓ دو سال شدہ بود و تولد بی بی بڈن رضؓ بہ ہژدمی سال حضرت حبیب ذو الجلال شدہ و تولد بندگی میراں سید محمود رضؓ بہ بستم سال حضرتؑ شدہ است سنہ ہشت صد شصت و ہفت سال من الہجرت النبی صلعم و چوں وقتیکہ تصدیق امام آخر الزماںؑ برابر والدہ خود بی بی کلاں رضؓ کردند ہژدہ سالہ بودند و بعد از تصدیق حضرت بی بی کلاں و بندگی میراں سید محمود علیہما الرضواں حضرت میراںؑ دعوی مہدیت بعد از ہژدہ سال بہ فرمان ملک المتعال فرمودند و دراں وقت عمر بندگی میراں سید محمود رضؓ سی و شش سال بود بعدہ پنج سال حیات محبوب لایزال کہ بعد از دعوی مہدیت شد منجملہ بر وصال آنحضرتؑ عمر بندگی میراں سید محمود رضؓ چہل و یک سال بود و مدت خلافت آنحضرت رضؓ نہ سال منجملہ عمر پنجاہ سال بر سنہ نہصد و نوزدہ سال وصال باحق تعالیٰ شدہ است چنانچہ مذکور میشود فاعلم ایہا المصدق بشارات حضرت

پنتیسواں باب

بندگی میراں سید محمود رضؓ ابن حضرت مہدی موعود صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت اور آنحضرت رضؓ کی اولاد کے تفصیلی بیان میں۔ معلوم کر اے مصدق کہ بندگی میراں سید محمود رضؓ کا تولد بی بی بڈن رضؓ کے تولد کے دو سال بعد واقع ہوا اور بی بی بڈن رضؓ حضرت حبیب ذو الجلال علیہ السلام کو اٹھارہویں سال میں تولد ہوئی تھیں بندگی میراں سید محمود رضؓ بیسویں سال میں ہوئے۔ سالِ ہجرت نبی صلعم آٹھ سو سڑسٹھ (۸۶۷ھ) تھا جس وقت اپنی والدہ بی بی کلاں رضؓ کے ساتھ آنحضرت رضؓ نے حضرت امام آخر زماں علیہ السلام کی مہدیت کی تصدیق کی تھی اٹھارہ ۱۸ سال کے تھے۔ حضرت بی بی کلاں رضؓ اور بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہما کے تصدیق مہدیت کرنے کے اٹھارہ ۱۸ سال بعد حضرت امام علیہ السلام نے بحکم خداوندِ متعال مہدیت کا دعویٰ فرمایا۔ اس وقت بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کی عمر چھتیس سال تھی اس کے بعد پانچ سال محبوب ذو الجلال علیہ السلام کی حیات ہوئی بعد دعوی مہدیت کے پس آنحضرتؑ کے وصال کے وقت بندگی میراں سید محمود رضؓ کی عمر اکتالیس ۴۱ سال تھی اور آنحضرت رضؓ کی خلافت کی مدت نو سال ہوئی۔ اس طرح جملہ پچاس سال حضرت رضؓ کی عمر مبارک کے ہوئے اور ۹۱۹ھ میں آنحضرت واصل بحق تعالیٰ ہوئے۔ چنانچہ یہ ذکر آگے آتا ہے۔ پس جان اے مصدق کہ حضرت امام

امام الکائناتؑ درحق ایں ہر دو خلیفہ ذات حضرت محمدی صفات اعنی بندگی میراں سید محمود و بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما درباب بست و ششم و بست و ہفتم مذکور شدہ است بنا بر خلافت ذات مہدی موعود برایں ہر دو ذات ذاتی مقرر شدہ بود برحکم آنکہ اصحابی کالنجوم و مثالہما فی النجوم کالقطبین القیوم چنانچہ اصحاب حضرت سروری یعنے صاحب دیوان مہری دریں باب اشارتی لطیف می فرماید •

بازِ زخاصاں کہ دو بودند اخص
صرحِ ہدی یافت ازاں ہر دو رص
ہمچوں دو قطب اند کہ بر افلاک دیں
یافتہ تقویم پر ایشان متیں
ہریک ازاں قطب شمال و جنوب
یافت ہدیٰ تا کہ بشرق و غروب
ہر یکی روشن کن تا بحر و بر
فائض انوار بہر خشک و تر
تاج سرانِ و دل و حاکمین
سید سادات ز آل حسین
مہدی حق گفت بدیں سیدین
سیر و سلوک و ہم خاتمین

حاصل الغرض بعد از وصال حضرت حبیب ذوالجلال مہدی موعود خلافت آنحضرتؑ بر سیدین المذکورین

کائنات کی بشارتیں ان دونو خلفاء ذات حضرت محمدی صفات یعنے بندگی میراں سید محمود اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما کے حق میں چھبیسویں اور ستائیسویں باب میں مذکور ہوئی ہیں ۔ بناء بریں خلافت مہدیِ موعود کی ذات کی ان ہر دو خلفاء ذاتی کی ذاتوں پر مقرر ہوئی تھی بمطابق حکم حدیث ہذا اصحابی کالنجوم (میرے اصحاب مانند ستاروں کے ہیں) اور ستاروں میں بھی یہ دونو مانند قطبین قائم و دائم کے ہیں ۔ چنانچہ حضرت سروری کے اصحاب میں صاحب دیوان مہری رضؓ نے اس باب میں ایک لطیف اشارہ فرمایا ہے ؎

ترجمۂ ابیات

پھر ہوئے خاصوں میں اخص دو ندیم
بیتِ ہدیٰ جن سے ہوا مستقیم
قطب ہیں دو دین کے افلاک پر
جن سے کہ تقویم ہوئی راست تر
قطبِ شمال اور جو ہے قطبِ جنوب
شرق سے تا غرب ہدایت میں خوب
دونو ہیں روشن کنِ بحر اور بر
بہرہ ور ان سے ہیں سبھی خشک و تر
تاجِ سر ادوار کے ہیں حاکمین
سرورِ سادات از آلِ حسینؓ
گفتۂ مہدیؑ سے یہی سیدین
سیر میں ہیں برقدم خاتمینؑ

حاصل یہ کہ حضرت حبیب ذوالجلال مہدیِ موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد آنحضرت علیہ السلام کی خلافت ان ہر دو

مقرر و مشخص بود دراں ہر دو ذات بندگی میاں سید خوندمیر مہدی صفات بحکم مہدی موعودؑ و اشارت بندگی میراں سید محمودؓ بطرف گجرات رواں شدند کہ در باب خلافت بیان خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ فاما بندگی میراں سید محمودؓ مع جماعت اکثر صحابہ حضرت مہدی موعودؑ در جوار روضۂ مبارک آنحضرتؑ ساکن بودند و در زمانہ آنحضرتؓ بسیار کساں تصدیق امام آخر زماںؑ کردہ اند کہ عددش خدا داند و اصلا در جای روضۂ مقدسہ آنحضرتؑ آبادانی بنود مگر باغی خوش و خرم و دلکش بود چنانچہ بالا مذکور گذشت اصلا آبادانی ایں دیہ مبارک بناء روضۂ متبرکہ و مقام کردن بندگی میراں سید محمودؓ با اہل خود آبادانی روی نمود و اصلاً اصطلاح اہل خراسان ایں دیہ را مزار حضرت امیر می گویند نا ما اصلا ایں نام بر حکم منقول مقبول حضرت امام علیہ السلام کہ مشہور خاص و عام رحمت آباد است بحکم وجوہ بسیار فاما بر سہ وجہ اختصار شد یکی منقول است کہ آنحضرتؑ چوں عین حیات آں ذات پیغمبر صفات دریں جا کہ رسیدند ساعتی توقف کردہ فرمودند کہ چوں بندہ دریں جا رسیدیم از طرف حق سبحانہ و تعالیٰ نور رحمت

سیّدوں پر مقرر اور مشخص ہوئی۔ ان دونوں میں سے ذاتِ مہدی صفات بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے حضرت مہدی موعود علیہ السّلام کے حکم اور بندگی میراں سید محمودؓ کے اشارے سے گجرات کی جانب روانہ ہوئے۔ یہ واقعہ آنحضرتؑ کی خلافت کے باب میں بیان ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ لیکن بندگی میراں سیّد محمودؓ حضرت مہدی موعودؑ کے اکثر صحابہؓ کے ساتھ آنحضرتؑ کے روضۂ مبارک کے سایہ میں ساکن تھے۔ آنحضرتؑ کے زمانے میں بہت سارے لوگوں نے حضرت امام آخر زمانؑ کی تصدیق کی جن کی تعداد خُدا ہی جانتا ہے۔ اصل میں جہاں آنحضرتؑ کا روضۂ مقدسہ ہے وہاں بستی نہیں تھی۔ ایک باغ خوش نما اور دلکش تھا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اس مقام کی آبادی کی ابتدا اسی وقت سے ہوئی جب سے کہ آنحضرتؑ کا روضۂ متبرکہ بنا اور بندگی میراں سید محمودؓ نے اپنے لوگوں کے ساتھ وہاں قیام فرمایا۔ روز بروز وہ مقام آباد ہونے لگا۔ اہلِ خراسان کی اصطلاح میں یہ قریہ مزارِ حضرت امیر کے نام سے موسوم ہے۔ لیکن حضرت امامؑ کی نقل کے مطابق نام اس مقام کا جو مقبول حضرت امام علیہ السّلام اور مشہورِ خاص و عام ہے رحمت آباد ہے۔ کئی وجوہ سے جن میں صرف تین وجوہ مختصر طور پر یہاں بیان کی جاتی ہیں ایک یہ ہے نقل ہے کہ آنحضرتؑ کے زمانۂ حیات میں جب وہ ذات پیغمبر صفاتؑ اس جگہ پہنچے تو ایک گھڑی بھر

وظہور فرشتگاں آنچناں دیدیم کہ در
بیان نمی آید بنا بر فرمودند فرمان
حق تعالیٰ در رسید کہ ای سید محمد درینجا
یک ساعت توقف کن تا یاران تو ازیں
نور و رحمت مستفیض شوند و وجہ دوم آنکہ
ذات حضرت خاتمین علیہما السلام رحمۃ العالمین
بود و از وصال ایشاں ہمہ حاضراں را رحمت
شدہ ابد الآباد بخشیدہ شدہ اند چنانچہ
ظاہر است بنا بر روضہ متبرکہ ایں ہر دو
ذات علیہما السلام والصلوٰۃ رحمۃ العالمین
است پس آبادانی کہ گرداگرد روضہ
رسول رحمانی و امام ربانی باشد او را
رحمت آباد می گویند وجہ سوم آنکہ در حدیث
صحیح واقع شدہ است عن نبیھۃ
بن وھب ان کعبًا دخل علیٰ
عائشۃ رضؓ فذکروا رسول اللہ
صلعم فقال کعبؓ ما من یوم یطلع
الا نزل سبعون الفا من الملئکۃ
حتیٰ یحفوا بقبر رسول اللہ صلعم
یضربون باجنحتہم ویصلّون
علی رسول اللہ صلعم حتیٰ اذا
امسوا عرجوا وھبط مثلھم
نصنعوا مثل ذٰلک حتی اذا
انشقت عنہ الارض خرج
فی سبعین الفا من الملئکۃ

یہاں ٹھیر کر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب بندہ اِس جگہ پہنچا
تو حق سبحانہٗ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا نور اور فرشتوں
کا ظہور ایسا دیکھا کہ بیان میں نہیں آسکتا پھر آپ نے
فرمایا کہ فرمانِ حق تعالیٰ پہنچا کہ اے سید محمد اس جگہ ایک
گھڑی توقف کرتا کہ تیرے اصحاب اس نور و رحمت سے
بہرہ ور ہوں دوسری جگہ یہ کہ حضراتِ خاتمین علیہما السلام
کی ذات سب جہانوں کے حق میں رحمت تھی۔ ان کے
وصال سے تمام حاضرین پر رحمت نازل ہوکر ہمیشہ
کے لیئے بخشے گئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ روضہاء
متبرکہ ان ہر دو ذوات علیہما السلام والصلوٰۃ کے رحمۃ
للعالمین ہیں پس اُس بستی کو جو اطراف روضۂ رسول
رحمانیؐ و امام ربانیؑ کے ہے اسکی جہت سے رحمت آباد
کہتے ہیں تیسری وجہ یہ کہ حدیث صحیح میں آیا ہے
روایت ہے بنیحہ بن وھب کی کہ حضرت کعبؓ ایک
مرتبہ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے۔ سب نے اس
وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کیا تب
کعبؓ نے فرمایا ہر روز دن نکلتے ہی ستر ہزار فرشتے
اُتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو گھیر
لیتے ہیں اپنے پنکھوں سے ہوا پہنچاتے ہیں اور رسول اللہ
پر درود پڑھتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو یہ اوپر
چلے جاتے ہیں اور ان کے مثل دوسرے آتے ہیں
وہ بھی ویسا ہی کرتے ہیں۔ یہانتک کہ جب آنحضرتؐ
کے نکلنے کے لیئے زمین شق ہوگی تو ستر ہزار فرشتے
آپکو گھیرے ہوئے نکلیں گے۔ اسکی روایت دارمی
نے کی ہے۔ کراماتِ نبیؐ کے باب میں۔

۵ مشکوٰۃ شریف صفحہ (۵۴۸) مطبوعہ مطبع انصاری دہلی۔ و مشکوٰۃ شریف مترجم حصہ چہارم

يَرْفَعُونَهُ رواه الدارمي في باب
كرامات النبيؐ من مشكوٰة المصابيح
فاعلم ايها المصدق بر حكم احاديث و
آيات بمقتضاء خصايص و معجزات و
باخلاق الذات كه دلائل قاطعات
است دانستی و فهم كردی كه مهدی
موعود و ذات حضرت رسول الله صلی الله
عليهما وسلم يكذات و يک صفات و يک
وجود بود پس چنانچه نزول فرشتگان و
رحمت رحمان بر روضهٔ حضرت خاتم
پیغمبران حق است همچنان نزول فرشتگان
و رحمت حضرت رحيم الرحمان بر روضه
امام آخر زمانؑ هم حق است چه شد كه
اهل ظاهر بين باطن بين نمی شوند و نزول
فرشتگان و رحمت حق نمی بينند قصور
از جانب ايشان است نه از نزول
فرشتگان و رحمت كما يقال
في البيت

الا قد جاءكم نور من الله يا اولوا الابصار
كه چشم بوم اعمی را چه حظ از ماه و نور امروز

فبالسند المذكور ديه كه گرداگرد روضه
امير البر و البحور است رحمت آبادی گويند
تاريخ بنياد اين ديه بروضهٔ متبركه واقع است
و روضهٔ متبركه بر نهصد و ده سال شده است
و تاريخ وصال آنحضرت هم رحمة للعالمين

یہ حدیث مشکوٰۃ المصابیح میں ہے۔ پس جان اے
مصدق کہ مطابق حکم احادیث و آیات و بمقتضائے
خصوصیات و معجزات و اخلاق ذاتی جو دلائل قاطعہ
ہیں تو نے جان لیا اور سمجھ لیا کہ حضرت مہدی موعود
اور ذات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہما وسلم
دونو ایک ذات ایک صفات اور ایک وجود تھے
پس جیسا کہ فرشتوں اور رحمت حق کا نزول حضرت
خاتم پیغمبرانؐ کے روضہ پر ہونا حق ہے ویسا ہی
فرشتوں اور خداوند رحیم و رحمٰن کی رحمت کا نزول
امام آخر زمانؑ کے روضہ پر بھی حق ہے، نگاہ ظاہر
بیں اگر باطن بیں نہ ہو تو کیا ہوتا ہے، فرشتوں کے
نزول اور حق کی رحمت کو جو نہیں دیکھتے ہیں تو قصور
انہی کا ہے نہ کہ فرشتوں اور رحمت کے نزول کا
چنانچہ ایک بیت میں کہا گیا ہے ؂

رہو آگاہ حق کا نور آیا اے بصر والو
ہے اُلو آج اندھا اسکو حاصل نور سے کیا ہو

پس بہ سند مذکور جو قریہ اطراف میں حضرت امیر البر
و البحورؑ کے روضہ کے ہے اسکو رحمت آباد کہتے
ہیں۔ اور تاریخ بنیاد اس قریہ کی روضۂ متبرکہ کے
ساتھ واقع ہوئی اور روضۂ متبرکہ سنہ ۹۱۰ھ میں بنا
ہے اور آنحضرتؑ کی تاریخ وصال رحمۃ
للعالمین کہی گئی ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ اب اس
زمانے میں بھی نشانات مہاجرین علیہم الرضوان کے
مکانوں اور حجروں کے اس جگہ ظاہر ہیں۔ حضرت
بی بی ملکان رضی اللہ عنہا کے مکان کا نشان بھی

گفتہ شدہ است القصہ اکنوں دریں زماں نشان خانہار مہاجراں وحجرہای شاں علیہم الرضوان درینجا ظاہر است ونشان خانۂ حضرت بی بی ملکان رضی اللہ تعالیٰ عنہا معروف و باہر است حاصل الامر بعد از وصال مقدار یک سال از روح پاک ہمسر لولاک خاتم ولایت محمدی اعنی سید محمد مہدی علیہ السلام بندگی میراں سید محمودؓ را معلوم شد کہ ازینجا روانہ شوید و بہ طرف گجرات بروید کہ بریں زمین قہر رفض پیدا خواہد شد بنا بر بندگی میراں سید محمود با جمیع اہل بیت مہدی موعودؑ و با جملہ صحابۂ امام علیہ السلام قدم سعادت بہ طرف ہندوستان فرمودند مگر بعضے اصحاب ذات مہدی موعود دریں ولایت ہم ماندہ بود مثلاً ملا علی فیاض وملا درویش ہروی و ملا حاجی فرہی و حاجی محمد زاہد ہم می گویند و میاں عبد الغنی کہ بہ طرف کابل ساکن بودند و بطرف قندھار قصۂ ایشاں در محل آں یاد خواہم کرد انشاء اللہ تعالیٰ القصہ کہ بعد از رفتن آل حضرت امام آخر زمانؑ و جماعت مہاجراں علیہم الرضوان درمیاں اندک روز لشکر آمدہ و ملک اسلام راتہ و بالا گردانید کہ بادشاہ شاں شاہ اسمٰعیل کلاہ سرخ می گویند در باب

ظاہر و آشکارا ہے۔ حاصل کلام حضرت امام علیہ السلام کے وصال کے ایک سال بعد اس ہمسر لولاک خاتم ولایت محمدی یعنے حضرت سید محمد مہدی علیہ السلام کی روح پاک سے بندگی میراں سید محمودؓ کو معلوم ہوا کہ یہاں سے نکلکر گجرات جاؤ۔ کیونکہ اس زمین پر رفض کا قہر پیدا ہوگا۔ بناءبریں بندگی میراں سید محمودؓ نے تمام اہل بیت مہدی موعودؑ اور تمام صحابہ امامؑ کے ساتھ ہندوستان کا رُخ فرمایا۔ مگر حضرتِ مہدیؑ کے بعضے اصحاب اسی ولایت میں بھی رہ گئے تھے مثلاً ملا علی فیاضؓ ملّا درویش ہرویؓ ملا حاجی فرہی جن کو حاجی محمد زاہد بھی کہتے ہیں اور میاں عبد الغنی جو کابل میں ساکن تھے اور قندھار میں بھی رہے ان کا قصہ برمحل لایا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ قصہ مختصر یہ کہ حضرت امام آخر زماںؑ کے اہل بیت اور مہاجرین علیہم الرضوان کی جماعت یہاں سے جانے کے بعد تھوڑے ہی روز میں ایک لشکر آیا جس نے ملک اسلام کو تباہ و تاراج کیا اس لشکر کے بادشاہ کو شاہ اسمٰعیل سرخ کلاہ کہتے تھے جو اہل بیت نبیؐ کے حق میں نہایت متعصب تھا اور اسی تعصب اور عداوت سے جہاں کہیں کسی بزرگ کے مقبرہ کی خبر پاتا اپنے آدمی بھیجکر ہڈیاں کھدوا دیتا تھا۔ جب اس نے حقیقت اس روضۂ مقدسہ مانند بیت عتیق مزار مبارک امام المشارق والمغارب علی التحقیق کی معلوم کی تو پانسو سوار متعین کیا اور ان کو یہ حکم دیا کہ جاؤ یہی ناشائستہ حرکت جو اور بزرگوں کی قبروں کے ساتھ

اہل بیت نہایت تعصبی داشت و
ازجہت تعصب وعناد ہرجا کہ مقبرۂ اکابرے
شنیدی مردماں فرستادہ حکم استخواں کشیدن
کردی چونکہ حقیقت روضۂ مقدسہ متبرکہ
کالبیت العتیق مضجع امام المشارق والمغارب
علی التحقیق شنید پانصد سواراں تعین گردانید کہ
بروید وایں کار ناشائستہ کہ باقبرہا بزرگاں
کردہ بود بکنید چونکہ سرداراں مقدار نیم راہ
روضۂ قبلہ گاہ رسیدند کہ ناگاہ بے آگاہ بادے
تند از قہر چناں پیدا شد کہ تمام لشکر چنانچہ
شب تاریک افتد ہمچناں بہ پوشید بعدہ تمام
لشکر راہیبتے عظیم وتعظیم آنحضرتؑ واجب التعظیم
روی داد ہیچ کس پیش نیامد بعدہ اسمعیل ہم
باتعظیم ماندہ ایں خیال از سر دور کرد یک روز پسر
اسمعیل سوار شدہ در مقبرۂ حضرت امام علیہ السلام
آمد پہلوانی را گفت کہ پیشتر شود کلالہ شکستن
در دست بگیر و اشارت بہ شکستن قبر مبارک
کرد چونکہ نزدیک رسید برائے شکستن آمد ناگاہ
و بے آگاہ زمین ترقید تا کمر گاہ در زمین غرق
شد چونکہ ایں معجزہ دیدہ اند من کل الوجوہ عاجز
شدہ دست باز داشتند وباتعظیم ماندہ اند بعدہ
اکثر امراء وملوک اثنا عشریہ معتقد ایں آستانہ
شدند وکارہائے بزرگ چوں گنبد عالی منظر و
حوض سرپوش وخانقاہ بزرگ وسقایہ ومسجد
کلاں بنا کردند وتعظیم تمام بجا آوردند بندہ وغلام

کی گئی یہاں بھی کرو۔ جب اس لشکر کے سردار حضرت
قبلہ گاہؑ کے روضہ کے آدھے راستہ تک پہنچے تو
اچانک آندھی آئی اور ایسے قہر کی صورت پیدا ہوئی
کہ تمام لشکر پر اندھیری رات کی طرح تاریکی چھا گئی
اور لشکر چھپ گیا اور تمام لشکر والوں پر آنحضرتؑ کی
کی ہیبت اور عظمت طاری ہوئی۔ پھر کوئی اس فاسد
ارادے سے آگے نہیں بڑھا۔ اور اسمٰعیل بھی تعظیم و
ادب کی راہ سے اُس خیال کو اپنے سر سے نکال دیا۔
مگر ایک روز اسمٰعیل کا لڑکا سوار ہو کر حضرت امام
علیہ السلام کے مقبرۂ مبارک کی جانب آیا اور ایک
پہلوان کو حکم دیا کہ آگے جا کدالی ہاتھ میں لے اس
طرح اس نے آنحضرتؑ کی قبر مبارک کو توڑنے کا
حکم دیا۔ جب شخص مذکور مزار مبارک کے قریب پہنچا
تو یکایک زمین شق ہوگئی اور کمر تک زمین میں وہ
شخص دھنس گیا۔ جب ان لوگوں نے یہ معجزہ دیکھا تو
بہرصورت عاجز ہو کر اس خیال سے باز آئے
پھر ادب و تعظیم کے ساتھ رہنے لگے۔ بعد ازیں اثنائے
عشری فرقہ کے اکثر امراء وسلاطین اس آستانۂ
عالی کے معتقد ہوئے اور کئی ایک بڑے تعمیری کام
کئے۔ چنانچہ گنبد عالی منظر سائبان والا حوض ایک
بڑی خانقاہ، پانی کی سبیل اور ایک بڑی مسجد انہوں
نے تعمیر کی، پوری تعظیم بجا لانے لگے۔ اور خود کو اس بارگاہ
عالی کے بندے اور غلام کہنے لگے اور جو کچھ معاملہ اس
فقیر سگ آستانہ حضرت امیرؑ کے دیکھنے میں آیا
ہے اگر اسکو تفصیل سے لکھوں تو عبارت دراز ہوتی ہے

اینجانب مگوپانید ندوانچه معامله بحضور این فقیر سگ
آستانهٔ حضرت امیر دیده شده است اگر تفصیل
بکنیم عبارت دراز می شود مختصر کردیم القصه چونکه
بندگی میران سید محمود رضی الله عنهٗ در ملک گجرات
آمدند اکثر صحابهٔ بزرگ یکجا بودند مگر ذات بندگی
میاں سید خوندمیر رضؓ جدا بودند و بندگی میاں شاہ
نعمت و بندگی میاں شاہ نظام و بعض چند
مہاجران علیہم الرضوان جدا بودند چنانچه خافی
نیست ذا اما اکثر و اغلب نزدیک آنحضرت
بودند و آنہا نکه جدا بودند ہم بندگی میران سید محمود
رضی الله عنهٗ اخلاص و اتفاق تمام داشتند
و مرجع نمودند تا بحدیکه درمیان این ہر دو سیدین
صالحین صاحب سیر خاتمین محبت و اخلاص
آں چناں بود که نقلست که بندگی میاں سید
خوندمیر رضؓ بندگی میران سید محمود رضؓ را فرمودند
که بنده را جای بدہید تا بنده در پیش شما
بماند فرمودند که برادرم سید خوندمیر حضرت میراں
علیہ السلام انچه در حق بنده فرموده اند آں در حق
شما ہم فرموده اند درمیان ما و شما ہیچ فرق نه کردند
بلکه فرمودند که شما برادران حقیقی ہستند و نیز فرمودند که
یاران شما از شما فیض می گیرند پیش بنده ماندن
نتوانند و نیز فرمودند که حضرت میراں حوالهٔ شما کاری
فرمودند آں کار مقصود خدا ہر آئینه تحقیق شدنی است
و آں کار در یکجا ماندن میسر نمی شود ہمچناں کنید
که نزدیک بمانید تا در وقت حاجت خبر شما به بنده

بنا بریں میں نے اختصار سے کام لیا ہے، حاصل کلام
جب بندگی میراں سید محمود رضؓ ملکِ گجرات میں آئے تو اکثر
صحابۂ کرام رضؓ آنحضرت رضؓ کے ساتھ ایک ہی جگہ پر تھے
مگر حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ علیحدہ تھے اور بندگی
میاں شاہ نعمت رضؓ اور بندگی میاں شاہ نظام اور
چند مہاجرین علیہم الرضوان بھی علیحدہ تھے۔ چنانچہ یہ بات
مخفی نہیں ہے لیکن اکثر و اغلب آنحضرت رضؓ کے نزدیک
ہی تھے اور جو علیحدہ تھے وہ بھی بندگی میراں سید محمود رضؓ
کے ساتھ کامل اخلاص و اتفاق رکھتے تھے اور آنحضرت رضؓ
کی طرف ہی رجوع ہوتے تھے اس حد تک کہ ان سیدین
صالحین صاحبانِ سیر خاتمین عؑ کے درمیان محبت
اور خلوص ایسا تھا کہ نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ
نے بندگی میراں سید محمود رضؓ سے فرمایا کہ بندے کو جگہ
دیجئے تاکہ بندہ آپ کے سامنے رہے۔ آنحضرت رضؓ نے
فرمایا کہ میرے برادر سید خوندمیر حضرت میراں علیہ السلام
نے جو کچھ بندے کے حق میں فرمایا۔ وہی تمہارے حق
میں بھی فرمایا۔ اور میرے اور تمہارے درمیان آنحضرت عؑ
نے کوئی فرق نہیں فرمایا بلکہ یہ بھی فرمایا کہ تم دونو برادرانِ
حقیقی ہو، نیز بندگی میراں سید محمود رضؓ نے فرمایا کہ تمہارے
پاس جو طالب تم سے فیض لیتے ہیں بندے کے پاس
نہیں رہ سکیں گے۔ نیز آنحضرت رضؓ نے فرمایا کہ حضرت
میراں عؑ نے تمہارے حوالے ایک کام فرمایا ہے وہ کام
مقصود خدا ہے بہر صورت بتحقیق ہونے والا ہے
ایک جگہ رہنے میں اُسکی صورت میسر نہ ہوگی۔ ایسا
کرو کہ یہاں سے کسی نزدیک مقام پر رہو تاکہ وقتِ

و خبر بندہ بہ شما در میان یک روز برسد بعدہ بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ در بھیلوٹ قرار کردند و بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ در کھانبیل ماندند یک شبانہ روز راہ ہست خلافت بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ خاص بر متابعت متبوع خود بود چنانچہ **نقلست** کہ در ہر ہفتہ یکبار آں جگر گوشہ امام الابرار اجماع کردندی و می فرمودندے اے برادراں اگر در ذات ما خلاف فرمودہ حضرت امام آخر الزماں باشد بگویند ما ازاں تائب شویم سہ کرت فرمودند بعدہ ہر سہ بار ہمہ مہاجران کبار رض جواب باصواب دادند کہ در زمانہ حضور حضرت امام البر و البحور و در ذات شما ہیچ خلاف نمی یابیم بعدہ می فرمودند بندہ می گوید ہمہ کساں گفتند کہ سمعنا و اطعنا فرمودند کہ بعض در بعض اوقات بحکایات لایعنی مشغول می شوند و آمدنی مہدی موعود بر ذکر کثیر است اگر منقولات خلافت آں ذات فیض مہدی صفات درینجا یاد می کنیم یک کتابے دیگر باید تا نوشتن میسر آید آخر الامر بر سنہ نہصد ہژدہ سال موضع بھیلوٹ تاریخ چہارم ماہ رمضان وصال بالملک المتعال شدہ است و بعد از وصال آں جگر گوشہ حضرت حبیب ذو الجلال ہژدہ بانگ نماز جدا شدہ است نیز نقل است کہ باتفاق جمیع مہاجران

ضرورت تمہاری خیر بندے کو اور بندے کی خیر تم کو ایک روز میں پہنچ جائے۔ بعد ازاں بندگی میراں سید محمود رض کا قیام موضع بھیلوٹ میں رہا اور بندگی میاں سید خوندمیر رض موضع کھانبیل میں رہے ان دونو مواضع کے درمیان ایک دن رات کا فاصلہ ہے حضرت بندگی میراں سید محمود رض کی خلافت خاص اپنے متبوع حضرت مہدی موعود عم کی متابعت پر مبنی تھی چنانچہ **نقل** ہے کہ ہر ہفتہ آنحضرت جگر گوشۂ امام الابرار عم اجماع کر کے فرماتے تھے کہ اے بھائیو اگر ہماری ذات میں کوئی بات حضرت امام آخر زماں عم کے فرماں کے خلاف پاؤ تو ہم سے کہدو تاکہ ہم اس سے تائب ہو جائیں۔ تین بار آنحضرت رض اس طرح فرماتے تھے اور ہر بار تمام صحابہ مہاجرین کبار رض جواب باصواب یہی دیتے تھے کہ حضرت امام البر و البحور عم کی موجودگی کے زمانے میں اور آپ کی ذات میں ہم کوئی خلاف نہیں پاتے ہیں۔ بعد اس کے آنحضرت رض فرماتے کہ بندہ کہتا ہے تو سب کے سب کہتے تھے۔ ہم ماننے سننے اور طاعت کرنے والے ہیں۔ تب آنحضرت رض اکثر یہ ہدایت فرماتے تھے کہ بعض لوگ بعض اوقات بے فائدہ باتوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ حالانکہ مہدی موعود عم کی آمد ذکر کثیر کی ہدایت کے لئے ہوئی ہے۔ اگر اس ذات مہدی صفات کے فیضان خلافت کے تمام منقولات یہاں لکھے جائیں تو ایک اور کتاب چاہیئے تاکہ ان کا لکھنا آسان ہو۔ بالآخر ۹۱۸ھ نو سو اٹھارہ کے ختم پر موضع بھیلوٹ میں بتاریخ چار ماہ رمضان آنحضرت رض واصل بذات

امام آخر الزمانؑ بر فضائل و فیض بندگی میراں سید محمودؓ آنچناں میدانند کہ می فرمانید کہ حضرت میرانؑ را وصال شدہ بود ما صحبت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ اختیار کردیم و بکمالیت رسیدیم و ہمہ اصحاب امام علیہ السلام می فرمایند کہ در ہر دو ذات ہیچ تفاوت نیافتیم چنانچہ دل ما در وقت حضرت میرانؑ بود در وقت بندگی میراں سید محمودؓ ہمچناں بودہ است چوں بندگی حضرت میراں سید محمود رضؓ را وصال حق روی نمود آنگاہ معلوم شد کہ ایں تاثیر فیض بندگی میراں سید محمود ابن مہدی موعودؑ بود چنانچہ دریں باب اصحاب مہدیؑ علیہ رضوان ابدی لقبہ مہری در نعت اوصاف حمیدۂ سروری در دیوان خود می فرماید

مثنوی

زاں دو یکی سیدِ محمود نام
مرجع اصحاب عظام امام
ہم پسر مہدی موعود حق
ہم بجرم مکرم و محمود حق
شد بمی وصل چو دے ہم قدح
ہست ز حق شاہد آن من صلح

خداوندِ متعال ہوئے اور اُس جگہ گوشۂ حضرت حبیب ذو الجلال کے وصال کے بعد اٹھارہ دائرے ہوئے اور اٹھارہ جگہ نماز کے لئے اذانیں ہونے لگیں۔ نیز نقل ہے کہ امام آخر الزمانؑ کے تمام مہاجرین بندگی میراں سید محمودؓ کے فضائل اور فیض کے بارے میں اسبات پر متفق تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت میرانؑ کا وصال ہوا تو میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کی صحبت ہم نے اختیار کی اور درجۂ کمال کو پہنچے۔ اور حضرت امام علیہ السلام کے تمام اصحاب فرماتے تھے کہ دونوں ذاتوں میں ہم کوئی فرق نہیں پاتے ہیں۔ ہمارا دل حضرت مہدیؑ کے وقت میں جیسا تھا بندگی میراں سید محمودؓ کے وقت میں بھی ویسا ہی رہا ہے جب بندگی حضرت میراں سید محمودؓ واصل بحق ہوئے اس وقت معلوم ہوا کہ بندگی میراں سید محمودؓ فرزندِ مہدی موعودؑ کے فیض کی یہ تاثیر تھی۔ چنانچہ اس باب میں حضرت مہدیؑ کے ایک صحابی علیہ رضوان ابدی جن کا لقب مہری ہے اُس سرورؓ کے اوصافِ حمیدہ کے بیان میں اپنے دیوان میں فرماتے ہیں:

(ترجمۂ مثنوی)

دو مخصوص میں ایک محمود نام
تھا مرجعِ اصحابِ حضرت امامؑ
وہ فرزندِ مہدیِ موعودِ حق
بفضل و شرف تھا جو محمودِ حقؓ
مے وصلِ حق کا وہ پایا قدح
تو شاہد ہوئی آیتِ من صلح

بود چو سلوک و مجذوب آں
سیر نبی زاں شدہ منسوب آں
بود چو عثمان بحیا و وقار
داشت دل ناطق گوہر نثار
بذل در سوخ و ہمم و پر دلی
دانش و رحم و کرمش چوں علی
کوبت دلبند کہ ہر حکم آں
جملہ متیں بود بر بطِ دلاں
مہر او چوں مہر بر دلہا نشاں
حکم روانش بہمہ چوں رواں
از کرم فیض روان شفیق
منہج واحد بر بودے رفیق
قوم او چوں عقد ثریا کہ بود
وصل حقش آں ہمہ بگسست زود
تا کہ برفت اہل زماں منقلب
تا کہ بشد اہل زمیں مضطرب
از المش بر دل و جاں و ہمتی الست
وز غم او در جگراں تلخی است
باد تحیات درود و سلام
از ہمہ ارواح بجان ہمام

فاعلم ایہا المصدق فضائل بندگی حضرت سید السادات میراں سید محمودؓ و بر حکم بشارات حضرت مہدی موعودؑ از فیض آنحضرتؑ ظاہرا و باطنا آنچناں بود کہ حضرت الوالامیر بدر المنیر میاں سید خوندمیرؓ

سلوک اور جذب اُسکی حالت مدام
اُسے سیر میں تھا نبیؐ کا مقام
تھا عثمانؓ در حیا و وقار
دل گویا رکھتا تھا گوہر نثار
تھا با عزم و ہمت دلیر و سخی
بہ دانش در رحم و کرم جوں علیؓ
تھا ہر دلعزیز اُس کے ہر حکم سے
تھے دل سبکے مضبوط باندھے ہوئے
تھی مہر اُسکی جوں مُہر دل پر نشان
تھا حکم اُس کا جوں روح سب میں رواں
تھا فیض رواں میں وہ ایسا شفیق
کہ وحدت کی رہ پاتے تھے سب رفیق
لڑی جو ثریا کی قوم اُسکی تھی
ہوا واصل حق تو ٹوٹی تبھی
گیا وہ ہیں اہلِ زماں غم نصیب
ہوئے مضطرب سب بعید و قریب
دل و جاں ہیں اس رنج سے داغدار
جگر اُس کے غم سے ہیں تلخ و فگار
ہو موصول دائم درود و سلام
سبھوں کی طرف سے بجانِ ہمام

پس معلوم کر اے مصدق کہ حضرت سید السادات بندگی میر السید محمودؓ کے فضائل حضرت مہدی موعودؑ کی بشارتوں کے رو سے اور آنحضرتؑ کے فیض سے ظاہراً اور باطناً ایسے تھے کہ حضرت امیر بدر منیر میاں السید خوندمیرؓ نے آنحضرتؑ کو ثانی مہدیؑ فرمایا۔ اور

آنحضرتؑ را ثانی مہدی فرمودند بر فرمودہ بندگی میاںؓ تمام صحابہ خورد و کلاں اتفاق نمودند قد صح اتفاق اصحاب المہدی علیہ السلام الذی ورد عن نقل ثانی الامیر سید خوندمیر رضی اللہ عنہ علیٰ ان سید محمود ابن المہدی الموعود کان ثانی المہدی بحکم ہذا الحدیث المنیر من کتاب عقد الدرر روی عن ابن حجر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی ھٰذہ الامۃ مہدیان فالمہدی الاول یکون داعیا الی اللہ والثانی امیر وغازی ومقاتل ومعہٗ جند کثیر اعلم ایہا المصدق صحت مضمون ایں حدیث نیز و نقل ثانی امیرؓ و اتفاق اصحاب للمہدی صغیر و کبیر بر نقل حضرت مہدی موعودؑ قبل ہذا شرح شدہ بود چنانچہ دریں جا نقل آنحضرتؑ مشہور با ترجمہ ایں حدیث مذکور گفتہ می شود نظم ؎

و فرمود مہدی دو سید جواں
بلا واسطہ اند عالی مکاں
اگرچہ نبودے کتب را نزول
وگر ہم نبودے نبی و رسول
پس ایشاں شدندی ہمیں جا مقیم
بفضل الٰہی علیم و حکیم
خدا ایم نہادہ است منت بما

بندگی میاںؓ کے فرمان پر تمام صحابہ خورد و بزرگ نے اتفاق کیا، صحیح ثابت ہوچکا ہے۔ یہ امر تمام اصحاب مہدی علیہ السلام کے اتفاق سے اس روایت سے جو ثانی امیر سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سید محمود رضؓ ابن مہدی موعودؑ ثانی مہدیؑ تھے اس حدیث روشن کے حکم کے مطابق جو کتاب عقد الدرر میں آئی ہے روایت کی گئی ہے۔ ابن حجرؓ سے کہا انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس امت میں دو مہدی ہیں۔ ایک اُن میں سے داعی الی اللہ ہوگا اور دوسرا امیر و غازی ہوگا جو جنگ کریگا اور اُس کے ساتھ بڑی فوج ہوگی معلوم کر اے مصدق کہ اس حدیث کے مضمون کی صحت نیز نقل ثانی امیرؓ اور سب بڑے چھوٹے اصحاب مہدیؑ کے اتفاق کی صحت حضرت مہدی موعودؑ کی نقل مبارک سے ہونا قبل ازیں واضح کیا جاچکا ہے۔ چنانچہ اس جگہ آنحضرتؑ کی وہی نقل مشہور اس حدیث مذکور کے ترجمہ کے ساتھ ذکر کی جاتی ہے ؎ (ترجمۂ نظم)

یہ فرمائے مہدیؑ دو سید جواں
ہیں بے واسطہ دونو عالی مکاں
کتابوں کا گرچہ نہوتا نزول
نہوتے اگر سب نبی و رسول
یہ ہوتے اسی جا پہ دونو مقیم
بفضل الٰہی علیم و حکیم
خدا کا یہ احسان مجھ پر ہوا

بماکرده تابع الی السما
کہ ہستند شستہ یمین و یسار
کہ بر تو کنند جان و تن را نثار
یکی ہست سالک بہ سیر نبی
دگر ہست پیرو بسیر ولی
ہمیں داده انبا رسول امیں
کہ باشند دو مہدی در امت مبیں
ز ہر دو یکی ہست داعی الٰہ
دوم مرد قتال غازی و شاہ
علم گشت دعوت بمحمود شاہ
و شد امر جامع بخوندمیر شاہ

حاصل الغرض فضائل ثانی مہدی اعنی بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ بحکم المنصوص و المخصوص و بشواہد المنقول والمعقول مقرر بود مع ذالک نیستی و تسلیمی آنحضرت در باب فضائل حضرت مہدی موعودؑ آنچناں بود کہ کرات و مرات ایں سہ نقول قاطعہ دریں باب فرمودند یکی آنکہ نقلست کہ فرمودند کہ حق آگاہ ہست کہ ہیچ وقت من الاوقات در دل ایں بندہ خطرہ روی ننمودہ است کہ من پسر مہدی ام و ذات میراں سید محمد مہدی موعود پدر من باشد و نقل دوم آنکہ بندگی حضرت میراں سید محمود کرات و مرات فرمودند کہ ذات مہدی موعود ہمچوں دریا بزرگ بود

کہ ان دونو کو میرے تابع کیا
کہ فرمایا وہ ہیں یمین و یسار
جو جان اور تن سے ہیں تجھ پر نثار
ہے ایک اُن میں سالک بہ سیر نبیؐ
ہے دیگر سو تابع بہ سیر ولیؑ
یوں ہی دی رسول امیںؐ نے خبر
دو مہدی ہیں امت میں روشن سیر
اک اُن میں سے ہونے گا داعی حق
دوم مرد قتال غازی حق
کی محمودؓ نے دعوت دین عام
ہے خوندمیرؓ سے امر جامع تمام

خلاصۂ کلام یہ کہ حضرت ثانی مہدیؑ یعنے بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کے فضائل بمطابق حکم منصوص و مخصوص بہ شواہد منقول و معقول جو ثابت تھے باوجود انکے آنحضرتؓ کی نیستی اور انکساری حضرت مہدی موعودؑ کے فضائل کے ذکر میں ایسی تھی کہ اس باب میں یہ تین نقلیں قطعی طور پر منقول ہیں کہ کئی بار آنحضرتؓ نے فرمایا ایک یہ کہ نقل ہے کہ آنحضرتؓ نے فرمایا کہ خدا آگاہ ہے کسی وقت اِس بندے کے دل میں یہ خیال نہیں آیا کہ میں فرزند مہدیؑ ہوں اور حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ میرے پدر ہیں۔ اور دوسری نقل یہ ہے کہ حضرت بندگی میراں سید محمودؓ نے کئی بار یہ ارشاد فرمایا ہے کہ مہدی موعودؑ کی ذات دریائے عظیم کی مانند ہے اور بندہ دریا کے ایک نالہ کے مانند بھی نہیں ہے۔ اور

مثالِ بندہ ہمچوں نالہ دریا ہم نیست و نقل سوم آنکہ تمثیل فرمودند کہ مثالِ وقتِ حضرت میراں علیہ السلام فیض ذات آنحضرت آنچناں بود کہ ہمچوں کسی کشت زار کند و تخم در زمین انداز و باراں از غیب بیاید و پرورش دہد و وقت بندہ ہمچو کسی کہ نزدیک چاہ کشت کند و تخم در زمین انداز دو از مشقت دلو در رسن آب کشد و کشت خود را پرورش دہد سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ حضرت مہدیؑ در حق آنحضرت رضؓ ہر دو ذات برابر شدہ است می فرمودند نیستی و تسلیمی بندگی میراں سید محمود رضؓ در فضائل مہدیؑ ایں چنیں بود القصہ بروز دوشنبہ بتاریخ چہارم ماہِ رمضان سنہ نہصد ہژدہ سال وصال ایں حبیب ذوالجلال شدہ است علیہ الرضوان چنانچہ در سال تاریخ آنحضرت سروری صاحبِ دیوان مہری می فرماید رضی اللہ عنہ۔

نظم

چو محمود ابن مہدی ہدا بخش
کہ بی یسمع و بی یبصر و بینطق
بدار الباغ ازیں فانی سفر کرد
ز الحقنا بہم با او ست ملحق
دلش چوں از دو عالم منقطع بود
دوشنبہ زاں شد از تن جان مشفق

تیسری **نقل** یہ ہے کہ آنحضرت رضؓ نے ایک تمثیل بیان فرمائی کہ حضرت میراں علیہ السلام کے وقت اور آن حضرتؑ کے فیض کی مثال ایسی تھی جیسے کسی نے ہل جوتا اور بیج زمین میں بویا اور غیب سے بارش ہو کر اُس کی کھیتی پرورش پائی اور بندے کے وقت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کنوئیں کے نزدیک کوئی شخص کھیتی کرے بیج بوئے اور محنت و مشقت اُٹھا کر ڈول رسّی سے پانی سینچے اور اپنی کھیتی کی پرورش کرے سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ حضرت مہدی علیہ السلام آنحضرت رضؓ کے حق میں فرماتے تھے کہ ہر دو ذات (یعنے حضرت مہدیؑ اور میراں السید محمود رضؓ) برابر ہو گئے ہیں اور حضرت مہدیؑ کی عظمت کے بیان میں بندگیمیراں السید محمود رضی اللہ عنہٗ کی نیستی اور عاجزی کا یہ حال تھا، قصہ مختصر یہ کہ پیر کے روز ماہ رمضان کی چوتھی تاریخ ۹۱۸ھ میں اس حبیب ذوالجلال کا وصال ہوا علیہ الرضوان۔ چنانچہ آنحضرت رضی اللہ عنہٗ کے وصال کا سالِ تاریخ صاحبِ دیوان مہری رضی اللہ عنہٗ اس طرح فرماتے ہیں ؎ (ترجمۂ نظم)

جو محمود رضؓ ابن مہدیؑ راہبر تھے
سمیع و بصیر و ناطق تھے وہ از حق
گئے دار البقا فانی سرا سے
از الحقنا بھم ہیں واصلِ حق
دو عالم سے دل اُن کا منقطع تھا
دوشنبہ کو کئے رحلت وہ مشفق

بچارم ماہ میموں رحلتش داں
کہ چار احکام میمونش محقق
شمر تاریخ سال عزم آں ماہ
کہ بود آں صاحب تمکیں مصدق

۹۱۸ھ

ولہ ایضاً ؎

فرزند نبی و آل مہدی موعود
موصوف تخلقوا باخلاق ودود
تاریخ شمر چوں زجہاں شد محمود
کز نص ومن صلح مبشر بود

منجملہ نہصد و ہژدہ می شوند اعلم ایہا المصدق بندگی میراں سید محمود را رضی اللہ عنہ یکے زوجہ نیکو صفات اسمہا بی بی کد بانو رضی اللہ عنہ، وسہ فرزند بودند بدیں تفصیل دو پسر بردہ مبشر و یکی دختر نیک اختر پسر کلاں بندگی میراں سید عبد الحی علیہ الرضوان کہ مبشر و منظور و مہاجر حضرت امام آخر زماں بودند چنانچہ قصۂ تولد و نہادن اسم مبارک و دادن بشارت در باب بست و سیوم بیک ذکر کردہ شدہ است و بحضور حضرت میراں شش ماہ بودند

تھی رمضان المبارک کی جو چوتھی
تاریخ چار حکم مبارک آپ کے حق
یہ کہہ اس ماہ دیں کا سال رحلت
کہ بود آں صاحبِ تمکین مصدق

۹۱۸ھ

ایضاً حضرت مہرؒ نے فرمایا ہے ؎ (ترجمہ ابیات)

فرزند نبیؐ اور ابن مہدی موعودؑ
موصوف جو تھے بجز اخلاق ودود
تاریخ یہ کہدے جو گئے ہیں محمود
کز نص ومن صلح مبشر بود (۹۱۸)

جملہ عدد نو سو اٹھارہ ہوتے ہیں معلوم کر اے مصدق کہ حضرت بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کی ایک زوجہ نیکو صفات تھیں مسماۃ بی بی کد بانو رضی اللہ عنہا اور آنحضرت کو تین فرزند ہوئے جن کا تفصیلی ذکر یہ ہے آنحضرت رضؓ کے دو پسر مبشر، اور ایک دختر نیک اختر ہوئی۔ بڑے فرزند بندگی میراں سید عبد الحی علیہ الرضوان مبشر اور منظور حضرت امام آخر زماںؑ کے تھے اور آنحضرتؑ کے مہاجرین میں شمار پائے تھے چنانچہ ان کے تولد اور نام رکھائی اور حضرت مہدیؑ سے بشارت پانے کا ذکر وہاں سے آخر تک تئیسویں باب میں کیا گیا ہے

؎ وہ چار حکم جن پر سب فرائض شریعت و طریقت کا دار و مدار ہے۔ یہ ہیں (۱) تصدیق مہدیؑ۔ (۲) ترک دنیا (۳) ہجرت از خانماں (۴) صحبت صادقاں۔ چنانچہ نقل ہے بندگی میراں السید محمودؓ فرمودند کسے کہ ترک دنیا کردہ است ہجرت و صحبت نمی کند آنکس متادی است در طلب دنیا و ترک دنیا۔ پس بر و فرض است کہ ہجرت و صحبت بکند وگرنہ او را بہرۂ دین ہیچ نمی رسد (حاشیہ صد ۹۹)

و بحضور بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ
نہ سال و تربیت بدم خجستہ بندگی میراں
سید محمود رضی اللہ عنہ واز نہایت کمالیت
ترک مقتدائی کردہ اند و میفرمودند کہ
اگر مرشدی باید کرد تا بمثل میراں سید محمود
وآں میسر نیست تا ترک مقتدائی کردہ بودند
فاما مقتداء زماں بودند بلکہ کسانیکہ بدم
ایشاں تربیت بودند مقتداء زماں گشتند
اگر روش بندگی میراں سید عبد الحی روشن منور
و مناقب شاں کہ مشہور الاشہر است من وعن
تمام واضح کنم تا کتاب دراز گردد بدیں سبب
دریں جا بطریق ایجاز ذکر کردیم القصہ تاریخ
آنحضرت بر نہصد و دہ سال اعنی نزد وصال
حبیب ذو الجلال شدہ است چنانچہ
ایں فقیر حقیر سگ آستانہ حضرت
امیر گفتہ

بیت

چنیں یافتم تاریخ بدر زماں
کہ جویم ز روشن منور جہاں

بحکم اجمال عدد حروف روشن منور جہاں
نہصد و دہ سال می شود آخر الامر ہفتاد
سال عمر مبارک بود بتاریخ بست و نہم
ماہ ذو الحجہ بر سنہ نہصد و ہشتاد سال
وصال با ملک الحق المتعال در موضع بڈھاسن

بندگی میراں سید عبد الحی رضؓ حضرت مہدیؑ کے حضور میں
چھ مہینے کے تھے اور حضرت بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ
کے حضور میں نو سال کے تھے اور حضرت بندگی میراں
سید محمود رضی اللہ عنہ سے تربیت ہوئے تھے اور نہایت
درجۂ کمال سے آنحضرت رضؓ نے مقتدائی ترک کردی تھی۔
اور فرماتے تھے کہ مرشدی میراں سید محمود رضؓ کے مثل کرنی
چاہیئے۔ اس کی طاقت مجھ میں نہیں ہے۔ یہ فرما کر
آنحضرت رضؓ نے مرشدی ترک کردی تھی۔ اس پر بھی مقتداء
زماں تھے بلکہ جو لوگ آپ سے تربیت ہوئے تھے
وہ بھی مقتداء زماں ہوئے اگر بندگی میراں سید عبد الحی
روشن منور رضی اللہ عنہ کی روشِ مبارک اور آنحضرت رضؓ
کے فضائل جو مشہور و معروف ہیں پورے بیان کروں
تو یہ کتاب طویل ہو جاتی ہے۔ بدیں وجہ اس جگہ میں نے
بہت اختصار کے ساتھ یہ ذکر کیا ہے۔ خلاصۂ کلام یہ کہ
آنحضرت رضؓ کی ولادت سنہ ۹۱۰ھ نو سو دس میں ہوئی۔ اور
وہی سال وصال حضرت حبیب ذو الجلال علیہ السلام
کا ہے۔ چنانچہ اس فقیر حقیر سگِ آستانۂ حضرت امیرؓ
نے یہ بیت کہا ہے (ترجمۂ بیت)

یہ پایا میں تاریخ بدرِ زماں
کہ جو ہم ز روشن منور جہاں

بحسابِ اجمالی روشن منور جہاں کے حروف کے اعداد
نو سو دس ہوتے ہیں۔ بالآخر آنحضرت رضؓ کی عمر مبارک
ستر سال ہوئی اور انتیس ۲۹ ماہ ذیحجہ سنہ ۹۸۰ھ نو سو اسی
ہجری میں آنحضرت رضؓ موضع بڈھاسن میں واصل بحق ہوئے
حضرت ثانی مہدی رضؓ کی قبر مبارک کے قریب موضع بھیلوٹ

شده است عنقریب قبر مبارک ثانیٔ مہدیٔ در ویر بھیلوٹ مدفون اند و آں ذات عالی صفات را یک پسر پُر نور مسند نشین روشن منور خلاصہ اولاد رسول الثقلین زبدۂ آل حضرت امام الکونین جگر گوشۂ حسین اعنی بندگی میراں سید حسین کہ بنبیرۂ برگزیدۂ حضرت امیر کہ پیر دستگیر این فقیر پُر تقصیر ہستند و اولاد ایشاں بسیار است لکن از جہت دراز شدن مختصر کردہ شد و اسم دختر آنحضرت رح بی بی راستی رحمتہ اللہ علیہما کہ ہر دو ذات در ملک دکھن آسودہ اند و سال تاریخ وصال مرشدی ملاذی ملجائی بنبیرۂ حضرت مہدیٔ مولوی ام بندگی میراں سید حسین رح ایں است کہ در ماہ جمادی الاوّل بتاریخ بست و پنجم سنہ یکہزار بست و پنج سال وصال شدہ است چنانچہ میگوید در بیت ؎

میں مدفون ہیں۔ اُس ذاتِ عالی صفات کے ایک فرزند سراپا نور مسند نشین روشن منور خلاصۂ اولاد رسول ثقلین ؐ زبدۂ آل حضرت امام الکونین ؑ جگر گوشۂ حسین رض یعنی بندگی میراں سید حسین نبیرۂ برگزیدہ حضرت امیر علیہ السلام کے جو پیر دستگیر اس فقیر پر تقصیر کے ہوئے ہیں اور اولاد آنحضرت رح کی بہت ہے۔ درازی عبارت کے اندیشہ سے مختصراً بیان کیا گیا ہے (آنحضرت رح کے ایک فرزند میاں سید زین العابدین نام ہوئے اور ایک دختر مسماۃ بی بی راستی رحمتہ اللہ علیہما یہ دونوں ذات ملک دکن میں آسودہ ہیں۔ اور سال تاریخ وصال میرے مرشد اور میرے ملجا و ماویٰ کا جو پوترے حضرت مہدی ؑ کے اور میرے آقا بندگی میراں سید حسین رح ہیں یہ ہے کہ جمادی الاول کے مہینہ میں بتاریخ پچیس ۲۵ سنہ ۱۰۲۵ھ ایک ہزار پچیس میں آنحضرت رح کا وصال ہوا ہے چنانچہ فقیر ایک بیت میں کہتا ہے ؎

و نام پسر دوم بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ و بنبیرۂ مہدی موعود علیہ السلام برگزیدۂ ملک العلام الغیوب بندگی میراں سید یعقوب قدس اللہ روحہٗ بود ایشاں بزبان امام مہدی آخر زماں ہم مبشر اند چنانچہ نقلست کہ چوں در باب اسم نہادن بندگی میراں سید عبدالحی روشن منور حضرت امام

حضرت بندگی میر السید محمود رضی اللہ عنہٗ کے دوسرے فرزند پوترے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے برگزیدۂ خداوند علام الغیوب بندگی میر السید یعقوب قدس اللہ روحہٗ تھے جو زبانِ مبارک امام آخر زماں ؑ سے بشارت یافتہ ہوئے ہیں۔ چنانچہ نقل ہے کہ جب بندگی میراں سید عبدالحی روشن منور کا نام رکھنے کے بارے میں حضرت امام البر والبحر ؑ سے عرض کیا گیا تو اُس وقت

؎ مصنف رح نے جس بیت کا ذکر کیا ہے شواہد الولایت کے جو نسخے ہمارے سامنے ہیں ان میں کسی میں بھی نہیں ہے ممکن ہے مصنف کے اصل دستخطی نسخہ میں مل جائے اور بھی کچھ عبارتیں جو بعض مقامات میں حذف ہو گئی ہیں اُن کی تصحیح بھی اصل نسخہ ہی سے ہو سکتی ہے (مترجم)

البر و البحور را عرض کردند دراں وقت حضرت خاتم ولایتؑ فرمودند که سید عبدالحی نام نہید یا سید یعقوب آخر الامر بجز ایں دو پسر که بلسانِ آنحضرت مبشر بودند ہیچ پسر دیگر نشده است و بندگی میراں سید یعقوب از بندگی میراں سید عبدالحی دو ساله خورد تراند و تولد بندگی میراں سید یعقوب بر سنه نہصد و دوازده سالی شده بود و بحضور بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ پنج ساله بودند و تربیت و صحبت از بندگی ملک الہداد رضؓ خلیفۂ ثانی امیر بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ شده بودند و در زمانۂ خود کامل و اکمل و مکمل و افضل زمان خود بودند اگر مناقب و منقولات و فضائل آں عالی درجات بنویسم کتاب دراز تر گردد بدیں موجب میسر نشد و ذات بندگی میراں سید یعقوب در ملک دکھن دار السلطنت که دولت آباد است آسوده اند و عرس ایشاں علیہ الرحمۃ والرضوان بست و سیوم ماه ذوالحجہ است و بندگی میراں سید یعقوب علیہ الرحمۃ را پنج حرم بوده است بعد از فوت یکے بدیگرے عقد کرده اند اسامی ایشاں بدیں تفصیل، بی بی رقیہ دختر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ که اول اند خدائے تعالیٰ که ایشاں را دو پسر داده بود یکے بندگی میاں اشرف که صاحب شرف بودند و بحضور بندگی ملک ہشت ساله بودند بزبان

حضرت خاتم ولایتؑ نے فرمایا کہ سید عبدالحی یا سید یعقوب نام رکھو، آخر کار سوائے ان فرزندوں کے جو بزبانی آنحضرتؑ مبشر تھے اور کوئی فرزند نہیں رہے، بندگی میراں سید یعقوبؓ بندگی میراں سید عبدالحیؓ سے دو سال کے چھوٹے تھے بندگی میراں سید یعقوبؓ کا تولد ۹۱۲ سنہ نوسو بارہ ہجری میں ہوا، بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کے حضور میں پانچ سال کے تھے تربیت اور صحبت بندگی ملک الہدادؓ خلیفۂ ثانی امیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے حاصل کئے تھے اپنے زمانے میں کامل و اکمل اور افضلِ زماں تھے اگر فضائل اور منقولات جو اُس ذات عالی درجات کے ہیں لکھوں تو کتاب بہت زیادہ ضخیم ہوجائیگی اس سبب سے نہ لکھ سکا اور حضرت بندگی میراں سید یعقوبؓ ملک دکن دار السلطنت دولت آباد میں آسودہ ہیں اور آنحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کا عرس تیئیس ماہِ ذی الحجہ کو ہوتا ہے اور بندگی میراں سید یعقوب علیہ الرحمۃ کی پانچ بیویاں ہوئیں جو یکے بعد دیگرے عقد میں آئیں ان کے ناموں کی تفصیل یہ ہے

بی بی رقیہ بنتِ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ آنحضرتؓ کی پہلی زوجہ تھیں۔ خدائے تعالیٰ نے ان کو دو فرزند دیئے ایک بندگی میاں اشرفؓ جو صاحب شرف تھے بندگی ملک الہدادؓ کے حضور میں سات سال کے ہوئے اور بزبانی بندگی

بندگی ملک مبشر اند و تربیت از ذات بندگی
میاں سید شہاب الدین اند و پسر دوم بندگی
میراں سید اسحاق ایشاں ہر دو برادراں در
ملک دکھن آسودہ اند و اولاد و احفاد بسیار
دارند اکثر و اغلب مقتدا اند دوم حرم محترم
بندگی میراں سید یعقوب رح اسماہ بی بی بوا رحمۃ اللہ
علیہ کہ دختر بندگی ملک گوہر شہ پولادی
مصاحب و مبشر بندگی میاں رضؓ و از ایشاں دو
پسر و چند دختر شدہ بودند یکے سید سادات
منبع البرکات بندگی میراں سید یوسف
رحمۃ اللہ علیہ کہ یوسف زماں بودند در صورت
و نیز سیرت کامل و اکمل و مکمل و افضل بودند
و در باب سماع منقولات وحید العصر و
فرید الدہر بودند. و اعتقاد جامع درمیان
گروہ حضرت امام مہدی موعود لامع داشتند
دوم بندگی میراں سید خوندمیر کہ در باب توکل
و عزلت از خلق و تسلیمی در باب مدعا ر
جد بزرگوار مقتداء کامل نامدار بودند و ایشاں
ہر دو ذات ہم پہلوی پدر خود عالی صفات
در دولت آباد آسودہ اند و از ایشاں
فرزنداں فراواں شدہ اند اکثر و اغلب مقتدا ر
بزرگ ہمچوں حضرت سید السادات گرامی
درجات مخصوص الزماں برگزیدۂ حضرت
رحماں بحر العلوم معنوی و صوری قاصد و
مجدد مدعائی حضرت سرور ی ائمہ بندگی

ملکؓ مبشر ہوئے ہیں اور بندگی میاں سید
شہاب الدینؓ سے تربیت ہوئے دوسرے فرزند
بندگی میراں سید اسحق رضؓ تھے یہ دونو برادر ملک
دکن میں آسودہ ہیں ان کے فرزند اور پوتر سے
پوتریاں بہت ہوئے جن میں سے اکثر مقتدایان
وقت ہیں دوسری زوجہ محترمہ بندگی میراں سید یعقوب رح
کی بی بی بوا رحمۃ اللہ علیہا دختر بندگی ملک گوہر شہ
پولادیؒ کی تھیں جو بندگی میاںؓ کے مصاحب اور
مبشر تھے اس بی بی سے دو فرزند اور چند لڑکیاں
ہوئیں ایک فرزند سید السادات منبع البرکات
بندگی میراں سید یوسف رحمۃ اللہ علیہ تھے یوسف
زماں تھے صورت میں بھی اور سیرت میں بھی کامل و
اکمل و مکمل اور افضل تھے نقلیات کی سماع میں
یکتا و یگانہ زماں تھے حضرت امام مہدی موعودؑ
کے اصحاب کے بارے میں اعتقاد جامع اور روشن
تر رکھتے تھے دوسرے فرزند بندگی میراں سید
خوندمیرؒ تھے جو توکل عزلت از خلق اور مقام تسلیم و
رضا میں اپنے جد بزرگوار کے مدعا کی حفاظت
میں مقتداء کامل مشہور و معروف تھے یہ دونو
برادر اپنے پدر عالی صفات کے ہم پہلو دولت آباد
میں آسودہ ہیں اور ان دونو کے بہت فرزند
ہوئے جن میں سے اکثر و بیشتر مقتدایان بزرگ
ہیں جیسے کہ حضرت سید السادات گرامی درجات
مخصوص الزماں و برگزیدہ حضرت رحمٰن بحر العلم
معنوی و صوری قاصد و مجدد مدعا حضرت مہدیؑ

میراں سید قاسم ابن بندگی میراں سید یوسف
رحمتہ اللہ علیہ کہ صاحب تصانیف بسیار و
مقتدا ر کامل و اکمل بودند سیوم حرم بندگی
میراں سید یعقوب دختر عالم خاں میواتی کہ
نام او شاں معلوم نداریم ایشاں را دو پسر
بودند یکی بندگی میراں سید ابراہیمؒ دوم بندگی
میراں سید محمودؒ کہ ہر دو برادراں کامل مرشداں
افضل زماں شدہ بودند و از ایشاں بسیار
فرزنداں شدند و اکثر مقتدا گشتند و دریں
زماں ہم بسیار ہستند اگر یک یک یاد کردہ
شود کتاب دراز گردد آں ہر دو برادران بزرگوار
نیکو کردار ہم در دکھن آسودہ اند در قصبۂ گوگاک
کہ عنقریب رائے باگ است عرس بندگی میراں
سید ابراہیم یازدہم ماہ محرم است عرس
بندگی میراں سید محمود ہفتم ماہ شوال است
و حرم چہارم بندگی میراں سید یعقوب بی بی سارہ
رحمتہ اللہ علیہا نام داشت و از ایشاں یکی پسر
بزرگوار در گروہ حضرت مہدی نامدار فانی
فی اللہ باقی باللہ قاصد اتباع جد خود کہ مقتدائے
عالم است اسمہٗ بندگی میاں سید عالم رحمتہ اللہ علیہ
کہ دریں زماں بودند دوازدہ سال وصال
او شاں را شدہ است در اتباع مہدی موعودؑ
یکسر نشانۂ عجائب در زماں بود اگر مناقب
ایشاں در تحریر آرم در بیانش ہرگز نگنجد و اگر
اندکی بنویسم کتاب دراز گردد حرم پنجم اسمہا

جن کا اسم گرامی بندگی میراں سید قاسم ابن بندگی
میراں سید یوسف رحمتہ اللہ علیہ ہے صاحب
تصانیف کثیرہ مقتدا ر کامل و اکمل تھے حضرت
بندگی میراں سید یعقوبؓ کی تیسری زوجہ
عالم خاں میواتی کی دختر تھیں جن کا نام اس فقیر
کو معلوم نہیں ہے ان کے دو فرزند ہوئے ایک بندگی
میراں سید ابراہیمؒ دوسرے بندگی میراں سید محمودؒ
ہر دو برادر مرشدان کامل افضل اہل زماں ہوئے
ہیں ان دونوں کے فرزند بھی بہت ہوئے جن میں
سے اکثر مقتدا ہوئے ہیں اور اس زمانے میں بھی
بہت ہیں اگر ہر ایک کا ذکر کیا جائے تو کتاب بہت
طویل ہو جاتی ہے یہ دونو بزرگوار نیکو کردار بھی
دکن میں آسودہ ہیں قصبۂ گوکاک میں جو رائے باگ
کے قریب واقع ہے بندگی میراں سید ابراہیم
کا عرس گیارہ ماہِ محرم کو ہوتا ہے اور بندگی میراں
سید محمودؒ کا عرس سات شوال کو اور حضرت بندگی
میراں سید یعقوبؓ کی چوتھی زوجہ جن کا نام بی بی سارہ
رحمتہ اللہ علیہا تھا ان کو ایک فرزند بزرگوار ہوئے
جو تمام گروہ مہدئی میں نامدار فانی فی اللہ باقی باللہ
کے لقب سے مشہور و معروف ہیں مقتدا ر عالم ہوئے
جن کا نام مبارک بندگی میاں سید عالم رحمتہ اللہ
علیہ ہے آنحضرتؒ کا وصال ہو کر تقریباً بارہ سال
ہوئے ہیں حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی اتباع کا ایک ذی شان نشان اس زمانے میں
تھے اگر آنجنابؒ کے فضائل لکھوں تو بیان سے باہر ہیں

بی بی منجلی نبسی پبندگی میراں سید خوندمیرؓ
ودختر ملک اسمٰعیل بودند ازیشاں یک پسر
بزرگوار نامدار عالی مقدار نیکو کردار بندگی
میراں سید مصطفیٰؓ کہ در وعلوم ظاہری
وباطنی کامل ومرشد فاضل وافضل بودند
ازیشاں ہم بسیار فرزنداں ماندہ اندکہ دو پسر
وچہار دختر بودند کہ اگر نام وتفصیل ایشاں
کردہ شود ایں کتاب درازمی شود واکثر اولاد
واحفاد بندگی میراں سید یعقوب مقتدء کامل
خوب شدہ اند بشرح دادہ شد وبندگی حضرت
میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ وایک
دختری اسمہا بی بی گوہر المبشر بلسان ہمسر
حضرتؓ ایشاں درخانۂ میاں محمود شہ بودند
ایشاں راچہار پسر وچند دختر شدہ بودند خصوصا
یکی فرزند بزرگ آں میاں شریف محمد کہ
داماد بندگی میاں سید شہاب الدینؓ بودند
وبندگی میں سید شہاب الدینؓ درحق ایشاں
بشارت فرمودند کہ درجای خویش بروید اگر
درروز قیامت حق تعالیٰ می فرماید کہ درگاہ
ماچہ آوردی عرض کنم کہ ایں فرزندم شریف
محمد را آوردم ودیگر فرزنداں اسمہم میاں
راجے محمد ومیاں خلیل محمد ومیاں عزیز محمد کہ
مقتدار کامل بودند آخر الامر بی بی گوہر
ومیاں محمود شہ در موضع کھانبیل در ملک
گجرات آسودہ اندور دائرہ بندگی میاں

کم سے کم بھی لکھے جائیں تو کتاب دراز ہوگی
حضرت بندگی میراں سید یعقوبؓ کی پانچویں زوجہ
مسماۃ بی بی منجلیؒ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی نواسی
ملک اسمٰعیل کی دختر تھیں ان سے ایک فرزند
بزرگوار نامدار عالی مقدار نیکو کار بندگی میراں سید
مصطفیٰ ہوئے جو علوم ظاہری اور باطنی میں کامل
مرشد فاضل وافضل ہوئے ان کی بھی اولاد بہت
ہے آنحضرتؓ کو دو فرزند ہوئے اور چار دختریں
ہوئیں جن کا تفصیلی ذکر ناموں کے ساتھ کیا جائے تو
درازی عبارت کا موجب ہے حضرت بندگی میراں
سید یعقوبؓ کے اکثر فرزند اور پوترے جو مقتدائے
کامل ہوئے ہیں ان کا ذکر واضح طور پر بخوبی کردیا
گیا ہے اور حضرت میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی
ایک دختر مسماۃ بی بی خونزا تھیں جو آنحضرتؓ کی
زبان مبارک سے بشارت یافتہ تھیں میاں محمود شہؒ
کو دی گئیں ان کو چار فرزند اور چند لڑکیاں ہوئیں ان
کے بڑے فرزند میاں شریف محمدؒ بندگی میاں سید
شہاب الدینؓ نے ان کے حق میں بشارت دی تھی
اور فرمایا تھا کہ تم اپنی جگہ پر جاؤ اگر قیامت کے روز
حق تعالیٰ فرمائے گا کہ ہماری درگاہ میں تو نے کیا تحفہ
لایا تو عرض کروں گا کہ اس اپنے فرزند شریف محمد
کو لایا ہوں اور دوسرے فرزندوں کے نام میاں
راجے محمدؒ میاں خلیل محمد اور میاں عزیز محمدؒ ہیں

سید شہاب الدینؒ بودہ اند و فرزندان
ایشان وراء بندگی میاں شریف محمدؒ
کہ مبشر اند ہمہ در ملک دکھن چوں دولتاباد
و بیجاپور آسودہ اند فاعلم ایہا المصدق
اگر تفصیل فرزندان حضرت میراں
سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ
و رحمت اللہ علیہم از نسبت پسری و
دختری انچہ دریں زماں ہستند و
مقتداء مشہور اند یک نوشتہ
شود کتاب دراز می شود بدیں موجب
بر نام بعضے مقتدار بزرگوار ایں کتاب
مختصر کردہ می شود العارف
یکفیہ الاشارۃ۔ سوال
اگر کسی گوید کہ مہدی موعودؑ تابع
تام حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و
سلم بود در انجا اولاد پسری نیست و دینجا
اولاد چوں واقع شد؟..

جواب :۔ فاعلم ایہا المصدق در انجا
مرتبہ نبوت بود و حق تعالیٰ فرمودہ بود
کہ اگر فرزند تو زندہ ماند پیغمبر شود و
پیغمبر بعد از تو نیست بدیں موجب پسران
رسول صلی اللہ علیہ وسلم وفات یافتند
و ایں جا ولایت است و بعد از مہدی
موعود ہادی و دوست خدا شدن
ممکن است ان فی ذلک لآیات

جو مقتدایان کامل ہوئے ہیں حضرت بی بی گوہرؓ
اور میاں محمود شاہؒ ہر دو ملک گجرات میں موضع
کھانبیل میں آسودہ ہیں ان کی سکونت بندگی
میاں سید شہاب الدینؒ کے دائرہ میں تھی بندگی
میاں شریف محمدؒ جو مبشر ہوئے ان کے سوائے
بی بی کے دیگر فرزنداں ملک دکن دولت آباد اور
بیجاپور میں آسودہ ہیں۔ پس معلوم کر اے مصدق
کہ اگر حضرت میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ
عنہ کے سب اولاد پسری اور دختری کی
نسبت کے لحاظ سے جو اس زمانے میں ہے جن میں
مقتدایان مشہور ہیں ان میں سے ہر ایک کا ذکر کیا
جائے تو کتاب بہت ضخیم ہو جاتی ہے اس
سبب سے بعضے بزرگوار مقتداؤں کے نام
بالاختصار لکھے گئے ہیں کہ عارف کے لئے ایک
اشارہ ہی کافی ہے۔ سوال اگر کوئی شخص یہ کہے
کہ مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تابع تام حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے آنحضرتؐ
کو اولاد پسری نہیں ہے یہاں کیسے ہوئی تو۔

جواب اس کا یہ ہے کہ جان اے مصدق وہاں
نبوت کا مرتبہ تھا اور حق تعالیٰ کا یہ فرمان ہوا
تھا کہ اے محمدؐ تیرا کوئی فرزند زندہ رہتا تو پیغمبر ہوتا اور
تیرے بعد پیغمبر نہیں ہے اسی سبب سے رسول اللہ
صلعم کے لڑکے وفات پاچکے اور یہاں ولایت
کا ظہور ہے اور حضرت مہدی موعودؑ کے بعد ہادی
اور دوست خدا کا وجود ممکن ہے۔ بے شک

بینات وشہادت قاطعات علیٰ حجۃ المہدی بالعیان فبای ایۃ بینۃ وشہادۃ قاطعۃ تومنون بعدھا فبای آلاء ربکما تکذبان ۞

باب سی وششم

دربیان خلافت صدیق المہدی بالتحقیق در رفیقہ ثانی اثنین اذہمانی کل مکان بالدلائل الوثیق موصوف بہ صفات ذاتہ انہ بحکم المنصوص و معروف بسیرتہ بمتقاضاء المخصوص وانہ کان خاتم حجتہ بادلتہ المنقول وآیتہ بینتہ علیٰ ثبوتہ بشواہد المعقول الاعدل الامیر من الامیر الکبیر ہوافضل الوزیر صاحب جیش الکبیر بشیر ونذیر مخبر الضمیر اسمہ بالعربیتہ اوالامیر وبالفارسیتہ خداوند امیر وبالاصلاح بندگی میاں سید خوندمیر وخطابہ سلطان نصیر وایضا یقال لہ بدر المنیر سراج المنیرؓ قصہ قتال قاتلو اوقتلو ا بالمنقول المشاہیر وذکر خلفاء ذات آنحضرت مع تفصیل ازواج واولاد صغیر وکبیر اعلم ایہا المصدق نور پرظہور خاتم ولایت محمدی بعداز وصال حبیب ذوالجلال اعنی محمد مہدیؑ کمالا یخفیٰ دوقسم شدہ بودند وآں دوقسم مذکور رابد خلیفہء ذات خود فرمودند آں ہر دو

اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں حضرت مہدی کی حجت پر واضح طور پر پس اور کس کھلی نشانی اور قطعی شہادت پر ایمان لاؤ گے اس کے بعد دیکھو فرمان خدا تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

چھتیسواں باب

بیان میں خلافت صدیق مہدیؑ و رفیق مہدیؑ بہ تحقیق کے جن کی شان بہ دلائل قاطعہ ثانی اثنین اذہمانی کل مکان ہے جو صفات ذات مہدیؑ سے موصوف ہوئے ہیں بحکم منصوص اور آنحضرتؓ کی سیرت کے ساتھ معروف ہوئے ہیں بہ مقتضاء مخصوص آپ ہے کی ذات خاتم حجت مہدیؑ ہے دلائل منقول سے اور کھلی نشانی حضرت مہدیؑ کی مہدیت کے ثبوت کی ہے شواہد معقول سے آنحضرتؓ عادل ترین امیر امراء کبار سے اور افضل وزیر صاحب فوج کبیر بشیر ونذیر مخبر مافی الضمیر ہوئے آنحضرتؓ کا نام عربی زبان میں الوالامیر اور فارسی میں خداوند امیر اور اصطلاحاً بندگی میاں سید خوندمیرؓ ہے اور خطاب آنحضرتؓ کا سلطان نصیر ہے نیز آنحضرتؓ کو بدر منیر سراج منیر بھی کہا جاتا ہے رضی اللہ عنہ اب یہاں ذکر آنحضرتؓ کے واقعہ قتال کا جو مطابق حکم قاتلوا وقتلوا وقوع میں آیا منقولاتِ مشہورہ اور ذکر آنحضرتؓ کے خلفاء کا آنحضرتؓ کی ازواج واولاد کے تفصیلی ذکر کے

سید وہر دو صالح وہر دو جوان بودند وہر دو فرزند وہر دو دلبند آنحضرتؑ کاظہر من الشمس عیاں بودند درمیان آں دو ذات یکی را صاحب سیر نبوت حکم کردند دومی را کرّات و مرّات قائم مقام ذات سیر ولایت فرمودند ونیز درحق صاحب سیر نبوت حضرت مہدی موعودؑ فرمودند پیشتر شدہ بروید یا پستر شدہ ہر دو ذات برابر شدہ است وصاحب سیر ولایت را فرمودند کہ بار ولایت ختم برشما است بنا بر باخلافت صاحب سیر نبوۃ کہ نصف بار ولایت بود ہم ختم بر بندگی میراں سید محمود شد زیراکہ ایں ہر دو ذات موصوف بمہدی صفات یکی اند چنانچہ دو چشم اگرچہ دو جا اند فامابیکجا می نگرند کما یقال فی النظم ؎

یگانہ گشتن ویکتا شدن زچشم آموز
کہ ہر دو چشم جدا اند دو جا نمی نگرند

ونیز براہل تمیز واضح باد کہ چنانچہ دو گوش اگرچہ از روئے ظاہر جدا می نمایند فامایک جا می شوند ہمچنان جان ایں ہر دو دوست اگرچہ تن دو است فامایک جان اند درباب یگانگی صد یقین

ساتھ کیا جاتا ہے معلوم کرانے مصدق کہ نور پر ظہور حضرت خاتم ولایت محمدی بعد وصال اُس حبیب ذوالجلال یعنے محمد مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو قسموں میں منقسم ہوا تھا اور ہر دو قسم مذکور کا مظہر آنحضرتؑ نے اپنے دو خلیفوں کو فرمایا تھا جو دو سیدؓ صالح جوان تھے اور دونو فرزند دونو دلبند آنحضرتؑ کے آفتاب کی طرح عیاں تھے ان دونوں میں سے ایک کے حق میں صاحب سیر نبوت ہونے کا حکم آنحضرتؑ نے فرمایا تھا دوسرے کو بارہا آنحضرتؑ نے قائم مقام ذات صاحب سیر ولایت فرمایا تھا نیز صاحب سیر نبوت کے حق میں حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا تھا کہ آگے چلو یا پیچھے ہو جاؤ ہر دو ذات برابر ہو گئے ہیں اور آنحضرتؑ نے صاحب سیر ولایت کو فرمایا کہ ولایت کا بار تم پر ختم ہے بنابریں صاحب سیر نبوت کی خلافت کے ساتھ جو آدھا بار ولایت تھا وہ بھی بندگی میراں سید محمودؓ پر ختم ہوا کیونکہ یہ ہر دو ذات صفات حضرت مہدیؑ سے موصوف ہونے میں ایک ہیں جیسا کہ دو آنکھیں اگرچہ دو جگہ ہیں لیکن ایک ہی جگہ دیکھتی ہیں چنانچہ نظم میں کہا گیا ہے ؎

یگانہ یکتا ہونا آنکھ سے سیکھ
کہ دو ہو کر جو اک جا دیکھتی ہیں

نیز صاحب تمیز پر واضح ہو کہ جسطرح دونو کان بظاہر جدا ہیں لیکن سننے میں ایک ہیں اسی طرح ان دونو کے جان وتن دو ہو کر بھی یہ دونو ایک جان ہیں

حضرت مہدی مناسب حال
یاد آمد بیت ؎

یک جوت دو لوئیں یک بات دو کان
یک پریت دو سجناں دو گھٹ یک پرانا

و فارسی اینست ؎

یک بینائی دو چشم و یک سخن بدو گوش داں
و یک عشق بدو دوست دانی بدو تن یکجاں

حاصل الغرض فاعلم ایہا المصدق ایں فقیر الحقیر ذرہ پر تقصیر سگ آستانہ حضرت شمس المنیر اعنی مولف ایں کتاب شواہد الولایۃ المحمدیہ را بحکم منقول بزرگاں بمقتضاء اتفاق اجماع کاملاں گروہ آنحضرت کہ اعنی مقتداء زماں مبادا گمان تفریط و افراط میکنی و بدگمان می شود کہ بر حکم ان بعض الظن اثم حق است خود را نگہ دارد تا البتہ بدظنہ نگردی و آنکہ نقل حضرت امیر در حق سید خوندمیر رضؓ کہ بار ولایت ختم بر شما نست آوردیم اگر کسی کژ فہمیدہ نقل مذکور را خلاف ایں حدیث کہ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم براند بدیں موجب درینجا مثال خوب بر حکم منقول مرغوب نگزار کردیم رحمہم اللہ من المصنف فاعلم ایہا المصدق مثال ایں ہر دو خلفا ذات حبیب ذو الجلال در میان جمیع مہاجران

حضرت مہدیؑ کے صدیقین کی یگانگی کے بارے میں ان کے مناسب حال یہ بیت یاد آیا ہے ؎

ایک جوت دو لوئیں ایک بات دو کان
ایک پریت دو سجناں دو گھٹ ایک پران

فارسی عبارت یہ ہے ؎ (ترجمہ)

ایک بینائی دو آنکھ ایک بات دو کان
ایک عشق دو دوست جان اور دو تن اک جان

حاصل مطلب یہ کہ جان لے مصدق کہ یہ فقیر حقیر ذرہ پر تقصیر جو سگ آستانہ حضرت شمس منیرؓ مولف اس کتاب شواہد الولایۃ المحمدیہ کا ہے انکے حق میں بحکم منقولات بزرگاں اور بمقتضاء اتفاق اجماع کاملان گروہ حضرت مہدیؑ جو مقتدایان زماں ہوئے ہیں ایسا نہو کہ تو تفریط و افراط کا خطرہ لائے اور بدگماں ہو جائے کیونکہ مطابق حکم آیت کریمہ ان بعض الظن اثم (بے شک بعضے گمان گناہ ہیں) بدگمانی گناہ ہونا حق ہے پس تو خود کو اس بات سے محفوظ رکھ کہ بدگمانی میں پڑے اور وہ نقل حضرت مہدیؑ کی جو بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حق میں ہے کہ بار ولایت تم پر ختم ہے اس کا جو میں نے ذکر کیا ہے ممکن ہے کوئی کج فہم نقل مذکور کو حدیث ہذا (ترجمہ حدیث) میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے جس کسی کی تم پیروی کروگے راہ پاؤ گے کے خلاف سمجھ لے اس سبب سے اس جگہ ایک مثال بہت خوب مطابق ایک نقل مرغوب کے میں نے دہرا دیا ہے اللہ مصنف پر رحم فرمائے پس معلوم کر اے مصدق کہ حضرت

علیہم الرضوان آنچناں است چنانچہ درمیان جمیع فرشتگاں کہ اجمعہم عباد مکرمون و لایعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یومرون ہمہ مرتبہ دارند فاما مرتبہ مہتر جبرئیل و مہتر میکائیل صلوات اللہ علیہما تخصیص است ہمچناں درمیان جملۂ یاران امام آخر زمانؑ کہ کلہم ہمہ بہ منزلتی درجہ دارند لیکن خصوصیت دوجواناں بزبان صاحب الزمانؑ کالشمس عیانست آنجا کہ فرمودند کہ چنانچہ درمیان فرشتگاں مہتر جبرئیل و میکائیل تخصیص ہستند ہمچناں درمیان جملہ یاران ما برادرم سید محمود و برادرم سید خوندمیر تخصیص اند نیز واضح باد کہ چنانکہ مرتبہ جملہ پیغمبران بر حکم آیۃ قرآن تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض فاضل و افضل اند و فضائل اولیاء اللہ ہم بحکم کلام اللہ الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ھم یحزنون ہمہ بزرگ اند لیکن درمیان انبیاء و اولیا فضائل حضرات خاتمین المحمدین ہا النبی والمہدی صلی اللہ علیہما وسلم ظاہر است فکذالک خصایص ایں ہر دو جواناں کہ حضرات سیدین باشند درمیان جملہ یاران مخصوص است کہ حضرت امام علیہ السلام ہر دو سیدان عالی مقام را بہ نبوت و سیر ولایت نسبت فرمودند و در حق یکی

حبیب ذوالجلالؑ کے یہ دونو خلفاءِ ذات تمام مہاجرین علیہم الرضوان میں ایسے ہیں جیسے تمام فرشتوں کے درمیان جو سب کے سب بندگانِ مکرّم ہیں اور کسی امر میں اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ہوتا ہے وہی کئے جاتے ہیں سب کے سب یہ مرتبہ رکھتے ہیں لیکن مہتر جبرئیل اور مہتر میکائیل علیہما السلام کا مرتبہ تخصیص ہے ویسا ہی حضرت امام آخرزماں علیہ السلام کے اصحاب جو سب کے سب ہم بمنزلتی (وہ میرے درجے کے ہیں) کا مرتبہ رکھتے ہیں لیکن ان میں دو جوانوں کی خصوصیت بزبانی صاحب الزمانؑ آفتاب کی طرح عیاں ہے جہاں کہ آنحضرتؑ نے فرمایا ہے کہ جیسا کہ فرشتوں کے درمیان مہتر جبرئیل اور میکائیل مخصوص ہیں ویسا ہی ہمارے سب اصحاب کے درمیان برادرم سید محمود اور برادرم سید خوندمیر مخصوص ہیں نیز واضح ہو کہ جیسا کہ جملہ پیغمبروںؑ کا مرتبہ مطابق حکم آیت قرآن (ترجمۂ آیت) وہ پیغمبر ہیں کہ فضیلت دی ہے ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فاضل و افضل ہیں اور فضائل اولیاء اللہ کے بھی نص کلام اللہ (ترجمۂ آیت) آگاہ رہو کہ جو دوست اللہ کے ہیں ان پر کوئی خوف طاری نہیں ہوتا اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں سے ثابت ہیں اور وہ تمام کے تمام بزرگ ہیں لیکن درمیان سب انبیاء اور اولیاء کے فضائل حضرات خاتمین نبی و مہدی صلی اللہ علیہما وسلم کے ظاہر ہیں ایسے ہی خصوصیات ان دو نوجوانوں کے جو سیدین ہیں جملہ اصحابؓ کے درمیان مخصوص ہیں کیونکہ حضرت

مقام محمد رسول اللہ و در حق دیگرے مقام مہدی صلی اللہ علیہما وسلم بشارت فرمودند چنانچہ ضمناً بالا منقولات بشارات بیان شدہ است پس وقتیکہ فضائل حضرات سیدین رضی اللہ عنہما چنیں باشد پس ثابت و تحقیق شد کہ اگرچہ ایشاں داخل زمرۂ اصحابی کالنجوم اند اما چنانکہ جبرئیل ومیکائیل درمیان فرشتگاں ونبی ومہدی علیہما السلام درمیان پیغمبرائ وآفتاب ومہتاب درمیان ستارگاں وہر دو قطبین درمیان سائر سیارگاں ہستند فہم من فہم اعلم ایہا المصدق ایں فقیر حقیر ذرۂ محتقر راچہ قدرت باشد کہ نعت ایشاں بیان کند چنانکہ درحسب حال وحوصلۂ خویش در نعت ثانی مہدی رضی اللہ عنہ گفتہ شد۔ رباعی ؎

چہ قدرت وطاقت باشد کسی را دربیاں
تا دہد شرح فضائل ثانی مہدی زماں
مدح ذاتش ہم نبیؐ مہدی فرمودہ اند
چوں نص من صلح من آبائہم آیت بداں

و در نعت صدیق مہدی ثانی امیر سید السادات امیر سید خوندمیر رضی اللہ عنہ می گوید رباعی۔ ؎

امام علیہ السلام نے ان دونو سیدین عالیمقام کو خصوصًا سیر نبوت وسیرت ولایت سے منسوب فرمایا ہے ایک کے حق میں مقام محمد رسول اللہ اور دوسرے کے حق میں مقام مہدی علیہما وسلم کی بشارت عطا فرمائی ہے چنانچہ ضمناً اوپر بشارات کے منقولات بیان ہوئے ہیں پس جبکہ فضائل حضرات سیدین رضی اللہ عنہما کے ایسے ہیں تو ثابت اور متحقق ہو گیا کہ یہ دونوں اگرچہ زمرۂ اصحابی کالنجوم میں داخل ہیں لیکن جیسا کہ جبرئیل اور میکائیل تمام فرشتوں کے درمیان اور نبی اور مہدی علیہما السلام تمام پیغمبروں کے درمیان اور آفتاب ومہتاب تمام ستاروں کے درمیان اور ہر دو قطب تمام سیاروں کے درمیان مخصوص ہیں ویسا ہی سب صحابہ میں سیدین بھی ہیں سمجھنے والا ہی اس کو سمجھے گا جان اے مصدق یہ فقیر حقیر ذرہ ناچیز کی کیا قدرت ہے کہ ان کی نعت بیان کر سکے چنانچہ اپنے حال اور حوصلہ کے مطابق حضرت ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کی نعت میں کہا ہے ؎

(ترجمہ رباعی)

ہے کسے یہ قدرت وطاقت میسر دربیاں
تا کرے شرح فضائل ثانیِ مہدی عیاں
مدح اُسکی خود نبیؐ مہدی ہی نے فرمائی ہے،
نصِ من صلح مِن آبا سے عیاں ہے اسکی شاں

اور صدیق مہدی علیہ السلام ثانی امیر سید السادات امیر سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کی نعت میں یہ رباعی کہی گئی ہے۔ ؎

عاجزم از ثنائے خوندمیر
چوں نعتش گفت علیم و خبیر
ہم نبی و مہدی فرمودہ اند
ہمچوں نص قاطع سلطان نصیر

القصہ واضح باد کہ قصہ آمدن بندگی میاں رضی اللہ عنہ و مشرف شدن بشرف ملاقات صاحب الزمانؑ و کیفیت آں درباب پانزدہم ایں کتاب شواہد الولایت بیان کردہ شدہ است و نیز شرح بشارات و عنایات آں ذات عالی درجات از طرف امام الکائنات علیہ السلام والصلوٰۃ صدور یافتہ است ہم درباب بست و ششم و درباب بست و ہفتم بیان شدہ است فاما اکنوں بطریق مختصر از روی قصہ خلافت آنحضرتؓ و معاملہ قتال آں صدیق ولایت بگوش ہوش بشنو و دریاب لان فی ذالک القصص لآیات واضحات لاولی الالباب معلوم باد کہ بعد از عرس دہمی روز حضرت خاتم ولایت محمدی بندگی میاں رضی اللہ عنہ بحکم رخصت ولی نعمت خود بہ طرف گجرات روانہ شدند و باتفاق ثانی مہدی رضی اللہ عنہ متوجہ ہندوستان گشتہ اند القصہ درینجا قصہا بسیار درکتاب حدیقۃ الحقائق حقیقۃ الدقائق کہ

مجھ سے ہو کیونکر ثنائے خوندمیر
جب کہے نعت اُسکی علیم و خبیر
خود نبیؐ مہدیؑ ہی نے فرمایا ہے
نصِ قاطع مثلِ سُلطان نصیر

قصہ مختصر یہ ہے واضح ہو کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے آنے اور حضرت امام صاحب الزماں علیہ السلام کی ملاقات کے شرف سے مشرف ہونیکے واقعات اور آنحضرتؑ سے ملاقات کی کیفیت اس کتاب شواہد الولایت کے پندرھویں باب میں بیان کی گئی ہے نیز حضرت امام کائنات علیہ السلام کی طرف سے اُس ذاتِ عالی درجات کے حق میں جو بشارتیں صدور میں آئیں اور جو عنایتیں ظہور پذیر ہوئیں وہ بھی چھبیسویں اور ستائیسویں باب میں بیان ہوئی ہیں لیکن اب مختصر طور پر آنحضرتؓ کی خلافت کا قصہ اور اُس صدیق ولایت کے معاملہ قتال کا حال سنو اور بخوبی سُنکر باخبر ہو جاؤ، کیونکہ انہی قصوں میں کھلی نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے معلوم ہو کہ حضرت خاتم ولایت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دسویں روز کے عرس کے بعد بندگی میاں رضی اللہ عنہ آنحضرت خداوند نعمت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معاملہ میں حکم رخصت پاکر گجرات کی طرف روانہ ہوئے اور حضرت ثانیِ مہدیؓ کے اتفاق رائے سے ہندوستان کی طرف متوجہ ہوئے حاصل کلام یہاں ذکر کے قابل بہت واقعات ہیں جو کتاب حدیقۃ الحقائق حقیقۃ الدقائق میں جو بندگی میاںؓ کے پورے

درمولود وقتال بندگی میاں کتاب است یک بیک نوشتہ شدہ است از اں جملہ قصہ ملاقات میاں قاضی خاں و بی بی شکر خاتوں و ملک عبداللہ از و دریجا واقع شدہ است و در صحبت بندگی میاںؓ ماندہ اند و برحمت حق پیوستند و اول بار بندگی میاںؓ از ملک خراسان کہ آمدند عنقریب پیراں پٹن در دیہ کامل پور اقامت فرمودند چنانچہ کرت اولیٰ حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام جملہ امت خاص و عام را بہ طرف لقاء ملک العلام بر طریقہ متابعت خاص سنت النبی علیہ السلام با دعوی مہدیت با علامات تمام دعوت کردہ بودند ہمچناں کرت اخری حضرت صدیق امام نظیر دی باخلاق الکمال والتمام یعنی بندگی میاں رضی اللہ عنہ بقوۃ اللہ خلق اللہ را سوی لقاء اللہ بامر مہدویت حضرت خلیفۃ اللہ دعوت کردہ اند و اجماع اکثر خلق اللہ کہ از صحبت و تربیت مہدی مراد اللہ باز ماندہ بودند آمدہ اند و صحبت بندگی میاں اختیار کردہ اند و تربیت و تلقین آں ثانی امیر شدند علی الخصوص جماعت حمیدہ خصال و زرار باریوال مخصوص منقاد شدند و تسلیم گشتہ اند و اکثر ایشاں ترک دنیا و ما فیہا نمودہ بشرف صحبت صدیق ولایت مشرف شدہ اند و

احوال اور معاملۂ قتال کے بیان میں ہے اوّل سے آخر تک لکھے گئے ہیں منجملہ ان کے قصہ ملاقات میاں قاضی خاں، بی بی شکر خاتوں اور ملک عبداللہ کا ہے جو اسی کتاب میں سے اس جگہ لکھا گیا ہے کہ یہ تینوں بندگی میاںؓ ہی کی صحبت میں رہے اور یہیں انتقال کئے بندگی میاںؓ نے خراسان سے آکر اولاً شہر پیراں پٹن کے قریب قریہ کامل پور میں قیام فرمایا جسطرح کہ اولاً حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام نے جملہ امت کے خاص و عام کو دیدارِ خداوند علام کی طرف بطریق متابعت خاص سنت نبی علیہ السلام مع دعویٰ مہدیت پوری نشانیوں کے اظہار کے ساتھ دعوت فرمائی تھی ویسا ہی بارِ دیگر حضرت صدیق و نظیر امامؑ بہ اخلاق کمال و تمام یعنے بندگی میاں رضی اللہ عنہ بھی اللہ کی قوت سے خلق اللہ کو اللہ کے دیدار کی طرف اور حضرت خلیفۃ اللہ کی مہدیت کی تصدیق کی طرف دعوت کئے اور بہت سارے لوگ جو حضرت مہدی مراد اللہ کی صحبت اور تربیت سے محروم رہ گئے تھے بندگی میاںؓ کی صحبت اختیار کئے اور اُس ثانی امیرؓ ہی سے تربیت و تلقین ہوئے خصوصاً جماعت حمیدہ خصال وزرار باریوال کے افراد مطیع و منقاد اور گرویدہ ہو گئے ان میں سے اکثر دنیا و ما فیہا کو چھوڑ کر صدیق ولایت کی صحبت کے شرف سے مشرف ہوئے علیہم الرضوان، اور ان کے سوائے ہزار ہا اشخاص نے حضرت امام علی التحقیق کی تصدیق

غیر از ایشان علیہم الرضوان ہزار در ہزار تصدیق امام علی التحقیق کردہ ترک دنیا اختیار نمودہ اند اگر قصۂ ہر یک نوشتہ می شود تا عبارت دراز می گردد و دریں باب عارفے از زمرۂ اولوا الالباب اصحاب حضرت مہدی سروری لقبہٗ مہری میفرماید ؎

حمد و شکر بے عدد حق را کہ بعد از ذاتِ او
بر رہ ادعو الی اللہ خلق رہبر یافتہ
تا کہ ذات مہدی اندر مسند خلوت نشست
بر صفاتش خواست ذاتت فضل و مفخر یافتہ

القصہ چوں در ملک گجرات از ذات صدیق امام الکائنات تصدیق امام علی التحقیق و غلغلۂ آمد و گذشتن مہدی موعود صحیح و ثابت شدہ تازہ گشت ہماں چہار صفت ذات کہ ہجرت و ایذا در راہ خدا دوبارہ براں ذات مہدی صفات وقوع یافت تا بحدیکہ بست و ہفت جا اخراج اختیار کردند آخر الامر ہماں علمار نادر شیرانِ ظلمت پرست بہ سلطان نامظفر نوشتند کہ میاں سید خوندمیر قصدِ ملک گیری دارند و بر سر خود آفتاب گیری گرفتہ اند اکنوں چتر شاہی خواہند گرفت اگر زود فکر معاملۂ ایشاں کنی خوب است و گرنہ ملک گجرات از دست خود رفتہ بدانی پس نامظفر گفت کہ چہ باید کرد ملایاں گفتند کہ ایشاں را از ملک بیروں باید کرد اگر بیروں نہ روند ایشاں

کی اور ترک دنیا کی زندگی اختیار کی اگر ان میں سے ہر ایک کے احوال لکھے جائیں تو عبارت بہت دراز ہو جاتی ہے اس باب میں ایک عارف جو زمرۂ اولو الالباب اصحاب حضرت مہدیؑ سے سروری ہیں جن کا لقب مہری رضؓ ہیں فرماتے ہیں۔ (ترجمہ ابیات)

حمد و شکرِ بے شمار حق کا کہ بعدِ امام حقؑ
داعئِ دیدارِ خالق خلق کو رہبر ملا
ذاتِ مہدیؑ مسندِ خلوت میں ہے جب سے نہاں
ہم صفت مہدیؑ کا ہے تو فضل و فخر یافتہ

حاصل کلام جب ملک گجرات میں بصدیق امام الکائناتؑ کی ذات سے امام علی التحقیقؓ کی تصدیق اور مہدی موعودؑ کی آمد و گذشت کا چرچا صحیح و ثابت اور تازہ ہوا تو پھر وہی چاروں صفتیں ذات حضرت مہدیؑ کی جو راہِ خدا میں ہجرت و ایذاء و اخراج و قتال کی تھیں دوبارہ اس ذاتِ مہدی صفات کو پیش آئیں یہاں تک کہ ستائیس جگہ سے منکرین نے آنحضرتؓ کا اخراج کیا آخر کار انہی علماءِ سوءِ خفاش صفت پرستارانِ ظلمت نے سلطان نامظفر کو لکھا کہ میاں سیدؓ خوندمیر ملک پر قابض ہونا چاہتے ہیں آفتاب گیری اپنے سر پر لئے ہیں اب تاجِ شاہی کے خواہاں ہیں اگر تو جلد ان کے معاملہ کی فکر کرے تو خوب ہے ورنہ ملکِ گجرات تو جان لے کہ تیرے ہاتھ سے نکل جائے گا پس نامظفر نے کہا کہ کیا تدبیر کرنی چاہیئے؟ ملاؤں نے کہا کہ ان کو اپنے ملک سے باہر کرنا چاہیئے اگر باہر نہ ہوں تو ان کو قتل کرنا چاہیئے

را قتل باید رسانید پس فرمان بادشاه
بے ایمان در باب اخراج مستعد کرده نزدیک
بندگی میاں فرستاده اند بندگی میاں
درہماں ساعت برحکم متابعتِ متبوع و متبوع
متبوع صلی اللہ علیہما وسلم ہجرت و اخراج
و ایذارِ ظالماں اختیار کرده اند و در مدتِ خلافت
بست و ہفت جا اخراج اختیار کرده اند و در زمین شورستان
که در زمین جھالاور بود چند روز در انجا مانده اند ہم در انجا
فرمان اخراج آمد در ینجا بندگی میاں فرمودند که
خوب یک قطعہ زمین از آن خدای تعالیٰ
بنمائید که در انجا بندگان خدا در بندگی
وے مشغول شوند منکراں جواب دادند که
ہمہ زمین خدائے تعالیٰ مارا داده است
شما در زمین ما نباشید بندگی میاں رضؓ
فرمودند که زمین که چیزی حاصل می شود
شما بگیرید و ایں زمین شورستان که ہیچ
حاصل و محصول نمی آید خدائے تعالیٰ مارا
داده است و ایں جماعت منکراں که
برای اخراج آمده بودند بحضور بادشاه
رفته انچه ماجرا گذشتہ بود گفته اند و فتنہ
انگیختہ اند که میاں سید خوندمیر
چنیں گفته اند چنیں دعوی بادشاہی و
ملک گیری نموده اند ملایاں ہمیں معاملہ
را دست آویز کرده پیش بادشاه ظالم
فریادی شده عرض رسانیده اند که اے

پس بادشاہ بے ایمان کا فرمان اخراج کے بارے
میں لکھوا کر بندگی میاںؓ کے پاس بھیجے بندگی میاںؓ
نے اُسی وقت اپنے متبوع امام مہدی موعودؑ اور متبوع
کے متبوع حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہما وسلم کی
متابعت کے مطابق راہِ خدا میں ہجرت اور ظالموں کی
ایذا رسانی کو اختیار فرمایا اور اپنی خلافت کی مدت
میں جملہ ستائیس مقامات سے نکالے گئے یہاں تک کہ
جھالاور کے علاقہ میں ایک بنجر زمین تھی وہاں بھی چند
روز جا کر رہے جب وہاں اخراج کا حکم آیا تو اس جگہ
بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ اچھی بات ہے زمین کا کوئی
ایک قطعہ ایسا دکھلاؤ جو خالص خدائے تعالیٰ کا ہوتا
کہ بندگانِ خدا وہیں رہ کر خدا کی بندگی میں مشغول ہوں
منکرین نے جواب دیا کہ خدائے تعالیٰ نے تمام زمین ہم
کو دے دی ہے تم ہماری زمین پر مت رہو بندگی
میاںؓ نے فرمایا کہ جس زمین سے کچھ حاصل ہوتا ہے تم
لے لو اور یہ زمین جو بنجر ہے جس کا کوئی حاصل و محصول
نہیں ہے خدائے تعالیٰ نے ہم کو دی ہے بندگی میاںؓ
کا یہ فرمان سُنکر منکرین نے جو اخراج کے لئے آئے
تھے بادشاہ کے پاس جا کر سب ماجرا بیان
کیا اور فتنہ برپا کرنے لگے کہ میاں سید خوندمیر
نے ایسا کہا ہے اور اسطرح بادشاہی اور ملک گیری
کا دعویٰ کیا ہے ملاؤں نے اسی معاملہ کو دستاویز
بنا کر ظالم بادشاہ کے پاس فریاد کی معروضہ کیا کہ
اے بادشاہ عالم پناہ اب تک گجرات تیرے قبضہ
سے جا چکا اب تو بخوبی جان لے کہ میاں سید خوندمیرؓ

شاه عالم اکنوں ملک گجرات از تصرف
خود رفتہ بداں کہ میاں سید خوندمیر دعوی
ملک گیری کردہ اند و فکر بادشاہی دارند
اگر عقل داری و باہوش ہستی زود فکر ایں کار
باید کرد و تدبیر ایں مہم باید دید و گرنہ ملک
گجرات از دست رفتہ است تو دانی در ینجا
آں ظالم لعین ثانی یزید ہمیں ترسیدہ
بانہایت در اندام آں پلید لرزہ افتادہ
دو سہ بار لشکر بسیار بے شمار فرستادہ
بود فاما چوں نزدیک دائرہ بندگی میاں
رضی اللہ رسیدند طاقت جنگ نہ داشتہ
اند بطریق حیلہ و مکر گریختہ اند و چنیں
می گفتند کہ شما از دائرہ بیروں شوید و باز
بیائید ما بحضور بادشاہ میگوئیم کہ اوشاں
را بیروں کردہ آمدیم القصہ ذات مہدی
صفات بندگی میاں را ملک پیارا مٹھا بہ
سعی تمام از زمین شورستان در مقام دیہ
کھانبیل آوردہ اند و بندگی میاں پنجسال
در انجا اقامت فرمودہ اند و اظہار کلمۃ اللہ العلیٰ
کہ ثبوت حجت مہدویت خاتم الاولیاء
بود اظہار نمودہ اند کہ قصہا ر بسیار در قتال
نامہ آنحضرت یک بیک نوشتہ شدہ است
و بعد از رحلت ملک پیارا نامزدے بزرگ
کہ لشکر بسیار بالعین الملک سردار مردار
خوار نگوفار فرستادہ است و شہادت

تیرے علاقہ پر قابض ہونے کا دعویٰ کیا ہے بادشاہی
حاصل کرنے کی فکر میں ہیں اگر تو عقل و ہوش رکھتا ہے
تو جلد اس کام کی فکر تجھے لازم ہے اور تدبیر اس مہم کی
سوچنی چاہیئے ورنہ تو جان لے کہ ملک گجرات تیرے ہاتھ
سے جا چکا اس فریاد کو سُنکر وہ ظالم و لعین ثانی یزید
بیحد خائف ہوا اس پلید کے جسم میں کپکپی پڑ گئی۔
دو تین دفعہ اس نے بڑے بڑے لشکر تیار کر کے بھیجے
لیکن جب وہ بندگی میاںؓ کے دائرے کے قریب پہنچے
تو جنگ کی طاقت نہ پا کر حیلہ و مکر سے گریزاں ہوئے
بندگی میاںؓ کے پاس آکر انہوں نے صرف یہی کہا کہ
آپ دائرے سے باہر ہو کر پھر واپس آجائیے ہم بادشاہ
سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کو نکال کر آئے ہیں،
قصہ مختصر یہ کہ ذات مہدیؑ صفات بندگی میاںؓ کو
ملک پیارا مٹھا نے بڑی کوشش کے ساتھ اس
شورستان کے علاقہ سے مقام کھانبیل میں لاکر ٹھہرایا
یہاں بندگی میاںؓ کا قیام پانچ سال رہا کلمۂ حق کا اظہار
جو حضرت خاتم الاولیاء کی مہدیت کی حجت کا ثبوت تھا
آشکارا فرماتے رہے جسکے بہت سارے واقعات
آنحضرتؓ کے قتال نامہ میں اوّل سے آخر تک لکھے
گئے ہیں اور ملک پیارا کی رحلت کے بعد ایک بڑی
جنگ کا تہیہ کر کے ایک بہت بڑا لشکر گجرات
کے بادشاہ نے بھیجا جس کا سردار مردار خوار لعین الملک
نائیکار بنایا گیا تھا اسطرح سے حضرت سید الشہداءؓ کی
شہادت واقع ہوئی خلاصۂ کلام یہ کہ بندگی میاںؓ
کی شہادت اسطرح ہوئی کہ جب لشکر لعین تیسری بار

حضرت سید الشہداء روی نمودہ است
حاصل القصہ شہادت بندگی میاںؒ عنہ
چناں بودہ است کہ چوں لشکر لعین سوم بار
تعین شدہ است ومعاملۂ قتال قاتلوا وقتلوا
از خدائے تعالیٰ واز رسول واز مہدی صلی
اللہ علیہما وسلم بحکم القطع محقق ومقرر شدہ بود
بنا بر بندگی میاںؒ فرمودہ اند کہ چوں
درطرف لشکر اعدا سواراں ہستند وایں
جماعت فقیراں پیادہ اند جنگ میسرنمی شود
دھکۂ اسپ راہم اسپ می باید تا کارزار
میسر آید تا شصت عدد اسپ خرید کردہ اندو
درا استعداد کارزار موعودِ پروردگار باشوق
بسیار مشغول شدہ انتظار لشکر اہل انکار مید
اشتند تا بحدیکہ فرمودہ بودند کہ ہر کہ خبر لشکر
بیارد کہ درویہ کھاریال مال رسیدہ است
دہن آنکس پر نبات می کنم
نقلست کہ چوں لشکر منکراں بموضع
کھاریال رسید امیر سید جلال وامیر سید
حسین کہ یکے پسر کلاں آنحضرت دوم
برادر زادہ درحال دواں آمدہ خبر رسانیدہ
اند کہ اباجی مژدہ است کہ لشکر منکراں بہ
کھاریال آمد بندگی میاں بسیار خوشحال
شدہ گفتہ اند کہ الحمد للہ علامات صدق سخن
حضرت امام آخر زماںؑ پیدا شدہ وہادن
دستہ طلبیدہ نبات بدست خود

متعین ہوا اور معاملہ قتال مطابق حکم قاتلوا وقتلوا
خدائے تعالیٰ کی طرف سے اور رسول ومہدی صلی
اللہ علیہما وسلم کی طرف سے قطعی طور پر ثابت اور مقرر
ہو چکا تو اس بناء پر بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ جب
دشمن کی طرف لشکر میں سوار ہیں اور ہماری جماعت
میں فقراء سب پیادے ہیں تو جنگ میں دشواری
ہے گھوڑے کے دھکہ کو گھوڑا ہی چاہیے تب لڑائی
آسان ہوگی اس لئے بندگی میاںؒ نے ساٹھ
گھوڑے خریدے اور خدا کی طرف سے وعدہ کئے
ہوئے جنگ کی تیاری میں بہ شوق تمام مشغول ہو کر
لشکر اہل انکار کا انتظار فرمانے لگے اس حد تک کہ
آنحضرتؒ نے فرمادیا تھا کہ جو کوئی یہ خبر لائے گا
لشکر موضع کھاریال میں پہنچا تو امیر سید جلال فرزند
کلاں آنحضرتؑ کے اور امیر سید حسن بھتیجے
آنحضرتؒ کے دوڑ کر آئے اور یہ خبر پہنچائے کہ ابا
جی خوش خبری ہے کہ منکروں کا لشکر کھاریال آپہنچا
بندگی میاںؒ اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئے
اور فرمائے کہ اللہ کا شکر ہے حضرت امام آخر زماں
علیہ السلام کی بات سچ ہونیکی علامتیں پیدا ہوگئیں
پھر ہادن دستہ منگوا کر مصری اپنے دستِ مبارک
سے پیس کر دونوں فرزندوں کے منہ مصری سے
بھر دیئے اور بہت خوش ہوئے نقل ہے کہ بندگی
میاںؒ نے دائرے میں یہ حکم سنادیا تھا کہ جس کسی کو
یہاں سے جانا ہے جنگ سے تین روز پہلے

ساتیده دهن مبارک هردو فرزند دلبند از نبات پر کرده اند و شادی نموده اند **نقلست** که بندگی میانؓ در دائره خود حکم فرموده بودند که هر که رفتنی است پیش از سه روز برویده هر که بعد از سه روزمی رود بنده حکم منافقی دیر امیکنم بعد از سه روز حکم کرده کرات و مرات فرموده اند که از طرف حق تعالیٰ بروح نبی و مهدی صلی اللہ علیهما وسلم اجمعین معلوم می شود که هر که درین دائره تو عاکف و زائر زن و مرد صغیر و کبیر بخشیده شده اند تا بحدیکه بچه که در رحم مادر جان داشته باشد بخشیده شود حکم این جمله که در آن وقت حاضر بودند ایشان را بدری لقب نهاده اند **نقلست** که چون خواهران دائره عرض کردند که میاں جی همیشه خبر شهادت ذات مبارک که میدهند و آنچه می فرمایند لاشک شدنی است ما را چه حکم است جواب فرمودند که اگر ظالمان شما را بند کرده به بند شما برویدو کار بندگی به خاطر خوشحالی کنید مگر شانه در سر و سرمه در چشم نکشید زیرا که بنده را آنچنین آرزو است که در روز قیامت چنین فرمایند که آن گروه مرا بیارید که در دار دنیا بنام ما در بازار و کوچه بند افتاده بودند لیکن من بعد ذالک ساعتی توقف کرده فرموده اند که آنچه گفتیم آرزوئے خود گفتیم فاما فرمان حق تعالیٰ چنین می شود که اے سید خوندمیر جمله اهل و عیال تو در دامن ما بنه و تو امانت ما ادا کن و بنده همه اهل و عیال خود در دامن حق تعالیٰ نهادیم و بوی سپردیم

چلے جائے جو بعد ان تین روز کے جائے اس پر بندہ منافقی کا حکم کرے گا جب تین ہی دن باقی رہ گئے تو بندگی میاںؓ نے کئی بار حکم فرمایا کہ حق تعالیٰ کی طرف سے اور نبی اور مہدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ارواح سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی تیرے دائرے میں ساکن ہے یا مسافر ہے مرد ہو کہ عورت چھوٹا ہو کہ بڑا سب کے سب بخشے گئے ہیں حتیٰ کہ ماں کے رحم میں جس بچے میں جان پڑ چکی ہے وہ بھی بخشا گیا یہ حکم اُن تمام کے حق میں جو حاضر تھے میاںؓ نے فرمایا اور ان کا لقب بدری قرار دیا **نقل** ہے کہ جب دائرے کی بہنوں نے عرض کیا کہ میاں جی! آپ ہمیشہ اپنی ذات مبارک کی شہادت کی خبر دیتے ہیں اور جو کچھ فرماتے ہیں بلاشک ہونے والا ہے پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے تو بندگی میاں نے جواب میں فرمایا کہ اگر ظالم تم کو قید کر کے لے جائیں تو تم جاؤ اور جو محنت مشقت تم پر پڑے خوشحالی سے برداشت کرو مگر سروں میں کنگی مت کیا کرو اور سرمہ نہ لگایا کرو بندے کو یہ آرزو ہے کہ قیامت کے دن حق تعالیٰ کا یہ فرمان ہو کہ ہمارے اس گروہ کو لاؤ جو دنیا میں ہمارے نام پر کوچہ و بازار میں قید و بند اُٹھایا ہے لیکن اسطرح فرما کر تھوڑی دیر خاموش رہ کر بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ جو کچھ میں نے کہا اپنی آرزو کا اظہار کیا لیکن حق تعالیٰ کا فرمان اسطرح ہوتا ہے کہ اے سید خوندمیر تو اپنے اہل عیال کو ہمارے دامن میں رکھ چھوڑ اور تو ہماری امانت ادا کر یہ بندہ اپنے تمام اہل عیال کو حق تعالیٰ کے

اگر ایں معلومات بندہ تحقیق باشد گرد سم اسپ دشمن بشما نمی رسد و از نظر دشمناں نگاہ می دارد ہیچ غم مخورید و دلگیر مشوید و اگر ظالماں بہ طرف شما قصد آمدن می کنند شما مشت خاک بہ طرف ایشاں اندازید کہ ایشاں را خدائے تعالیٰ مقہور می گرداند نیز **نقلست** کہ بندگی میاں فرمودند کہ منکراں چنیں دانستند کہ ایں جماعت اقل قلیل را دور کنند فاما تحقیق دانید کہ تا آنکہ سر ایں بندہ بر تن بندہ است نام مہدیؑ گفتن اندک ملاحظہ است چوں مشتے خاک از خونِ بندہ تر می شود شہر بہ شہر کوچہ بکوچہ نام مہدیؑ گفتہ می شود بلا ملاحظہ دیگر آں کہ ایں جماعت کہ ضعیف و اندک اند روز بروز قوی و بسیار می شود و از منکراں بادشاہ و اولادِ او و امراء و اولادِ شاں و علما و اولادِ شاں و مشائخ و اولادِ شاں کہ داخل فتویٰ بودند عزت ایشاں برود و در ولایت خود خوار و بے مقدار می شوند روز بروز از وجود بعدم باز می گردند اگر چنیں واقع شود تحقیق ایں بندہ ایں کار را از معلومات خدائے و رسول و مہدی کردہ است و اگر چنیں نشد بدانید کہ بندہ بگفتہ ہوائی نفس خود کار کردہ است دریں جا قصہ دراز است کہ در قتال نامہ یک بیک گفتہ

دامن میں رکھا اور حق تعالیٰ کے حوالے کیا ہے اگر بندے کے یہ معلومات حقیقت رکھتے ہیں تو دشمن کے گھوڑوں کی گرد بھی تم کو نہیں پہنچے گی۔ خدائے تعالیٰ تم کو دشمن کی نظر سے محفوظ رکھے گا کوئی غم مت کرو آزردہ خاطر نہ رہو اگر ظالم تمہاری طرف آنے کا ارادہ کریں تو تم مٹھی بھر خاک ان کی طرف پھینک دو اسی سے خدائے تعالیٰ ان کو مغلوب کرے گا نیز **نقل** ہے کہ بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ منکرین یہ سمجھ رکھے ہیں کہ یہ جماعت بالکل تھوڑی ہے اسکو نابود کردیں گے لیکن تحقیق کے ساتھ جانے رہو جب تک اس بندے کا سر تن پر ہے نام مہدیؑ لینے میں عوام کو ذرا توقف ہو رہا ہے جب ایک مٹھی بھر خاک بندے کے خون سے تر ہو جائیگی تو شہر بہ شہر کوچہ بہ کوچہ نام مہدیؑ بے خوف و خطر لیا جائیگا نیز یہ جماعت جو ضعیف اور کم تعداد میں ہے روز بروز قوی اور کثیر ہوتی جائیگی اور منکرین میں بادشاہ اور انکی اولاد امراء اور انکی اولاد علماء و مشائخین اور ان کی اولاد جو بھی اس قتل ناحق کے فتوے میں داخل تھے ان کی عزت جائے گی اور اسی ولایت میں ذلیل و خوار ہو کر رہیں گے اور دن بہ دن فنا کی گھاٹ اترتے جائیں گے اگر ایسا ہو تو تحقیق سے جاننا کہ بندے نے یہ کام خدا و رسول و مہدی علیہما السلام کی طرف سے معلومات پاکر کیا اور اگر ایسا نہ ہو تو جان لو کہ بندے کا یہ کام خواہشِ نفس کی بناء پر ہوا یہاں قصہ دراز ہے جو قتال نامہ میں ابتدا سے آخر تک بیان کیا گیا ہے قصہ مختصر

شده است القصه عدد حزب الله شصت اسوار
بلا سلاح وسامان وعدد حزب الشیطان شانزده
هزار اسوار خلاصۂ لشکر گجرات ووراء امراء
وزرار لشکر لعین الملک ووراء پیادگان وچهار
هزار حبشی گرز بردار وپیلها بسیار وبے شمار بودند
آخر الامر در نہصد سی سال من بعد المهدی
علیہ السلام بست سال در ماه شوال بتاریخ
دوازدہم ماه مذکور جنگ اول کہ روز قاتلوا
است وقوع یافت وفتح مصدقاں وہزیمت
منکراں صدور گشت واز طرف منکراں یکهزار
وچہار صد اسوار سلح پوش بجہنم رسیده اند وباقی
سوار وپیادگاں را شمار وحساب بنود کہ کشتہ
شده بود وبہ طرف مصدقاں چہل وچہار تن
کہ پیادگاں بودند شہید شدند وجان بجاناں با
شوق وعشق سپردند کہ اسامی ایشاں مشہور
است ودر قتالنامہ نوشتہ شدہ است بواسطہ
تطویل شدن عبارت دریں جا مرقوم نگشت
رضوان اللہ علیہم اجمعین القصہ در ینجا قصہا
ونقلہا بسیار است فی الحاصل در جنگ اول
اچشم مبارک بندگی میاںؓ تیر رسیدہ بود
از مدفون گنج شہیداں بندگی میاں بہ فرمان
خدائے تعالیٰ بمعلومات روح رسول اللہ
ومہدی علیہما السلام از موضع کھانبیل بموضع
سدراسن انتقال فرمودہ بودند کہ درمیان
مفاصلہ دوازدہ کروہ دارد و لشکر

اس اللہ کے لشکر کے سوار گنتی میں ساٹھ تھے نہتے
اور بے سامان تھے اور شیطان کے لشکر کے سوار گنتی
میں سولہ ہزار جو لشکر گجرات سے منتخب تھے امراء
گجرات کے علاوہ اور لعین الملک کے لشکر کے علاوہ
اوران کے ساتھ والے پیادوں کے علاوہ چار ہزار
حبشی گرز بردار اور بیشمار ہاتھی اس لشکر میں تھے آخر
کار ۹۳۰ھ نوسوتیس میں حضرت مہدی علیہ السلام
کے وصال کے بیس سال بعد ماہ شوال کی بارہ تاریخ
کو پہلی جنگ جو روز قاتلوا کی جنگ تھی وقوع میں آئی
مصدقوں کی فتح رہی اور منکروں کو شکست کا سامنا ہوا
اور منکروں کی طرف چودہ سو سوار مسلح پوش جہنم رسید
ہوئے اور بھی سوار اور پیادے بے شمار وبے حساب
مارے گئے مصدقوں میں سے چوالیس پیادے شہید
ہوئے اپنی جانیں شوق وعشق کے ساتھ جاناں کے
حوالے کیئے جن کے نام مشہور ہیں اور قتال نامہ میں
مذکور ہیں درازئ عبارت کے اندیشہ سے یہاں نہیں
لکھے گئے رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔ یہاں کے قصے
اور نقول بہت ہیں خلاصہ کلام یہ کہ پہلی جنگ میں
بندگی میاںؓ کی چشم مبارک میں ایک تیر لگا تھا گنج
شہداء کے دفن کے بعد بہ فرمان خدائے تعالیٰ روح
رسول اللہ اور مہدی علیہما السلام سے معلوم کر کے
بندگی میاں موضع کھانبیل سے موضع سدراسن میں
منتقل ہوئے ان دونوں مواضع کا درمیانی فاصلہ بارہ
کوس ہے اور منکرین کا لشکر جو پچیس کوس آگے فرار
ہو چکا تھا بادشاہ ظالم نا مظفر کے تاکیدی حکم

منکراں بست و پنج کرده گریخته بودند بر حکم تاکید بادشاه ظالم لشکر منکراں با استعداد تمام و لشکر بے عدد بازگشت کرده آمده در میدان سدراسن جنگ قتلوا میکردند و در روز جمعه چهاردهم ماه شوال سنه مذکور شهادت بندگی میاں رضی با پنجاه و چهار کس یافتند و موعود حق مقرر و محقق ساختند چنانچه محققی می گوید ؎

حجت مهدی بر و گشته تمام

و بعد از شهادت منکراں پشیماں شده روئے خود سیاه کرده پیش ظالم بے ایمان یزید زماں هفت سر مبارک برده اند و بندگی ملک مدفون شهدا کرده و قبر مبارک میاں جدا کرده اند و قبر امیر سید عطن و ملک حماد و امیر سید جلال جداگانه کرده اند که اسامی ایشاں همه در قتال نامه مسطور گشته است و آنچه فرموده بندگی میاں بود یک بیک ظهور یافته است که ایشاں نخواهد رسید و بعد از چند روز فقرا ایں قوم با فراغ جا بجا در عبادت حق و یاد خدا مستغرق گشتند همچناں از نصرت حق تا قیام قیامت خواهند بود و دشمناں در قلیل الایام بقهر قهار مقهور شدند آری جمله وعدها آنحضرت چنانچه خبر داده بودند همچناں وقوع یافت رضی الله تعالیٰ عنه۔

کی بنا پر بار دیگر پوری تیاری کے ساتھ بے شمار سوار پیادوں کو لیکر واپس آیا اور میدان سُدراسن میں قُتِلُوا کی جنگ واقع ہوئی بروز جمعہ بتاریخ ۱۴ ماہ شوال سنہ ۹۳۰ھ بندگی میاں رضی چوّن اشخاص کے ساتھ شہادت پائے اور وعدۂ حق کو مقرر و ثابت فرمائے چنانچہ اس بارے میں ایک محقق فرماتے ہیں ؎

حجت مہدی ہوئی اس پر تمام

بعد اس واقعہ شہادت کے منکرین پشیمان ہوکر اپنے کالے منہ لیکر ظالم و بے ایمان یزید زماں کے پاس سات سر مبارک شہداء کے کاٹ کر لیگئے بندگی ملک الہداد رضی نے شہداء کو دفن کیا بندگی میاں رضی کی قبر مبارک جدا بنائی اور امیر سید عطن ملک حماد اور امیر سید جلال کی قبریں بھی جدا بنائیں اور سب شہیدوں کے اسماء قتال نامہ میں لکھے گئے ہیں اور جو کچھ بندگی میاں رضی نے فرمایا تھا اول سے آخر تک اس کا ظہور ہوا، چنانچہ میاں رضی نے فرمایا تھا کہ ان ظالموں سے اہل دائرہ کو کوئی ایذا نہیں پہنچے گی اور چند روز کے بعد اس قوم کے فقرا جا بجا حق تعالیٰ کی عبادت میں اور یادِ حق تعالیٰ میں مستغرق رہے اسی طرح حق کی نصرت قیامت قایم ہونے تک ہوتی رہے گی، دین خدا کے دشمن تھوڑی ہی مدت میں خداوند قہار کے قہر سے مغلوب ہوئے بے شک جن جن باتوں کا وعدہ آنحضرت رضی نے فرمایا اور جن امور کی خبر دی تھی سب وقوع میں آئے اسی طرح جسطرح کہ آنحضرت رضی نے فرمایا تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

باب سی وهفتم

در بیان خلافت مرشد الارشاد بندگی ملک الہداد رضی اللہ عنہ ابن ملک احمد باریوال که سر حلقہ تابعان مہاجران امام آخر زمانؑ علیہم الرضوان اوست وقصہا اخراج و ایذا دشمنان و فقر و فاقہ و قصہ رجوع مہاجران مہدی علیہ السلام از مخالفت که با صدیق مہدی علیہ السلام کرده بودند که درین رجوع یک خصوصیت عظیم از خصائص بندگی ملک است رضی اللہ عنہ وملائم آں معلوم باد که بندگی ملک صاحب الارشاد را خطاب از طرف ملک المہیمن عبد المومن است ولقب آنحضرتؓ بزبان اصحابؓ مہدیؑ شاہد ہدیٰ است از اولاد امیر المومنین ابابکر صدیق اند رضی اللہ عنہ و امرا از امرایان کلان سلطان گجرات بودند ودر انزماں که حضرت خلیفۃ الرحمانؑ در ملک گجرات قدم سعادت فرموده بودند بندگی ملک بخن برخوردار و بندگی ملک الہداد و بندگی ملک حماد ایں ہر سہ برادراں علیہم الرضوان باذات امام آخر زماںؑ ملاقات کرده تربیت وتلقین شده بودند وچوں بعد از رحلت ذات پیغمبر صفاتؑ بندگی میانؓ باز در ملک گجرات آمدند پس از مدت معین بندگی ملک حماد با اہل خانہ

سینتیسواں باب

مرشد الارشاد بندگی ملک الہداد رضی اللہ عنہ ابن ملک احمد باری اول کی خلافت کے بیان میں جو امام آخر الزماں علیہ السلام کے مہاجرین علیہم الرضوان کے تابعین کے سرگروہ ہوتے ہیں آنحضرتؓ کو دشمنان دین کی جانب سے جو ایذاء اور اخراج کے واقعات پیش آئے اور فقر و فاقہ کے جن مصائب کا سامنا ہوا، اور مہاجرین حضرت مہدی علیہ السلام نے صدیق مہدیؑ بندگی میاںؓ کے ساتھ معاملہ قتال میں جو مخالفت کی تھی اُس مخالفت سے رجوع کرنے کا واقعہ اور دیگر ضروری امور اسی باب میں مذکور ہیں۔

حضرت بندگی ملک الہدادؓ کے سامنے مہاجرین کرامؓ کا اس مخالفت سے رجوع کرنا بندگی ملک کے خصائص میں سے ایک بہت بڑی خصوصیت ہے رضی اللہ عنہ۔ واضح ہو کہ بندگی ملک الہداد صاحب الارشاد کا خطاب خداوند ذو الاحسان کی جانب سے عبد المومن رہا اور آنحضرتؓ کا لقب حضرت مہدیؑ کے صحابہؓ کی زبانی شاہد ہدیٰ رہا آنحضرتؓ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد سے بادشاہ گجرات کے امراء کبار میں سے تھے، جس زمانے میں حضرت خلیفۃ الرحمان مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گجرات تشریف لائے بندگی ملک بخن برخوردار بندگی ملک الہداد اور بندگی ملک حماد یہ تینوں برادر علیہم الرضوان ذات امام

خود ترک دنیا داده واز خویشاوندان انفراد نموده بطرف رحماں از خوشنودی آمدند و بشرف خدمت بندگی میاں مشرف شدند و باہمت و استقامت و ثبات و شوق عالی مرتبت حاصل کرده آخر الامر ہمراه بندگی میاں شہادت یافتند رضی اللہ عنہ چنانچہ بالا ذکر گذشت فاما بندگی ملک الہداد رضی اللہ عنہ چوں مُسن بودند و سن بندگی میاں در حساب ظاہری کمتر بود بنا بر در خاطر مبارک آورده اند کہ چوں پیش بندگی میاں محاسن بنده سفید و محاسن آنحضرت سیاه موافقت نمی نماید البتہ بندگی میاں شاہ نظام صحب کرام حضرت امام اند وہم مُسن اند و صحبت ہم بسیار می دارند صحبت ایشاں باید کرد آخر الامر چوں ترک دنیا داده اند در صحبت بندگی میاں شاہ نظام آمدند چند سال در خدمت شاہ مشار الیہ مانده اند کہ در ینجا قصہا بسیار است القصہ آخر الامر بر حکم معلومات حق تعالیٰ از صحبت بندگی میاں شاہ نظام در صحبت بندگی میاں صدیق امام آمدند چنانچہ نقل است کہ روزے معاملہ دیدند کہ ذات حضرت محمد رسول اللہ و مہدی مراد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در حجرہ

آخر زماںؑ سے ملاقات کا شرف حاصل کر کے تربیت تلقین ہوئے اور جب اُس ذات پیغمبر صفات علیہ السلام کی رحلت واقع ہوئی اور آنحضرتؑ کی رحلت کے بعد بندگی میاںؓ گجرات میں واپس آئے تو ایک مدتِ معین کے بعد بندگی ملک حماد نے مع اپنی اہل خانہ کے ترکِ دنیا کیا سب عزیز و اقارب سے علیحدہ ہو کر خداوند رحمان کی طرف اُسکی خوشنودی میں آئے بندگی میاںؓ کی خدمت کے شرف سے مشرف ہوئے ہمت و استقامت ثابت قدمی اور شوق کے ساتھ مرتبہ عالی حاصل کیا آخر کار بندگی میاںؓ کے ہمراہ شہید ہوئے لیکن بندگی ملک الہداد رضی اللہ عنہ چونکہ سن رسیدہ تھے اور بندگی میاںؓ کا سن بہ حساب ظاہری بہت کم تھا بنا بریں بندگی ملک الہدادؓ کے خاطر مبارک میں یہ بات آئی کہ بندگی میاںؓ کے آگے یہ بندہ سفید ریش کیونکر جائے بندے کی داڑھی سفید اور بندگی میاںؓ کی ریش مبارک سیاہ موافقت کی صورت نہیں دکھائی دیتی البتہ بندگی میاں شاہ نظام حضرت امام علیہ السلام کے صحابۂ کرام سے بھی ہیں اور سن بھی زیادہ رکھتے ہیں اور آنحضرتؑ کی صحبت میں بھی زیادہ مدت رہے ہیں ان ہی کی صحبت میں رہنا چاہیئے آخر کار بندگی ملک نے جب ترکِ دنیا کیا تو بندگی میاں شاہ نظامؓ ہی کی صحبت میں آئے اور چند برس تک شاہ رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے

بندگی ملک قدم سعادت فرموده اند و یک قبا رعالی خلعت خاص در دست هر دو ذات مظهر خاص الخاص دادند بندگی ملک راپوشانیده چنیں فرمودند که بھائی دادو برو ید که شمارا خلافت برادرم سید خوندمیر داده شده است و ایں معامله چوں در پیش بندگی میاں شاه نظام رضی الله عنه اعلام نمودند شاه مشارٌالیه صحیح داشته اند فاما رخصت نکردند و بندگی ملک بار اول دیده بودند که از طرف حق تعالیٰ معلوم می شود که اے میاں دادو صحبت بندگی میاں نظام میکنی و بهره از طرف سید خوندمیر داده می شود بنا بر دوم مرتبه رخصت گرفته اند سیوم مرتبه کر بسته و عزم مسافرت کرده و قرار صحبت بندگی میاں رضی الله عنه داده بحضور بندگی میاں شاه نظام آمده رخصت طلبیده اند چوں رخصت نه فرمودند بندگی ملک عرض کردند که میاں جی مسئله مشهور ولایت ما است در ذ نوکری و حاضر نوالہ چوں خدمت ایں جا و بهرهٔ ولایت از طرف بندگی میاں سید خوندمیر می رسد ناچار است که در انجا باید رفت قدم بوسی کرده اند و به طرف بندگی میاں روانه شده آمدند۔

اس مقام کے واقعات بہت ہیں۔ بالآخر قصہ مختصر حق تعالیٰ سے آگاہی پاکر بندگی ملکؓ بندگی میاں شاہ نظامؓ کی صحبت سے علیحدہ ہوکر بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ صدیق حضرت امامؑ کی صحبت میں آئے چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز بندگی ملکؓ نے ایک معاملہ دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہؐ اور حضرت سید محمد مہدی موعود مراد اللہؑ صلی اللہ علیہما وسلم ہر دو ذات بندگی ملک کے حجرے میں تشریف لائے اور ایک بہترین قبا خلعت خاص اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے دونو حضرات اپنے جلوۂ خاص الخاص کے ساتھ عطا فرما کر بندگی ملک کو پہنائے اور اسطرح فرمائے کہ بھائی دادو جاؤ تم کو خلافت برادرم سید خوندمیر کی دی گئی ہے اور یہ معاملہ جب بندگی ملک رضؓ نے بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کیا تو شاہ موصوف رضؓ نے اس کو صحیح و ثابت رکھا لیکن جانے کی رخصت نہیں دی ، بندگی ملک پہلی بار یہ دیکھ چکے تھے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوتا ہے کہ اے میاں دادو تو بندگی میاں نظام کی صحبت میں رہتا ہے اور تجھے تیرا حصہ خوندمیر کی طرف سے دیا جاتا ہے بنابریں بندگی ملک رضؓ نے بندگی میاں نظام رضؓ سے مکرر رخصت طلب کی اور تیسری مرتبہ کمر باندھکر مسافرت کا ارادہ کرکے بندگی میاں رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہنے کا قرارداد کرکے بندگی میاں شاہ نظام رضؓ کے حضور میں آئے اور رخصت کے طالب ہوئے جب حضرت شاہ نظام رضؓ نے اجازت نہیں دی تو بندگی ملک رضؓ نے عرض کیا کہ میاں جی ہمارے

نقلست که تا وقتیکه بندگی میاں
شاه نظام حیات بودند قرآن بیان
نکرده اند و چنیں فرموده اند که شنونده
یکی میاں دادو بود و وے بجائے خود
رفت برائے که قرآن بیان کنم القصه
چوں در صحبت بندگی میاں آمدند و
بشرف خدمت آنحضرت مشرف
شدند بندگی میاں بسیار خوشحال فرموده
اند که مثال رفتن بھائی دادو نزدیک
بھائی نظام چناں بوده است که
چوں بادشاه زاده خورد می باشد
ویرا در مکتب میفرستند چوں تعلیم
و آداب شاہی مستعد می شود او را بر تخت
بادشاہی می آرند و می نشانند ہمچناں
بھائی دادو را در آنجا برده اند و مستعد
صحبت کرده آورده اند و در حق بندگی ملک
بشارت بسیار و عنایات بے شمار فرموده
اند از انجملہ یکی بشارت آنکه حکم خلافت
خود داده اند خبر حیات بندگی ملک فرموده
اند و بشارت دوم آنکه فرموده بودند که
چوں شمارا در عقب ما حیات خواہد شد
و با مهاجران علیهم الرضوان گفت گوی خواہد
شد آنکه سر پچ سیدان باشد بر پنج سید اگرچه
در وقت بیان قرآن باشد و بشارت
سیوم آنکه بندگی ملک را فرموده بودند که رجوع

ملک کی مشہور کہاوت ہے "نوکری چور نوالہ حاضر"
چونکہ یہ بندہ یہاں خدمت بجا لاتا ہے اور بہرۂ ولایت
بندگی میاں سید خوندمیر کی طرف سے پہنچتا ہے تو
لامحالہ وہاں جانا چاہیئے یہ کہہ کر قدم بوسی کر کے
بندگی میاںؓ کی جانب روانہ ہوئے **نقل** ہے کہ جب
تک بندگی میاں شاہ نظامؓ بقید حیات رہے
قرآن کا بیان نہیں فرمائے اور یہ فرمائے کہ سننے والا
ایک شخص میاں دادو تھا وہ اپنی جگہ گیا اب میں کس کے
لئے بیان قرآن کروں، قصہ مختصر یہ کہ جب بندگی
ملک الہدادؓ و بندگی میاںؓ کی صحبت میں آئے اور
آنحضرتؓ کی خدمت کے شرف سے مشرف ہوئے
تو بندگی میاںؓ نے بہت خوشحال ہو کر فرمایا کہ بھائی
دادو کے بھائی نظام کے پاس جانے کی مثال ایسی ہے
کہ جب کوئی شاہزادہ کمسن رہتا ہے تو اس کو مکتب
میں بھیجتے ہیں جب تعلیم پاتا ہے اور آداب شاہی
سیکھ لیتا ہے تو اس کو تختِ شاہی پر بٹھاتے ہیں
ایسا ہی بھائی دادو کو وہاں لے جا کر اس بندے کی
صحبت میں رہنے کے قابل بنا کر لائے ہیں اور
بندگی ملک کے حق میں بندگی میاںؓ نے بہت
بشارتیں دی ہیں اور بہت عنایتیں آنحضرتؓ کی
بندگی ملک پر مبذول ہیں منجملہ ان بشارتوں کے
ایک یہ ہے کہ آنحضرتؓ نے ان کو اپنی خلافت کا
حکم دیا اور اپنے بعد بندگی ملک کی حیات کی خبر
دی **دوسری بشارت** یہ کہ آنحضرتؓ نے فرمایا
کہ چونکہ ہمارے پیچھے تمہاری حیات ہوگی اور مہاجران

مہاجراں آنکسانیکہ بہ طرف بندہ
مخالفت کردہ اند با شما خواہند کرد
بشارت چہارم آنکہ ہمیشہ بلفظ اخوۃ
ببشر فرمودہ اند و بشارت پنجم
آنکہ چوں بندگی میاں سید عطن و بندگی
ملک حماد خواستند کہ بندگی ملک را از
سوال و جواب در وقت بیان
قرآن منع کنند چوں بندگی میاں
شنیدند بندگی ملک حماد را طلبیدہ
فرمودہ اند کہ بروید بھائی داد و را سلام
ما برسانید و بگوئید کہ حضرت میراں
بندہ را فرمودہ بودند بندہ با شما می
گوید کہ اینچہ دریںجا ریختہ شد درانجا
ریختہ شد و آنچہ دریں سینۂ بندہ ظہور
شدہ است در سینۂ شما ہماں ظہور شدہ
است و نیز فرمودہ اند کہ ہر کہ دشمن شما
است آنکس دشمن بندہ است و ہر کہ دشمن
بندہ است دشمن ذات حضرت میراں
است و ہر کہ دشمن حضرت میراں است
دشمن رسول خدا است و آنکس کہ دشمن رسول
خدا است دشمن خدائے تعالیٰ است ہمچناں
بشارات بندگی میاںؓ در حق بندگی ملک
بسیار است فاما دریںجا اختصار کردہ شد
تا تطویل نانجامد القصہ چوں وقت قتال
ثانی امیر مہدی خصال نزدیک رسیدہ

مہدیؑ علیہم الرضوان سے تمہیں گفتگو کرنے کے
مواقع درپیش ہوں گے جو کچھ تمہیں پوچھنا ہو پوچھ لو
اگرچہ بیانِ قرآن کے وقت ہی میں ہو تیسری بشارت
یہ کہ بندگی میاںؓ نے بندگی ملکؓ سے فرمایا کہ جو لوگ
مہاجرینِ مہدیؑ میں سے بندے کے ساتھ مخالفت
کئے ہیں تمہارے سامنے اس مخالفت سے رجوع کرینگے
چوتھی بشارت یہ کہ آنحضرتؓ نے ہمیشہ لفظ برادری
سے مبشر فرمایا۔ پانچویں بشارت یہ کہ جب بندگی
میاں سید عطنؓ اور بندگی ملک حمادؓ نے چاہا کہ
بندگی ملک الہدادؓ کو بیانِ قرآن کے وقت سوال و جواب
کرنے سے منع کریں تو بندگی میاںؓ نے اس کی اطلاع
پاکر بندگی ملک حماد کو بلاکر فرمایا کہ جاؤ بھائی دادو کو ہمارا
سلام پہنچاؤ اور کہو کہ حضرت میراں علیہ السلام نے
بندے کو فرمایا تھا اور بندہ تم سے کہتا ہے کہ جو کچھ یہاں
ڈالا گیا ہے وہاں ڈالا گیا ہے جس چیز کا ظہور بندے
کے سینے میں ہوا ہے تمہارے سینے میں بھی وہی ظہور ہوا
ہے' نیز بندگی میاںؓ نے ملک الہدادؓ کو فرمایا کہ جو شخص
تمہارا دشمن ہو وہ اس بندے کا دشمن ہے اور جو بندے
کا دشمن ہے وہ ذاتِ حضرت مہدیؑ کا دشمن ہے اور
جو حضرت مہدی کا دشمن ہے وہ رسولِ خدا کا دشمن ہے
اور جو رسولِ خدا کا دشمن ہے وہ خدائے تعالیٰ کا دشمن
ہے' اسی طرح بندگی میاںؓ کی بشارتیں بندگی ملکؓ
کے حق میں بہت ہیں مگر اس جگہ مختصر طور پر ان کا ذکر
کیا گیا ہے تاکہ عبارت دراز نہ ہو۔ حاصلِ کلام جب
ثانیِ امیر مہدیؑ خصال کے قتال کا وقت

کرت دومی شہیداں راشمار کردہ اند و بندگی ملک را در میان شہیداں شمار نہ کردہ اند درینجا بندگی ملک آرزوی شہادت وہمراہی صدیق ولایت کردہ اند بندگی میاں فرمودند کہ شمارا چند روز حیات است و در حیات شما مقصود خدائے تعالیٰ است وچوں سوار شدند بانہ بندگی ملک آرزوی ہمراہی کردہ اند ہمراہ خود گرفتہ اندا ما فرمودند کہ بھائی در ماندن شما مقصود خدائے تعالیٰ است والیشاں راکہ اشارت فرزندان خود باشد کردہ فرمودند کہ نام خدائے یاد دہانیدن می باید شما دلگیر نہ شوید و مقصود شما کہ شہادت است آنہم شماں را حاصل شدہ است کہ بہ بینید بر تن شما سر ہست یا نے چوں نگاہ کردند سرِ مبارک نہ دیدہ اند باز فرمودند درین جنگ شمارا زخمہا خواہد رسید و چند سال حیات خواہند بعدہٗ بہماں زخمہا سرانجام خواہد شد چنانچہ فرمودہ بودند ہمچناں وقوع یافت القصہ چوں شہادت سید الشہدا واقع شد بندگی ملک در قید حیات ماندہ اند و بعد از دفن شہیداں تا مدت عدت زنان شہدا در موضع سدراسن ماندہ اند ثم من بعد ذالک در مدت خلافت آنحضرت کہ پانزدہ سال است از روی متابعت متبوع خود کہ فرمودہٗ خدائے تعالیٰ و رسول و مہدی بود صلی اللہ

نزدیک پہنچا تو دوسری دفعہ آنحضرتؓ نے شہیدوں کی گنتی کی اور بندگی ملک کا شمار شہیدوں میں نہیں فرمایا اس موقعہ پر بندگی ملکؓ نے شہادت اور صدیق ولایت کی ہمراہی کی تمنا ظاہر کی تو بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ چند دن تمہاری حیات باقی ہے اور تمہارے زندہ رہنے میں مقصودِ خدائے تعالیٰ ہے اور جب بندگی میاںؓ جنگ کے لئے سوار ہوئے تو پھر ملکؓ نے ساتھ رہنے کی درخواست کی تو انہیں آنحضرتؓ نے اپنے ساتھ لے لیا لیکن فرمایا کہ بھائی تمہارے رہنے میں مقصودِ خدائے تعالیٰ ہے اور ان کو اپنے فرزندوں کی طرف دکھلا کر میاںؓ نے فرمایا کہ انہیں نامِ خدا خدا یاد دلانا چاہیئے تم آزردہ خاطر نہوں اور تمہارا مقصود جو شہادت حاصل کرنا ہے وہ بھی تمہیں حاصل ہو چکا ہے دیکھو تو تمہارے تن پر سر ہے یا نہیں انہوں نے جب دیکھا تو واقعی سرِ مبارک دکھائی نہیں دیا پھر بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ اس جنگ میں تم کو کچھ زخم لگیں گے اور چند سال تمہاری حیات ہوگی بعد ازاں اُنہی زخموں سے وقتِ آخر آپہنچے گا بندگی میاںؓ نے جو فرمایا تھا وہی وقوع میں آیا۔ حاصلِ کلام جب حضرت سید الشہداءؓ کی شہادت واقع ہوئی تو بندگی ملکؓ بقید حیات رہے شہداؓ کے دفن کے بعد شہداء کی بیویوں کی عدت کی مُدت ختم ہونے تک موضع سدراسن ہی میں رہے بعد ازاں آنحضرتؓ اپنی خلافت کی مُدت میں جو پندرہ سال ہوئی اپنے متبوع کی متابعت میں جو فرمان خدائے تعالیٰ و

علیہما وسلم پانزدہ جا ہجرت و اخراج و ایذاء موذیاں اختیار کردہ اند کہ اسامی آں مقام ہا کہ بندگی ملک اقامت فرمودہ اند در قتال نامۂ بندگی میاںؓ نوشتہ شدہ است القصہ تمام فرزنداں بندگی میاںؓ مع اجماع آں ثانی امیر زماں خورد و کلاں تابع بندگی ملک شدند و بندگی میاں سید شہاب الدین و بندگی میاں سید محمود کہ پسران کلاں بندگی میاں ہستند تربیت و تلقین و صحبت از بندگی ملک دارند چنانچہ خافی نیست و بہ فیضان بندگی ملک جمیع مہاجراں و تابعین شاں متفق بودند تا بجدیکہ آں جملہ مہاجراں علیہم الرضوان کہ در باب قتال با بندگی میاں مخالفت کردہ بودند باذاتِ بندگی ملک رجوع کردہ اند کہ خصوصیت اعظم است و سخن مخبر صادق کہ خبر دادہ بود کہ حق بہ طرف شما کہ بندگی میاں باشد و ایشاں یعنی مہاجراں طالبانِ حق اند بہ طرف شما رجوع و افسوس خواہند کرد ثابت کردہ اند القصہ آنچہ منقولات معاملات بندگی ملک کہ حین خلافت آنحضرت استماع یافتہ شدہ نوشتہ شدہ است در اینجا یاد کردہ می شود یک کتاب مطول می باید تا ہمیں ذکر کردن راست می آید در اینجا بطریق اختصار مرقوم گشت القصہ چوں فرزنداں

رسول و مہدی صلی اللہ علیہما وسلم پر مبنی تھی پندرہ جگہ ہجرت، اخراج اور موذیوں کی ایذا رسانی کو برداشت کیے اُن مقامات کے نام جہاں بندگی ملک کی اقامت رہی بندگی میاںؓ کے قتال نامہ میں لکھے گئے ہیں مختصر یہ کہ تمام فرزنداں بندگی میاںؓ کے اُس ثانی امیر زماں کے تمام خورد و کلاں کی اجماع کے ساتھ بندگی ملکؓ کے تابع ہوئے اور بندگی میاں سید شہاب الدینؓ اور بندگی میاں سید محمودؓ بڑے فرزند بندگی میاںؓ کے ہیں اور تربیت و تلقین اور صحبت بندگی ملکؓ سے رکھتے ہیں چنانچہ مخفی نہیں ہے اور بندگی ملکؓ کے فیضان پر تمام مہاجرینؓ مہدیؑ اور ان کے تابعینؓ متفق تھے یہاں تک کہ جملہ مہاجراں علیہم الرضوان جو معاملۂ قتال میں بندگی میاںؓ کے مخالف ہوگئے تھے بندگی ملکؓ کے سامنے اس مخالفت سے رجوع کیے یہ بہت بڑی خصوصیت بندگی ملکؓ کی ہے مخبرِ صادق علیہ السلام نے جو بندگی میاںؓ کو یہ خبر دی تھی کہ حق تمہاری طرف یعنے بندگی میاںؓ کی طرف ہوگا اور وہ یعنے دیگر مہاجرین بھی طالبانِ حق ہیں تمہاری طرف رجوع کر کے افسوس کرینگے یہ بات سب مہاجرین مہدیؑ نے ثابت کر دکھائی قصہ مختصر جو کچھ منقولات بندگی ملکؓ کے زمانۂ خلافت کے معاملات کے جو سُننے میں آئے اور لکھے گئے ہیں ان سب کو یہاں دہرانے کے لئے ایک بڑی کتاب چاہیئے تا کہ ان کا ذکر ٹھیک طور سے ہو سکے بنا بریں اس جگہ مختصر طور پر آنحضرتؓ کے احوال لکھے گئے ہیں

بندگی میاں رضی اللہ عنہ، بکمالیت رسیدند بحکم آیت **الیوم اکملت لکم دینکم** از ہماں زخمہا کہ در جنگ بدر ولایت رسیدہ بود در موضع کہر پنج در تاریخ پانزدہم ماہ رمضان المبارک بعد از وصال حضرت امام علیہ السلام سی و پنج سال و بعد از قتال بندگی میاں رضؓ پانزدہ سال و در ہماں سال کہ رحلت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ، شدہ است سنہ نہصد و چہل و پنج سال ازیں عالم انتقال فرمودند و بندگی ملک یک خانہ داشتہ اند اسمہا بی بی میمون و یکی پسر بندگی ملک پیر محمد کہ مبشر و منظور حضرت امام بودند و تلقین و صحبت بندگی میاں رضؓ داشتہ اند و بندگی ملک پیر محمد را ہفت پسر شدہ بودند و اولاد ہفت پسراں باقی است کہ در باب سی و ہشتم ذکر خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب سی و ہشتم

در بیان تفصیل اسماء اولاد و احفاد بندگی میاں رضؓ رضی اللہ عنہ، خورد و کلاں کہ الی یوم ہذا بودہ اند و ہستند واضح باد کہ بندگی میاں رضی اللہ عنہ، را سہ حرم بود یکی حضرت بی بی فاطمہ بنت حضرت مہدی علیہ السلام ولقبہا

خلاصۂ کلام یہ کہ جب بندگی میاںؓ کے فرزنداں درجۂ کمال کو پہنچے تو مطابق حکم آیت **الیوم اکملت لکم دینکم** (آج میں نے کامل کیا تمہارے لئے تمہارا دین) حضرت بندگی ملک الہدادؓ انہی زخموں سے جو بروز جنگ بدرِ ولایت جسم مبارک پر آئے تھے موضع کہر پنج میں بتاریخ ۱۵ ار رمضان المبارک حضرت امام علیہ السلام کے وصال کے پینتیس سال اور بندگی میاںؓ کے قتال کے پندرہ سال بعد اُسی سال جس سال حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ کی رحلت واقع ہوئی سنہ ۹۴۵ نو سو پینتالیس ہجری میں اس عالم سے انتقال فرمائے بندگی ملکؓ کی ایک اہلیہ تھیں نام بی بی میمون اور ایک فرزند بندگی ملک پیر محمدؓ تھے جو مبشر اور منظور حضرت امام علیہ السلام کے تھے بندگی میاںؓ سے تلقین ہوئے اور آنحضرتؓ کی صحبت میں رہے حضرت بندگی ملک پیر محمدؓ کے سات فرزند ہوئے۔ ساتوں صاحبِ اولاد ہوئے جن کا ذکر اڑتیسویں باب میں کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اڑتیسواں باب

بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ، کے فرزندوں اور پوتروں سب خورد و کلاں کے تفصیلی بیان میں جو اب تک گذر چکے ہیں اور اب موجود ہیں واضح ہو کہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی تین زوجہ تھیں ایک حضرت بی بی فاطمہ بنتِ حضرت مہدی

فاطمہ ولایت رضی اللہ عنہا دوم بی بی عائشہ
بنت ملک میاں جی سیوم خوندا بوا بنت
دیگی تسری اماں مرجان نام داشت کہ حبشیہ
بود و در میان ایشاں حضرت بی بی فاطمہ
و بی بی عائشہ راہفت پسران و پنج دختر
شدہ بودند و اسامی ایشاں بدیں تفصیل
بدانکہ فالاول شہید المعصوم تحفۂ لایزال امیر
سید جلال کہ بہ چہاردہ سالگی ہمراہ قبلہ گاہ
خود شہادت یافتند پسر دوم مرشد المرشدین
قطب العالمین امیر سید شہاب الحق
والدین قدس اللہ سرہٗ کہ در زمانہ یگانۂ
وقت بودند و ذکر اولاد و احفاد بندگی
میاں سید شہاب الدین در باب سی و نہم
کہ بیان خلافت آنحضرت است شروع
خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ پسر سیوم خاتم
المرشدین محبوب رب العالمین برگزیدۂ حضرت
معبود امیر سید محمود و خطاب حسین ولایت
رضی اللہ عنہ ذکر اولاد و احفاد آنحضرت
ہم در باب سی و نہم بیان خواہد شد
پسر چہارم برگزیدۂ صمد امیر سید احمد و آنحضرت
یک حرم محترم داشتہ اند و یک پسر اسمہٗ
امیر سید مصطفےٰ و یک دختر اسمہا بوا ملکان
اولاد و احفاد آنحضرت باقیست و پسر پنجم
برگزیدۂ الٰہ جگر گوشۂ شاہنشاہ امیر سید
عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کہ داماد عمو خود بودند

علیہ السلام جن کا لقب فاطمہ ولایت تھا رضی اللہ عنہا
دوسری بی بی عائشہ بنت ملک میاں جی
تیسری خوندا بوا بنت اور ایک کنیز اماں
مرجانہ نام حبشیوں میں سے تھیں ان چاروں میں سے
حضرت بی بی فاطمہ اور بی بی عائشہ کو سات لڑکے
ہوئے اور پانچ لڑکیاں ہوئیں جن کے نام اس تفصیل
سے ہیں جاننا چاہیئے کہ پہلے فرزند شہید معصوم
تحفۂ خداوند لایزال امیر سید جلال تھے جو چودہ سال
کی عمر میں اپنے والد قبلہ گاہ کے ساتھ شہادت پائے
دوسرے فرزند مرشد المرشدین قطب العالمین
سید شہاب الحق والدین رضؓ تھے جو اپنے زمانے میں یکتا
تھے آنحضرتؓ کی اولاد و احفاد کا ذکر آنحضرتؓ کی خلافت
کے بیان میں انچالیسویں باب میں شروع ہوگا انشاء اللہ
تعالیٰ **تیسرے** فرزند خاتم المرشدین محبوب
رب العالمین برگزیدۂ حضرت معبود امیر سید محمود تھے
جن کا خطاب حسین ولایت ہے رضی اللہ عنہ
آنحضرتؓ کی اولاد و احفاد کا ذکر بھی انچالیسویں باب
میں آئے گا **چوتھے** فرزند برگزیدۂ صمد امیر سید احمدؒ
تھے آنحضرت کی ایک زوجہ محترمہ تھیں اور ایک فرزند
ہوئے مسمی امیر سید مصطفےٰؒ اور ایک دختر ہوئیں
مسماۃ بوا ملکانؒ آنحضرتؒ کی اولاد و احفاد باقی ہے
پانچویں فرزند برگزیدۂ الٰہ جگر گوشۂ شاہنشاہ امیر
سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ تھے جو داماد اپنے چچا
کے تھے ان کو ایک فرزند ہوئے سید یحییٰؒ نام اور تین
دختریں ہوئیں ایک بوا الہ دلو جو امیر سید عیسیٰ ابن

یک پسر اسمہ سید یحییٰ و سہ دختر یکے بوا الور
در خانۂ امیر سید عیسیٰ ابن امیر سید شہاب الدین
بودند دوم بوا اکہنا در خانۂ امیر سید بڑے ابن
امیر سید حسین بودند سیوم بوا نصرت در خانۂ
ملک حسان ابن ملک بڑا بودند پسر ششم
برگزیدہ امیر سید شریف خطابہ تشریف اللہ
رحمۃ اللہ علیہ کہ ذکر اولاد و احفاد آنحضرت
ہم در باب بست و نہم بیان خواہد شد پسر ہفتم
امیر سید خدا بخش و آنحضرت یک حرم داشتہ
اند اسمہا بوا الاڈلی و سہ پسر و دو دختر اسماء
پسران یکے امیر سید میرانجی کہ داماد امیر سید
شہاب الدین بودند و پسر دوم امیر سید عالم
پسر سیوم امیر سید حبیب اللہ و نام ہر دو
دختران یکی بوا راجے و دوم بوا امیمون
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین و اسماء دختران بندگی
میاںؓ یکی بوا بڈن در خانۂ ملک اسمٰعیل کاکرنجی
بودند دوم بوا فاطمہ در خانۂ خواجہ ملک ابن
خواجہ طہٰ بودند سیوم خواند ملک در خانۂ ملک
اسمٰعیل ابن بندگی ملک حماد بودند چہارم
بی بی رقیہ در خانۂ سید السادات رفیع الدرجات
امیر سید یعقوب ابن ثانی مہدیؑ رضی اللہ عنہ
بودند پنجم دختر بوا امۃ العزیز در خانۂ
امیر سید حسین ابن امیر سید عظمن بودند و از
اکثر ایشاں اولاد و احفاد باقیست اگر یک
بیک نوشتہ آید عبارت دراز می شود۔

امیر سید شہاب الدین دوسری بوا اکہنا جو امیر سید بڑے ابن امیر سید
حسین کی زوجہ تھیں تیسری بوا نصرت جو ملک حسان ابن ملک
بڑا کی زوجہ تھیں چھٹے فرزند برگزیدہ امیر سید شریف تھے جن کا
خطاب تشریف اللہ تھا رحمۃ اللہ علیہ آنحضرتؓ کی اولاد و احفاد کا ذکر
بھی انچالیسویں باب میں آئیگا ساتویں فرزند امیر سید خدا بخش تھے
آنحضرتؒ کی ایک زوجہ محترمہ تھیں جن کا نام بوا الاڈلی تھا
اور تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہوئیں ایک فرزند امیر
سید میرانجیؒ امیر سید شہاب الدینؓ کے داماد تھے
دوسرے فرزند کا نام امیر سید عالمؒ اور تیسرے فرزند کا
نام امیر سید حبیب اللہؒ تھا دو دختروں میں ایک
کا نام بوا راجے اور دوسری دختر کا نام بوا امیمون تھا
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور بندگی میاںؓ کی دختروں
کے نام یہ ہیں۔ ایک بوا بڈن ملک اسمٰعیلؒ کاکرنجی کی زوجہ
تھیں دوسری بوا فاطمہ خواجہ ملک جی ابن خواجہ طہٰؒ کی
زوجہ تھیں تیسری خواند ملک اسمٰعیلؒ ابن بندگی ملک حمادؓ
کی زوجہ تھیں چوتھی بی بی رقیہ جو سید السادات
رفیع الدرجات امیر سید یعقوبؓ ابن ثانی مہدی
رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں پانچویں دختر بوا امۃ العزیز
امیر سید حسینؒ ابن امیر سید عظمنؒ کی زوجہ تھیں ان میں
سے اکثر کی اولاد و احفاد باقی ہے اگر ہر ایک کا ذکر کیا
جائے تو عبارت بہت طویل ہوتی ہے پروردگار تو
انہیں ترقی دے اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین۔ بندگی
میاںؓ کے تمام فرزند گجرات ہی میں آسودہ ہیں ہوائے
ایک بندگی میاں سید شریف کے جو دکن کے ایک موضع
میں جس کا نام جل گاؤں ہے آسودہ ہیں یہ موضع برہان پور

اللهم زد برحمتك یا ارحم الراحمین و تمام فرزندان ذات بندگی میاںؓ در گجرات آسودہ اند مگر بندگی میاں سید شریف در دکھن کہ جل گاؤں عنقریب برہان پور است و بوا رقیہ و بوا امتہ العزیز در دکھن آسودہ اند رحمتہ اللہ علیہم اجمعین ۔

باب سی و نہم

در بیان خلافت بندگی میاں سید شہاب الدین و بیان خلافت بندگی میاں سید محمود و قصہ خلافت بندگی میاں سید شریف و جدا کردن شان و ذکر اولاد و احفاد ایں ہر سہ ذات فائض فیوضات و ذکر خلافت بعض اولاد اوشان علیہم الرحمتہ والرضوان الی یومنا ہذا واضح باد کہ بزمانۂ مبارک بندگی میاں در حق بندگی میاں سید شہاب الدین بشارات بسیار و عنایات بے شمار واقع شدہ است ازاں جملہ یکی بشارت خاص آنست کہ فرمودہ اند کہ خواہند گفت کہ پسرے شد و پسر ہمسر پدر را می گویند و بشارت دوم آنکہ بروقت بازی کبڈی سردار یک طرف کہ حیات ماندگان بود کردہ اند و سیوم مرشد المرشدین فرمودہ اند مع ذالک صحبت بندگی ملک با شرائط کردہ اند و بندگی ملک ہم بسیار بشارات فرمودہ اند ازاں جملہ یکی آنست کہ فرمودہ اند کہ چھا بوجی و سید نجی

کے قریب واقع ہے اور بوا رقیہ اور بوا امتہ العزیز بھی دکن میں آسودہ ہیں رحمتہ اللہ علیہم اجمعین ۔

انچالیسواں باب

بندگی میاں سید شہاب الدین کی خلافت، بندگی میاں سید محمود کی خلافت اور بندگی میاں سید شریف کی خلافت کے بیان میں اور بندگی میاں سید محمود کے بندگی میاں سید شریف کو علیحدہ کرنے کا ذکر اور ان تینوں حضرات فائض فیوضات کی اولاد و احفاد کا ذکر اور انکی اولاد میں سے بعضوں کی خلافت کا ذکر بھی اسی باب میں ہے جو زمانۂ ہذا میں ہیں علیہم الرحمتہ والرضوان واضح ہو کہ بندگی میاںؓ کے زمانۂ مبارک میں بندگی میاں سید شہاب الدینؓ کے حق میں بندگی میاںؓ کی بہت ساری بشارتیں اور بے شمار عنایتیں وقوع میں آئیں منجملہ ان کے ایک بشارت خاص وہ ہے کہ بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ سب کہیں گے کہ پسر ہوا، پسر پدر کے ہمسر کو کہتے ہیں اور دوسری بشارت یہ ہے کہ کبڈی کھیلتے وقت بندگی میاں سید شہاب الدین اس جماعت کے سردار بنائے گئے تھے جو زندہ رہنے والوں کی تھی تیسری بشارت یہ کہ بندگی میاںؓ نے میاں سید شہاب الدین کی نسبت فرمایا کہ یہ مرشد المرشدین (مرشدوں کا مرشد) ہوگا، ان بشارتوں کے ساتھ بندگی میاں سید شہاب الدینؓ نے بندگی ملکؓ کی صحبت باشرائط اختیار فرمائی اور بندگی ملکؓ نے بھی آنحضرت کو بہت بشارتیں دیں اور فرمایا کہ

بسیار ما را راحت رسانیده اند و خوشحال
کرده اند مع تلک البشارات والاعمال
الصالحات چوں رحلت بندگی ملکؓ واقع
یافت تمام اجماع بندگی میاں در ارشاد
بندگی میاں سید شہاب الدین متفق بودند
و بندگی میاں سید شہاب الدین از صحبت
بندگی ملک پیر محمد ابن بندگی ملک الہداد
تا مدت دو نیم سال جدا نشدند و یکجا ماندہ
چوں در حضور بندگی ملک و میاں سید حسین
ابن میاں سید عطن جدا بودند ایشاں با جماع
بندگی میاں اتفاق کردہ اند کہ چوں صحبت
بندگی ملک بر واسطۂ فرمودۂ بندگی میاں
لازم بود اکنوں میاں سید شہاب الدین را
گذاشتہ بہ صحبت دیگر چرا باشیم ضرور
لازم نیست چنیں اتفاق کردہ میاں سید
شہاب الدین را از نزدیک ملک پیر محمد طلبیدہ
با اجماع و اتفاق بیان قرآن درمیان
عصر و مغرب کنانیدہ اند و سویت باسم
بندگی میاں کردہ آواز دادہ اند کہ ہر کہ ازان
بندگی میاں است بگیرید ہمہ آمدند و منقاد
شدند و بعد از مدت بندگی ملک پیر محمد ہم بہ
صحبت بندگی میاں سید شہاب الدین آمدند
آخر الامر بہ حضور آنحضرت و در صحبت آں قطب
ولایت ہژدہ مرشداں خدا ہیں ترک دائرہ
دادہ آمدند القصہ مدت بست و پنج سال

چھابو جی اور سید نجی نے ہم کو بہت آرام پہنچایا اور
خوش حال کیا ہے ان تمام بشارات اور اعمال صالحہ
کے باوجود جب بندگی ملکؓ کی رحلت واقع ہوئی تو
بندگی میاںؓ کے تمام متعلقین بالاجماع بندگی میاں سید
شہاب الدین کی ارشاد پر متفق تھے اس پر بھی بندگی
میاں سید شہاب الدین بندگی ملک پیر محمدؒ ابن بندگی
ملک الہدادؓ کی صحبت سے ڈھائی سال تک جدا نہیں
ہوئے اور ایک ہی جگہ رہے جیسا کہ بندگی ملک کے
حضور میں تھے اور میاں سید حسین ابن میاں سید عطن
جدا ہو گئے تھے انہوں نے بندگی میاںؓ کے سب متعلقین
کے اجماع میں اس بات پر سب کو متفق کیا کہ بندگی
ملکؓ کی صحبت میں رہنا بندگی میاںؓ کے فرمان کے واسطہ
سے لازم تھا اب ہم میاں سید شہاب الدین کو چھوڑ کر
کسی دوسرے کی صحبت میں کیوں رہیں بالضرور یہ
بات ہم کو لازم نہیں ہے اس بات پر اتفاق کر کے
میاں سید شہاب الدین رضؓ کو انہوں نے ملک پیر محمدؒ
کے پاس سے بلایا اور اجماع و اتفاق کے ساتھ
قرآن کا بیان عصر و مغرب کے درمیان میاں سید
شہاب الدین سے کروائے اور سویت بندگی میاںؓ
کے نام سے کر کے دائرے میں یہ آواز دی کہ جو کوئی
بندگی میاںؓ کا ہے سویت لیوے یہ سنکر سب آئے
اور مطیع ہو گئے پھر ایک مدت کے بعد بندگی ملک پیر محمدؒ
بھی بندگی میاں سید شہاب الدین رضؓ کی صحبت میں
آئے آخر کار آنحضرتؓ کے حضور میں اور اس قطب
ولایت کی صحبت میں اٹھارہ مرشدانِ خدا میں تھے

خلافت آں مرشد الارشاد بود و دریں
مدت چنانچه درزمان بندگی ملک هجرت
واخراج وایذاء منکراں بود همچناں در
زمانهٔ بندگی میاں سید شهاب الدین بوده
است واگر بیان اوصاف واخلاق پسندیدهٔ
آنحضرت کرده شود یک کتاب دیگر می گردد
فالحاصل که درجمله افعال واحوال ذات بندگی
میاں سید شهاب الدین آنچناں بوده
است که همه کاملان اهل زماں ثانی میاں
سید خوندمیر می گفتند وشهادت فضائل
آنحضرت اینست که هژده مرشدان کامل
زانو زده بیان شنیده اند ودامن کشاده
سویت گرفتند وبدیں گواهی فضیلت آنحضرت
داده اند آخر الامر چوں عمر آنحضرت پنجاه دو
سال رسید درسنه نهصد وهفتاد در ماه
جمادی الاوّل بتاریخ هژدهم روز دوشنبه
در فصل زمستان ازیں عالم رحلت فرمودند ودر
دیه کهانبیل کنارهٔ حوض المسمیٰ بهلائی آسوده
اند وپنج پسر کامل وبالغ وقابل وسه دختر
لائق گذاشته اند که اسمائهم یکے امیر
سید جلال الدین دوم امیر سید یحییٰ سیوم امیر سید
خوندمیر چهارم امیر سید عیسیٰ پنجم امیر سید ولی
واز دختراں یکے بوجی کسائی دوم بی بی
امته السلام سیوم بولفتح که اکثر ایشاں اولاد
دارند بیان خلافت بندگی میاں سید محمود حسین

جو اپنے اپنے دائرے چھوڑ کر آئے تھے مختصر یہ کہ
پچیس سال اس مرشد المرشدین کی خلافت کی مدت
ہوئی اور اس مدت میں جیسا کہ بندگی ملک رضؓ کے زمانے
میں ہجرت اخراج اور ایذا رسانی کا سامنا منکرین
سے ہوا تھا ویسا ہی بندگی میاں سید شہاب الدین کے
زمانے میں ہوا اگر آنحضرت رضؓ کے اوصاف و اخلاق
پسندیدہ کا بیان کیا جائے تو اور ایک مستقل کتاب
ہو جاتی ہے حاصل یہ کہ جملہ افعال و احوال میں بندگی
میاں سید شہاب الدین کی ذاتِ گرامی درجات
ایسی تھی کہ تمام کاملان روزگار آنحضرت رضؓ کو ثانی میاں
سید خوندمیر رضؓ کہتے تھے آنحضرت رضؓ کی فضیلت کی شہادت
یہ ہے کہ اٹھارہ مرشدینِ کاملین زانو زدہ ہو کر آنحضرت رضؓ
سے بیان قرآں سُنے اور دامن پھیلا کر سویت
لئے ہیں اسطرح انہوں نے آنحضرت رضؓ کی فضیلت
کی گواہی دی ہے آخر کار جب آنحضرت رضؓ کی عمرِ مبارک
باون سال کو پہنچی تو ۹۷۲ھ نوسو بہتر ہجری
میں بتاریخ ۱۸ ماہ جمادی الاول روز دوشنبہ موسم
سرما میں آنحضرت رضؓ نے اس عالمِ فانی سے سرائے
باقی میں رحلت فرمائی اور موضع کھانبیل میں
بھولائی نام حوض کے کنارے آسودہ ہیں۔ پانچ
فرزندان کامل بالغ و قابل اور تین دختریں آنحضرت رضؓ
کی تھیں فرزندوں کے نام یہ ہیں ایک امیر سید
جلال الدین رضؓ دوسرے امیر سید یحییٰ رضؓ تیسرے
امیر سید خوندمیر رضؓ چوتھے امیر سید عیسیٰ رضؓ پانچویں
امیر سید ولی رضؓ لڑکیوں میں ایک کا نام بوجی کسائی

ولایت خاتم المرشدین صاحب فیض المقید
رحمۃ اللہ علیہ بہ نقل تواتر ثابت شدہ
است کہ بارہا بندگی میاں سید شہاب الدین
فرزندانِ خود را درباب میاں سید محمود وصیت
می کردند وچنیں می فرمودند کہ مبادا میاں
سید محمود را عمومی خود می دانید ونیز فرمودند
کہ در صحبت میاں سید محمود بیشتر کساں باشند
وآنہا کہ مانند اکسیر می شوند ونیز فرمودند کہ
ذات سید نجی آنچنانست کہ چوں وقتے
کہ از ایشاں در خاطر کسی گلہ می گذرد آئینہ
بدست بگیرد وروی خود بہ بیند کہ ہنوز بسیار
سیاہ نشدہ است ونیز بسہ واسطہ فرزندان
خود را از ارشاد منع کردند وفرمودند کہ مرشدی
مکنید پشتوارۂ ہیزم بیارید وبفروشید و
قوت لایموت خود سازید فاما از سجادگی
نخورید واز روی ظاہر آں سہ واسطہ چنیں
شنیدہ شد یکے آنکہ متابعت ابراہیم خلیل اللہ
صلوات اللہ علیہ بجا آوردہ اند آنجا کہ خلیل
میفرماید کہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون
با قوت نبوت انبیا چناں می فرمایند ہمچناں
ہر پنج پسران کاملان صحبت وقابل الارشاد
را در تسلیمی ترغیب فرمودند واسطۂ دوم آنکہ
وصیت آنحضرت برحسبِ ایں حدیث بودہ
است کما قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کن ذنباً ولا تکن راساً

دوسری دختر کا نام بی بی اُمۃ السلام تیسری دختر کا
نام بوا فتح تھا ان سب میں سے اکثر صاحبِ اولاد ہوئے
بیان خلافت کا بندگی میاں سید محمود حسین ولایت
خاتم المرشدین صاحبِ فیضِ مقید رحمۃ اللہ علیہ کی
جو بہ نقل متواتر ثابت ہوا ہے یہ ہے کہ بارہا بندگی
میاں سید شہاب الدینؒ اپنے فرزندوں کو میاں سید
محمودؓ کے بارے میں وصیت کرتے تھے اور اسطرح
فرماتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ تم میاں سید محمود کو فقط
اپنا چچا جانتے رہیں نیز آنحضرتؓ نے فرمایا کہ میاں سید
محمود کی صحبت میں بہت سے اشخاص ایسے ہوں گے
کہ وہ مثل اکسیر بنے رہیں گے نیز آنحضرتؓ نے
فرمایا کہ ذاتِ سید نجی کی یہ شان ہے کہ جب کسی
وقت ان کی جانب سے کسی کے دل میں کسی طرح
کے گلہ شکوے کا خیال گذرے تو اس کو چاہیئے
کہ آئینہ اپنے ہاتھ میں لیکر اپنا مُنہ دیکھ لے' وہ
دیکھے گا کہ اس وقت تک زیادہ سیاہ نہیں ہوا ہے
نیز آنحضرتؓ نے تین واسطوں سے اپنے فرزندوں
کو مرشدی کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا کہ مرشدی
مت کرو لکڑیوں کا گٹھا لاؤ اور بیچ کر اس سے قوت
لایموت (زندگی باقی رہنے کی مقدار غذا) حاصل کرو
لیکن ارشاد و مشیخت سے کچھ مت کھاؤ۔ ظاہراً وہ
تین واسطے جو آنحضرتؓ نے فرزندوں کو ترکِ ارشاد
کے بارے میں دیئے تھے یہ سننے میں آئے ہیں ایک
یہ کہ آنحضرتؓ نے اپنی اس وصیت میں حضرت ابراہیم
خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ کی متابعت بجالائی کہ

دو واسطۂ سیوم آنکہ بواسطۂ رعایت کلیہ امیر سید محمود حسین ولایت و نسبت و صحبت یک مرشد صحبت میاں سید شہاب الدین را نگذاشتہ اند بنا بر میاں سید شہاب الدین فرزندان خود را جدا ماندن منع کردہ ترغیب صحبت میاں سید محمود می کردند آخرالامر فرزندان بندگی میاں سید شہاب الدین وصیتِ ولی نعمت خود کما حقہ، بجا آوردہ اند و ترک بادشاہی مشرق و مغرب آسان است فاما ترک مرشدی مشکل است ترک مرشدی کردہ اند و صحبت حسین ولایت اختیار فرمودہ نقلست کہ بعد از رحلت مرشد المرشدین میاں سید شہاب الدین ہمہ اجماع بندگی میاںؒ با پسر بندگی میاں متفق شدہ با میاں سید جلال الدین دست بیعت کردہ اند و قرار دادہ اند کہ چنانچہ صحبت میاں سید شہاب الدین می کردیم ہمچناں صحبت شما می کنیم شما بجائے پدر خود بہ نشینید میاں سید جلال فرمودند کہ دست بیعتِ شما با بندہ و دستِ بیعت بندہ با چچا میاں کہ میاں سید محمود باشند نیز نقلست کہ میاں سید جلال بعد از رحلت میاں سید شہاب الدین نزدیک قبر مبارک چند روز پاسبانی می کردند بروز دوم ہم میاں سید محمود در انجا آمدند و میاں سید جلال را منع کردہ

خلیل اللہؑ نے اپنے فرزندوں کو وصیت فرمائی تھی کہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ ترجمہ۔ اور نہ مرو تم مگر اس حال میں کہ مسلمان ہو (اپنے آپ کو خدا کے حوالے کئے رہو) قوت نبوت کے باوجود انبیاؑ اسطرح فرماتے ہیں اسی طرح آنحضرتؓ نے بھی اپنے پانچوں فرزندوں کو جو صحبت میں کامل اور ارشاد کے قابل تھے حالتِ تسلیمی ہی کی ترغیب دی دوسرا واسطہ یہ کہ آنحضرتؓ کی وصیت مطابق اس حدیثِ شریف کے واقع ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو عیال بن سر نہ بن (یعنی پیروی اختیار کر پیش روی اختیار مت کر) تیسرا واسطہ یہ کہ آنحضرتؓ کو امیر سید محمود حسین ولایتؓ کی پوری رعایت ملحوظ تھی کہ باوجود ایک مرشد سے تعلق اور صحبت حاصل ہونے کے انہوں نے میاں سید شہاب الدینؓ کا ساتھ نہیں چھوڑا اسی بناء پر میاں سید شہاب الدینؓ نے اپنے فرزندوں کو جدا رہنے سے منع فرمایا اور میاں سید محمودؓ کی صحبت میں رہنے کی ترغیب دیتے رہے آخر کار بندگی میاں سید شہاب الدین رضؓ کے فرزندوں نے اپنے ولی نعمت کی وصیت جیسی کہ تھی پوری کی، مشرق و مغرب کی بادشاہت کو چھوڑنا آسان ہے لیکن مرشدی ترک کرنا مشکل ہے انہوں نے مرشدی ترک کر کے حسین ولایتؓ کی صحبت اختیار فرمائی نقل ہے کہ مرشد المرشدین میاں سید شہاب الدین رضؓ کی رحلت کے بعد بندگی میاں سید شہاب الدینؓ کے تمام اہل اجماع نے آنحضرتؓ کے فرزند میاں سید جلال الدین سے بیعت کرنے پر اتفاق

اند کہ ایں جائے ادب است جائے خواب نیست و بے وضوئی نیست میاں سید جلال عرض کردند کہ چچا میاں را معلوم است کہ ولی نعمت و حاکم ما برداشتہ شدہ است بنا براز دردِ فراق دریںجا آمدہ نشستہ ایم میاں سید محمود فرمودند فرزندم سید جلال بر سر شما مثل ما حاکم است فا ما بر سر ما حاکم کہ بجائے میاں سید خوندمیر رضؓ بود برداشتہ شد آخر الامر بہ روز دہم درمیان عصر و مغرب بندگی میاں سید محمود بہ طرف میاں سید جلال کرم و لطف و نوازش فرمودند کہ میاں سید جلال بجائے پدر خود بہ نشینید و قرآن بیان کنید کہ ما اگر فرزند میاں سید خوندمیر رضؓ باشیم چناں زانو زدہ بیان شما می شنوم چنانچہ کسی، نو ترک دنیا کردہ آمدہ باشد ایں ارشاد شما را می رسد ما یا زا نمی رسد میاں سید جلال عرض کردند کہ چچا میاں اگر بہ زبانی آباجی چیزے نہ شنیدہ بودیم چنیں در خاطر می آمدے لیکن بہ زبان ولی نعمت خود شنیدہ ایم دیگر باوجود ولی نعمت خود کہ میاں سید شہاب الدین باشد ما را ارشاد و بیان قرآن چگونہ درست می بودے کہ بہ حضور خوند کار درست باشد قرآن بیان

کیا اور یہ قرار داد کیا کہ جسطرح ہم نے میاں سید شہاب الدین کی صحبت اختیار کی اسی طرح آپ کی صحبت میں رہیں گے آپ اپنے والد کی جگہ مسند نشین ہوں میاں سید جلال رحؒ نے فرمایا کہ تمہاری بیعت کا ہاتھ بندے کے ہاتھ میں ہے اور بندے کی بیعت کا ہاتھ چچا میاں کے ہاتھ میں ہے جو میاں سید محمود ہیں نیز نقل ہے کہ میاں سید جلال، میاں سید شہاب الدین کی رحلت کے بعد چند روز آنحضرت رضؓ کی قبرِ مبارک کے نزدیک بغرض پاسبانی ٹھیرے ہوئے تھے میاں سید محمود رضؓ نے وہاں آکر میاں سید جلال رحؒ کو منع فرمایا کہ یہ مقام ادب ہے سونے اور بے وضو رہنے کی جگہ نہیں ہے میاں سید جلال نے عرض کیا کہ چچا میاں کو معلوم ہے کہ ہمارے ولی نعمت اور ہمارے حاکم اُٹھا لئے گئے ہیں بنا بریں دردِ فراق میں یہ بندہ یہاں آکر بیٹھا ہے میاں سید محمود رضؓ نے فرمایا کہ اے میرے فرزند سید جلال تمہارے سر پر مجھ سا حاکم ہے لیکن میرے سر سے وہ حاکم جو میاں سید خوندمیر رضؓ کی جگہ تھا اُٹھا لیا گیا ہے آخر کار دسویں کے روز عصر اور مغرب کے درمیان بندگی میاں، سید محمود رضؓ نے میاں سید جلال پر لطف و کرم و نوازش کر کے فرمایا کہ میاں سید جلال تم اپنے پدر کی جگہ بیٹھو اور بیانِ قرآن کرو اگر میں میاں سید خوندمیر رضؓ کا فرزند ہوں تو اسطرح زانو زدہ تمہارا بیان سنوں گا جیسا کہ کوئی شخص نیا ترکِ دنیا کر کے آیا ہوا ہو یہ ارشاد تم کو ہی پہنچتی ہے ہم کو نہیں پہنچتی میاں سید جلال نے عرض کیا کہ چچا میاں اگر یہ بندہ اباجی کی زبانی کچھ سُنا نہ ہوتا

چچا میاں بہ کنند و بر ما کرم و لطف چنانچہ اباجی داشتند خوندکار داشتہ باشند ثم من بعد ذالک معاملہ ارشاد بر ذات خاتم المرشدین امیر سید محمود حسین ولایت قرار یافت و تمام فرزندان میاں سید شہاب الدین بر مقتضاء مرتضاء وصیت پدر بزرگوار خود دست بیعت با ولی نعمت خود کردہ صحبت آنحضرت اختیار کردہ اند چناں تسلیم شدند کہ چنانچہ تسلیم پدر بزرگوار خود بودند القصہ بشارات بسیار و عنایات بے شمار از زبان بندگی میاں رضی اللہ عنہ در حق بندگی میاں سید محمود والد شدہ است کہ اگر یک بیک نوشتہ شود یک کتاب مطول تصنیف می گردد خصوصاً از آں جملہ آنست کہ بندگی میاں بوقت تولد شدن ندا کنانیدہ فرمودہ اند کہ ہر کہ صورت مہدی علیہ السلام را نہ دیدہ باشد صورت ایں پسر بہ بیند و بر حکم اشارت پُر بشارت امیر سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ اسم آنحضرت میاں سید محمود کردند و نیز حضرت امام علیہ السلام فرمودہ بودند کہ از شکم بی بی فاطمہ فرزندے می شود مدعاء مہدی را تازہ می کند و نیز اکثر مہاجران حضرت میراں علیہ السلام بشارات

تو ایسا خیال بندے کے دل میں آتا لیکن اپنے ولی نعمت کی نصیحت بندے نے سُنی ہے دوسری بات یہ ہے کہ اپنے ولی نعمت میاں سید شہاب الدین کی موجودگی میں ہمارے لئے ارشاد اور بیانِ قرآن کیسے درست ہو سکتا تھا جو خوندکار کے حضور میں درست ہوگا، بیانِ قرآن چچا میاں ہی فرمائیں اور ہم پر لطف و کرم کی نظر جیسی اباجی کی تھی ویسی ہی خوندکار بھی رکھیں اس کے بعد ارشاد کا معاملہ خاتم المرشدین امیر سید محمود حسین ولایت رض کی ذات سے وابستہ قرار پایا اور میاں سید شہاب الدین رض کے تمام فرزندوں نے اپنے پدر بزرگوار کی وصیت کے مقتضاء پسندیدہ کے مطابق اپنی بیعت کا ہاتھ اپنے ولی نعمت (میاں سید محمود رض) کے ہاتھ میں دے دیا اور آنحضرت رض کی صحبت اختیار کی اور ایسے مطیع و منقاد رہے جیسے کہ والدِ بزرگوار کے مطیع و منقاد تھے۔ قصہ مختصر بہت ساری بشارتیں اور بے شمار عنایتیں بندگی میاں رض کی زبانی بندگی میاں سید محمود رض کے حق میں وقوع میں آئی ہیں اگر اول سے آخر تک لکھی جائیں تو ایک مطول کتاب تصنیف ہوتی ہے خصوصاً منجملہ انکے ایک بشارت یہ ہے کہ بندگی میاں رض نے اس فرزند کے تولد کے وقت یہ ندا کروائی کہ جو کوئی حضرت مہدی علیہ السلام کا چہرۂ مبارک نہ دیکھا ہو اس لڑکے کا چہرہ دیکھ لے اور حضرت امیر سید محمود ثانی مہدیؑ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے اشارۂ پُر بشارت پاکر اس فرزند کا نام آنحضرت رض نے میاں سید محمود رکھا نیز حضرت

داده اند ونیز از بندگی ملک واز بندگی میاں سید شہاب الدین بشارات بسیار است ومدت خلافت آنحضرت ہم بست وپنج سال است در جملہ اخلاق حمیده وافعال پسندیده ذات ثانی مہدیؑ بندگی میرانؓ بوده است ودر زمانہ خود خاتم المرشدین بود چوں فرزندان ثانی مہدیؓ ذات میراں سید عبد الحیؓ وامیر سید یعقوب دفرزندان میاں سید خوندمیرؓ چوں امیر

سید عبد القادر ومیاں سید شریف ومیاں سید خدا بخش وہر پنج پسران میاں سید شہاب الدین واکثر خلفاء مہاجران چوں بندگی میاں عبد الکریم ومیاں عبد الملک رحمت اللہ علیہم اجمعین ازیں عالم برداشتہ شدند فیض ولایت محمدی برذات میاں سید محمود حسین ولایت مقید شد وہیچ مقابلہ آنحضرت نماند مگر تابعاں وجملہ تابعاں بہ طرف آنحضرت متوجہ شدند وآنحضرت ہم چنیں فرمود کہ فیض مہدیؑ برین بنده مقید شده است چوں مدت خلافت بست وپنج سال شد ومدت عمر شریف کہ ہفتاد ده سال باشد انصرام گشت در شہر جالور کنارہ کوه آبو بہ ستہ نہصد نود وشش سال پانزده ہم

امام علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ بی بی فاطمہ کے شکم سے ایک فرزند ہونیوالا ہے جو مدعا مہدی کو تازه کرے گا نیز حضرت مہدی علیہ السلام کے اکثر مہاجرین نے میاں سید محمودؓ کو بشارتیں دی تھیں، نیز بندگی ملکؓ اور بندگی میاں سید شہاب الدین رضؓ کی جانب سے بھی آنحضرتؓ کے حق میں بہت بشارتیں ہیں آنحضرتؓ کی خلافت کی مدت بھی پچیس سال ہوئی جملہ اخلاقِ حمیده اور افعالِ پسندیده میں ذاتِ ثانی مہدیؑ اور بندگی میاں کا مثنیٰ تھے اور آنحضرتؓ اپنے زمانے میں خاتم المرشدین تھے یعنے جب حضرت ثانی مہدیؓ کے ہر دو فرزند میراں سید عبد الحیؓ اور امیر سید یعقوبؓ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے دیگر فرزند جیسے امیر سید عبد القادرؒ میاں سید شریفؒ اور میاں سید خدا بخشؒ اور پانچو فرزند میاں سید شہاب الدینؓ کے اور اکثر خلفا صحابہ مہاجرینؓ کے جیسے بندگی میاں عبد الکریم اور بندگی میاں عبد الملک رحمتہ اللہ علیہم اجمعین اس عالم سے اٹھالیئے گئے تو فیضِ ولایت محمدی میاں سید محمود حسین ولایتؓ کی ذات میں متقید ہو گیا اور کوئی بزرگ آنحضرتؓ کی برابری والے نہیں رہے مگر سب اپنے اپنے مرشدین کے تابعین رہے اور وہ جملہ تابعین آنحضرتؓ کی طرف متوجہ ہو گئے اور آنحضرتؓ نے بھی ایسا ہی فرمایا کہ مہدی علیہ السلام کا فیض بندے پر مقید ہوا ہے، جب آنحضرتؓ کی خلافت کی مدت پچیس سال ہوئی اور عمر شریف بہتر سال کو پہنچی تو شہر جالور میں کوہ آبو کے کنارے

ماہ مبارک محرم ازیں عالم رحلت فرمودہ اند و بلب حوض بھلائی با اجماع خود آسودہ اند و بندگی میاں سید محمود راہم شش پسر کامل وسہ دختر بودند اسماہم یکی امیر سید مبارک دوم امیر سید ابراہیم سیوم امیر سید علی چہارم امیر سید عثمان پنجم امیر سید نور محمد ششم امیر سید میراں کہ ہر یکے مقتدائے کامل و رہنمائے قابل در زمان خود بودند مگر میاں سید مبارک در ہنگام جوانی فوت کردند امیر سید ابراہیم و امیر سید عثمان بہ حضور آنحضرت رحلت کردہ اند و از دختران بوا ملک در خانۂ امیر سید یوسف ابن بندگی حضرت امیر سید یعقوب بودند دوم بوا بون در خانۂ میاں سید داؤد بودند و بوا راجے جی در خانۂ ملک شرف الدین بن ملک خادن بودند و اولاد و احفاد آنحضرت بسیار است کہ در نوشتن عبارت درازی گردد اللّٰہم زد برحمتک یا ارحم الراحمین ۔ القصہ آمدیم در بیان خلافت بندگی میاں سید شریف لقبہٗ تشریف اللہ رحمۃ اللہ علیہ واضح باد در حق میاں سید شریف بشارات بندگی میاںؓ بسیار است ازاں جملہ بشارت خاص الخاص آنست کہ آں ذات را تشریف اللہ فرمودہ اند و تربیت خود کردہ اند ثم من بعد ذالک باکمال شرائط صحبت بندگی ملک کردہ اند و بعد از رحلت بندگی ملک

قیام کے زمانے میں ۹۹۶ھ نوسو چھیانوے ہجری میں بتاریخ ۱۵ محرم اس عالم سے آنحضرتؓ کی رحلت واقع ہوئی حوض بھلائی کے کنارے آنحضرتؓ اپنی اجماع کے ساتھ آسودہ ہیں اور بندگی میاں سید محمودؓ کے بھی چھ فرزند کامل اور تین دختریں ہوئیں جنکے اسماء یہ ہیں ایک امیر سید مبارکؒ دوسرے امیر سید ابراہیمؒ تیسرے امیر سید علیؒ چوتھے امیر سید عثمانؒ پانچویں امیر سید نور محمدؒ چھٹے امیر سید میرانؒ ان میں سے ہر ایک مقتدائے کامل اور رہنمائے قابل اپنے اپنے زمانے میں تھے مگر میاں سید مبارک جوانی کے عالم میں فوت ہوئے اور امیر سید ابراہیمؒ اور امیر سید عثمانؒ بھی آنحضرتؓ کے حضور میں رحلت کئے اور آنحضرتؓ کی دختروں میں سے ایک بوا ملک زوجہ امیر سید یوسفؒ ابن بندگی حضرت امیر سید یعقوبؓ کی تھیں دوسری دختر بوا بون میاں سید داؤد کی زوجہ تھیں تیسری دختر بوا راجے جی زوجہ ملک شرف الدینؒ بن ملک خادنؒ کی تھیں آنحضرتؓ کی اولاد و احفاد بہت ہے جن کا ذکر درازیٔ عبارت کا موجب ہے یا اللہ تو انہیں ترقی دے اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین ۔ حاصل کلام یہاں سے بیان خلافت بندگی میاں سید شریف کا ہے جن کا لقب تشریف اللہ ہے رحمۃ اللہ علیہ واضح ہو کہ میاں سید شریفؒ کے حق میں بندگی میاںؓ کی بشارتیں بہت ہیں منجملہ ان کے خاص الخاص بشارت وہ ہے کہ ان کو آنحضرتؓ نے تشریف اللہ فرمایا اور خود آنحضرتؓ نے ان کو تربیت کیا پھر اسکے بعد

از ولی نعمت خود کہ برادر کلاں ذات بندگی میاں سید شہاب الدین باشد جدا نشدند و بکمال محبت واخلاص صحبت کردہ اند و بعد از میاں سید شہاب الدین با ذات بندگی میاں سید محمود اتفاق صحبت داشتہ اند فاما در میان معاملہ کہ اکبر جلال الدین آمدہ گجرات گرفت بندگی میاں سید محمود فرمودند کہ ہر برادر یراکہ جائے باشد چند روز ظاہر جداگانہ بگذرانند و باز در وقت امنیت یکجا گی شوند حاصل القصہ درین معاملہ چند مرشدان کامل جدا شدند و بندگی میاں سید شریف ہم جدا شدہ بودند و در وقت امنیت چون آمدند نزدیک نہ داشتند و رخصت جدا ماندن کردہ اند و چنیں فرمودہ اند کہ معاملۂ ارشاد و سلسلہ از میاں سید شریف در دکھن می نماید بندہ چہ طور نزدیک نگاہ داریم آخر الامر بندگی میاں سید شریف تشریف حق از ملک گجرات در ملک دکھن قدم سعادت فرمودہ اند و بر نہج متابعت مرشد کہ بندگی ملک باشد قدم نہادہ اند و تمام کار بر عالیت و عزیمت کردہ ارشاد فرمودہ اند آخر الامر چون عمر مبارک شصت سال رسید بر سنہ نہصد و بست و شش تولد آنحضرت و چون شصت و سال از عمر مبارک آنحضرت باشد بر سنہ نہصد و ہشتاد و شش سال

کمال درجہ پابندیٔ شرائط کے ساتھ انہوں نے بندگی ملک رضؓ کی صحبت اختیار کی اور بندگی ملک رضؓ کی رحلت کے بعد اپنے ولیٔ نعمت جو برادرِ کلاں بندگی میاں سید شہاب الدین رضؓ تھے ان کی صحبت سے جُدا نہیں ہوئے اور کمالِ محبت واخلاص کے ساتھ آنحضرت رضؓ کی صحبت میں رہے اور بندگی میاں سید شہاب الدین رضؓ کے بعد بندگی میاں سید محمود رضؓ کی ذاتِ مبارک کے ساتھ اتفاق واتحاد کے ساتھ صحبت میں رہے لیکن جلال الدین اکبر بادشاہ کا گجرات کی تسخیر والا معاملہ پیش آیا تو بندگی میاں سید محمود رضؓ نے فرمایا کہ جس برادر کو جہاں امن کی جگہ ملے چند روز ظاہراً جداگانہ رہے اور گذر کرے پھر جب یہاں امن کی صورت ہو جائے تو سب ایک جگہ ہو جائیں حاصل کلام اس معاملہ میں چند مرشدین جدا ہوئے اور بندگی میاں سید شریف بھی جُدا ہوئے تھے پھر جب امن قائم ہونے کے زمانے میں آئے تو آنحضرت رضؓ نے ان کو اپنے نزدیک نہیں رکھا اور جُدا رہنے کی اجازت عطا فرمائی اور یہ ارشاد فرمایا کہ معاملۂ ارشاد اور سلسلۂ خلافت میاں سید شریف سے دکن میں قائم ہوتا معلوم ہوتا ہے یہ بندہ کسطرح ان کو اپنے نزدیک روک رکھے گا آخر کار بندگی میاں سید شریف تشریفِ حق ملک گجرات سے ملک دکن میں قدم سعادت لائے اور اپنے مرشد بندگی ملک رضؓ کی متابعت کی راہ پر ثابت قدم رہ کر تمام کاموں میں عالیت و عزیمت کو ملحوظ رکھ کر مرشدی فرمانے لگے آخر کار

در دیہ جل گاؤں عنقریب برہان پور در یازدہم ماہ مبارک رمضان ازیں عالم درعالم باقی رحلت فرمودہ اند رحمتہ اللہ علیہ وفات بندگی میاں سید شریف راسہ پسر و دو دختر بودند پسر کلاں برگزیدۂ الٰہ موصوف باوصاف اسد اللہ مقبول جمیع اہل اللہ بندگی میاں سید سعد اللہ رحمتہ اللہ علیہ کہ در زمانہ ہادی عصر مہتدی عہد خود بودہ اند پسر دوم بندگی میاں امیر سید لطیف کہ سالک مجذوب بودند و ترک مرشدی دادہ در صحبت برادر کلان خود بودند پسر سیوم بندگی میاں امیر سید عبد الوہاب کہ مرشد کامل و رہنمائے عامل در متابعت پدر خود بر کار عزیمت و عالیت بودہ اند و ایں ہر سہ پسران آنحضرت اولاد و احفاد بسیار دارند و از دختران بی بی رقیہ در خانۂ ملک پیارا بن ملک راجہ بودہ اند از ایشان اولاد و احفاد ماندہ اند و دوم بوا امتہ الکریم در خانۂ ملک سالار احمد بودہ اند و از ایشاں ہم اولاد و احفاد باقیست و باقی ذکر اولاد و احفاد و خلفاء سید الشہدا سید السعدا انجد السادات موصوف باوصاف امام الکائنات سلطان نصیر برہان المنیر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ در باب چہلم نوشتہ خواہد شد و باقی ذکر خلفاء گروہ حضرت امام

جب آنحضرتؓ کی عمر مبارک ترسٹھ سال کو پہنچی یعنی ۹۲۶ھ نوسو چھبیس ہجری میں آنحضرت کا تولد ہوا اور جب آنحضرت کی عمر مبارک ترسٹھ سال ہوئی تو ۹۸۹ھ نوسو نواسی ہجری میں قریۂ جل گاؤں میں جو قریب برہان پور کے واقع ہے ۱۱ ماہ رمضان المبارک کو اس عالم فانی سے عالم باقی میں آنحضرت نے رحلت فرمائی رحمتہ اللہ علیہ ۔ حضرت بندگی میاں سید شریفؓ کے تین فرزند اور دو دختر تھے بڑے فرزند برگزیدۂ الٰہ موصوف بہ اوصاف اسد اللہ مقبولِ جمیع اہل اللہ بندگی میاں سید سعد اللہ رحمتہ اللہ علیہ تھے جو اپنے زمانہ میں رہنما اور مقتدائے زمانہ تھے دوسرے فرزند بندگی میاں امیر سید لطیف سالک مجذوب تھے مرشدی ترک کر کے اپنے بڑے برادر کی صحبت میں تھے ۔ تیسرے فرزند بندگی میاں امیر سید عبد الوہاب مرشدِ کامل و رہنمائے عامل اپنے والد بزرگوار کی متابعت میں عزیمت و عالیت پر استوار تھے آنحضرتؓ کے یہ تینوں فرزند اولاد و احفاد بہت رکھتے ہیں دو دختروں میں سے ایک بی بی رقیہ ملک پیارا ابن ملک راجہ کی زوجہ تھیں ان کے بھی فرزند و نبیرے باقی ہیں دوسری دختر بوا امتہ الکریم ملک سالار احمد کی زوجہ تھیں ان کی بھی اولاد و احفاد باقی ہے اور باقی الذکر اولاد و احفادِ حضرت سید الشہدا سید السعدا امجد السادات موصوف بہ اوصاف امام کائنات سلطانِ نصیر برہان منیر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ اور آنحضرتؓ کے خلفاء کا چالیسویں باب

خاتم الاولیاء کہ مشہور اند مسطور می شود انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب چہلم

دربیان ذکر خلافت بعض اکابر المہاجرین رضؓ حضرت امام العارفینؑ و ذکر خلافت خلفاء مہاجرین رضؓ کہ افضل التابعین و مشہور المبین بودہ اند و اسامی بعض مصدقان مہدی علیہ السلام از اولیاء و علماء، بادشاہان امراء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کہ ذکر بعضے ازاں ہا مفصل ماقبل درجاے آں مرقوم شدہ و ذکر بعضی براے تطویل نوشتہ نشد لہٰذا دریںجا اسماء اقل القلیل نوشتہ می شود و ملائم آں معلوم باد کہ ذکر اولاد و احفاد بندگی حضرت امیر سید محمود ثانی مہدی و بندگی حضرت امیر سید خوندمیر صدیق رضی اللہ عنہما تفصیل بالا شنیدی و دریافتی کہ ہر یکی خلیفہ ذات ستودہ صفات بودہ اند فی ما اکنوں ذکر خلفاء آں ہر دو ذات بابرکات مہدی صفات سید السادات حضرت سیدین رضؓ و ذکر خلافت بعضے اکابر المہاجرین و خلفاء ایشاں علیہم الرضوان بشنو و دریاب ای عزیز باتمیز بدانکہ چوں وصال محبوب ذوالجلال حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام صدور یافت نہ صد خلفا ہمراہ آں

میں لکھا جائے گا اور حضرت امام خاتم اولیاء علیہ السلام کے اصحاب کے خلفاء کا ذکر جو مشہور ہیں لکھا جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

چالیسواں باب

حضرت امام العارفین علیہ السلام کے بعض اکابرین مہاجرین رضؓ کی خلافت اور ان مہاجرین رضؓ کے خلفاء کی خلافت کے ذکر میں جو تابعین میں افضل اپنے اپنے زمانے میں مشہور و معروف ہوئے ہیں اور بعض مصدقان مہدی علیہ السلام کے اسماء مذکور ہوں گے جو اولیاء علماء، بادشاہوں اور امراء میں سے ہوئے ہیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جن میں سے بعضوں کا ذکر بہ تفصیل قبل از یں برمحل کیا جا چکا ہے اور بعض کا ذکر بوجہ درازی عبارت نہیں کیا جا سکا لہٰذا اس جگہ ان میں سے صرف چند بزرگوں کے نام اور ان کے ذکر سے متعلق چند مناسب امور لکھے جاتے ہیں معلوم کر اے مصدق کہ ذکر مبارک بندگی حضرت امیر سید محمود رضؓ ثانی مہدیؑ اور بندگی حضرت امیر سید خوندمیر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد و احفاد کا بہ تفصیل اوپر تو نے سنا اور معلوم کیا کہ ہر ایک خلیفہ ذات ستودہ صفات ہوا ہے اب ان ہر دو ذات بابرکات مہدی صفات سید السادات حضرات سیدین رضؓ کے خلفاء اور بعضے اکابرین مہاجرین رضؓ کی خلافت اور ان کے خلفاء علیہم الرضوان کا ذکر مبارک سن اور معلوم کر اے عزیز باتمیز جان کہ جب حضرت محبوب ذوالجلال

خاتم الاولیاء بودہ اند و درمیان ایشاں سہ صد و شصت
خلفا خاص اند درمیان سہ صد و شصت خلفا دوازدہ
خلفا خاص الخاص ہستند و درمیان دوازدہ خلفا شش
خلفا و درمیان شش خلفا سہ خلفا علی الخصوص اند و درمیان آں
خلفا دو خلیفہ اخص الاخص ذاتی اند کہ ثانی مہدی
و صدیق مہدی باشند پس دریں جا ذکر خلافت
خلفاء خاتم الاولیاء خلافت خلفاء تابعان
شاں علی ترتیب بہ نقل متواتر مسطور می شود
للائح باد کہ اگرچہ خلفاء ذات ثانی مہدی
بسیار اند کہ بہ حضور آنحضرت ترک دنیا کردہ
باشرائط صحبت بجا آوردہ بہ رتبہ خلافت
رسیدہ اند فاما چوں اکثر اصحاب حضرت امام
علیہ السلام در صحبت بندگی حضرت امیر سید
محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ بودہ اند
بداں واسطہ خلافت آنحضرت درمیان
اصحاب مہدی علیہ السلام مندرج است
و جداگانہ خلیفہ آنحضرت مشہور نیست نقلست
کہ چوں رحلت ثانی مہدی رضی اللہ عنہ
روے نمود در ہماں روز در وقت عصر و
مغرب ہژدہ جائے قرآن بیان شدہ
است و ہژدہ جا بانگ نماز جداگانہ گفتہ شد
و ہر دو شاہزادہ کہ حضرت امیر سید عبدالحی
روشن منور و امیر سید یعقوب شجرۂ اولاد
الامام خورد سالہ بودند پس خلفائے ثانی
مہدی ہماں ہژدہ مہاجران رضوان اللہ

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام کا وصال واقع ہوا
تو نو سو خلفاء ہمراہ اس خاتم الاولیاءؑ کے تھے
جن کے درمیان تین سو ساٹھ خلفاء خاص ہوئے اور
ان خلفاء خاص کے درمیان بارہ خلفاء خاص الخاص ہیں
اور درمیان ان بارہ کے چھ خلفا مخصوص ہیں پھر
درمیان چھ کے تین خلفاء اخص الخواص ہیں پھر ان
تین کے درمیان اخص الخاص دو ذاتی ہیں جو ثانیؓ
مہدیؑ اور صدیقؓ مہدیؑ ہیں پس اس جگہ خلفاء خاتم الاولیاءؑ
کی خلافت اور ان خلفاء کے تابعین کی خلافت کا ذکر
بہ ترتیب نقل متواتر سے لکھا جاتا ہے واضح ہو کہ اگرچہ
حضرت ثانیؓ مہدیؑ کے خلفاء بہت ہیں جو آنحضرتؓ
کے حضور میں ترکِ دنیا کر کے صحبت باشرائط بجا
لائے اور رتبہ خلافت کو پہنچے لیکن چونکہ اکثر اصحاب
حضرت امام علیہ السلام کے بھی بندگی حضرت امیر سید
محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کی صحبت میں تھے اس
سبب سے آنحضرتؓ کی خلافت اصحابِ مہدی
علیہ السلام کے درمیان مندرج ہے اور جداگانؓ
آنحضرتؓ کے خلیفے مشہور نہیں ہیں نقل ہے کہ
جب حضرت ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کی رحلت واقع
ہوئی تو اسی روز عصر اور مغرب کے وقت میں اٹھارہ
جگہ بیانِ قرآن ہوا اور اٹھارہ جگہ جدا جدا
دائروں میں نماز کے لئے اذانیں کہی گئیں اور دونو
شاہزادے یعنے حضرت امیر سید عبدالحی روشن منورؓ
اور امیر سید یعقوبؓ جن کی ذات شجرۂ اولاد امامؑ ہے
کمسن تھے پس حضرت ثانیؓ مہدی کے خلفاء آنحضرتؓ

علیہم ابدی بودہ اند وبغیر ازیں شردہ مہاجران
کبار ہم دیگر مہاجران بسیار در صحبت ثانی
مہدی بودہ اند کہ ہر یکے مبین قرآن
باشرائط کمال ارشاد عین العیان بودہ اند کہ
مہاجران وخلفاء حضرت امام آخر زمانؑ و
خلفاء امیر سید محمود ثانی مہدی باشند نقل
است کہ یک روز پیش بندگی میاں شاہ دلاور
رضی اللہ عنہ، شخصی گفت کہ حضرت ثانی
مہدی خلیفہ ندارند شاہ مشارٌ الیہ
فرمودہ اند کہ بندہ خلیفۂ ثانی مہدی است
وآنحضرت ورائے مہاجران کبار ہم خلیفہ
بسیار دارند مثل ذات کامل مقتدار واصل
بندگی میاں خوندشیخ رحمتہ اللہ علیہ کہ خلفاء
ثانی مہدی مشہور اند نقلست کہ سبب
رحلت حضرت ثانی مہدی درد پائی مبارک بودہ
است والمی وریشی بسیار داشت ودر خلوت
بہ جہت خدمت آنحضرت ہیچکس مقرب تر
از ایشاں مشارٌ الیہ نبودہ است ودر حق
میاں مشارٌ الیہ بشارت ہا دادہ اند یکی از ان
بشارات آنست کہ در یک وقت در حق شان
چنیں فرمودہ اند کہ مَن خَدَمَ خُدِمَ
یعنی ہر کہ خدمت می کند مخدوم می شود
آخر الامر بعد از رحلت آنحضرت بندگی میاں
خوندشیخ از ملک گجرات بہ دکھن آمدند و
بادشاہ دکھن نظام الملک ملاقات کرد

کی رحلت کے وقت وہی اٹھارہ مہاجرین کبارؓ تھے
اور بھی بہت سارے مہاجرینؓ مہدیؑ حضرت ثانیؓ
مہدی کی صحبت میں تھے جن میں سے ہر ایک کا مُبیّن
قرآن ہونا ارشادِ کامل کے شرائط کے ساتھ
ظاہر و آشکارا تھا جو مہاجرین اور خلفاء حضرت امام
آخر زمانؑ کے اور خلفاء امیر سید محمودؓ ثانی مہدیؑ
کے ہوئے **نقل** ہے کہ ایک روز بندگی میاں شاہِ
دلاورؓ کے سامنے کسی نے کہا کہ حضرت ثانیؓ مہدی
خلیفہ نہیں رکھتے ہیں یہ سُنکر حضرت شاہِ دلاورؓ
نے فرمایا کہ بندہ ثانی مہدیؓ کا خلیفہ ہے اور آنحضرتؓ
کے خلفاء مہاجرین کبارؓ کے سوائے بھی بہت ہوئے
ہیں مثلاً ذاتِ کامل و مقتدار و اصل بندگی میاں
خوندشیخ رحمتہ اللہ علیہ حضرت ثانی مہدیؓ کے خلفاء
میں مشہور ہیں **نقل** ہے کہ حضرت ثانی مہدیؓ کی
رحلت کا سبب آنحضرتؓ کے پائے مبارک درد
واقع ہوا سخت تکلیف تھی اور بہت گہرا زخم پائے
مبارک میں تھا اور خلوت میں آنحضرتؓ کی خدمت
کے لئے بندگی میاں خوندشیخ سے بڑھ کر آنحضرتؓ
کے نزدیک کوئی نہیں رہا اور میاں موصوف کے حق
میں آنحضرتؓ نے کئی بشارتیں عطا فرمائی ہیں منجملہ
ان سے ایک یہ ہے کہ ایک وقت ان کے حق میں
آنحضرتؓ نے اسطرح فرمایا کہ مَنْ خَدَمَ
خُدِمَ یعنے جو خدمت کرتا ہے خدمت کیا جاتا
ہے آخرکار آنحضرتؓ کی رحلت کے بعد بندگی میاں
خوندشیخؓ ملک گجرات سے دکن آئے اور دکن کے

معتقد گشت و بہ شرف تصدیق مشرف شد یک روز بادشاہ گفت کہ میاں جی! مثل شما در گروہ مہدی علیہ السلام ہم دیگرے ہست مشار الیہ طالب حق و امانت دار و راست گو و کامل بودند چنیں می فرمودند کہ بندہ را دریں گروہ حضرت مہدی چہ مقدار است نعمت مہاجران مہدی و تابعان ایشاں انچہ عین العیاں بود بیان کردہ اندثم من بعد ذالک بادشاہ دکھن برگفتہ میاں مشار الیہ اکثر مہاجران آں زماں را طلبیدہ است و دختر خود بہ حضرت امیر شاہ میر انجی ابن امیر سید حمید رضی اللہ عنہ دادہ کہ خدا کردہ است چنانچہ ایں مشہور است و نیز بندگی ملک را سعی بسیار کردہ کہ قدم سعادت فرمایند اما در دکھن نیامدند نیز بر اہل تمیز واضح باد کہ بہ نقل تواتر رسیدہ است کہ در وقت قتال در صحبت ثانی امیر مہدی خصال کم و زیادہ نہصد عدد فقیران کاملاں مع خورد و کلاں بودند درمیان ایشاں دو و یست عدد مردان ربانی بودہ اند درمیان ایشاں صد کساں شہادت یافتند و نصف دیگر کہ صد عدد باقی ماندہ بودند ہر یکے چراغ صدیق و سراج اہل التحقیق و ہر یکی مقتدار اہل ہدایت و رہنمائے اہل سعادت بودہ اند و بفضل اللہ ہر یکی داعی الی اللہ علیٰ نہج الامام

بادشاہ نظام الملک نے ان سے ملاقات کی اور ان کا معتقد ہو کر تصدیق مہدیؑ کے شرف سے مشرف ہوا ایک روز بادشاہ نے کہا کہ میاں جی! حضرت مہدیؑ کے گروہ میں کیا آپکے جیسے کوئی اور بھی ہیں تو چونکہ میاں موصوف طالبِ حق امانت دار اور راست گو مقتدار کامل تھے اس کے جواب میں اسطرح ارشاد فرمایا کہ حضرت مہدیؑ کے گروہ مبارک میں اس بندے کا کیا درجہ ہے حضرت مہدیؑ کے مہاجرین خداوندانِ نعمت اور اُن کے تابعین جو مشہور و معروف تھے سب کے نام میاں موصوف رضؓ نے بیان فرمائے پھر اس کے بعد دکن کے بادشاہ نے میاں موصوف کے کہنے کے مطابق اکثر مہاجرین رضؓ کو جو اس زمانے میں تھے اپنے ملک میں بلا کر رکھا اور اس نے اپنی دختر حضرت امیر شاہ میرانجی ابن امیر سید حمید رضی اللہ عنہ کو دی ۔ نیز بندگی ملک الہدادؓ کو بھی بلانے کی اس نے بہت کوشش کی کہ اپنے قدوم سعادت یہاں لائیں لیکن وہ دکن میں نہیں آئے نیز صاحبانِ تمیز پر واضح ہو کہ نقل متواتر سے یہ معلوم ہوا ہے کہ بروقتِ قتال ثانیِ امیر مہدیؑ خصالؓ کی صحبت میں کم و بیش نو سو فقراء کامل اپنے خورد و کلاں کے ساتھ تھے ان میں سے دو سو مردانِ ربانی تھے ان میں سے ایک سو اشخاص شہادت پائے اور نصفِ دیگر جو سو باقی رہے ان میں سے ہر ایک چراغِ صدیق اور سراجِ اہلِ تحقیق اور ہر ایک مقتدارِ اہلِ ہدایت اور رہنمائے

مہدی مراد اللہ شدہ اند و بہ صدقہ صحبت
ذات بندگی میاں ہر یکے شاں بہ رتبہ
سروری و خلافت حضرت مہتری با عنایت
رسیدہ اند پس اسامی بعض ایشاں کہ بہ نقل
تواتر بہ بیان ثابت شدہ اینست کہ اول
چراغِ کُل صاحب الارشاد بندگی ملک
الہداد رضی اللہ عنہ و شش پسران بندگی
میاںؓ کہ اسماء مبارک بالا بیان شدہ است
و دو پسران از بندگی میاں سید علن برادر
بندگی میاںؓ یکے امیر سید حسن دوم امیر سید
حسین کہ منجملہ نہ خلفا می شوند دہم بندگی ملک
پیر محمد ابن بندگی ملک الہداد یازدہم ملک اسمٰعیل
ابن بندگی ملک حمادؒ دوازدہم و سیزدہم بندگی
ملک یوسف و بندگی ملک سلیمان ابنا بندگی
ملک حماد احمد و چہاردہم و پانزدہم امیر سید
عبد اللہ و امیر سید عمر ابنا امیر سید میرانجی
و شانزدہم ملک بڑے ابن ملک گوہر شہ
فولادی ہفدہم بندگی ملک احمد اسحاق
داماد امیر سید موسیٰ ہژدہم بندگی میاں عالم
شہ جالوری نوزدہم میاں ابراہیم شیخا بستم
میاں قاضی شہ تاج الکتاب حسینی بست و یکم
میاں یوسف بست و دوم میاں عبد المومن
بست و سیوم میاں حبیب بدری بست و
چہارم میاں اسمٰعیل ابن شیخ مکن بست و پنجم
شیخ مکن بدری بست و ششم میاں

اہل سعادت ہوا اور بفضلِ الٰہی ہر ایک داعی الی اللہ
بر مدعا امام مہدی مراد اللہؑ ہوا ہے حضرت بندگی
میاںؓ کی ذاتِ مبارک کے صدقہ سے ہر ایک ان میں
سے رتبۂ سروری کو اور حضرتؑ کی خلافت کے
مرتبۂ بندگی کو عنایتِ حق سے پہنچا پس اُن میں
سے بعض کے نام جو بہ نقل تواتر بیان ہوئے ہیں،
یہ ہیں۔ اول اُن میں چراغ کُل صاحبِ ارشاد
بندگی ملک الہداد رضی اللہ عنہٗ اور چھ فرزندان بندگی
میاںؓ کے ہوئے جن کے اسماء مبارک اُوپر بیان
ہوئے ہیں اور دو فرزند بندگی میاںؓ کے برادر
بندگی میاں سید علنؓ کے ہوئے ایک امیر
سید حسنؒ دوسرے امیر سید حسینؒ یہ جملہ نو خلفاء ہوتے
ہیں۔ دسویں بندگی ملک پیر محمدؓ ابن بندگی
ملک الہدادؒ تھے۔ گیارہویں ملک اسمعیل ابن
بندگی ملک حمادؓ بارہویں اور تیرہویں بندگی ملک
یوسف اور بندگی ملک سلیمان فرزندان بندگی ملک حمادؓ
کے ہوئے اور چودھویں اور پندرہویں امیر سید
عبد اللہؒ اور امیر سید عمرؒ فرزندان امیر سید میرانجی
کے ہوئے اور سولہویں ملک بڑےؒ ابن ملک گوہر شہ
فولادی سترہویں بندگی ملک احمد اسحاقؒ داماد امیر
سید موسیٰؒ اٹھارہویں بندگی میاں عالم شہ جالوریؒ
انیسویں میاں ابراہیم شیخاؒ بیسویں میاں قاضی شہ
تاج الکتاب حسینی اکیسویں میاں یوسفؒ بائیسویں میاں
عبد المومنؒ تیئیسویں میاں حبیبؒ چوبیسویں میاں
اسمٰعیلؒ ابن شیخ مکن پچیسویں شیخ مکنؒ بدری

نظام الدین بدری بست وہفتم میاں چاند دکنی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین وبغیر ازایشاں خلفاء بندگی میاں بسیار کساں ہستند لیکن بہ جہت اختصار بیان کردہ نشد آنجا کہ کس است حرفے بس است ونیز از خلفاء خلیفۂ ثالث اسمہ ملک برہان الدین رضی اللہ عنہ چندصد کس ہستند ودراوصاف حمیدہ واخلاق پسندیدہ از فیض بندگی ملک مشارالیہ ہر یکی بمثل ذات بندگی ملک بودند ونیز خلفاء خلیفۂ رابع بندگی ملک گوہر رضی اللہ عنہ ہم بسیار اند واگر اسامی ایشاں یک بیک نوشتہ می شود عبارت درازی گردد ونیز خلفاء خلیفۂ پنجم بندگی میاں شاہ دلاورؓ ہم بسیار اند وفرزنداں ہم بسیار اند فاما خصوصا ایں چند خلفاء مشہور اند بندگی میاں حبیب جی پسر شاہ مشار الیہ بندگی میاں عبدالکریم ابن میاں عبدالمجید مہاجر مہدی موعود رضی اللہ عنہ نقلست کہ یک روز حضرت امام علیہ السلام را قے روی داد و بندگی میاں عبدالمجید حاضر بودند در دست گرفتہ تناول فرمودہ اند حضرت امام علیہ السلام فرمودند کہ برادرم عبدالمجید شمارا خدائے تعالیٰ فرزندے خواہد داد کہ قائم مقام مہتر یحیٰ پیغمبر خواہد بود درمیان اندک مدت بمقتضی بشارتِ خاتم ولایت میاں مشار الیہ را

چھبیسویں میں میاں نظام الدینؒ بدری، ستائیسویں میاں چاندؒ دکنی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین اورا کے سوائے بندگی میاںؒ کے خلفاء بہت لوگ ہوئے ہیں لیکن اختصار کی غرض سے بیان نہیں کئے گئے جہاں کس ہے تو ایک حرف بس ہے نیز خلیفہ ثالث مسمیٰ ملک برہان الدینؒ کے خلفاء کئی سواشخاص ہوئے ہیں جو اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ میں بندگی ملکؒ کے فیض سے ہر ایک ذات بندگی ملکؒ کے مانند تھا نیز خلیفۂ چہارم بندگی ملک گوہر رضی اللہ عنہ کے خلفاء بھی بہت ہیں اگر ان میں سے ہر ایک کا ذکر نام بنام کیا جائے تو عبارت دراز ہوتی ہے نیز خلیفہ پنجم بندگی میاں شاہ دلاورؒ کے بھی خلفاء اور فرزنداں بہت ہیں لیکن خصوصاً ان میں یہ چند خلفاء مشہور ہیں بندگی میاں حبیب جی شاہ رضی اللہ عنہ کے فرزند اور بندگی میاں عبدالکریم ابن بندگی میاں عبدالمجیدؒ مہاجر مہدی موعود علیہ السلام نقل ہیکہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام کو قئے ہوئی اس وقت بندگی میاں عبدالمجیدؒ حاضر تھے اپنے ہاتھوں میں لے کر پی گئے حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ برادرم عبدالمجید تم کو خدائے تعالیٰ ایک فرزند دیگا جو قائم مقام مہتر یحیٰ پیغمبرؑ کا ہوگا اس بشارت کے مطابق تھوڑی ہی مدت میں میاں موصوف کو خدائے تعالیٰ نے ایک لڑکے عطا فرمایا وہی شاہ عبدالکریم خلیفۂ اول بندگی میاں شاہ دلاورؒ کے ہوئے اور خلیفۂ سوم بندگی میاں شاہ عبدالملک سجاوندیؒ

خدائے تعالیٰ پسرے بخشیدہ کہ ذات شاہ عبدالکریم اول خلفاء بندگی میاں شاہ دلاورؓ باشند خلفاء سوم بندگی میاں شاہ عبدالملک سجاوندیؒ کہ عالم ظاہری وباطنی بودہ اند وخلفاء چہارم بندگی میاں وزیر الدین کہ ایشاں خلفاء خاص آنحضرتؓ وغیر ایشاں خلفاء بسیار اند فاما دریخا اختصار کردہ شد نیز خلفاء بندگی میاں شاہ نظامؓ صحب کرام رضی اللہ عنہ ہم بسیار اند خصوصاً بندگی میاں عبدالرحمٰن پسر آنحضرتؓ و میاں عبدالفتح داماد حضرت امام علیہ السلام ولد بندگیمیاں عبدالرحمٰن پسراں قابل ولائق وصاحب ارشاد ماندہ اند یکے میاں حبیب اللہ دوم میاں عبدالمومن سیوم میاں عبدالحلیم چہارم میاں اشرف محمد پنجم شاہ نظام کہ خلیفہ آنحضرت بودند وچہار پسراں داشتہ اند وہر چہار خلیفہ کامل بودند یکے میاں ابوجی دوم میاں حسن محمد سیوم میاں ناصر محمد وچہارم میاں برہان وبندگی میاں عبداللطیف ابن بندگی میاں شاہ نظامؓ وخلیفہ آنحضرت ومیاں مشارالیہ ہم چہار پسر داشتہ اند یکے میاں چاند محمد ومیاں علی محمد ومیاں اخی محمد ومیاں تاج محمد ونیز بندگی میاں عبدالرزاق ابن بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ دہم خلیفہ آنحضرتؓ

ہوئے جو عالم ظاہری وباطنی ہوئے اور خلیفہ چہارم بندگی میاں شاہ یوسفؓ اور خلیفہ پنجم بندگی میں وزیر الدینؓ ہوئے یہی خلفاء خاص آنحضرت کے ہیں اوران کے سوا بہت خلفاء ہوئے ہیں لیکن یہاں مختصراً ذکر کیا گیا ہے نیز بندگی میاں شاہ نظامؓ صحابی کرام رضی اللہ عنہ کے خلفاء بھی بہت ہیں خصوصاً بندگی میاں عبدالرحمٰنؓ فرزند آنحضرتؓ کے اور میاں عبدالفتح بھی تھے جو داماد حضرت امام علیہ السلام کے تھے اور بندگی میاں عبدالرحمٰن کے کئی فرزند قابل اور لائق صاحب ارشاد رہے ایک میاں حبیب اللہ دوسرے میاں عبدالمومن تیسرے میاں عبدالحلیم چوتھے میاں اشرف محمد پانچویں شاہ نظامؓ جو خلیفہ آنحضرت کے تھے ان کے بھی چار فرزند ہوئے اور چاروں خلفاء کامل تھے ایک میاں ابوجیؓ دوسرے میاں حسن محمدؓ تیسرے میاں ناصر محمد اور چوتھے میاں برہان اور بندگی میاں عبداللطیف ابن بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ جو خلیفہ آنحضرتؓ کے اور میاں عبدالرحمٰن کے تھے ان کے بھی چار فرزند ہوئے ایک میاں چاند محمدؓ دوسرے میاں علی محمدؓ تیسرے میاں اخی محمدؓ چوتھے میاں تاج محمدؓ نیز بندگی میں عبدالرزاق فرزند وخلیفہ حضرت شاہ نظامؓ کے تھے ان کے بھی چار فرزند ہوئے ایک میاں عبدالمجیدؓ دوسرے میاں رکن محمد تیسرے میں عبدالستارؓ چوتھے میاں شریف محمدؓ نیز بندگی میں نور محمدؓ فرزند بندگی میاں شاہ نظامؓ کے اور خلیفہ آنحضرتؓ کے تھے ان کے بھی دو فرزند ہوئے ایک میاں عاشق محمدؓ دوسرے

ہم چہار پسر داشتہ اند یکی میاں عبدالمجید
دوم میاں رکن محمد سیوم میاں عبدالستار
چہارم میاں شریف محمد ونیز بندگی میاں
نورمحمد ابن بندگی میاں شاہ نظامؓ وہم خلیفہ
آنحضرت دو پسر داشتہ اند یکی میاں عاشق
محمد ودیگر میاں شبیر محمد ونیز بندگی میاں
صالح محمد ابن بندگی میاں شاہ نظام رضی
اللہ عنہ وہم خلیفہ آنحضرت ہم سہ پسر
داشتہ اند میاں عزیز محمد ومیاں راجے محمد
ومیاں ولی محمد وہر یک مرشد کامل ومقتداء
فاضل بودند ونیز خلفاء بندگی میاں شاہ نعمت
رضی اللہ عنہ ہم بسیار بے شمار اند خصوصاً
میاں سید بڑے کہ در قندھار ساکن بودہ
اندومیاں اسمٰعیل وغیر ہما بسیار اند ونیز
خلفاء بندگی میاں یوسف مہاجر وبندگی
میاں عبدالمجید مہاجر وبندگی میاں بھائی
مہاجر وبندگی میاں الہداد حمید مہاجر وبندگی
میں خوند ملک مہاجر وبندگی میاں سید سلام
اللہ مہاجر وبندگی میاں امین محمد مہاجر وبندگی
میاں محمد حسین ناگوری مہاجر کہ خلیفہ ایشاں
میاں محمد پشتوی فرہی اند رضوان اللہ علیہم
اجمعین بسیار وبے شمار اند ونیز خلفاء ملاعلی
فیاضی مہاجر وملا شیر محمد مہاجر وملا محمد شیروانی
مہاجر وملا درویش ہردی مہاجر وملا حاجی محمد
مہاجر ومیاں غنی محمد فرہی مہاجر ومیاں
نورکوزہ گر مہاجر وامیر سید احمد خراسانی مہاجر
وغیر دالک خلیفہ بسیار دارند اکنوں اسامی
تابعدانِ مہاجراں کہ در ہر ملک مشہور اند
نوشتہ میشود بدین تفصیل فالاول در ولایت
فرہ امیر سید اسمٰعیل ابن امیر سید خلیل اللہ
بن امیر سید احمد ابن امیر سید عبداللہ

میاں شیر محمدؒ نیز بندگی میاں صالح محمد فرزند بندگی
میاں شاہ نظامؒ کے اور خلیفہ آنحضرت کے تھے ان
کے بھی تین فرزند ہوئے ایک میاں عزیز محمدؒ
دوسرے میاں راجے محمد تیسرے میاں ولی محمدؒ اور
ہر ایک ان میں سے مرشد کامل اور مقتدارِ واصلِ
ہوئے نیز بندگی میاں شاہ نعمت کے خلفاء بھی بہت
اور بے گنتی ہوئے ہیں خصوصاً میاں سید بڑےؒ جو
قندھار میں سکونت پذیر تھے اور میاں اسمعیل
وغیرہم بہت ہوئے ہیں نیز بندگی میاں یوسف
مہاجر بندگی میاں عبدالمجید مہاجر بندگی میاں بھائی
مہاجر بندگی میاں الہداد حمید مہاجر بندگی خوند ملک
مہاجر بندگی میاںسید سلام اللہ مہاجر بندگی میاں امین
محمد مہاجر اور بندگی میاں محمد حسینؒ ناگوری مہاجر جن
کے خلیفہ میاں محمدؒ پشتوی فری ہیں رضوان اللہ علیہم
اجمعین کے بھی خلفاء بہت اور بے گنتی ہیں نیز ملا علی
فیاضی مہاجر ملا شیر محمد مہاجر ملا محمد شیروانی مہاجر ملا
درویش ہروی مہاجر ملا حاجی محمد مہاجر میاں غنی محمد
فرہی مہاجر میاں نور کوزہ گر مہاجر اور امیر سید احمد
خراسانی مہاجر وغیرہ کے بھی بہت خلفاء ہوئے ہیں
اب اُن مہاجرینؒ کے تابعین کے اسماء جو ہر ملک
میں مشہور ہیں لکھے جاتے ہیں جو حسب تفصیل ذیل
ہیں سب سے اول ولایت فرہ میں امیر سید اسمعیلؒ
ابن امیر سید خلیل اللہ ابن امیر سید احمد ابن امیر سید
عبداللہ مشہور تھے پھر بندگی میاں قطب الدینؒ
جنہوں نے اپنا احوال بندگی میاں شاہ دلاورؒ کو لکھا
تھا اور بندگی میاں محمد پشتویؒ میاں احمد بھکریؒ میاں

مشہور بودند و بندگی میاں قطب الدین کہ احوال خود بہ میاں شاہ دلاورؒ نوشتہ بودند و بندگی میاں محمد پشتوی و میاں احمد بہکری و میاں شہاب الدین ہندی و میاں عبداللطیف و میاں درویش محمد و میاں قاضی بڑا و میاں ملا علی قلعہ گاہی کہ ایشاں در ولایت فرہ مھشور بودند دور ولایت قندھار از تابعان میاں حاجی محمد مہاجر میاں سید بڑے و میاں احمدی و از تابعان میاں احمدی میاں جمال و میاں محمد پشتوی و میاں احمدی و میاں درویش محمد و میاں رکن الدین و میاں ادریسؒ و دور ولایت بہکر میاں عبداللہ بہکری و میاں ذکریا بہکری کہ مقتداء کامل و مشہور الاشہر اند و در ملتان میاں شاہ جلال الدین کہکر و در بیانہ میاں علاء الدین المعروف میاں شیخ علائی در موربی بندگی میاں شیخ مصطفیٰ بن بندگی میاں عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہم اجمعین بدانید و آگاہ باشید کہ اسامی نوشتہ شد از ہزار یکے و از بسیا راند کہ نوشتہ و اگر سر بسر نوشتہ می شودیک کتاب مطلول شود۔

تمت

شہاب الدین ہندی میاں عبداللطیف میاں درویش محمد، میاں قاضی بڑا و میاں ملا علیؒ قلعہ گاہی یہ سب بھی ولایت فرہ ہی مشہور تھے اور اور ولایت قندھار میں میاں حیاجی محمد مہاجرؒ کے تابعین میں سے میاں سید بڑےؒ اور میاں احمدیؒ اور میاں احمدی کے تابعین میں سے میاں جمالؒ اور میاں محمد پشتوی اور میاں احمدیؒ اور میاں درویش محمدؒ اور میاں رکن الدین اور میاں ادریسؒ اور ولایت بہنکر میں میاں عبداللہؒ بہکری اور میاں ذکریاؒ بہکری ہر دو مقتدار کامل مشہور و معروف ہیں اور ملتان میں میاں شاہ جلال الدینؒ کہکر اور بیانہ میں میاں علاؤالدین المعروف میاں شیخ علائی اور موربی میں بندگی میاں شیخ مصطفیٰ ابن بندگی میاں عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہم اجمعین ۔ بخوبی معلوم رہے کہ یہ نام جو لکھے گئے ہزار میں سے ایک بے شمار میں سے چند لکھنے میں آئے ہیں اگر اول سے آخر تک سب لکھے جاتے تو ایک بڑی ضخیم کتاب ہوتی ۔ تمام ہوا ترجمہ کتاب ۔ شواہد الولایت المرقوم ۱۲/ ماہ محرم ۱۳۸۰ھ

روز پنجشنبہ

راقم

فقیر حقیر سید خدا بخش رشدیؔ مہدوی ابن حضرت پیر و مرشد مولانا میاں سید دلاورؒ ابن مولانا و مرشدنا میاں سید ابراہیم عرف مبارک حضرت مولوی منور میاں صاحبؒ نبیرہ حضرت بندگی میاں سید یعقوب توکلی قدس سرہ العزیز

☆☆☆

مکان نمبر ۴۰-۶-۱۵، پٹھان واڑی، بیگم بازار، حیدر آباد